www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاریخ فورٹ عباس

قبل از مسیح تا ۲۰۰۴ء

غریب اللہ غازی گولڈ میڈلسٹ ستارہ سماج، ستارہ عباسیہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاریخ فورٹ عباس

قبل از مسیح تا 2004ء

تحریر: غریب اللہ غازی

☆ صحافی، مصنف، کالم نگار

☆ گولڈ میڈلسٹ ستارہ سماج

☆ ستارہ ملت عباسیہ

فورٹ عباس

اظہار سنز

۱۹- اُردو بازار لاہور

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	----	تاریخ فورٹ عباس
تحریر	----	غریب اللہ غازی
پہلا ایڈیشن	----	1997ء
دوسرا ایڈیشن	----	2004ء
تعداد اشاعت	----	1000
کمپیوٹر کمپوزنگ	----	محمد عرفان طاہر جسٹس لاء چیمبرز سول کورٹ فورٹ عباس
پریس	----	اظہار سنز پرنٹرز، ۹ ریٹی گن روڈ، لاہور
قیمت	----	-/200 روپے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

باب نمبر	عنوان مضمون	صفحہ نمبر
	مصنف کے تعلیمی سماجی تصنیفی کوائف	7
	انتساب	10
	پہلی بات	11
	محکمہ تعلیم کا تاریخ فورٹ عباس سے استفادہ	13
باب اول	تاریخ فورٹ عباس کے بارے میں تاثرات	
	اسلم حیات کلیار اسسٹنٹ کمشنر	14
	ریڈیو پاکستان بھاول پور	15
	بشیر احمد نادم	15
	محمد ایاز خاں غازی کشمیر	17
	تحریک پاکستان کے کارکن نعمت علی جالندھری	17
	تاریخ فورٹ عباس سے پی ٹی وی نے دستاویزی فلم تیار کی	21
	32 تنظیموں کی طرف سے مصنف کی تاجپوشی	22
	وائس چانسلر ڈاکٹر بلال سکھیرا	24
	ڈاکٹر طاہر القادری۔ بی بی سی کی نشریات	24
باب دوئم	لفظ فورٹ عباس	25
	کلام بشیر احمد نادم	27
	کلام پروفیسر سیف اللہ خالد	28
	کلام پروفیسر سرور انجم	33
	کلام قاری غلام محمد غلام	36
باب سوئم	وادی ہاکڑہ کے آثار قدیمہ	40
	دریائے ہاکڑہ	43
	ڈاکٹر رفیق مغل کی رپورٹ	44
	وادی ہاکڑہ کے قدیم باشندے	48
	وادی ھاکڑہ میں جین مت	51

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب	عنوان مضمون	صفحہ نمبر
باب چہارم	وادی ھاکڑہ مختلف حکمرانوں کے دور میں	53
	گپت خاندان	55
	محمد بن قاسم کا حملہ	56
	خاندان غلاماں	58
	خاندان تغلق	60
	مغلیہ خاندان	61
	شیر شاہ سوری کی فورٹ عباس آمد	62
	فورٹ عباس پر اکبر کی حکومت	63
	تاج محل کی تعمیر	65
باب پنجم	عباسیوں کی سندھ میں آمد	66
	نواب بھاول خاں اول	67
	نواب صادق محمد دوئم	69
	نواب بھاول خاں چہارم	70
	ریاست میں انگریز ایجنسی کا نظام	71
	نواب کا گاماں سے عشق	71
باب ششم	بانی فورٹ عباس کے دور کی جھلکیاں	73
	فورٹ عباس کی وجہ تسمیہ	77
	فورٹ عباس کے لئے رشد و ہدایت	78
	فورٹ عباس کے ابتدائی حالات	79
	فورٹ عباس بارے معلومات	83
	فورٹ عباس میں سب سے پہلے	86
	فورٹ عباس میں کون کیا ہے	90
	قیام پاکستان کے وقت نرخ	93
	اعلان آزادی کس طرح سنا گیا	95
	ریاست کا اختتام	98
باب ہفتم	تاریخی قلعے اور چولستان	99

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب	عنوان مضمون	صفحہ نمبر
	قلعہ سردار گڑھ (ولہر)	99
	قلعہ پھولڑہ	100
	قلعہ میر گڑھ	104
	قلعہ مروٹ	105
	اوچ کوٹ مروٹ دا	108
	فورٹ عباس کے ٹوبے اور ڈہریں	115
باب ہشتم	فورٹ عباس کے محکمہ جات	
	غلہ منڈی کا قیام	120
	ٹاؤن کمیٹی کا قیام	121
	محکمہ مال	124
	محکمہ پولیس	126
	محکمہ صحت	130
	محکمہ ریلوے	133
	محکمہ زراعت	137
	محکمہ ڈاک	141
	سب ڈویژن کا قیام	148
	سول عدالت کا ریکارڈ	154
	بنکینگ	157
باب نہم	قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخاب	
	الیکشن 1962ء	162
	الیکشن 1970ء	163
	الیکشن 1977ء	164
	تحریک نظام مصطفیٰ	164
	الیکشن 1985ء	167
	الیکشن 1988ء، 1990-1993ء	169
	الیکشن 1997ء	171

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب	عنوان	صفحہ نمبر
	فورٹ عباس کے ممبران قومی وصوبائی اسمبلی و چیئرمین	173
باب دہم	ادبی سیاسی مذہبی ثقافتی سرگرمیاں	176
	فورٹ عباس میں شیعہ	185
	جھوٹے قادیانی نبی کے جھوٹے صحابی	186
	سینما کی مخالفت	187
	فورٹ عباس کے مزارات	188
	ضلع بناؤ تحریک	191
	فورٹ عباس میں صحافت	192
	فورٹ عباس کے شاعر ادیب	195
باب گیارہ	فورٹ عباس کے اہم واقعات آبادی کا انخلاء	203
	گورنرز کی کھلی کچہریاں	205
	جانوروں کی کھالیں اُتارنے کا واقعات	206
	ہجڑے کا زندگی میں چہلم	207
	ڈیزرٹ رینجرز 19 ونگ	215
	145 سالہ شخص کی 135 سالہ بیوی	218
	سب سے زیادہ حج کرنے والا شخص	221
	اسلام آباد کراچی پاکستانی قصبوں کی سپر پاور	224
	لوک ورثہ	235
	فورٹ عباس اور قصبوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ	239
باب بارہ	فورٹ عباس کی شخصیات	241
	حرف آخر	
	حوالہ جات	

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غریب اللہ غازی مصنف کے تعلیمی، سماجی، اور تصنیفی کوائف

نام: غریب اللہ غازی ولد امام دین

تعلیم: میٹرک 1972 ایف اے 1975

شناختی کارڈ نمبر: 31103-1131760-9

مذہب: اسلام ۔ قومیت پاکستانی

سکونت: مکان نمبر 128 نزد بوائے ہائی سکول فورٹ عباس ہائی وے روڈ

فون نمبر: 063-2510519

صحافتی خدمات

☆ آغاز صحافت روزنامہ مغربی پاکستان لاہور 1979

☆ رپورٹر پاکستان پریس انٹرنیشنل (پی پی آئی) 1979 تا حال

☆ نامہ نگار روزنامہ مغربی پاکستان بہاول پور 1980 تا 1997

☆ نامہ نگار روزنامہ شہادت رحیم یار خاں 1985 تا 1990

☆ سب ایڈیٹر ماہنامہ جواں ولولہ لاہور 1997 تا 1999

☆ سب ایڈیٹر ویکلی پوائنٹ بہاول نگر 2000 تا 2001

☆ رپورٹر نیوز نیٹ ورک انٹرنیشنل (این این آئی) 1994 تا 1996

☆ رپورٹر روزنامہ نیا دور ملتان 2002 تا حال

☆ بانی فورٹ عباس پریس کلب فورٹ عباس 1987

☆ چیرمین نیشنل پریس کلب فورٹ عباس 2002 تا حال

سماجی خدمات

☆ بانی تحصیل ٹی بی ایسوسی ایشن فورٹ عباس 1986

☆ جنرل سیکریٹری ٹی بی ایسوسی ایشن فورٹ عباس 1986 تا 1999

☆ سیکریٹری نشرو اشاعت ٹی بی ایسوسی ایشن 2001 تا حال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ ممبر ڈیژنل سوشل ویلفیئر رابطہ کونسل بہاولپور ڈویژن 1988 تا 1990

☆ صدر پاکستان سوشل ایسوسی ایشن فورٹ عباس 1994 تا حال

☆ ضلعی سرپرست جمیعت العباسیہ ضلع بہاول نگر 1999 تا 2002

☆ ممبر ڈسٹرکٹ پنجاب بیت المال کمیٹی بہاول نگر 1999 تا 2003

☆ ممبر پاکستان بیت المال ضلع بہاول نگر 2003 تا حال

☆ نان آفیشل ویزیٹر ڈسٹرکٹ جیل بہاول نگر 2002

☆ پوسٹ وارڈن سول ڈیفنس فورٹ عباس 1999 تا حال

☆ چمپیئن آف ریفارم حکومت پاکستان 1998

☆ والنٹیر آف پاپولیشن وفاقی وزارت بہبود آبادی 1995

☆ ممبر ڈسٹرکٹ امن کمیٹی ضلع بہاول نگر 2004 تا حال

☆ سرپرست آل پاکستان عباسیہ فیڈریشن لاہور 2005 تا 2006

☆ ممبر ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان 2004 تا حال

☆ ممبر آل پاکستان یوتھ فیڈریشن اسلام آباد 2004 تا حال

خدمت وسعادت

☆ قائداعظم میڈل آل پاکستان عباسیہ فیڈریشن 1996

☆ بلسینگ میڈل پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن لاہور 1986

☆ سلور میڈل پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن لاہور 1988

☆ گولڈ میڈل پی ایس اے پاکستان سوشل ایسوسی ایشن اسلام آباد 1988

☆ سیرت میڈل انجمن اشاعت سیرت النبی ﷺ احمد پور شرقیہ 1988

☆ ستارہ سماج پاکستان سوشل ایسوسی ایشن راولپنڈی 1988

☆ عباسیہ میڈل جمیعت العباسیہ ویلفیئر سوسائٹی 1997

☆ 32 تنظیموں کی طرف سے تاریخ فورٹ عباس رقم کرنے پر تاجپوشی 1998

☆ ستارہ ملت العباسیہ آل پاکستان عباسیہ فیڈریشن لاہور 2001

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ قائداعظم گولڈ میڈل آل پاکستان عباسیہ فیڈریشن لاہور 2004

خصوصی تربیت

☆ انسداد منشیات ٹریننگ نارکوٹکس کنٹرول بورڈ اسلام آباد 1987

☆ لائف انشورنس ٹریننگ So-ISR سٹیٹ لائف ملتان 1989 تا 1991

☆ PSSB ٹریننگ پنجاب سوشل سروس بورڈ لاہور 1991

☆ تبلیغ جہاد ٹریننگ پاکستان سوشل ایسوسی ایشن 1991

☆ سیٹزن شپ ایوارڈ بلدیہ فورٹ عباس 1986

☆ سوشل ورکر ٹریننگ PSA راولپنڈی 1989

☆ عالمی مجلس ختم نبوت ایوارڈ ننکانہ صاحب 1989

☆ کرپشن انفارمیشن ایوارڈ ڈیرہ غازی خاں 1992

☆ سوشل ایجوکیشن ایوارڈ احمد پور شرقیہ 1993

☆ ادارہ قومی تشخص ایوارڈ لاہور 1993

تصنیف و تالیف

☆ احوال آثار کفایت اللہ شاہ واسطی (روحانی شخصیت)

☆ فورٹ عباس ماضی و حال کے آئینہ میں (تاریخ فورٹ عباس)

☆ دلدار میرے شہر کے (شخصیات فورٹ عباس)

☆ عظمت رسول ﷺ (سیرت طیبہ)

☆ حیات مولانا غلام رسول (سوانح عمری)

☆ سنت شفاء اور رحمت ہے (سنتوں کی سائنسی، طبی تحقیق)

☆ تاریخ ہارون آباد (ہارون آباد کا ماضی و حال)

☆ افضل ترین عبادت درود وسلام (زیر ترتیب)

☆ احوال وآثار بابا فضل حسین شاہ (زیر ترتیب)

☆ ثناء خواں جس کا قرآن ہے۔ (زیر ترتیب)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انتساب

بندہ اس تحریری کاوش کو نہایت ہی مشفق و مہربان ہستیوں اپنے والدین گرامی کے نام سے منسوب کرتا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے ہر ہر لمحے میں مجھ سے پیار و شفقت کا برتاؤ کیا۔

آج میں جو کچھ بھی ہوں یہ سب ان کی

تربیت و تعلیم کا اثر ۔ فیضان نظر

اور خصوصی دعاؤں کا مظہر ہے

والد ماجد کا سایہ رحمت میری عمر کے 24 برس تک قائم رہ سکا اور والدہ ماجدہ کا سایہ 28 برس تک موجود رہا۔ یہ مشفق و مہربان عظیم ہستیاں مجھے بہت جلد داغ مفارقت دے گئیں ۔کاش ان کی محبت و لفت بھری کرم نوازیاں تا دیر جاری رہتیں اور میں جی بھر کر خدمت کرنے کی سعادت سے فیض یاب ہوتا۔ قدرت نے مجھے والدین کی خدمت کرنے کا بہت کم موقع دیا۔ جس کا بہت افسوس ہے۔ ہر سال اعتکاف اور عیدین کے موقع پر والدین کی یاد شدت کے ساتھ آتی ہے اور ان کی جدائی میں آنسو بہہ جاتے ہیں۔ الحمد اللہ والدین کا سفر آخرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے اس کلام کی عملی تفسیر تھا

نشان مرد مومن باتو گویم چوں مرگ آمد تبسم برلب اوست

ترجمہ: مرد مومن کی نشانی کوئی مجھ سے پوچھے موت جب آئے گی تو وہ ہنستا ہوگا۔

والدین گرامی کی قبروں پر رحمتوں کا نزول جاری ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ انکی مرقدوں پر رحمتوں کے پھول برسنے کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے (آمین)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہلی بات

تاریخ لکھنا اور وہ بھی قدیم تاریخ ایک بہت ہی مشکل مرحلہ ہے اور یہ دشواری اور بھی بڑھ جاتی ہے جب کسی شہر کے ماضی کو بہت دور تک دیکھنے کی کوشش کی جائے۔ تبدیلیوں اور مسلسل انقلابات کی زد میں رہنے والی سرزمین کی تمام تاریخی کڑیاں ہزاروں سال میں ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر گئیں گمشدہ تاریخی گوشوں کو تلاش کرنے اور پھر ان سے باقاعدہ تاریخ مرتب کرنے کیلئے ایک ادارے کی ضرورت تھی جو نہ بن سکا۔ انفرادی کوششیں بھی بارآور نہ ہوئیں مقام افسوس ہے کہ فورٹ عباس کو قائم ہوئے 78 برس گزر گئے لوگ اس شہر کی وجہ تسمیہ تک نہیں جانتے وجہ تسمیہ کے بارے میں بھی بھانت بھانت کی بولیاں سننے کو ملتی ہیں پڑھے لکھے لوگوں اور تاریخ دانوں نے اس علاقہ سے بے اعتنائی برتی اس کی ایک ادنیٰ مثال نذر قارئین ہے۔

1993ء کے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے شائع کردہ معاشرتی علوم ضلع بہاولنگر برائے جماعت سوئم میں ذرائع آمدورفت کے عنوان کے تحت درج ہے کہ "فورٹ عباس سے مروٹ کچی سڑک ہے۔ نجمہ کی پھوپھی نے مروٹ تک کچی سڑک پر سفر کیا" جبکہ فورٹ عباس سے مروٹ تک پختہ سڑک ہے 1972ء میں تعمیر ہو گئی تھی۔ پنجاب کے اس اشاعتی ادارے کو 21 سال تک پتہ نہ چل سکا کہ فورٹ عباس سے مروٹ پختہ سڑک بن گئی ہے یا نہیں اور وہ 21 سال تک نجمہ کی پھوپھی کو کچی سڑک پر ہی سفر کراتے رہے۔ علاقہ کے سینکڑوں پرائمری اساتذہ ہزاروں طلباء اور پڑھے لکھے حضرات نے ایک طویل عرصہ تک اس غلطی کی نشاندہی نہ کی۔ 1993ء میں راقم نے اخبار میں خبر شائع کروائی اور یوں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے 1994ء میں اپنی غلطی کا ازالہ کیا۔ راقم نے ایک ون گریڈ آفیسر سے فورٹ عباس کی تاریخ کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ کس مصیبت میں گرفتار ہونا چاہتے ہو۔ تاریخ لکھنے سے بہتر ہے کہ کوئی ٹی سٹال یا پان سگریٹ شاپ کھولو۔ زیادہ فائدے میں رہو گے۔ تمہاری لکھی ہوئی کتاب کون پڑھے گا آج جدید دور میں تمہارے منہ سے پرانی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

بندہ ایک تاریخ کے پروفیسر سے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے ان کے پاس گیا تو اُس

نے کہا کہ مجوزہ کتاب آپ میرے نام سے کیوں نہیں چھاپ دیتے۔ مواد جمع کرنے اور لکھنے کا معاوضہ لے لیں۔ یہ کتاب چھپے گی تو مجھے ترقی مل جائے گی جبکہ تمہارے نام سے کتاب چھپنے پر تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ فورٹ عباس شہر کے ایک پڑھے لکھے مذہبی بزرگ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ترغیب دی کہ کتاب لکھنے کی بجائے تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ لگالیں تو بہتر ہے۔ کتاب لکھنے سے تمہیں کچھ نہ ملے گا۔ تبلیغی چلہ دنیا و آخرت میں کام آئے گا۔ فورٹ عباس شہر کے کچھ افراد کو پتہ چلا کہ فورٹ عباس کی ہسٹری لکھی جارہی ہے تو انہوں نے رشک کرنے یا معاونت کرنے کی بجائے حسد کرنا شروع کر دیا۔ اور میرے لکھے گئے مسودہ کو چوری کرانے کی کئی بار کوششیں کیں لیکن ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات راقم کو پیش آئے ان حالات میں مجھے فورٹ عباس کی مفصل تاریخ لکھنے کا اعزاز ملا۔ اس کتاب کا مواد جمع کرنے میں پندرہ سال کا طویل عرصہ صرف ہوا۔ فورٹ عباس ماضی و حال کے آئینہ میں کا دوسرا ایڈیشن نئی ترامیم و اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ کتاب تاریخ فورٹ عباس کے مواد پر کوئی حرف گیری نہ ہوئی اور نہ ہی اس کے مندرجات کو جھوٹ یا غلط قرار دے کر کسی جگہ چیلنج نہیں کیا گیا۔

زیر نظر کتاب نہ تو افسانہ ہے تو نہ ناول۔ اس کتاب میں نہ تو زبان کا چٹخارہ ہے نہ اردو ادب کا سیل رواں۔ اظہار خیال میں نہ تو شوخی تحریر کی سحر طرازی ہے نہ جدت طراز قلم کی فسوں کاری۔ اس کے باوجود مجھے قوی امید ہے کہ فورٹ عباس کے بارے میں منظر عام پر آنے والی پہلی کتاب ہمہ جہتی پہلوؤں پر ایک تاریخی اور یادگار دستاویز ہوگی اور تمام حلقے اس کی پذیرائی کریں گے۔

مجھے اپنے کم علم، کم فہم ہونے کا احساس ہے۔ بندہ بھی بشری کمزرویوں۔ غلطیوں۔ کوتائیوں سے محفوظ نہیں۔ اگر کتاب میں کسی قسم کی کوئی کمی یا کتابت کی غلطی تحریر میں نظر آئے تو درگزر کرنا۔ اس پر پیشگی معذرت خواہ ہوں۔ یہ حقیر قلمی کاوش پسند آئے تو خلوص دل سے دُعا دینا۔

وہ لوگ بہت کچھ دیتے ہیں　　　جو دل سے دعا دیتے ہیں۔

منجانب۔ غریب اللہ غازی

گولڈ میڈلسٹ ستارہ سماج، ستارہ عباسہ

صحافی، مصنف، کالم نگار فورٹ عباس ضلع بہاول نگر

فون نمبر 063-2510519

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محکمہ تعلیم کا تاریخ فورٹ عباس سے استفادہ

حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کی تمام تحصلیوں کی تاریخ مرتب کرنے کا حکم دیا۔ محکمہ تعلیم زنانہ بھاول نگر کے حکم سے محکمہ تعلیم زنانہ فورٹ عباس نے 2004 میں 32 صفحات پر مشتمل کتابچہ تاریخ فورٹ عباس کے عنوان سے مرتب کیا۔ اس کتابچہ کے 31 صفحات میں اصل مواد تاریخ فورٹ عباس سے لفظ بہ لفظ کسی تبدیلی کے بغیر نقل کیا گیا اس کا انتساب مصنف غریب اللہ غازی کے نام ہے۔

﴿انتساب﴾

غریب اللہ غازی گولڈ میڈلسٹ ستارہ سماج کے نام جن کی ان تھک کاوشوں کی بدولت ہم اس قابل ہوئے کہ اپنی بک لٹ مکمل کر سکیں۔

ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) تحصیل فورٹ عباس

کتابچہ کے آخر میں ایک مرتبہ پھر مصنف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ تحریر کیا گیا

اس بک لٹ کو حکام بالا کی نذر کرنے سے پہلے ہم غریب اللہ غازی ساکن فورٹ عباس اور کے بے حد مشکور و ممنون ہیں جس کے تعاون کے سبب ہم اس Book let کو تیار کر سکے۔ اس بک لٹ کا زیادہ تر مواد غریب اللہ غازی کی کتاب فورٹ عباس ماضی و حال کے آئینہ میں سے اخذ کیا گیا ہے۔

نوٹ: محکمہ تعلیم فورٹ عباس نے تاریخ فورٹ عباس سے مواد حاصل کر کے حکومت پنجاب کو بجھوایا ہے حکومت پنجاب نے موصولہ مواد کو اگر نصابی کتب میں شامل کیا تو یہ منصف کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب اول: تاریخ فورٹ عباس اور دیگر کتب کے بارے میں تاثرات

تاریخ فورٹ عباس عمیق اور گہرے مطالعہ کی طالب ہے۔

فورٹ عباس کے علمی، ادبی اور صحافتی حلقوں میں غریب اللہ غازی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے لیئے یہ مسرت کا مقام ہے کہ انہوں نے اپنی روایت کو قائم رکھتے ہوئے فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ کے عنوان سے کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فورٹ عباس کا بیشتر حصہ لق و دق صحرا پر مشتمل ہے اور تاریخ کے مختلف ادوار سے گزرا ہے۔ وادی حاکڑہ میں یہاں بھرے پورے شہر اور پر رونق بستیاں یہاں آباد تھیں۔ اب یہاں آثار قدیمہ میں بربادیوں۔ تباہیوں اور ویرانیوں کے ڈیرے ہیں۔ غریب اللہ غازی نے جو تاریخ لکھی ہے وہ عمیق اور گہرے مطالعہ کی طالب ہے۔ ان کی اس سلسلہ میں مساعی قابل داد ہے۔ ہم اس شاندار اور مفید کتاب کی اشاعت پر انہیں مبارک باد دیتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اپنی علمی، ادبی تحقیق جاری رکھیں گے۔

اسلم حیات کلیار اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس میاں امام بخش تحصیلدار فورٹ عباس 1997ء

فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ میں ایک مستند تاریخی دستاویز

پروفیسر محمد سرور انجم فورٹ عباس

ایک عرصہ سے اس حقیقت کا بجا طور پر اعتراف کیا جانے لگا ہے کہ علمی تحقیقی کام بڑے بڑے علمی، ادبی مراکز کی بجائے مضافات میں قابل قدر انداز میں ہو رہا ہے۔ فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ میں وطن عزیز پاکستان کے دور افتادہ شہر فورٹ عباس کے بیدار مغز صحافی غریب اللہ غازی کی برسوں کی محنت شاقہ اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ فورٹ عباس کے احوال کے بارے میں ایک مستند تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے یہ کتاب 281 صفحات پر مشتمل اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کیلئے خضر راہ کا درجہ رکھتی ہے اس موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ایک قابل تحسین کاوش ہے امید کی جاتی ہے کہ تاریخ کا ذوق رکھنے والا ہر قاری اس سے خاطر خواہ استفادہ کرے گا صوری اور معنوی اعتبار سے یہ دستاویز قابل قدر ہے ٹھوس حقائق پر مبنی ہے اسے پاکستان کی ہر لائبریری کی زینت ہونا چاہیئے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غریب اللہ غازی نے تاریخ کے ذریعے فورٹ عباس کا بول بالا کر دیا

(ریڈیو پاکستان بہاولپور)

غریب اللہ غازی نے تاریخ کے ذریعے فورٹ عباس کا بول بالا کر دیا انہوں نے اس تاریخی کتاب کے ذریعے علاقے کے قدیم ماضی کو بہت دور تک دیکھنے کی کوشش کی اس انفرادی کاوش پر ریڈیو پاکستان انہیں مبارک باد دیتا ہے غریب اللہ غازی نے ہزاروں سال میں ٹوٹ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جانے والے تاریخی گوشوں کو اپنی تحقیق کے ذریعے جمع کر کے اب ایک یادگار دستاویز کی شکل دی ہے جو تاریخ کے طالب علموں کیلئے گراں قدر سرمایہ ہے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی علمی ادبی تحقیقی جستجو جاری رکھیں گے۔

اجمل ملک پرڈیوسر پروگرام جمہور دی آواز ریڈیو پاکستان بہاولپور

☆☆☆☆☆

غریب اللہ غازی ہے آن شہر لکھی اس نے کیا داستان شہر
دکھائے ہمیں دل دھڑکتے ہوئے مہکتا ہوا گلستان شہر

(بشیر احمد نادم)

غریب اللہ غازی مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس فرض کفایہ کو ادا کر دیا جو ہم سب پر واجب تھا انہوں نے فورٹ عباس کی تہذیبی ثقافتی سیاسی اور ادبی تاریخ لکھ کر ہمارے شہر کا نام روشن کیا۔ بستیاں بستے بستے بسیں دیکھ لیں آپ آئینہ ماضی و حال میں
خون دل سے جلایا گیا یہ دیا حال دل کہہ دیا گویا سرتال میں

اس سرزمین صحرا اس خطہ آب و خاک کے جس میں ہم نے ہمارے احساسات و تصورات نے نشو و نما پائی ہے ہم پر کچھ احسانات ہیں کچھ قرض ہیں۔ جنکو لوٹانا ہماری ذمہ داری ہے غریب اللہ غازی نے تاریخی کتاب لکھ کر ٹھہرے ہوئے پانی میں پتھر پھینک کر حرکت اور ارتعاش کی کیفیت پیدا کی دوسرے لفظوں میں ایک بنیاد فراہم کر دی جس پر عظیم الشان عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی رومی بنے کوئی رازی بنے ۔۔۔ وردکی راس آجائے دولت اگر

ہرلکھاری غریب اللہ غازی بنے ۔۔۔ آرزو ہے مری فورٹ عباس کا

اس کاوش کو جامع اور مکمل نہیں کہہ سکتے اس پر ہر صاحب رائے کو تنقید کا حق حاصل ہے۔انہوں نے فورٹ عباس کو اس میں پیش آنے والے واقعات کو اس میں بسنے والی شخصیات کو اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھا ہے انکی مخلصانہ کاوش سے فورٹ عباس کی سرزمین کے خدوخال اسکی تہذیب و تمدن کے نقوش پورے ملک میں متعارف ہوئے جسکی وجہ سے اہلیان شہر کا سر فخر و وقار سے بلند ہوا ہے اس کتاب کی افادیت سے آنیوالی نسلیں بھی فیضیاب ہونگی آج کل جوہڑپہ ٹیکسلا اور موہنجوداڑو میں کھدائیاں ہورہی ہیں وہ صرف یہ جاننے کیلئے ہیں کہ اُس دور میں انسان کسطرح زندگی بسر کرتے تھے انکے ذرائع آمدورفت، رسم ورواج، کھانے کمانے کے انداز، مجلسی زندگی کے عادات واطوار کیا تھے اگر کسی غریب اللہ غازی نے اس دور کی تاریخ لکھ دی ہوتی تو آج ہمیں کرینوں اور بلڈوزروں سے مٹی کھودنے کی ضرورت نہیں تھی۔

یہ علیحدہ بات ہے کہ کیسا ہونا چاہیئے ۔۔۔ شہر یہ جیسا ہے اسکو دیکھ لیں تحریر میں

دیکھ لے نظر مصنف جیسا ہونا چاہیئے ۔۔۔ میں دعا کرتا ہوں اس قریہ ویراں کو بھی

محسن فورٹ عباس کی پذیرائی پر عباسیوں اور صاحبان اقتدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ممتاز شاعر، ادیب دانش ور، بشیر احمد نادم فورٹ عباس۔

تاریخ فورٹ عباس LABOUR OF LOVE ہے۔

عبدالحمید ندیم صدر بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس نے غریب اللہ غازی کے اعزاز میں باررُوم میں تقریب منعقد کی اور اپنی کتاب کے حوالے سے انہیں خطاب کرنے کا موقع دیا صدر بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس عبدالحمید ندیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ فورٹ عباس کی تاریخ پر لکھی جانے والی یہ پہلی کتاب ہے اس PIONEER EFFORT پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں یہ LABOUR OF LOVE ہے جو کم از کم ہمارے ماحول میں کوئی معمولی بات نہیں ایسا ماحول جس میں رشتے ناطے تجارتی صورتحال اختیار کر چکے ہیں عشاق بھی پیار میں کمائی کی تلاش میں ہیں۔اور نالاں ہیں۔اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔

دس میں کی پیار وچ کھٹیا

عبدالحمید ندیم ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غریب اللہ غازی کی ادبی صحافتی، سماجی وقومی خدمات قابل مبارک باد ہیں۔

محمد ایاز خاں غازی کشمیر

عظیم سوشل ورکز، معروف صحافی اور صاحب ایثار شخصیت غریب اللہ غازی کی تاجپوشی ان کی بے لوث سماجی، ادبی، صحافتی اعلیٰ خدمات کا اعتراف ہے اس سے ان کی بے حد حوصلہ افزائی ہوگی۔ میں دعا گوہوں کہ اللہ کریم ان کو اسلام، پاکستان عوام، ادب صحافت مریضوں کی فلاح و بہبود اور علاقے کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

غازی کشمیر محمد ایاز خاں مرکزی صدر پاکستان سوشل ایسوسی ایشن

☆☆☆☆☆

تاریخ فورٹ عباس رقم کرنا اہلیان فورٹ عباس پر احسان ہے

غریب اللہ غازی نے اپنی کتاب میں تحقیق کے بعد مواد جمع کیا یہ انکی انتہائی کاوش ہے اور یہ اہلیان فورٹ عباس پر احسان ہے اس کتاب کے مطالعہ سے لوگ ماضی سے روشناس ہوتے ہیں اس سے آئندہ نسل کو بہت فائدہ پہنچے گا اللہ مصنف کو طویل زندگی بہتر صحت عنایت فرمائے تاکہ وہ فورٹ عباس کیلئے مزید کام کر سکیں۔

سرفراز چشتی پرنسپل پارس ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فورٹ عباس

غریب اللہ غازی عوام کے ہمدرد۔ مونس و غمخوار ہردلعزیز صحافی ہیں

کسی اچھے صحافی، مورخ، ادیب اور عالم کا وجود ملک و ملت علاقے کیلئے باعث رحمت ہوتا ہے غریب اللہ غازی اسم با مسمّیٰ شخصیت ہیں۔ طبعاً غریب، غریب نواز، ملنسار حق گو لائق ذہانت اور متانت سے مالا مال، باعمل، باکردار، منکسر المزاج، سادہ لوح ظاہری اور موجودہ دور کی ڈرامائی نمائشوں سے صاف انتقامی عیوب سے پاک، دین پسند علماء اور بزرگان دین کا شیدائی، رقیق القلب منجملہ اس سے زیادہ اوصاف کا مالک ہے موصوف کی چند کتابیں میں نے پڑھی ہیں ہمہ قسم کے عیوب سے پاک ہیں۔ صداقت پر مبنی بلا خوف وخطر سچے واقعات تحریر کیے ہیں علاقائی واقعات، سیاسی حالات معاشرتی صورت حال اور شخصیات کے بارے میں درست لکھا ہے غازی غریب اللہ فورٹ عباس کے عوام کے ہمدرد، مونس و غمخوار ہردلعزیز صحافی ہیں بابانگ دہل یہ درست

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے کہ بے حد محنتی بے غرض بے لوث دوست مصیبت زدہ کے ساتھی، حرص ہوا اور مادہ پرستی سے پاک وصاف معروف شخص ہیں ہم سب فانی زندگی کے کارواں میں سفر کر رہے ہیں کئی مسافر وافر زادراہ رکھتے ہیں ہمارا قومی وملی فریضہ ہے کہ ہم غریب اللہ غازی جیسے ہم سفر کو سہارا دیں تا کہ وہ قافلہ زندگی میں شانہ بشانہ چل کر زندگی کے منازل کو تیزی سے طے کر سکے۔

ماسٹر نعمت علی جالندھری سرگرم کارکن تحریک پاکستان ساکن چک نمبر 303/HR

چولستان دا شیر دلیر غازی

عبدالمنان محسن پنجابی شاعر

چولستان دا شیر دلیر غازی نظر ماردا جدوں خیال اُتے
سوچ ہوش تے عقل دی اوٹ لے کے ضرباں سہہ گیا قلم دی ڈھال اُتے
ہمت ہارنا کم نہیں نہیں غازیاں دا لے کے قلعے تے چڑھیا کھدال اُتے
غازی فتح میدان تے کرلیا آخر لگے نے پندرہ سال اُتے
آئینے وچ ہے اپناں شفاف روشن رکھیا کڈ کے مکھن چوں وال اُتے
فورٹ عباس دی ایہہ تاریخ کامل بخ سو قبل مسیح تے حال اُتے
غریب اللہ نے لکھی تاریخ اے فورٹ عباس دے ماضی وحال اُتے

☆☆☆☆☆

غریب اللہ غازی نے تاریخ کی گمشدہ قدیم کڑیوں کو خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

طاہر عظیم صدر پھول کلب فورٹ عباس

محترم غازی صاحب نے فورٹ عباس قدیم اور جدید گوشوں کو تلاش کر کے جس خوبصورت انداز میں جوڑا ہے اسکی مثل ممکن نہیں آپ کی طرف سے اس سے بڑا تحفہ فورٹ عباس کیلئے اور کوئی نہیں ہوسکتا ہم فورٹ عباس کے بارے میں فراہم کردہ معلومات کیلئے بے حد مشکور ہیں آپکی درازی عمر اور ہمیشہ ادب کی سرپرستی کرنے کیلئے دعا گو ہوں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاریخ فورٹ عباس لکھنے پر غریب اللہ غازی کو کروڑوں مبارکبادیں

ڈاکٹر سعید احمد انور چشتیاں

تاریخ لکھنا ایک بڑا مشکل کام ہے فورٹ عباس کی تاریخ کے سلسلہ میں آپکی مساعی جمیلہ قابل تعریف ہے تاریخ فورٹ عباس رقم کرنے پر میری طرف سے کروڑوں مرتبہ مبارک بادیں قبول فرمائیں۔

تاریخ فورٹ عباس دلچسپ کتاب ہے۔

غریب اللہ غازی کی تصنیف فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ میں بڑی دلچسپ کتاب ہے یہ فورٹ عباس کے بارے میں میری معلومات میں اضافہ کرے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ر) نسیم رانا وفاقی سیکریٹری وزرات دفاع حکومت پاکستان

غریب اللہ غازی کی ادبی خدمات ایک تاریخی کام ہیں

غریب اللہ غازی نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ایک تاریخی کام سرانجام دیا ہے یہ سب مدنی لجپال سرکار دو جہاں ﷺ کا کرم اور صدقہ ہے یہ کرم مستقبل میں بھی آپ کے شریک حال رہے گا۔

ادب کے آسمان پر روشن ستارہ ثابت ہوں

کروں کس زبان سے شکر ادا کہ الفاظ کم ہیں عنائتیں زیادہ۔

محمد فاروق انجم ڈپٹی کمشنر آفس بہاولنگر

غریب اللہ غازی قوم کی انمول نعمت ہے

نعمت دین نعمت عباسی

آل پاکستان عباسیہ فیڈریشن کے مرکزی صدر نعمت دین نعمت عباسی نے کتاب دلدار میرے شہر کے پڑھنے کے بعد غریب اللہ غازی کیلئے اپنا کلام لکھا انہیں کتب تحریر کرنے پر خصوصی شیلڈ مع سند خاص عنائیت کی۔ دستار بندی کرائی اور انہیں ستارہ عباسیہ کا خطاب دیا۔ کراچی سے خیبر تک کے ملت عباسیہ کے افراد کو اپنے اس عباسی دانش ور پر فخر ہے۔ کلام نعمت درج ذیل ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کلام نعت

نہیں ہے دوسروں میں غازی جو خوبی تیری دیکھی
چمن مہکا دیا سارا بڑی ہمت تیری دیکھی

صحافی ہے صحافت کا علمبردار ہے غازی
کتابیں تو نے لکھی ہیں بڑی محنت تیری دیکھی

تیرے اے شہر فورٹ عباس کچھ دلدار بھی دیکھے
بڑے جی دار مخلص ہیں بڑی ان میں خودی دیکھی

انہی کے دم سے فورٹ عباس تیرا نام ہے قائم
جنہیں تو سامنے لایا کشش ان میں بڑی دیکھی

ہیں دانشور پروفیسر بیرسٹر اور صحافی بھی
بڑے حساس ہیں شہری جواں مردی بڑی دیکھی

فضا پر لطف اور ماحول اچھا شہر کا دیکھا
تمہارے شہر کی اے غازی ہم نے ہر گلی دیکھی

غریب اللہ غازی قوم کی انمول نعمت ہے
یہ مخلص قوم کا ہے اس کے دل میں مخلصی دیکھی

غریب اللہ غازی اسم با مسمیٰ ہیں ایک پراجیکٹ اور تمہارا منتظر ہے

غریب اللہ غازی سچ پوچھیے تو گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس کی گولڈن جوبلی پر ایک رسالہ چھاپنے کی ترغیب آپ اور آپ کی قابل قدر کتاب سے ملی۔ فورٹ عباس اور اس کے حوالے سے تصاویر اور قلمی مواد آپ کی مدد کے بغیر میسر نہیں آ سکتا۔ جس طرح آپ دوسری فتوحات حاصل کر رہے ہیں ایک اور پراجیکٹ بھی آپ کا منتظر ہے بلکہ میں تو کہوں گا آپ کا فرض ہے فورٹ عباس پرائمری سے ہائی سکول تک تقریباً ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اتنے عرصے میں تین نسلیں اپنے وجود کی شہادت مہیا کر دیتی ہیں یہاں ایک رسالہ تک شائع نہیں ہو پایا یہ مادر علمی اپنی شناخت چاہتی ہے آپ کی کتابوں میں یہ مواد بکھرا ہوا ہے آپ میرے دست و بازو ہیں جن سے مجھے حوصلہ ملتا ہے آیئے ماں کا حق ادا کریں۔

پروفیسر سیف اللہ خالد۔ شاعر، نقاد، محقق اور براڈ کاسٹر (فورٹ عباس کے اولین صاحب کتاب)

غریب اللہ غازی کی تمام کتب قابل تعریف ہیں

محمد ابراہیم ظفر 293/H-R

مجھے منصف غریب اللہ غازی کی تحریر کردہ تمام کتب کو پڑھنے کا موقع ملا ان کتب کے معالعہ سے بہت مزا آیا یہ کتب میری امیدوں پر پوری اتریں جیسا کہ میں نے انکے بارے میں سوچا تھا۔

قومی اخبارات کا تاریخ فورٹ عباس سے استفادہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

2000ء میں روزنامہ خبریں لاہور نے فورٹ عباس کا ایک خصوصی ایڈیشن شائع کیا فورٹ عباس کے ماضی وحال کے بارے میں تمام مواد تاریخ فورٹ عباس کتاب سے لیکر اسے اپنے سپلیمنٹ کی زینت بنایا۔

☆ مقامی فوٹو گرافر نوید گلذیب نے خبریں سنڈے ایڈیشن میں تاریخ فورٹ عباس سے چولستان قلعوں کی مکمل تاریخ حاصل کی اور اسے لوگوں کی معلومات کیلئے شائع کیا۔

☆ قومی روزنامہ نوائے وقت کی طرف سے شائع ہونے والا بچوں کا رسالہ پھول اکتوبر 2001ء میں تاریخ فورٹ عباس سے استفادہ کرتے ہوئے قدیم وادی ہاکڑہ سے جدید فورٹ عباس کے عنوان سے رنگین تصویر سے مزین پھول کلب کے صدر طاہر عظیم چوہدری کا مضمون شائع ہوا اس میں باقاعدہ تاریخ فورٹ عباس کا حوالہ دیا گیا

تاریخ فورٹ عباس سے پی ٹی وی کی دستاویزی فلم

پاکستان ٹیلی ویژن کی ایک ٹیم نے فورٹ عباس کے بارے میں دستاویزی فلم تیار کرنے کیلئے فورٹ عباس کا دورہ کیا تو مصنف تاریخ فورٹ عباس غریب اللہ غازی نے پی ٹی وی ٹیم کی رہنمائی کی اور انہیں تاریخ کے حوالے سے مکمل بریفنگ دی آثار قدیمہ کی نایاب تصاویر برائے عکس بندی پیش کیں اور اپنی نگرانی میں قلعہ مروٹ، قلعہ جام گڑھ، قلعہ میر گڑھ، قلعہ پھولڑہ، نشان فورٹ عباس، تحصیل بازار، مین بازار، غلہ منڈی، مزار بابا کفائیت اللہ اور شہر کے فضائی منظر کی عکس بندی کرائی یہ دستاویزی فلم سات نومبر اور چودہ نومبر 2000 کو دو قسطوں میں ٹی وی پر دکھائی گئی۔

صحافی غریب اللہ غازی کی فورٹ عباس بارے کتاب شائع ہوگئی۔

روزنامہ جنگ 15 اپریل 1998ء

فقیروالی نامہ نگار صحافی غریب اللہ غازی ستارہ سماج کی فورٹ عباس بارے تازہ تصنیف منظر عام پر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئی ہے جس میں پنجاب کی دور افتادہ تحصیل کی تہذیبی پس منظر میں ارتقائی منازل، سیاسی، سماجی حالات وواقعات سیر حاصل بحث کی گئی ہے اس سرحدی شہر کے بارے میں تاریخی جغرافیائی طور پر بہت سا مواد جمع کر کے قابل قدر فریضہ سرانجام دیا گیا۔ حلقہ ارباب ذوق انجمن صحافیاں فقیر والی، الفلاح ویلفیئر کونسل کے عہدیداران نے نئی تخلیق پر مبارک باد پیش کی ہے۔

تاریخ فورٹ عباس کی تقریب رونمائی میں مصنف کی تاجپوشی

جمعیت العباسیہ فورٹ عباس نے معروف صحافی غریب اللہ غازی کی کتاب فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ میں کی تقریب رونمائی کے موقع پر ان کی تاجپوشی کی۔ ڈیکلریشن آف تاجپوشی میں شہر کی 32 عوامی سماجی سیاسی مذہبی، کاروباری اور پیشہ ورانہ تنظیموں نے بجا طور پر اعتراف کرتے ہوئے رقم کیا کہ غریب اللہ غازی نے تیرہ برسوں کی محنت شاقہ اور عرق ریزی کے بعد تاریخی تخلیق رقم کی جو فورٹ عباس ماضی وحال کے حقائق کے بارے میں پہلی منفرد اور مثالی قابل تقلید و تحسین کاوش ہے تاریخی نوعیت کی کتاب کی اشاعت پر جمعیت عباسیہ نے مصنف کی حوصلہ افزائی کیلئے جو فیصلہ کیا ہے وہ شہریوں کی عوامی امنگوں کے عین مطابق ہے۔ اس احسن اقدام کی مکمل تائید وحمایت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی سعی جاری رکھیں۔

ڈیکلریشن آف تاجپوشی 16 دسمبر 1998ء

غریب اللہ غازی کا علمی وادبی کام عزم ہمت کی داستان ہے۔

☆ غریب اللہ غازی کا علمی اور ادبی کام عزم وہمت کی داستان ہے۔

☆ خدمت انسانی کے سچے جذبے کا بہترین عکاس ہے۔

☆ بے لوث اور بے غرضی کے سفر کی سچی کہانی ہے۔ ☆ اجتماعی فلاح و بہبود کی ایک لازوال کاوش ہے۔

حاجی محمد سلیم زاہد صحافی تاجر سیاسی اور سماجی رہنما فورٹ عباس

غریب اللہ غازی کی کتب کا مواد محنت میں عظمت ہے کی روشن مثال ہے۔

چوہدری محمد نصیر کسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بھاول نگر

ضلع بھاولنگر میں غریب اللہ غازی کہنہ مشق صحافی و مصنف کے طور پر متعارف ہیں۔ تاریخ فورٹ عباس اور دیگر کتب کا مواد محنت میں عظمت ہے کی روشن اور قابل فخر مثال ہے۔ تاریخ سے راہنمائی وسبق حاصل کرنے والی اقوام مستحکم ہوتی ہیں۔ ان کی سالمیت و بقاء کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ غریب اللہ غازی کی کتب گراں قدر علمی وادبی سرمایہ ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غریب اللہ غازی خدمت خلق کے حوالے سے بہت اچھے اقدامات کر رہے ہیں

غریب اللہ غازی صاحب اللہ رب العزت آپ کو صدا خوش رکھے۔ آپ خدمت خلق کے حوالے سے بہت اچھے اقدامات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو تاریخ ہارون آباد لکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالی آپ کو غریب اللہ غازی سے غریب نواز بنائیں۔ (آمین) آپ میری رہنمائی فرمایا کریں۔ میرے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ ایک شعر پیش خدمت ہے۔

ہمدم کی قسم ہمدم سے گئے ہمدم نہ ملا
زخم لگے اتنے مرہم سے گئے مرہم نہ ملا

حافظ محمد آصف اقبال ہمدم چک 42/3R تحصیل ہارون آباد فون نمبر 601296

غریب اللہ غازی نے عظیم سائنس دان نیوٹن کی آنکھ سے دیکھ کر پہلے سے سب کچھ کو موجود کو تاریخ فورٹ عباس میں سمو دیا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جب سے زمین پر سیب کا درخت موجود ہے اس وقت سے سیب زمین پر گرتے آرہے ہیں۔ لیکن سیب گرنے کی حرکت پر غور وفکر کر کے قانون اخذ کرنے والا نیوٹن تھا۔ حرکت کے قوانین دنیائے سائنس کے لئے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ کوئی نیوٹن کے کام کو ٹھکرائے تو یہ نہ صرف اس شخص کی کم علمی ،کم عقلی اور کم ظرفی ہے۔ بالکل اسی طرح تاریخ فورٹ عباس میں محترم غریب اللہ غازی نے جو کچھ لکھا وہ سیب کی مانند فورٹ عباس میں موجود تھا۔ لیکن اسے دیکھنے کے لئے نیوٹن کی آنکھ درکار تھی اور اللہ تعالی نے یہ کام ان کے مقدر میں لکھا تھا۔ جنہوں نے اپنی کتاب کے ذریعے فورٹ عباس کو متعارف کروا دیا۔

دنیا کا یہ وطیرہ ہے کہ لوگ جس کام کو وہ خود نہ کر سکیں وہ دوسروں سے ہوتا ہوا دیکھ کر نہ صرف حسد کرنے لگتے ہیں بلکہ بعض تو اسے نیچا دیکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر اس مقولے کے مطابق کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔ انگور کھٹے ہیں۔
"Grapes are sour"

ویسے تو دنیا کا ہر شخص مسافر ہے۔ لیکن غریب اللہ غازی دنیائے کارزار میں غازی بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ یہ اپنے اندر قلندرانہ صفات ایک زندہ ضمیر حساس ذہن رکھتے ہیں۔ اور خلوص نیت سے کام کرتے ہیں۔ کسی کا کوئی کام اٹکا ہو یہ اپنی طرف سے کرنے کی بھرپور کوشش

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرتے ہیں۔جیسا کہ خیرالناس من ینفع الناس میں بیان کیا گیا ہے۔میری دعا ہے کہ رب تعالیٰ ان کو ہمیشہ سچ لکھنے اور کہنے کی توفیق دے۔دائمی شہرت سے نوازے اور نبی کریم ﷺ والی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

محمد احمد ظفر عیدگاہ روڈ فورٹ عباس

غریب اللہ غازی نے تاریخ فورٹ عباس لکھ کر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔وڈائریکٹر جنرل لائبریریز پنجاب ڈاکٹر پروفیسر محمد بلال سکھیرا نے کہا کہ فورٹ عباس کی تاریخ بہت پہلے مرتب ہونا چاہیئے تھی۔لیکن اب غریب اللہ غازی کی کتاب فورٹ عباس ماضی وحال کے آئینہ میں کی اشاعت پر بہت بڑی خوشی ہوئی ہے۔اس عظیم کاوش پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس کتاب کو پنجاب کی تمام لائبریریز کے لئے منظور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر بلال احمد سکھیرا

صوبائی وزیر خالد رانجھا کے خطبہ استقبالیہ میں تاریخ فورٹ عباس سے استفادہ

بارایسوسی ایشن فورٹ عباس کے عہدیداران کی حلف وفاداری کی تقریب میں صوبائی وزیر ڈاکٹر خالد رانجھا بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔تو بار کے صدر چوہدری ذوالفقار علی گوہیرا نے خطبہ استقبالیہ کو تاریخ فورٹ عباس کے اقتباسات سے مزین کر کے پیش کیا اور مہمان خصوصی کو فورٹ عباس کے ماضی وحال کے بارے میں آگاہ کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری نے مصنف تاریخ فورٹ عباس سے تاریخی معلومات حاصل کیں

پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنے دورہ فورٹ عباس کے موقع پر مصنف تاریخ فورٹ عباس غریب اللہ غازی سے ملاقات کے دوران فورٹ عباس کی تاریخ کے بارے میں مفصل معلومات حاصل کیں۔اس موقعہ پر مصنف نے اپنی کتب کا ایک سیٹ علامہ طاہرالقادری کی خدمت میں پیش کیا تو علامہ صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی یہ کتب ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔

بی بی سی کی نشریات میں تاریخ فورٹ عباس کا حوالہ

مورخہ 30 جنوری 2002 کی شب وسعت اللہ نیازی نمائندہ بی بی سی کی جنگی حالات کے بارے میں رپورٹ نشر ہوئی۔کے صحرائی قصبہ فورٹ عباس کے لوگ کیا کہتے ہیں۔قصبہ فورٹ عباس کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تعارف تاریخ فورٹ عباس سے کرایا گیا بعدازاں دو یوم تک لوگوں کے تاثرات نشر کیئے گئے۔ دنیا بھر کے لاکھوں سامعین کے ہمراہ فورٹ عباس کے ہزاروں لوگوں نے ان نشریات کو سنا۔

بشیر احمد نادم کا تاریخ فورٹ عباس کے دوسرے ایڈیشن کے لئے خصوصی کلام

شہر کی عالی وقاری میں اضافہ کر دیا کیا تھا فورٹ عباس غازی نے اسے کیا کر دیا
دوستو یہ ہے غریب اللہ غازی کا کمال قطرہ شبنم کو بھی چاہا تو دریا کر دیا
حافظہ کے بل پہ اعجاز مسیحا کر دیا عہد رفتہ کی صبحوں شاموں کو زندہ کر دیا
ان کو قرطاس وقلم سے کر کے تابانی عطا ریت کے ذروں کو ہمدوش ثریا کر دیا
ان فضاؤں میں نکھار و حسن پیدا کر دیا شہریوں کو شہر کا والہ و شیدا کر دیا
سامنے رکھ دی ہے تصویر گلستاں آپ کے بس ذرا پھولوں سے کانٹوں کو علیحدہ کر دیا

صحرا کی کرشمہ ساز کوکھ سے اک بندہ صحرائی اک لالہ صحرائی نے جنم لیا

پروفیسر سیف اللہ خالد

غازی صاحب! صحرا کی کرشمہ ساز کوکھ سے دو نادر و یگانہ روایتیں، لاانتہا زمانوں سے برابر جنم لیتی چلی آتی ہیں۔ اک بندہ صحرائی۔ اک لالہ صحرائی۔۔۔۔ پہلی روایت کا پرچم میں نے عروس البلاد، لاہور کے سینے پر گاڑھ رکھا ہے۔ دوسرا علم آپ دشت کنارے بلند کیئے بیٹھے ہیں۔ یہ پھریرے کبھی سرنگوں نہیں ہو سکتے بلکہ جاودانی ادائیں دکھانے کے لئے لہراتے ہیں اور یہ ہر زمان و مکان اسم بامسمی ٹھہرتے ہیں۔

کام دنیا کا عشق بازی ہے منصب اپنا و فاطرازی ہے
رزم اور بزم کے قلندر ہم ایک ہے سیف ایک غازی ہے

باب دوئم:

لفظ فورٹ عباس ادا کرتے ہوئے دونوں لب باہم ملتے ہیں

لکھنے پڑھنے میں لفظ فورٹ عباس دو الفاظ کا مجموعہ ہے یہ خوبصورت اور پیارا نام لذت و سرور سے بھرپور ہے۔ لفظ فورٹ عباس انگریزی اور اردو کا حسین امتزاج ہے۔ ان دونوں الفاظ میں پھولڑہ اور عباسی خاندان کی مکمل تاریخ مضمر ہے بانی فورٹ عباس نواب صادق محمد عباسی نے خوب سوچ وبچار اور بڑے غور و خوض کے بعد یہ نام تجویز کیا تھا جس سے ان کا حسن تدبر نمایاں ہے۔ یہ نام جامع ہی نہیں اکمل بھی ہے میرے نزدیک اس نام کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس نام کی ادائیگی کے وقت دونوں لب باہم ملتے ہیں۔ لبوں کے باہم ملنے سے جو لفظ بھی ادا ہو وہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بہت ہی میٹھا، پیارا اور خوبصورت ہوتا ہے کیوں نہ ہو۔

شریعت کا رمز آشنا فورٹ عباس طریقت کا غار حرا فورٹ عباس
بہت خوش ہے صحرا کی آغوش میں شہر گاؤں جیسا مرا فورٹ عباس
اخوت محبت پہ اس کی اساس غریبوں کا راحت نگر فورٹ عباس
کہے آنے والوں کو خوش آمدید غریب اللہ غازی، شہر فورٹ عباس

آٹوگراف

بانی فورٹ عباس صادق محمد عباسی نواب بہاولپور کے بڑے بیٹے ولی عہد شہزادہ محمد عباس عباسی گورنر پنجاب کی حیثیت سے فورٹ عباس آئے تو راقم نے ان سے آٹوگراف حاصل کیا انہوں نے آٹوگراف بک پر لکھا۔

یہ آٹوگراف راقم کے پاس محفوظ ہے۔

فورٹ عباس روہی

سرابوں میں الجھا کے روہی یہاں تمنائے منزل کا گھر لوٹ لے
لبھائے بہت چاندنی ڈاہر کی نظارا کوئی رات بھر لوٹ لے
ہیں بے بس کریر اور ون ہر کوئی شجر کاٹ لے یا ثمر لوٹ لے
گھٹا دیکھ کر گھر لٹا دے کوئی کسی کو نمود سحر لوٹ لے
جفا جو بہت دوپہر دشت کی یہ شادابئ چشم تر لوٹ لے
نہیں ظلمت شب سے شکوہ کوئی یہاں شام صحرا مگر لوٹ لے
نمایاں ہے سادہ دلی سادگی کبھی کارواں راہبر لوٹ لے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس شہر

یہ ہے راہ سرسوتی و گھاگھرا مسافر سے ذوق سفر لوٹ لے
فضا نیلگوں فورٹ عباس کی گھڑی بھر میں حسن نظر لوٹ لے
سرشت اس شہر کی قرار وسکوں یہ بے تابیوں کا زہر لوٹ لے
سبھی کلفتیں اور غبار۔ سفر سواگت کی میٹھی نظر لوٹ لے
بچھا کر خلوص ومحبت کا جال بھلے کوئی سارا شہر لوٹ لے
مداوا و درماں یہاں ہو نہ ہو یہ ممکن نہیں چاداگر لوٹ لے
محبت کا کیسے چلن عام ہو تعصب دعا کا اثر لوٹ لے

بشیر احمد نادم

مروت کا جہاں ہے فورٹ عباس

محبت کا ترجمہ ہے فورٹ عباس مروت کا جہاں ہے فورٹ عباس
جو اراس کے ہیں ہل چل زار ٹیلے سرِ چولی رواں ہے فورٹ عباس
آرائیں ماؤں کا شہکار ہے یہ عزیمت داستان ہے فورٹ عباس
یہ فورٹ بھی ہے منڈی پھولڑہ بھی دیار خوش سماں ہے فورٹ عباس
ہے اس میں ہاکڑہ کی ہر روایت تمدن کا نشاں ہے فورٹ عباس
مروٹ اس کا ہے یزمان بھی ہے اس کا ہمہ روہی رواں ہے فورٹ عباس
یہ ارض پاک کی صبح یقین ہے منور علم سے اس کی جبیں ہے

علامہ شبیر بخاری

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سیف اللہ خالد

اے فورٹ عبّاس!

تُو غیرتِ برمنگھم و شنگھائی و ٹیکساس
ذرّے ترے یاقوت، زمرّد، گہر، الماس
وہ ریت کا غالیچہ، یہ قالینِ زمیں گھاس
آشفتہ مزاجوں کی فقط آخری تُو آس
اے فورٹ عبّاس!

تا حدِّ نظر صورتِ اہرام ہیں ٹیلے
عرفان و بصیرت کے خداداد وسیلے
بکھرے ہوئے کچھ خانہ بدوشوں کے قبیلے
سینے سے لگاتا ہے جنہیں مِلتا ہے بَن باس
اے فورٹ عبّاس!

سنّاٹوں کی وحشت میں ہیں رقصندہ بگولے
وہ دشت سمندر کہ بشر راستہ بھولے
حُسن ایسا کہ پہنائیِ جذبات کو چھُو لے
دے قطعۂ سر سبز عجب دولتِ اُحساس
اے فورٹ عبّاس!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

روہی کے صحیفے کا جمالِ نظر افروز
پیلو ہے کہیں بیر بُہوٹی سبق آموز
ڈاہروں کی یہ جھیلیں ہیں وفا کیشوں کو دل دوز
اترے سرِ وادی و دمن پیار کا آکاس
اے فورٹ عبّاس!

چلتا رہا بے رحم زمانہ کئی چالیں
صدیوں سے یہاں جاری ہیں فطرت کی دھمالیں
جی چاہے بیاباں میں نئی بستی بسا لیں
قلعوں سے، یہ کھنڈروں سے، سرابوں سے بھرا طاس
اے فورٹ عبّاس!

وہ سونا اگلتی ہوئی فصلوں کی قطاریں
خوشبوؤں کی، رنگوں کی دل افروز بہاریں
اے ماں! مِرے پیکر میں ترے دودھ کی دھاریں
یادوں سے بجھاتے ہیں مرے قلب و نظر پیاس
اے فورٹ عبّاس!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہچان تری فوزیہ و نادم و ازہر
محبوب ، غلام ، انجم و غازی ، ظفر ، اصغر
جاوید ، رؤف ، ارشد و خالد ، فضل ، اختر
ہر سمت بسی لطف و کرم ، شوق کی بو باس
اے فورٹ عبّاس!

زرداری و ناداری کا ہر گام پہ سنگم
بازاروں میں ، گلیوں میں ہے ، جادو بھرا عالم
''پھلڑے'' سے ابھرتی ہوئی ڈھولک کی کڑم دھم
جیون سے ہیں معمور شب و روز کے اجلاس
اے فورٹ عبّاس!

ہے سادہ و پُر سوز و کہن شہر کی تہذیب
بڑھتی چلی آتی ہے بڑے قہر کی تہذیب
رکھتی ہے یہ تاثیر کسی زہر کی تہذیب
کر ڈالے امر بیل شجر کا نہ کہیں ناس
اے فورٹ عبّاس!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کچھ لوگوں کے چہروں پہ دھنک رنگ نقابیں
مُجز دانوں میں ملفُوف خطرناک کتابیں
مل کر انھیں ، آشاؤں کی کٹتی ہیں طنابیں
کیا کیا ترے باسی ہیں مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاس
اے فورٹ عبّاس!

جدّت کا ، قدامت کا یہاں بہتا ہے دھارا
ہے تجھ کو زراعت کا ، تجارت کا سہارا
تُو روشنئ علم و ہنر کا ہے منارا
تابندہ تجھی سے ہے مرا معبدِ انفاس
اے فورٹ عبّاس!

لاہور ، مری ، نتھیاگلی ، کوئٹہ ، کاغاں
کشمیر کے کہسار ، خیابان ، گلستاں
منگورہ و چترال سے تا وادئ مہراں
واللہ! ترے بعد نہ آیا مجھے کچھ راس
اے فورٹ عبّاس!

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وجدان کی تختی پہ ہیں مرقوم نظارے
خوش بخت ، حسیں ، دلکش و معصوم نظارے
آ آ کے مچاتے ہیں بڑی دھوم نظارے
تُو رہتا ہے دنیائے تصوّر میں مرے پاس
اے فورٹ عبّاس!

اشعار ، فسانے ، مرے افکار ، خیالات
اوراقِ شگفتہ پہ اترتی ہوئی بارات
لیلائے ادب کے لیے مہکی ہوئی سوغات
تارے سے چمکتے ہیں سرِ صفحۂ قرطاس
اے فورٹ عبّاس!

ہے تیری عطا ، زیست کا اسلوب نرالا
میں ہوں ترا فرزند ، تری گود کا پالا
پہنے ہوئے پھرتا ہوں عنایات کی مالا
دشمن ہو فلک ، تُو رہے مامونِ غم و یاس
اے فورٹ عبّاس!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دھرتی پہ کوئی تجھ سا مقام اور نہیں ہے
اک خیمۂ آفاق ہے ، اک رُوئے زمیں ہے
فردوسِ بریں تُو ہے ، تُو فردوسِ بریں ہے
اے فورٹ عبّاس! مرے فورٹ عبّاس!
اے فورٹ عبّاس!

محمد سرور انجم
اسسٹنٹ پروفیسر صدر شعبہ اردو گورنمنٹ انٹر کالج فورٹ عباس

دلدار میرے شہر کے

نقش ہیں تاریخ میں ، ادوار میرے شہر کے
آدمی ہیں ، صاحب کردار ، میرے شہر کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جس جگہ اب شہر ہے واں گھاگھرا بہتا رہا
صاف بتلاتے ہیں ، کچھ آثار ، میرے شہر کے

پھولڑہ کی ایک بستی بھی ہے شامل شہر میں
ریگ و روہی ، نخل و سبزہ زار میرے شہر کے

مولانا رومی تھے گویا ، مولوی عبدالحفیظ
زہد و تقویٰ میں تھے وہ مینار میرے شہر کے

ہیں زبانوں پر کرامات کفایت اللہ شاہ
جادہ حق میں تھے وہ سالار میرے شہر کے

شہر سے کچھ دور جو عالم علی ہیں محو خواب
جب وہ تھے تو بخت تھے ، بیدار میرے شہر کے

آنے والوں کی پذیرائی محبت سے کریں
کتنے عالی ظرف ہیں انصار میرے شہر کے

گر کسی پر ہو بلائے ناگہانی کا نزول
بھاگ کر جاتے ہیں واں ، غمخوار میرے شہر کے

دل نوازی کی ادائیں ہیں انہیں ازبر سبھی
طاق اپنے فن میں ہیں دلدار میرے شہر کے

جن کی باتوں سے مہک آئے گلابوں کی مجھے
لوگ ایسے بھی ہیں خوش گفتار ، میرے شہر کے

اپنے تو اپنے ہیں ان سے کیوں محبت نہ کروں
دیں مجھے درس وفا' اغیار ، میرے شہر کے

اپنے پاکستان کے جس شہر میں بھی میں گیا
مل گئے مجھ کو وہاں دو چار میرے شہر کے

جانے والا لوٹ کر آیا نہیں اک عمر سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

منتظر ہیں سب درو دیوار میرے شہر کے
بیچنے والے سلامت ! ہو خریداروں کی خیر !
رکھیو یا رب بھرے' بازار میرے شہر کے
کس لیے ہر چیز مہنگی بیچنے پر ہیں بضد
یہ بتائیں مجھ کو ساہو کار میرے شہر کے
اک تعصب کی فضا آنسو رلاتی ہے مجھے
ورنہ اچھے ہیں سبھی اطوار میرے شہر کے
صاف بچ نکلے پرانے شعبدہ بازوں سے یہ
ہوگئے ہیں لوگ اب ہشیار میرے شہر کے
مل کے رہنے کا سلیقہ ان کو سکھلا دے کوئی
وہ جو ہیں کچھ برسر پیکار ' میرے شہر کے
گر نظر اٹھی عدو کی 'پھوڑ کر رکھ دیں گے آنکھ
اس قدر چوکس ہیں ' پہریدار میرے شہر کے
شکر ہے کہ ان کا ظاہر اور باطن ایک ہے
وہ جو ہیں ' کچھ صاحب دستار میرے شہر کے
کیوں نہ مالا مال دامان طلب پھولوں کا ہو
ہیں معلم ابر گوہر بار میرے شہر کے
ان کے فکر و فن سے ہے مانا کہ صحرا میں بہار
شہرتوں سے دور ہیں فنکار میرے شہر کے
ہے مفصل یہ غریب اللہ غازی کی کتاب
آگئے ہیں اس میں سب افکار میرے شہر کے
راؤ افضل ' سیف ' نادم اور اب جی ایم غلام
ہیں میرے احباب انجم ' یار میرے شہر کے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شہر ریگ زار (فورٹ عباس)

ابوالبرہان قاری غلام محمد غلام (لیکچرار اردو، گورنمنٹ انٹر کالج فورٹ عباس)

نام سے اللہ کے ہوتا ہوں میں مصروف کار
جو نہایت مہرباں ہے رحم ہے جس کا شعار

کی غریب اللہ غازی نے یہ فرمائش مجھے
ہو بیاں اشعار میں احوال شہر ریگ زار

دے گیا مہمیز خامے کو مرے اس کا خلوص
امیشال امر پر میرا نہ تھا کچھ اختیار

ہر طرف سے ریت نے گھیرا ہے "فورٹ عباس" کو
اس لیے میں نے دیا ہے نام "شہر ریگ زار"

شہر یہ کیسا ہے اسے قصبہ ہی کہنا چاہیے
چھوٹے چھوٹے، چند دکانوں کے ہے بازار چار

شہر چھوٹا ہے مگر اسکے محلے ہیں بڑے
ہے محلوں میں رہائش، شہر میں ہے کاروبار

جستہ جستہ اک انوکھا ذوق دیکھا ہے یہاں
گھر کے آنگن میں لگاتے ہیں گلستان ثمار

سرحدی ہے شہر لیکن ملک سے مربوط ہے
سب بڑوں شہروں کو بسیں ہیں رواں لیل و نہار

ریل بھی تھی کل تلک یاں اک ذریعہ سفر
آج اس کی پٹڑیاں سونی پڑی ہیں سوگوار

ملک کے ہیں شہر جتنے اس کے ہیں جانب شمال
اور جنوبی سمت میں اس کے ہیں ٹیلے بے شمار

سلسلہ ٹیلوں کا یہ جاتا ہے بحر ہند تک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نام "چولستان" اس صحرا کا ہے بالاعبار
مغربی جانب ہیں اس کے چار قلعے پے بہ پے
شہر میں بھی ایک ہے ، اور ایک مشرق میں حصار
موج گڑھ اور پھر مروٹ اور جام گڑھ اور میر گڑھ
نام ان کے اس طرح مغرب سے ہیں ترتیب وار
پھولڑہ ہے شہر میں مشرق میں ہے سردار گڑھ
اس کو "ولہر" بھی کہتے ہیں یہ قلعوں کا حصار
ہو چکے ہیں ان حصاروں میں بہت پیوند خاک
رہ گئے ہیں جو ، انہیں بھی ہے اجل کا انتظار
"ہاکڑہ" دریا کبھی جاری تھا ان کے ساتھ ساتھ
اب اسی کے نام سے ایک آب جو ہے یادگار
اس علاقے کے لیے ہے "چشمہ حیوان" یہ نہر
اس کے کھیتوں کی ہے آبادی کا اس پر انحصار
"ابر باراں" کا گزر ہوتا ہے کم ہی اس طرف
ہاں کبھی آجاتا ہے "سیلاب" بھی "معجز شعار"
اب مگر زیر زمین پانی بھی ہے کچھ دستیاب
ہے ذرا نمکین ، کھیتوں کے لیے نا ساز گار
ہاں ملا کر نہر کے پانی میں دیتے ہیں اسے
تا مضرت اس کی کچھ کم اور آئے یہ بکار
شہر سے کچھ دور سنتے ہیں بڑی اک جھیل ہے
ہے وجود اس کا نشان قدرت پروردگار
دو دشناں کے نام سے جنگل ہے اک اس کے قریب
شوق ہے مجکو کہ ان دونوں کو دیکھوں ایک بار
اک عجوبہ اور بھی اس شہر کے اطراف ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آم اور کینو کے باغوں کی صحرا میں بہار
ان میں ہے سب سے بڑا "عالم علی جج" کا جو باغ
ہے شجر اک "چیڑ" کا اس میں نثار کوہسار
کون؟ وہ "عالم علیؒ نوشیرواں" اس دشت کا
"یا عمرؓ" کہئے اسے، تھا قاضی منصف شعار
متصل اس باغ کے ہے "بہ عالمگیر" بھی
ایک بستی یادگار آں مرد خوش کردار دار
اور بھی اک نام ہے اس شہر کی تاریخ میں
ہے جوار شہر میں "بابا کفایتؒ" کا مزار
آج بھی کچھ لوگ ہیں اس شہر میں ہستی پذیر
نام جن کا شہر کے احباب میں ہے تابدار
انجم و نادم ہیں چرخ شعر کے شمس و قمر
حاجی ظفر اللہ اور اقبال والا اعتبار
"فوزیہ" خاتون سے بھی ہے شرف اس شہر کا
ہے جسے پایاب بحر علم ناپیدا کنار
حال ہی میں اس کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ہے ملی
کم ہے اس اعزاز پر نازاں ہوں جتنے شہر دار
اور بھی کچھ لوگ ہیں، گمنام، لیکن ہیں عظیم
ذکر ان کا بھی ہے لازم، گرچہ ہو بالا ختصار
منبر و محراب ہو یا تختہ قصاب ہو
ہے مسلم ہر جگہ "قاری" کا رعب و اقتدار
شہر کے لوگوں میں اس کی عزت و تکریم ہے
افسروں سے بھی یہ رکھتا مراسم باوقار
اسلحہ سازی میں ماہر تھا کہیں اک خاندان

اک نشاں باقی ہے اس کا اب یہاں عبدالستار
الغرض اس شہر کے سب لوگ ہیں مجھکو عزیز
خوب ہیں اوصاف ان میں مہر و خلق و انکسار
اور بھی اچھے خصائل ان میں ملتے ہیں سبھی
ہیں نفاق و کینہ میں بھی مبتلا کچھ نابکار
ذات کا ان میں تعصب ہے مگر معیوب تر
اہل دل کی آنکھ ہے جس کے سبب سے اشکبار
ظاہراً مل جل کے رہتے ہیں سبھی اس شہر میں
اندرونی طور پر لیکن بہت ہے خلفشار
خاک کا شاید اثر خاکی پہ ہوتا ہے ضرور
ساتھ رہ کر بھی جدا ہیں ذرہ ہائے رہگزار
یوں تو قومیں ہیں بہت آباد اس ماحول میں
طور، ڈھڈی، شیخ، تیلی، چاہل، بھٹی اور کمہار
سید و سلے بھی ہیں اعوان، ملکیرے، بلوچ
جوئیے، وٹو، سکھیرے اور بھی ہیں بے شمار
جٹ، ارائیں ہیں مگر ان سب میں دو قومیں بڑی
ان کے ہاتھوں میں ہی اکثر ہے سیاسی اقتدار
تا ابد آباد رکھ یا رب! مرے اس شہر کو
تیری رحمت سے دعا گو ہے غلام خاکسار
دین و دنیا میں ہوں اس کے رہنے والے سرخرو
کر قبول اے پاک مولا! اے کریم! اے پروردگار!

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب سوئم

وادی ھاکڑہ (فورٹ عباس) کے آثار قدیمہ کے احوال

20ویں صدی کے آغاز تک یہی نظریہ تھا کہ برصغیر کی تاریخ کا آغاز آریاؤں کے حملہ سے ہوتا ہے۔1923ء میں ہڑپہ اور موہنجوداڑو اور بلوچستان میں کچھ مقامات پر کھنڈرات کے کھودنے سے پتہ چلا کہ یہاں کی تہذیب و معاشرت بہت قدیم ہے۔وادی ھاکڑہ موجودہ ڈویژن بہاولپور کے علاقوں پر مشتمل ہے وادی ھاکڑہ اس کا نام اس لیئے پڑا کہ اس وادی کو دریائے ھاکڑہ سیراب کیا کرتا تھا۔ولہر سے لیکر ریتی تک خشک شدہ دریائے ھاکڑہ کی وادی صحرا بن چکی ہے جسے سرکاری زبان میں چولستان اور مقامی زبان میں روہی کہتے ہیں۔شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف تین سو میل لمبی ہے اس کی چوڑائی تقریباً 50 میل ہے وادی ھاکڑہ کا قدیم آریائی نام سپت سندھو بھی ہے یعنی سات دریاؤں کی سرزمین۔ایرانی اس کا تلفظ ہیبت، ہندو بھی کرتے ہیں۔سات دریاؤں کی تفصیل اسطرح ہے کہ پانچ دریا پنجاب کے اور دو دریا بھارت کے جن میں گھاگھرا اور سرس وتی شامل ہیں اس طرف رخ کر کے بہتے تھے یہ دونوں دریا ہندوؤں کی کتابوں میں بڑے مقدس لکھے گئے ہیں۔ماہرین آثار قدیمہ نے وادی ھاکڑہ پر ہر دور میں اپنی تحقیق جاری رکھی جن میں سر آرل سٹائن، ہنری فیلڈ، کرنل منچن، سید مراد شاہ گردیزی، اطالوی محقق ڈاکٹر تساوری، سرمور ٹیمر و ہیلر اور دیگر ماہرین شامل ہیں ان سب نے وادی ھاکڑہ کی تاریخی باقیات کا جائزہ لیا لیکن ان سب کے مقابلے میں ڈاکٹر محمد رفیق مغل کا سروے اور تحقیق جامع اور مفصل ہے ڈاکٹر محمد رفیق مغل پاکستان کے مایہ ناز ماہر آثار قدیمہ ہیں اور نیشنل میوزیم کراچی کے سربراہ ہیں۔1984ء سے 1988ء تک سردیوں کے چار موسموں میں انہوں نے آثار قدیمہ کا سروے مکمل کیا کیونکہ گرمیوں کے موسم میں گرمی کی شدت کے باعث صحرا میں کام کرنا ناممکن تھا اس لیئے انہوں نے اپنی تحقیق اور جستجو کا سلسلہ موسم سرما میں مکمل کیا۔ڈاکٹر رفیق مغل کی تازہ تحقیقات نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔اس تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے بھی قدیم تہذیب وادی ھاکڑہ ہے وادی ھاکڑہ کے آثار قدیمہ کے سروے کے دوران 407 مقامات کی تفصیل ریکارڈ کی گئی ان میں سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

34 مقامات کو ھاکڑہ دور کے شواہد قرار دیا گیا جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے پاکستان میں پہلی مرتبہ دریافت ہوئے۔ زرتشتا کی مقدس کتاب اوستا کا مشہور باب جس میں جغرافیائی حالات بیان کیئے گئے ہیں اس میں درج ہے کہ خالق کائنات نے جن علاقوں کو سب پہلے انسانی آبادی کیلئے منتخب کیا ان میں وادی ھاکڑہ کا خطہ بھی شامل ہے فورٹ عباس وادی ھاکڑہ کا ایک حصہ ہے اس لیئے یہ بات پورے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ تحصیل فورٹ عباس کے علاقہ میں بھی قرن اول کے انسان رہتے رہے ہونگے۔ ڈاکٹر رفیق مغل کے سروے اور تحقیق نے یہ مہر ثبت کردی کہ ھاکڑہ تہذیب و تمدن پانچ ہزار قبل مسیح سے تعلق رکھتا ہے۔ جب دیوار چین تعمیر ہو رہی تھی تو چولستانی تمدن کئی ہزار سال پرانا ہو چکا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی تو اس وقت وادی ھاکڑہ کی تہذیب ڈیڑھ ہزار سال کا تمدنی سفر طے کر چکی تھی۔ تاریخی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وادی ھاکڑہ کا علاقہ بہت زرخیز تھا پانی کی فروانی کے باعث پورا علاقہ سرسبز و داشاب تھا۔ دریائے ھاکڑہ کے علاوہ یہاں بارشیں خوب ہوا کرتی تھیں۔ سالانہ 30 انچ بارش کے باعث زرعی ترقی قابل ذکر تھی۔ ہیروڈوٹس نے جب سب سے پہلے وادی ھاکڑہ میں کپاس دیکھی تو اس نے حیران ہو کر اپنے وطن لکھا کہ میں نے دریائے ھاکڑہ کے علاقہ میں درختوں پر ریشم لگی دیکھی ہے۔ جو پہاڑی علاقوں میں بھیڑوں کے جسم پر ہوتی ہے یہاں میوہ جات، پھل اور کیلوں کے درخت ہوتے تھے۔ گندم، مٹر، چنے اور دوسری زرعی اجناس کے گودام یہاں ہر وقت بھرے رہتے تھے۔ دریا کے قریب ہونے کے باعث ٹھنڈی اور نم دار ہواؤں میں پکے ہوئے کیلے بہت ہی مزیدار اور لذیذ ہوتے تھے وادی ھاکڑہ میں سینکڑوں بھرے پڑے شہر اور سرسبز و شاداب انسانی بستیاں، صنعتی و تجارتی مراکز، دفاعی قلعے اور دریائی بندرگاہیں تھیں۔ اس وادی کا ایک اعلیٰ تمدن اور طرز بود و باش تھا۔ جغرافیائی تبدیلیوں کے نتیجہ میں دیائے ھاکڑہ خشک ہوا، شہر برباد اور بستیاں ویران ہوگئیں۔ دریا کیا روپوش ہوا اس علاقہ کا پورا پورا تمدن روپوش ہو گیا انسانی بستیوں پر صحرا کی زرد ریت نے اپنے پنجے گاڑ دیئے۔ وادی ھاکڑہ میں دریا ھاکڑہ کا تذکرہ بہت ہی دلچسپی کا باعث ہے قدیم تہذیبوں کا مسکن اکثر دریاؤں کے کنارے رہا ہے۔ ھاکڑہ تہذیب بھی ھاکڑہ کا پانی پی پی کر پلی اور بڑھی، دریائے ھاکڑہ وہ دریا ہے جس کے پانیوں کی روانی اور وادی کی شادابی کیلئے

مقدس ویدوں میں دعائیں موجود ہیں یہی وہ دریا ہے جس کے بارے میں ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں قدیم دیو مالائی کہانیاں تحریر ہیں۔ان کہانیوں میں ایک اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ دریائے جمنا کے منبع کے قریب ایک اژدھا رہتا تھا دیوتاؤں نے اسے حکم دیا کہ وہ سمندر میں چلا جائے اس اژدھے کو سمندر تک پہنچانے کیلئے راستہ اس طرح مہیا کیا گیا کہ دریائے جمنا کو حکم ملا کہ وہ اپنی شاخ مغرب کی جانب بھیجے دریائے ھاکڑہ جمنا کی ایک شاخ ہے یہ اژدھے کے سمندر میں جانے کا راستہ ہے۔ایک اور اس قسم کی دیو مالائی کہانی کے مطابق شاہ گشتاسپ کی عظیم سلطنت میں یہ علاقہ شامل تھا اس نے اپنی بیٹی کے جہیز میں یہ علاقہ دیا اور اس علاقہ کی سیرابی کیلئے نہر کھدوائی۔ دریائے ھاکڑہ کی گزرگاہ اس نہر کی گذرگاہ ہے متذکرہ کہانیوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ھاکڑہ کی تاریخ شاندار بھی ہے اور حیرت انگیز ہونے کے ساتھ عبرت والی بھی ہے۔وادی ھاکڑہ دریاؤں اور انسانوں کی ایک طویل کہانی ہے جنہوں نے ایک دوسرے پر بار بار غلبہ حاصل کیا یہاں مختلف قوموں اور مذہبوں کی روئیداد ہے جنہیں عروج کے بعد زوال آیا۔ یہاں انسانی منزلوں اور راستوں کا بیان ہے جہاں انسانی جدو جہد کی نادر مثالیں تاریخ کا حصہ بن گئی ہیں جو فورٹ عباس کا ماضی ہے۔

دریائے سرس وتی: کوہ ہمالیہ کی بیرونی پہاڑیوں شوالک سے ایک دریا نکل کر سرمور کے علاقہ سے ہوتا ہوا گنگا نگر کے قریب صحرا میں گم ہو جاتا ہے تھا۔اس دریا کو نظر نہ آنے والا دریا بھی کہتے ہیں اس دریا کا نام سرس وتی ہے یہ پاکستانی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہی دریائے ھاکڑہ میں شامل ہو جاتا تھا۔

دریائے ھاکڑہ: یہ دریا بھارت میں شملہ کے نزدیک پہاڑیوں سے نکلتا ہے مشرقی پنجاب کے مشہور اضلاع امبالہ، پٹیالہ اور حصار کو سیراب کرتے ہوئے گنگا نگر،انوپ گڑھ صورگڑھ سے ہوتا ہوا پاکستانی حدود میں داخل ہو جاتا تھا۔ بھارت میں اسے دریائے گھاگھرا، گھارا، گھگر ندی کہتے ہیں۔ اس کو گھاگھرا اس لیئے بھی کہتے ہیں کہ گھاگھرے کی طرح پھیل جاتا تھا۔ پاکستانی حدود میں اسے ھاکڑہ کہتے ہیں ہاکڑہ قوم کے نام کی مناسبت سے ھاکڑہ نام مشہور ہوا جو اب تک موجود ہے یہ دریا جس علاقے سے گذرا اسکا نام اس علاقے میں بہنے کی وجہ سے بدلتا گیا۔ دریائے گھاگھرا سرحدی

پاکستانی چیک پوسٹ 240/HL کے قریب پاکستانی حدود میں داخل ہو کر قلعہ پھولڑہ، میر گڑھ، جام گڑھ۔ مروٹ۔ موج گڑھ اور ڈراور کے قریب پہنچ کر اپنی گذرگاہ کو کشادہ کر لیتا اور عمر کوٹ سے گزر کر رن آف کچھ کے مقام پر بحیرہ عرب میں جا گرتا تھا۔ اس دریا کے خشک ہونے کے بارے میں مختلف روایتیں موجود ہیں ایک روائیت کے مطابق سکندر اعظم کے وقت میں یہ دریا خشک ہونا شروع ہو گیا تھا جس کی تصدیق ارسٹابوس کے بیان سے ہوتی ہے وہ لکھتا ہے کہ جب میں ایک کام کے غرض سے ایک علاقہ سے گزر رہا تھا تو میں نے یہاں دریا کو رخ بدلتے ہوئے دیکھا جس کی وجہ سے ایک ہزار سے زیادہ انسانی بستیاں اور شہر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ مورخوں نے اس بیان کو وادی ھاکڑہ کے بارے میں منسوب کیا ہے۔

دریائے ھاکڑہ میں کشتی و جہاز رانی: چولستان میں دریائے ھاکڑہ کے پانیوں پر دور دور تک تجارتی کشتیاں اور جہاز چلتے تھے۔ یہ وہ خطہ تھا جس کے تجارتی جہاز پانچ ہزار سال پہلے مال و اسباب لیکر دریاؤں میں چلتے چلتے ایک طرف تو بالائی پنجاب اور صوبہ سرحد تک جا پہنچتے دوسری طرف دریائے سندھ کے ذریعے صوبہ سندھ سے ہوتے ہوئے بحیرہ عرب میں جا نکلتے اور ساحل مکران کے ساتھ بادبان لہراتے ہوئے بحرین اور دجلہ و فرات کے پانیوں کے چیرتے ہوئے قدیم عراقی شہروں کے گھاٹوں پر لنگر انداز ہوتے۔ اس طرح فورٹ عباس کا علاقہ دریائے ھاکڑہ کے باعث ہزاروں برس قبل بین الاقوامی گزرگاہ کے طور پر شہرت رکھتا تھا قدیم عراقیوں نے بہت ساری اقتصادی، ادبی، مذہبی تحریروں میں ملوہنہ کے نام سے اس علاقے کا ذکر کیا ہے قدیم ملوہنہ نام کے علاقے میں فورٹ عباس کا علاقہ بھی شامل تھا۔

پاکستان میں رگ وید کی تخلیق ہوئی: قدامت کے لحاظ سے پاکستان کے ہم عصر ممالک عراق اور مصر جہاں صرف ایک ایک یا دو دو دریا بہتے ہیں ان ملکوں میں ہزاروں سال پہلے علوم وفنون نے آنکھ کھولی اور خوب ترقی ہوئی سات دریاؤں کی حامل ذرخیز اور مردم خیز سرزمین علوم وفنون کی اہلیت وصلاحیت سے کیسے عاری اور تہی دامن رہ سکتی ہے۔ آریاؤں کی جب یلغار ہوئی تو انہوں نے اپنے جنگجو دیوتا اندر سے دعائیں مانگ مانگ کر جتنی بھی تباہ کاریاں کی ہوں گی لیکن یہاں کی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رفیع الشان تہذیب کو نہیں مٹا سکے۔ان پر اس دھرتی کے علوم وافکار اثر انداز ہوئے اس دوران ان کی عظیم کتاب رگ وید تخلیق ہوتی رہی رگ وید میں آفرینش وغیرہ سے متعلق فلسفیانہ قسم کے افکار یقینی طور پر پاکستانیوں سے مستعار ہیں ۔ کتنے ہی ایسے الفاظ ،تشبیہات ،استعارات ،اشخاص ، قبائل اور مقامات کا نام خیالات وافکار ، مذہبی تصورات وعقائد جو یہاں موجود تھے انہیں رگ وید میں شامل کیا گیا۔

مروٹ سابق دور کا پنجند تھا: آبپاشی کے انجینئر سید نور علی ضامن حسینی دریاؤں کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے تھے انہوں نے انکشاف کیا کہ پانچ ہزار قبل مسیح میں دریائے جہلم اور چناب پاکپتن کے قریب مل کر جنوب کی سمت مروٹ کے قریب اس وقت کے ستلج میں آکر ملتے تھے ۔ دریائے گھاگھرا اور سرس وتی بھی مروٹ کے مقام پر پہنچتے تھے ۔اس وقت کے راوی اور بیاس یکجا ہو کر ضلع لاہور کے ہڈیارا نالہ کی صورت میں چناب میں پتو کی قریب آملتے تھے ۔گویا مروٹ پر پانچوں دریا ملکر پنجند بنا کر اس وقت کے دریائے سندھ میں جا ملتے تھے گویا تحصیل فورٹ عباس کا قصبہ مروٹ پانچ ہزار سال پہلے کا پنجند تھا۔

دریائے گھاگھر کی دوبارہ انگڑائی: صدیوں خشک رہنے کے بعد 1964ء میں موسم گرما میں ھاکڑہ نے دوبارہ انگڑائی لی اور پھر سے زندہ ہو کر اپنی پرانی گذرگاہ کا رخ کیا۔اس دریا کے سیلابی پانی نے فورٹ عباس شہر کو تین اطراف سے گھیرے میں لے لیا۔سیلاب کے زبردست خوف سے پورا شہر خالی ہو گیا۔لوگوں نے اپنا سامان اور اجناس دوسرے شہروں اور قصبوں میں پہنچایا 1964ء کے بعد ہر سال بھارتی دریائے گھاگھرا کا سیلابی پانی پاکستانی حدود میں داخل ہوتا ہے۔1979ء میں چک 240/HL242/HL,241/HL کے سرحدی دیہات کو مضبوط حفاظتی بند بنا کر محفوظ کیا گیا فلڈ چینل پر سائفن بنا کر سیلابی پانی کو صحرائے چولستان میں بکھیر دیا جاتا ہے۔

وادی ہاکڑہ کے بارے میں ڈاکٹر محمد رفیق مغل کی تازہ رپورٹ:

صحرائے چولستان 32 آثار قدیمہ ایسے دریافت ہوئے ہیں جنہیں ہاکڑہ تمدن کا شاہکار کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ پتھر اور شیشے کی ایجاد سے پہلے کا ہے۔ اسے زمانہ جاہلیت کہا جائے تو کوئی مذائقہ نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۔ان بستیوں سے مٹی کی بنی ہوئی چھوٹی ٹانگوں والی مورتیاں مٹی کی چوڑیاں پیمائی کرنے والے پتھر کے دو دھاری والے چاقو، نیزوں کے پھل، کھرچنے، برمے، چھریاں اور پتھر کے اوزار برآمد ہوئے۔یہ آثار پانچ ہزار سے تین ہزار قبل مسیح تک سے تعلق رکھتے ہیں۔

تین ہزار سے اڑھائی ہزار سال قبل مسیح کے آثار: سروے کے دوران متذکرہ مدت کے 42 آثار قدیمہ منظر عام پر آئے۔یہ ابتدائی ہڑپائی دور سے تعلق رکھتے ہیں ان کا تعلق کوٹ ڈی جی سے بھی ہے یہ ثقافتی عروج کا زمانہ ہے

اڑھائی ہزار سے ڈیڑھ ہزار قبل مسیح: اس دور کے 72 آثار قدیمہ موجود ہیں اور یہ متاخر ہڑپائی دور کے بارے میں ہیں ان کا تعلق مدفن H سے ہے۔دو ہزار قبل مسیح کے زمانہ میں ہڑپہ کلچر میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔یہ تبدیلی معاشی مسائل کی کمی، اضافہ آبادی کے دباؤ یا حملہ آوروں کے ہاتھوں عدم تحفظ کی بناء پر واقع ہوئیں۔متاخر ہڑپائی دور ایک ہزار قبل مسیح اور مابعد بھی ہے۔

غیر ہڑپائی دور کے آثار: یہ دور بیشتر شمال مشرقی چولستان کے علاقہ کے بارے میں ہے ۔پاکستان میں پہلی مرتبہ بھورے رنگ کی ظروف کی دس قدیم آبادیوں کا سراغ ملا ہے۔بھارت میں اس کلچر پر بہت تحقیقی کام ہوا ان آبادیوں کا دریا کے پیٹ میں واقع ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ ہزار قبل مسیح میں دریائے ھاکڑہ خشک ہو گیا تھا یہ وہ زمانہ ہے جب آریاوؤں کی آمد شروع ہوئی۔ ویدک ادب میں اس کا تذکرہ موجود ہے رگ وید کی کتاب میں دس مناجاتیں ہیں جن میں دیوتاؤں سے دعا کی گئی ہے کہ وہ انہیں اچھی زمین دیں، چراگاہیں، خوراک اور پانی فراہم کریں۔ ان مناجاتوں میں وادی ھاکڑہ کے موسمی اور جغرافیائی حالات پر روشنی پڑتی ہے۔جو دریائے ھاکڑہ کے خشک ہونے سے پہلے وقوع پذیر ہوئے۔

ابتدائی اور عروج ہڑپائی دور کی ملنے والی اشیاء: ڈاکٹر رفیق مغل کو درج ذیل اشیاء سروے کے دوران ملی ہیں "چڑھاوے چڑھانے کے لمبے اور چپٹے قسم کے سٹینڈ، حلقہ دار سٹینڈ، ایسے تھال جنکے کنارے اندر کو مڑے ہوئے تھے، ذخیرہ کرنے والے بڑے جار، سلنڈروں کی طرح کے مٹکے، سرخ رنگ کے پتلے جسم کے پیندے اور بغیر پیندے کے بڑے برتن مچھلی کے چھلکے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یا دائرے والے برتن، کندھوں والے مٹکے، سینگوں کی طرز کا نقاشی والا مٹکا"۔

یہاں صنعتی اور رہائشی علاقے علیحدہ علیحدہ تھے۔ مٹی کے ظروف اینٹیں پکانے تانبہ پگھلانے کی بھٹیاں بھی ملی ہیں۔ ڈاکٹر رفیق مغل کا کہنا ہے کہ چولستان تانبے کے مرکز راجستان سے بہت قریب ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں پائے جانے والے آثار قدیمہ

خیرو والا: یہ چار صد گز قطر میں 20 فٹ اونچا ٹیلہ ہے یہاں سے سیاہ تصویروں والی ٹھیکریاں ملی ہیں اور سیاہ لکیروں والے برتن بھی ملے ہیں۔ چک نمبر 339/H-R کے قریب ہے۔

کالے پہاڑ: اسے کالے پہاڑ بھی کہتے ہیں یہ ملتان بہاولپور دہلی کے تجارتی راستہ کے اہم پڑاؤ والی جگہ تھی۔

جانے والا: ھاکڑہ رائٹ ڈسٹری بیوٹری کے قریب دو میل جنوب میں ایک ٹھیڑ ہے یہاں ہند سیاتی نمونوں اور عمدہ کناروں والے ظروف کے ٹکڑے ملے ہیں۔ یہ 600 گز لمبا ہے۔

چیلی والا: چک 337-339 کے قریب کھنڈرات ہیں اس جگہ 400x500 گز چیل والا کا ٹھیڑ موجود ہے یہاں سے سیاہی مائل اور بھوری ٹھیکریاں ملی ہیں تنگ کناروں والے ظروف بھی کثرت سے ملے ہیں۔ لاڈو لائی: ریسٹ ھاؤس مروٹ سے چھ میل دور دو سو گز کا ٹھیڑ ہے۔

گجرانوالی: یہ ٹھیڑ لاڈولائی سے تین میل جنوب کی جانب 440 گز قطر پر محیط ہے۔

بہرام شاہی: چاہ کتائی کے قریب ایک مقبرہ موجود ہے یہاں سرخ ٹھیکریاں اور پتھر کے چاقو ملے ہیں۔ باغانوالی: مروٹ ریسٹ ھاؤس سے ایک میل دور اس بستی کے آثار ہیں۔

لوھار کی ٹھیڑی: یہ 200 گز قطر کی ٹھیڑی ہے یہاں سے سیپ کی چوڑیاں اور پتھ کے بھالے ملے ہیں۔

قادروالی: اس ٹھیڑی میں ہڑپہ کلچر کی ٹھیکریاں اور مٹی کا انسانی سر پتھر کی چھریاں صابن کی طرح کا پتھر ملا۔

جھلاروالی: اس ٹھیڑی سے منجمند اشیاء اور کٹے کا سر کا مجسمہ ملا ہے۔

احمد والا: یہ بھی دریائے ھاکڑہ کے کنارے آبادی ہے یہاں سے ملنے والی ٹھیکریاں ہڑپہ عہد کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ گیمن غوری 339/HR کے نواح میں ایک مقبرہ موجود ہے اور ٹھیڑ بھی موجود ہے۔ رصافہ: رصافہ ریلوے اسٹیشن کے قریب ٹھیڑی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قریش: قریش ریلوے اسٹیشن کے قریب بھی تھیڑی موجود ہے۔ ست کھوئی: یہاں بھی تصویروں والی ٹھیکریاں پائی گئیں۔ خان سر: یہ تھیڑ 350 گز پر محیط ہے اور دس فٹ بلند ہے۔ نباتاتی پتوں اولکیروں والی ٹھیکریاں ملی ہیں۔

چک278/HR: یہاں بھی ایک تھیری موجود ہے۔ یہاں پتھر کے برمے، تیروں کے پھل اور کھرچنے وغیرہ ملے ہیں۔ ریڈیو کاربن ٹیسٹ کے ذریعے انہیں پانچ ہزار سال قبل مسیح کی اشیاء قرار دیا گیا۔ اس تھیڑ کے بارے میں چوہدری اصغر علی ولایت والے جو غلہ منڈی فورٹ عباس میں آڑھتی ہیں انکا چھوٹا بھائی محمد صفدر علی جو کہ لندن رہتا ہے فورٹ عباس آیا تو اس نے آثار قدیمہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چوہدری اصغر علی اپنے بھائی کو لیکر چک278/HR کی تھیڑی پر چلے گئے وہاں کھدائی شروع کی تو ایک انسانی ہاتھ برآمد ہوا۔ انسانی ہاتھ کی ہڈیاں خستہ حال تھیں۔ اور اٹھانے پر بکھر جاتی تھی۔ انسانی ہاتھ کی کلائی پر چار مٹی کی بنی ہوئی چوڑیاں موجود تھیں۔ چوڑیاں حاصل کرنے کیلئے ہاتھ کی ہڈیوں کی راکھ بکھر گئی لیکن دو چوڑیاں صحیح سلامت مل گئیں۔ ان چوڑیاں کو برطانیہ اور امریکہ سے لیبارٹیز کے ذریعے تجزیہ کرایا گیا تو یہ چوڑیاں پانچ ہزار سال قبل مسیح کی پائی گئیں۔ پکا مربع اور چک263 میں بھی تھیڑیاں موجود ہیں جو اتنی ہی قدیم ہیں۔

سندھیانوالی: سر آرل سٹائن نے سندھیانوالی میں کھدائی کے لیئے فورٹ عباس سے 60 مزدور حاصل کیئے ٹیلے کی چوٹی پر عین درمیان میں انہوں نے سات فٹ چوڑی کھدائی کرائی۔ مشرقی ڈھلوان کی طرف 29 فٹ نیچے تک خندق کھودی گئی خندق کی لمبائی 91 فٹ تھی۔ خندق کے تیرہ حصہ کیئے اور برآمد ہونے والی اشیاء کو ریکارڈ کیا گیا۔

1. ایک فٹ گہرائی سے کچی اینٹیں ملی ان کا سائز 1/2+1/2x5x4+1 انچ تھا۔

2. ایک کمرہ جسکی شمالی اور مشرقی دیواروں میں دروازے تھے اسی کمرہ کے اندر دو تنور تھے۔ 20 انچ قطر کے بڑے برتن کے ٹکڑے۔ 3. ایک کمرے میں برتنوں کے ٹکڑے جو کسی ظروف ساز کا گھر تھا۔

4. پانچ فٹ گہرائی سے ایک برتن کا سٹینڈ، عمدہ سرخی مائل برتنوں کی ٹھیکریاں جن پر افقی سیاہ لکریں تھی۔ 5. سوراخ والے برتنوں کے دو ڈھکن ایک پیالہ جس کے پیندے میں سوراخ تھا۔ راکھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور کوئلوں کا ڈھیر بھی ملا۔ 6. تین انچ لمبی پتھر کی چھریاں، پیتل کی ایک چھوٹی تختی، مینڈھے کا سر، مٹی کی بنی ہوئی چوڑیاں اور جار بھی ملا۔ بیل کا مجسمہ اور خوبصورت پلیٹ بھی برآمد ہوئی۔

وادی ھاکڑہ کے قدیم باشندے: وادی ھاکڑہ کے قدیم ترین باشندے کول بھیل اور دڑاور تھے۔ ان کے بارے میں ابھی تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ یہاں کے مستقل رہنے والے تھے یا وہ بھی کسی وقت بطور حملہ آور یہاں داخل ہوئے تھے ان نسلوں کے افراد نے آج سے پانچ ہزار قبل مسیح اپنی تہذیب وتمدن کا آغاز کیا تھا۔ یہ لوگ بہت مہذب تھے۔ یہ حبشی النسل اور کالے رنگ کے تھے۔ ان کے بال گھونگھر لے تھے انہوں نے آریاؤں کی آمد سے قبل نہ صرف ایک اچھی تہذیب کی بنیاد ڈالی بلکہ اسے عروج تک پہنچایا۔ 2004ء میں بھارت کی آبادی ایک ارب سے زائد افراد پر مشتمل تھی ان میں 70 کروڑ افراد کول بھیل اور دڑاور ہیں۔ بقیہ 33 کروڑ میں 25 کروڑ مسلمان 10 کروڑ عیسائی 1/2+2 کروڑ سکھ ہیں۔ 70 کروڑ کول بھیل اور دڑاور آزادی کے 58 سال گذرنے کے باوجود ہریجنوں والی زندگی گزار رہے ہیں، جنہیں شودر اور نچلی ذات کا ہندو کہا جاتا ہے اور بھارت کی دوتہائی آبادی سے آج بھی امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ پانچ ہزار قبل مسیح۔ سے لیکر قیام پاکستان تک کول بھیل اور دڑاور اکثریت سے فورٹ عباس شہر و علاقہ کے دیہات میں رہائش پذیر رہے یہاں بسنے والے اکثر ہندو قبیلے تھے۔ جو قیام پاکستان کے بعد بھارت روانہ ہوگئے لیکن اکثر دیہاتوں میں اب بھی اقلیت کے افراد مل جاتے ہیں۔

وادی ھاکڑہ میں آریاؤں کی آمد: پاک وہند میں آریوں کی آمد کی صحیح تاریخ مقرر نہیں کیا جاسکتی۔ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ 3500 قبل مسیح سے 2000 قبل مسیح کے درمیان آریاؤں نے وادی ھاکڑہ کا رخ کیا۔ انکی آمد کی تاریخ کتب میں مختلف پائی جاتی ہے۔ آریا لوگ زیادہ مہذب نہ تھے انکا رنگ گورا ناک ستواں اور قد لمبا تھا۔ زراعتی معلومات میں یہ لوگ کافی مہارت رکھتے تھے۔ آریاؤں نے اپنے پے درپے حملوں سے کول بھیل اور ڈراور قوم کی تہذیب کو برباد کیا اور انکی تہذیب یہاں پر غالب آگئی۔ اور یہ قدیم باشندے ان کے زیر اثر آگئے۔ آریوں نے اپنی نسل بچانے کیلئے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جس کی سزا انسانیت آج تک بھگت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہی ہے انہوں نے ذات پات کی تقسیم شروع کی اور پھر اونچی اور نیچی ذاتوں کے گروہ بنا دیئے۔ دنیا میں ذات پات اور رنگ ونسل کی بنیاد پر ہونے والی یہ پہلی تقسیم تھی۔ یہ تقسیم اس لیئے کی گئی کہ کالی رنگت کے کول بھیل ڈراور گورے آریوں میں خلط ملط نہ ہو جائیں۔ انہوں نے لوگوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا۔ 1۔ برہمن: انکا کام لوگوں کو تعلیم دینا، مذہبی رسوم ادا کرنا تھا۔

2۔ کھشتری: ان کا کام فوجی خدمات اور ملک کا انتظام کرنا تھا۔

3۔ ویش: ان کا کام کھیتی باڑی، صنعت وحرفت اور تجارت کرنا تھا۔

4۔ شودر: کول بھیل اور دڑاور یہاں کے قدیم باشندے تھے۔ یہ مغلوب ہو گئے تو ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ باقی قوموں کی خدمت کریں اس وقت سے آجتک انہیں نیچی ذات کا ہندو سمجھا جا رہا ہے۔ کول بھیل دڑاور قوم کے افراد جنہیں آریوں نے شودر قرار دیا تھا یہ لوگ ہی کثیر تعداد میں فورٹ عباس کے علاقہ میں آباد رہے ہیں۔ آرین کی مجلسی حکومتی اور مذہبی سرگرمیاں: آرین مشترکہ خاندان میں رہتے تھے یہ لوگ دودھ پیتے، غلہ، گھی، پھل اور ترکاریاں کھاتے۔ جڑی بوٹیوں کا رس پیتے، سادہ لباس پہنتے اور ہوادار مکانوں میں رہتے تھے۔ زراعت پیشہ تھے مویشی انکی جائیداد تھی۔ سوت کاتتے، کپڑا بنتے، کھالیں رنگتے، چٹائیاں بنتے تھے۔ ہتھیار بنانے کے ماہر تھے۔ سازوں کا استعال جانتے رتھوں کی دوڑیں کراتے۔ جواء کھیلتے تھے اور اپنے مردوں کو جلایا کرتے تھے۔ آریوں کا بزرگ ان کا سربراہ ہوتا تھا۔ ان کی ترقی اور حفاظت اس کے ذمہ ہوتی تھی ۔ امن میں مذہبی رسوم ادا کرنے اور جنگ میں فوج کا سپہ سالار ہوتا تھا۔ آرین کی اکثریت دیہات میں رہتی تھی۔ حکومت موروثی تھی۔ حکومت میں دو ادارے تھے۔

1. سمتی: اس میں راجہ کا انتخاب ہوتا تھا۔ 2. سبھا: یہ ادارہ حکومت کو مشورے دیتا تھا۔

آریوں کا مذہب سیدھا سادھا تھا۔ ابتداء میں کوئی مندر نہ تھا اور نہ بت تھے۔ ضرورت کے وقت کھلے میدان میں رسوم ادا کرتے تھے یہ قدرت پرست تھے اور قدرت کی مختلف طاقتوں سورج ،بادل، بارش، آگ ،ہوا وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر پوجا کرتے تھے۔ آرین کی مذہبی کتاب: 500 سے 1000 قبل مسیح کے درمیان آرین کی مذہبی کتب لکھی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وید: وید کے معنی گیان ہے یہ ہندوؤں کی نہایت ہی مقدس کتاب ہے اس کی چار جلدیں ہیں۔ ہندو اسے الہامی جانتے ہیں انکا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا کی پیدائش سے قبل کی ہے۔ سنسکرت زبان میں ہے۔

پہلی جلد رگ وید: یہ سب سے پرانا ہے اس میں 1028ء منتر ہیں جن میں قدرتی عناصر کی تعریف کی گئی ہے۔ رگ وید میں دریائے ھاکڑہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔

دوسری جلد یجر وید: اس میں ہندوؤں کی تمام مذہبی رسوم درج ہیں۔

تیسری جلد سام وید: اس میں گانے بجانے والے پجاریوں کیلئے ہدایات درج ہیں۔

چوتھی جلد اتھر وید: اس میں منتر اور تعویز درج ہیں جن سے دشمنوں، بھوتوں، زہریلے جانوروں بیماریوں سے بچاؤ کے طریقے کاروبار میں ترقی کے راز اور ٹوٹکے شامل ہیں۔

آریوں کی دوسری مذہبی کتاب: اپنشد ہے اس میں خدا کا علم خدا کی ہستی روح کا علم، روح کی اصلیت، دنیا کی حقیقت اور قوت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔

آریوں کی تیسری مذہبی کتاب: اس کتاب میں چھ شاستر ہیں جنہیں چھ درشن بھی کہتے ہیں۔

1. سانکیہ کپل شاستر: یہ کپل کی تصنیف ہے اس میں روح مادہ کے ازلی ہونے کے بارے میں لکھا گیا ہے کپل خدا پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ 2. یوگ شاستر: پانی تجی کی تصنیف ہے اس میں بتایا گیا کہ خدا کی عبادت سے کس طرح انسان کو روح جسم کی قید سے نجات پا سکتی ہے۔

3. نیائے شاستر: یہ گوتم کی تصنیف ہے اس میں علم منطق پر بحث کی گئی ہے۔

4. وشیشک شاستر: کناتہ کی تصنیف ہے اس میں یگیہ ہون دعا اور دیگر رسوم کے طریقے پر بحث کی گئی ہے۔ 5. پورہ میانا: یہ جیمنی کی تصنیف ہے اس میں دنیا چھوٹے ذروں سے مل کر بننے کے بارے میں درج ہے۔ 6. اتر مہانسا: یہ دیاسن کی تصنیف ہے اس میں آتما پر ماتما ایک ہی چیز قرار دیئے گئے ہیں تمام کائنات کا منبع خدا اور تمام چیز اس میں فنا ہو کر اس میں شامل ہو جانے کا درج ہے۔ مندرجہ بالا آریوں کے حالات کے تحت یہاں کے بنیادی باشندے مغلوب ہو گئے۔ اور ذات پات کی تقسیم نے اونچی ذات کے لوگوں کو مغرور بنا دیا اس لیئے ہندوؤں سے اخوت اور قومیت کا جذبہ جاتا رہا ہر شخص اپنی ذات کے افراد کو فائدہ پہنچاتا اور ملک وملت کا خیال نہ کرتا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ذاتوں کی تقسیم کی وجہ سے انسان اپنے آبائی پیشے کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔اس لیئے کسی آدمی کو اپنے ذاتی جواہر دکھانے کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔یہی تفریق تمدنی ترقی میں بھی رکاوٹ بنی رہی۔ذات پات کی تقسیم کے باعث اس علاقہ کے کول بھیل اور ڈراور دوسرے ملکوں یا علاقوں میں جا کر علوم وفنون سیکھنے سے روکے رکھے گئے۔ذات پات کی تفریق نے بیاہ شادی کا دائرہ تنگ کر دیا تھا۔موزوں رشتے کم ملتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ اس علاقہ کے لوگ بچپن کی شادی کرنے پر مجبور ہو گئے تھے اگر غیر ہندومت کو قبول کرتے تو انہیں کسی ذات میں بھی برابری کا درجہ نہیں ملتا تھا۔اس لیئے لوگ ہندو مت میں آنے سے گریز کرتے تھے۔ذات پات کی تفریق کے باعث ہندوؤں کو صرف ایک ہی فائدہ پہنچا کر ہندو تہذیب اور رسم و رواج کئی صدیوں کی جنگ وجدل کے باوجود محفوظ رہے۔

وادی ھاکڑہ میں بدھ مت اور جین مت کی آمد: 600 قبل مسیح بدھ مت اور جین مت کے ظہور میں آنے سے قبل برہمنوں کا ستارہ عروج پر تھا۔وہ اپنے آپ کو خدائی ٹھیکیدار تصور کرتے تھے ۔انہوں نے یگیہ اور ہون کی رسومات کو بہت پیچیدہ بنا دیا تھا ان رسوم کی ادائیگی بہت مہنگی ہو گئی تھی اور آریوں کی ذات پات کی تقسیم سے لوگ تنگ آ چکے تھے۔ایسے مذہب کے خواہاں تھے جو ان کے دل کو تسکین دے اور ظاہری تفریق کو ختم کرے۔کھشتری شہزادہ سدھارتھ نے بدھ مت اور دوسرے کھشتری شہزادے وردھ مان نے جین مت کی بنیاد ڈالی۔لوگوں کو برہمنوں کی غلامی سے نجات دلائی اور پورے برصغیر میں بدھ مت بہت تیزی سے پھیل گیا۔وادی ہاکڑہ میں بھی بدھ مذہب نے معاش و معاشرتی سماجی واخلاقی حالات سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔

قلعہ مروٹ جین مت کا مرکز: قلعہ مروٹ جین مت کے پیروکاروں کے ایک اہم مرکز کی حیثیت رکھتا تھا لوگ دور دور سے آ کر گیان دھیان کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔یہاں بہت پرانا اور قدیم مندر تھا۔لکشمی ناتھ جی۔شیو جی کے مجسمے اور برج راجہ نانک رائے بھی موجود تھا۔ان بتوں پر تاریخوں سے پتہ چل سکتا ہے کہ یہ مندر کتنا پرانا ہے۔

1. مورت سمتھ ناتھ جی مہاراج یہ سب سے قدیم مورتی ہے 13 بکرماجیت میں بنائی گئی۔اس کے منہ ہاتھ اور پاؤں پوجنے کے باعث گھس گئے تھے۔2. مورت اجت ناتھ جی مہاراج۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

1143 ہاکھ سدھی ہارس میں تیار کی گئی جس کو ہزار سال ہو گئے ہیں۔

3. مورت پارس ناتھ جی مہاراج یہ مورت 1201 متی جیٹھ میں تیار کی گئی۔ 4. مورت سری آرنا ناتھ جی مہاراج یہ مورت 1450 میں تیار ہوئی۔ 5. مورت بل ناتھ جی مہاراج 1507 میں تیار ہوئی۔ 6. مورت نی سیرت ناتھ جی مہاراج 1587 میں تیار ہوئی۔ 7. مورت مل حجاناتی 1559 میں تیار ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد مروٹ کے جین مندر کے لوگ بیکانیز اور جیسلمیر کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ یہ تمام مورتیاں اور دیگر نوادرات بھی ساتھ لے گئے۔ اس مندر کے پروہت قیام پاکستان کے بعد بھی کافی عرصہ تک مقیم رہے۔ اور یہ علاقہ بدھ مت کے پیروکاروں کا مرکز بن گیا۔ بدھ کے چیلوں نے دنیا بھر میں اپنے مذہب کا پرچار کیا اور تمام عمریں اپنے اس مت کی اشاعت میں صرف کر دیں

بدھ مت کے آٹھ اصول

1. نروان: انسانی زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے تا کہ انسان آواگون سے چھوٹ جائے۔

2. سچا گیان: اس میں سچا مقصد، سچا کلام، سچا چلن، سچی روزی، سچی کوشش، سچا خیال، سچی راحت شامل ہیں۔ 3. اہنسا: بدھ نے اہنسا کسی بھی جاندار کو تکلیف میں دیکھ کر رو دینے کی تعلیم دی ہے

4. مساوات: بدھ نے اس بات پر زور دیا کہ انسان یکساں ہیں اس نے برہمن اور شودر کی تمیز کو مٹا دیا۔ 5. مسئلہ کرم: بدھ کا عقیدہ تھا کہ انسان کو اپنے کرموں اعمال کا پھل ضرور ملتا ہے۔ جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ 6. بدھ نے خداوی تعالیٰ کے متعلق کوئی تعلیم نہ دی اور وہ ویدوں کی فضیلت کا بھی منکر تھا۔ 7. مسئلہ تناسخ: بدھ کے خیال میں جب تک انسان نجات حاصل نہیں کر لیتا جنم مرن کے چکر میں پڑا رہے گا۔

بدھ مذہب کا زوال

عروج کے بعد زوال بھی آتا ہے بدھ مذہب کو بھی زوال آیا اس کے بھکشو عیش و عشرت میں پڑھ گئے اور دولت پرست بن گئے گوتم بدھ کے بعد یہ دو فرقوں میں بٹ گئے۔ راجپوتوں کے جنگ وجدل نے بدھ مذہب بیخ کنی کی حکومت کی سرپرستی بھی بدھ مذہب سے ہٹ گئی۔ اس لیے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بدھ مذہب کو زوال آ گیا۔

جین مت کی تعلیم 1. نروان: جین مت میں بھی انسانی زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا تھا۔اس کے تحت ٹھیک جاننا،ٹھیک کام کرنا،ٹھیک دیکھنا کو تین رتن کہتے تھے۔ 2. اہنسا پر ھو دھرنا: اس کا ایک اصول یہ بھی تھا کہ کسی جاندار کو نہ مارنا اعلیٰ ترین دھرم ہے۔ 3. مسئلہ کرم اور آواگون: جینی ان دونوں کے بھی قائل تھے۔
4. روح: جینیوں کے نزدیک روح جاندار اور بے جان میں بھی موجود ہے۔ 5. فاقہ کشی: جینی فاقہ کشی کر کے جسم کو تکلیف دینا ثواب سمجھتے تھے۔ 6. خدا اور وید: جینی خدا کی ہستی کو تسلیم نہ کرتے تھے اور نہ ہی ویدوں کو الہامی مانتے تھے وہ یگیوں، قربانیوں، دیوی، دیوتاؤں پر یقین رکھتے تھے۔ 7. ترتھنکر: جینی اپنے 24 ترتھنکروں (سادھوؤں) کی پوجا کرتے تھے۔مہاویر کے بعد جین مت کے بھی دو فرقے ہو گئے۔ 8. ڈگامبر: یہ ننگے رہتے تھے اور اپنی مورتوں کو بھی ننگا رکھتے تھے یہ پانی کو چھان کر پیتے تھے اور منہ پر ہر وقت پٹی باندھ کر رکھتے۔
9. سوتیامبر: یہ سفید کپڑے پہنتے اور اپنی مورتیوں کو بھی سفید کپڑے پہناتے یہ دنیاداروں کی طرح زندگی بسر کرتے اور اپنے 24 ترتھنکروں کی پوجا کرتے ان کے 84 گروہ ہیں۔

باب چہارم

وادی ھاکڑہ (فورٹ عباس) مختلف حکمرانوں کی تحویل میں

وادی ھاکڑہ قدیم تہذیب کا مرکز رہا ہے اس سرزمین پر معرکہ ھائے کارزار گرم ہوتے رہے فاتحین کے قدم بھی اس زمین نے چومے اس علاقہ میں حکومتوں کے عروج و زوال کی داستانیں بھی موجود ہیں اس وادی میں انسانوں کو جہاں جہاں سے بھی گذرنا پڑا ان منزلوں اور راستوں میں انسانی جدوجہد کی بے مثال تاریخ،شواہد منظر عام پر آئے ہیں۔سب سے پہلے ایران کے اولو العزم اور حوصلہ مند بادشاہ دارا اول مشاہیر عالم میں جو بہت ممتاز تھا اس کے بارے میں تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ یہ یورپ کے نپولین بوناپارٹ سے کسی طرح کم نہ تھا۔اس کے زمانے میں ایرانیوں نے بہت لمبا فاصلہ طے کر کے پنجاب کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اس طرح ضلع بہاولنگر کا علاقہ بھی اس کی سلطنت میں شامل ہو گیا۔یوں فورٹ عباس کا علاقہ بھی ایرانیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔320 قبل مسیح میں ہندوستان کے بہت سے راجاؤں اور سرداروں نے ایرانیوں کو شکست دے کر آزادی حاصل کی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سکندر اعظم کی فتوحات: سکندر اعظم فاتح دنیا یونان کی مشہور ریاست مقدونیا کے بادشاہ کا بیٹا تھا ۔ یہ قوی ہیکل اور دلیر تھا اس کی فوجی بصیرت قابل داد تھی اس کے گھوڑے بکٹی فلین کا نام تاریخ میں زندہ ہے یہ میدان جنگ میں جدھر کا رخ کرتا دشمنوں کی صفیں الٹ دیتا۔ اپنے والد کی وفات کے بعد بیس سال کی عمر میں بادشاہ بنا فاتح دنیا بننے کے شوق میں زبردست لشکر کے ساتھ فتوحات کرتا ہوا ہندوستان کی طرف بڑھا۔ ٹیکسلا کا راجہ امبھی نے بغیر لڑے سکندر اعظم کو اپنا حاکم مان لیا۔ جہلم کے راجا پورس کو بھی شکست ملی اور یوں ملتان کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا یوں وادی ھاکڑہ کا علاقہ بھی اس کی زیر اقتدار آ گیا۔ سکندر اعظم سارے شمالی ہندوستان کو فتح کرنا چاہتا تھا اس کی فوج ہمت ہار بیٹھی اور اس نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا کیونکہ فوج کے سپاہی آٹھ سال سے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے تھے سکندر کو وطن جانا نصیب نہ ہوا اور وہ راستہ میں بابل کے مقام پر بخار میں مبتلا ہو کر چل بسا۔ اسوقت اس کی عمر 24 سال تھی۔

موریہ خاندان کی حکومت 332 تا 221 ق م

سکندر اعظم کے بعد برصغیر میں سیاسی انقلاب برپا کرنے والے کا نام چندر گپت موریہ تھا۔ اس کی ماں شودر تھی جس کا نام مورا تھا اس لیئے اسے موریہ خاندان کہا جانے لگا۔ چندگپت کے بعد اس کا بیٹا بندہ سار اور بعد میں اس کا پوتا اشوک تخت نشین ہوئے اشوک بدھ مذہب کا پیروکار تھا اس نے اپنے دھرم کے خاص اصول چٹانوں، ستونوں پر کندہ کرائے تاکہ عام لوگوں تک اس مذہب کا اثر پہنچ جائے۔ اس نے بدھ مذہب کی تعلیم پر مبنی جو اصول درج کرائے وہ یہ ہیں۔ کسی کو دکھ نہ دینا، بڑوں کی عزت کرنا، سچ بولنا۔ دوسرے مذاہب کو حقارت سے نہ دیکھنا، ان اصولوں کے ساتھ والدین، بچوں، استاد، شاگرد، خاوند، بیوی اور مالک نوکر کے حقوق و فرائض سے آگاہ کیا گیا ۔ اشوک کے بعد شنگ اور کانوں خاندان اس کے تخت پر جانشین بن کر بیٹھے لیکن یہ بھی نا اہل ثابت ہوئے اشوک کے زمانے میں قلعہ مروٹ میں برج راجہ نانک رائے پر بدھ مذہب کے اصول کندہ ہونے کے بھی ثبوت ملے ہیں۔ اشوک کے عہد میں یہاں غیر اسلامی روایات و بدعات کو بہت فروغ حاصل ہوا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یو چی اور کشن حکمرانوں کا دور

یو چی قبیلہ نے ساکا فرقہ کو شکست دی اس خاندان نے ایک صدی تک حکومت کی۔ اس قبیلہ میں سب سے مشہور خاندان کشان تھا۔ کنشک کا عہد بڑا تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ کنشک نے پرشی پور موجودہ پشاور کو اپنا پایہ تخت بنایا اس جگہ سے وہ ہر صوبہ کی نگرانی کرتا تھا۔ اس نے اپنے دور میں خوبصورت باغ، عمارت، سیر گاہیں، سڑکوں کا جال بچھایا، اس کے آخری دور میں اسکے سپہ سالار نے اس کا گلہ گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ ماہرین آثار قدیمہ کو کنشک عہد کی اینٹیں بھی ملی ہیں۔ وادی ہاکڑہ اس کی حکومت میں شامل تھا۔

گپت خاندان کی حکومت 320 تا 674ء

شہر مگدھ میں ایک چھوتی ریاست کا گپتا نامی راجہ تھا۔ وہی اس خاندان کا بانی کہلایا۔ اس نے اپنی تاجپوشی کے دن نیا سن تاریخ سمبت کا آغاز کیا جو گپت سمبت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس نے اپنی اور بیوی کی تصویر والے سکے جاری کیئے۔ پندرہ سال حکومت کی اس کے بعد اس کا بیٹا سمدر گپت تخت نشین ہوا اس کی خواہش تھی کہ وہ سکندر اعظم کی طرح شمالی ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد جنوبی ہندوستان کو بھی فتح کرے۔ اس نے بہت طاقت پائی اور کوئی بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ سمدر گپت کے بعد اس کا بیٹا چندر گپت ثانی بکرماجیت تخت نشین ہوا۔ اسے جانشینی میں ایک منظم سلطنت ملی اور خود اس نے بھی فتوحات کا نیا باب کھولا اس کی وفات کے بعد اسکا بیٹا کمار گپت اور پھر سکندر گپت نے بھی حکومت کی۔ گپت خاندان کی حکومت ہن قوم نے ختم کی ۔یہ قوم بہت وحشی تھی۔ تاریخ پاک و ہند میں ان کی بربریت مشہور تھی۔

راجا پرجاکر وردھن کے ہاں ہرش وردھن پیدا ہوا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا وردھن تخت پر بیٹھا۔ ہرش کے جنگی کارنامے بہت تھے۔ وہ بدھ مذہب پر مائل تھا۔ وہ صاحب طرز مصنف شاعر تھا۔ اس کے تصنیف کردہ ڈرامے اس کے خیالات واحساسات کے آئینہ دار ہیں۔ اس نے اپنی کتاب ہرش چرتر بھی تحریر کی۔

راجپوتوں کا زمانہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

راج پوت کے معنی راج کا بیٹا۔ اسلامی حملے کے وقت شمالی ہند میں بہت سی مشہور ریاستیں قائم تھیں ۔ دہلی، اجمیر، قنوج، بنگال، مالوہ، گجرات، لاہور، کاٹھیاواڑ۔ ان سب پر راجپوت حکمران تھے۔ اتنی ریاستوں کے ہوتے ہوئے بھی وہ متحدہ مرکزی حکومت نہ قائم کر سکے۔ راجپوت نظام حکومت سے ناواقف تھے۔ آپس میں لڑائیاں لڑتے تھے وطن سے محبت کی بجائے خاندان سے محبت کرتے تھے۔

چچ خاندان

فورٹ عباس کا علاقہ کبھی کسی حکومت کے زیرنگیں رہا کبھی کسی حکومت نے اسے فتح کیا اور اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ چچ حکومت کے دور میں یہ علاقہ سندھ میں شامل رہا۔ چچ کی وفات کے بعد راجہ داہر سندھ پر حکمران ہوا تو یہ علاقہ اس کے قبضہ میں چلا گیا۔ راجہ داہر نے عربوں کے صوبہ مکران کے باغیوں کو پناہ دے رکھی تھی۔ حجاج بن یوسف کو اطلاع ملی تو اس نے خلیفہ عبدالملک بن مروان سے سندھ پر حملہ کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن حجاج بن یوسف کو اجازت نہ ملی۔ محمد بن قاسم کی آمد سے پہلے ایک بحری قافلے کو سندھ میں شکست ہو چکی تھی۔ سراندیپ کے بادشاہ نے اپنے تعلقات کی بناہ پر حجاج بن یوسف کو بہت سے تحائف کچھ مسلمان یتیم بچے، بیوہ عورتیں بھیجیں تاکہ وہ وہاں بہتر زندگی گزار سکیں۔ ان تحائف اور افراد کو لیکر جب بحری بیڑہ دیبل کی بندرگاہ کے نزدیک پہنچا تو سندھ کے بحری قذاقوں نے اسے لوٹ لیا۔ کچھ اشخاص اس حملہ میں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان لوگوں نے حجاج بن یوسف کو اطلاع دی حجاج نے راجہ داہر سے احتجاج کیا تو راجہ داہر نے بے پرواہی کا مظاہرکرتے ہوئے جواب دیا کہ جہاز لوٹنے والے اس کے اختیار میں نہیں۔ اس واقعہ کے بعد خلیفہ ولید بن عبدالملک نے سندھ پر حملہ کرنے کی دوسری بار اجازت دی

محمد بن قاسم کا سندھ پر حملہ 721ء

محمد بن قاسم حجاج بن یوسف کا چچازاد بھائی اور داماد بھی تھا۔ اس کی عمر صرف 17 سال تھی کہ چھ ہزار شامی اور چھ ہزار عراقی فوجی، سمندری بحری بیڑہ، سامان رسد اور منجنیقوں سے لدا ہوا بحری جہاز ساتھ لیکر دیبل پہنچا اس شہر کے وسط میں ایک مندر تھا جس پر ہندوؤں کا جھنڈا لگا ہوا تھا۔ مقامی لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جب تک جھنڈا ہوا میں لہراتا رہے گا۔ وہ شکست نہیں کھا سکتے۔ محمد بن قاسم نے سب سے پہلے اس جھنڈے کو گرانے کا حکم دیا جھنڈے کے گرتے ہی نفسیاتی اثر یہ پڑا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ راجہ داہر کی فوج کے حوصلے پست ہو گئے دیبل کی فتح کے بعد محمد بن قاسم نیرون کی طرف بڑھا۔ بغیر مقابلے کے یہاں کے حاکم نے اطاعت قبول کر لی۔ بہروج کی طرف پیش قدمی کر کے راجہ داہر کے بھتیجے سے مقابلہ کیا وہ فرار ہو گیا۔ دوسرے بھتیجے رائے نے مقابلہ کیا لیکن اسے بھی پسپائی کے بعد فرار ہونا پڑا۔ دریا کے پار کشتیوں کا پل بنا کر محمد بن قاسم نے اپنی فوجیں اتار دیں۔ زبردست مقابلہ کے بعد راجہ داہر مارا گیا۔ تو فورٹ عباس کا علاقہ محمد بن قاسم کی تحویل میں آ گیا۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد۔ نئے خلیفہ۔ نے حجاج اور اس کے خاندان کے ساتھ دشمنی کی بناء پر محمد بن قاسم کو پابجولاں معاویہ بن مہلب کے ہمراہ عراق بھجوایا اور اسے واسط کے قلعہ میں قید کر دیا گیا۔ اس قید خانے میں فاتح اسلام کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ سندھ کا علاقہ عراق کے حاکم کے زیر نگیں آ گیا۔ سندھ کو باب اسلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عربوں نے بلا امتیاز مذہب و ملت انصاف کیا۔ محکمہ قضا وانصاف بنایا قاضی مقرر کیے ہندوؤں کی رسومات میں کوئی دخل نہ دیا غیر مسلم اسلامی فوج میں شامل ہونے لگے اور مال غنیمت سے بھی انہیں حصہ ملنے لگا پوری ایک صدی تک صوبہ سندھ ان کے زیر نگیں رہا۔ سندھ کو فتح کرنے سے عربوں کو فائدہ کی بجائے مالی نقصانات برداشت کرنا پڑے۔ لیکن اس کے اثرات اچھے مرتب ہوئے سندھ اور عربوں کے درمیان آمد و رفت شروع ہو گئی۔ تجارت اور علم فنون کے تبادلے ہوئے۔ نئی تہذیب نئی زبان اور نئے رسم الخط کی بنیاد پڑی سندھ میں سگی بہن سے شادی جائز تھی راجہ داہر نے سگی بہن سے شادی کر رکھی تھی۔ اس رسم بد کا بھی خاتمہ ہوا۔ سندھ کے لباس میں عربی خصوصیات پیدا ہو گئیں۔

سلطان محمود غزنوی کی حکومت

سبکتگین جو پہلے ترکی کے بادشاہ کا غلام تھا غزنی کی چھوٹی سی ریاست کا بادشاہ تھا۔ اس نے افغانستان کو فتح کیا اس کی بڑھتی ہوئی فتوحات کو روکنے کیلئے پنجاب کے راجے جے پال نے درہ خیبر کی راہ سے اس پر حملہ کیا اور شکست کھانے کے بعد تاوان جنگ اور خراج ادا کرنے کے وعدہ پر رہائی پائی۔ لیکن لاہور میں آ کر اپنے وعدہ سے پھر گیا۔ اس لیئے سبکتگین نے پنجاب پر حملہ کیا۔ جے پال نے دیگر راجاؤں سے مدد حاصل کی لیکن شکست کھا گیا۔ جس کی وجہ سے سبکتگین پنجاب کے بہت سے علاقہ پر قابض ہو گیا۔ وفات سے قبل اس نے اپنے بیٹے اسماعیل کو بادشاہ مقرر کیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیونکہ دربار کے سازشی لوگوں نے اسے محمود کے خلاف ورغلایا تھا۔محمود نہ صرف عمر اور تجربے میں بڑا تھا بلکہ اپنے باپ سبکتگین کے ہمراہ پنجاب کی لڑائیوں میں بھی حصہ لے چکا تھا۔محمود نے تخت شاہی حاصل کرنا چاہا گفتگو سے بات نہ بنی تو مقابلے پر اتر آیا۔اسماعیل کو شکست ہوئی اور 997ء میں محمود تخت نشین ہوا اس نے پنجاب کیلئے اپنا گورنر مقرر کیا تو فورٹ عباس کا علاقہ بھی اس کی قلمرو میں شامل ہو گیا۔محمود غزنوی نے برصغیر پر کل سترہ حملے کیئے۔اس کی موت 1030ء میں واقع ہوئی۔محمود غزنوی کی وفات کے بعد اس کے نااہل جانشینوں نے سلطنت کو مزید کمزور کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں دوردراز کے علاقے آزاد ہو گئے۔محمود کے بیٹے مسعود کی تخت نشینی کے بعد اس کے بھائی محمد نے مخالفت کی اور لڑائی میں اسے شکست دیکر خود حکمران بن بیٹھا۔غور کے سلجوقی خاندان نے طاقت حاصل کر کے بغاوت کر دی۔اور یوں غزنی اور غوری خاندانوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔1173ء میں غیاث الدین غوری نے غزنی کو فتح کر کے شہاب الدین کو غزنی کا حاکم مقرر کیا۔غوری نے لاہور کے حکمران خسرو ملک کو شکست دے کر قتل کیا۔شہاب الدین غوری نے پہلی اسلامی سلطنت قائم کی تو فورٹ عباس کا علاقہ بھی اس میں شامل تھا۔شہاب الدین غوری نے شخصی حکومت قائم کرنے کی بجائے غلاموں کو بھرتی کرنے اور ان کو تعلیم سے بہرہ ور کر کے آداب شاہی سکھانے پر عمل کیا تاکہ اس کے بعد غلام امور مملکت سنبھال سکیں۔اسکے غلاموں کی فہرست میں قطب الدین ایبک، محمد بختیار خلجی، ناصر الدین قباچہ، تاج الدین بلدوز شامل تھے۔ ناصر الدین قباچہ ان دنوں قلعہ مروٹ میں مقیم تھا کہ شمش الدین نے ملتان کے بعد اچ پر چڑھائی کی اس وقت مروٹ فوجی چھاؤنی اور جنگی مرکز تھا۔قباچہ کو اوچ کے محاصرہ کی خبر ملی تو اس نے اپنے وزیر معین الملک کو تمام زر و جواہر قلعہ سے سمیٹ کر باہر لے جانے کی ہدایت کی اور خود بھی مال و دولت کے ہمراہ بھکر پہنچ گیا۔

خاندان غلاماں کی حکومت

سلطان محمد غوری کی قائم کی ہوئی سلطنت پر خاندان غلام، خلجی، تغلق، سید اور لودھی خاندانوں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی۔حکومت تین سو برس جاری رہی۔ مسلمان محمد غوری کے بعد فورٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عباس قطب الدین ایبک کی بھی تحویل میں رہا یہ خاندان غلامہ کا بانی تھا۔ یہ لاہور میں چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کی قبر لاہور میں ایبک روڈ پرانی انار کلی کے پاس ہے۔ اس کی وفات کے 1210ء میں ہوئی۔ سلطان شمس الدین قطب الدین ایبک کا غلام تھا۔ یہ قطب الدین کے نالائق بیٹے کو تخت سے اتار کر خود بادشاہ بن گیا۔ اس نے سندھ اوچ پر حملے کیئے اور فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اس نے محل کے باہر دو گھنٹیاں لگا رکھی تھیں اور فریادیوں کو رنگین لباس پہننے کی ہدایت کی تا کہ ان کو دور سے پہچانا جا سکے۔ شمش الدین الشمس کے بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا جس نے فیروز شاہ تغلق کا لقب اختیار کیا تخت کے دعویداروں نے اسے قتل کرایا۔ رضیہ سلطانہ نے حکومت سنبھالی وہ عورت ہونے کے باوجود مردانہ لباس پہنتی اور امور سلطنت انجام دینے کے ساتھ فوج کی سپہ سالار بھی تھی۔ چار برس کی حکومت کی اور سازشوں کا شکار ہو کر قتل ہو گئی۔ التمش کے بیٹے بہرام شاہ نے تخت سنبھالا تو وہ بھی سازشیوں کے ہاتھوں مارا گیا اس کے بعد رکن الدین فیروز کے بیٹے مسعود نے کم سنی میں تخت سنبھالا اور سلطنت مہذب الدین کے ہاتھ میں تھی۔ سازشیوں نے اسے بھی قتل کر دیا اور پھر ناصر الدین بادشاہ بنایا گیا۔ ناصر الدین کی وفات کے بعد بلبن کو بادشاہ تسلیم کیا گیا۔ یہ منصف مزاج اور سخت تھا۔ فارسی کے شاعر امیر خسرو کو اس کے دربار میں بہت عزت دی جاتی تھی۔ اس نے اپنے مخالفین اور باغیوں کو میلوں تک پھانسیاں گڑوا کر ان پر لٹکایا۔ اس دہشت ناک منظر سے لوگ خوف میں مبتلا ہو گئے تھے۔ بلبن کی وفات کے بعد کیقبالہ کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس وسیع سلطنت اور مال و دولت کو دیکھ کر اس کا دماغ پھر گیا۔ اور وہ دن رات عیش و نشاط میں رہنے لگا۔ اور امور سلطنت سے بے خبر ہو گیا۔ اسے خلجی سپاہی نے قتل کر کے دریائے جمنا میں پھینک دیا۔ اس طرح جلال الدین خلجی نے فیروز شاہ تغلق کا لقب اختیار کر کے خلجی خاندان کے اقتدار کی بنیاد رکھی۔

خلجی خاندان کی حکومت 1290ء تا 1320ء

جلال الدین خلجی ستر برس کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ وہ خوش مزاج، رحم دل اور سادگی پسند تھا۔ اسکے بھیجے نے بغاوت کی تو اس کو پکڑ کر لایا گیا۔ تو اس نے اسے معاف کر دیا۔ لیکن اس کے بھیجے نے دھوکہ سے بلا کر قتل کر دیا اور پھر خود اقتدار سنبھال لیا۔ علاوالدین نے بے شمار اصلاحات کیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

معاشی و اقتصادی طور پر عوام کی حالت کو بہتر بنایا۔ مغلوں کی سرکوبی کی۔ شراب پر پابندی لگائی۔ امیروں کی بڑی بڑی جاگیریں ضبط کیں امور سلطنت کو کئی شعبوں میں تقسیم کیا۔ لیکن اس کو بھی خفیہ طور پر زہر دیا گیا۔ جس سے یہ گھل گھل مر گیا۔ اس کے نابالغ بیٹے شہاب الدین کو تخت پر بٹھایا گیا مخالفین نے اسے بھی قتل کرا دیا۔ پھر دوسرے بیٹے شہزادہ مبارک کو بادشاہ بنایا گیا۔ خسرو خاں نے شہزادہ مبارک کو قتل کر کے خود ناصر الدین کا لقب اختیار کر کے تخت نشین ہوا۔ یہ صرف نام کا مسلمان تھا اس نے مسلمانوں کو بہت تکالیف دیں اور ہندوؤں کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے دور میں قرآن مجید اور مساجد کی بے حرمتی ہوئی ملک تغلق نے 1320ء میں اسے قتل کر دیا۔ اور پھر تغلق خاندان کی حکومت شروع ہوئی۔

تغلق خاندان کا دور حکومت 1320ء تا 141ء

غیاث الدین تغلق خاندان کا بانی تھا۔ اس نے اپنی رعایا کی کایا پلٹ دی وہ بہت دوز اندیش اور تجربہ کار انسان تھا۔ زرعی اور مالی انتظامات بہت اچھے کیئے اس کے دور میں بہت ترقی ہوئی غیاث الدین کے لڑکے نے دکن فتح کیا تو اس خوشی میں عارضی محل تیار کروایا۔ غیاث الدین اس محل میں داخل ہوا تو محل کی چھت گر گئی۔ باپ بیٹا دونوں دب کر مر گئے۔ 1325ء میں اس کا بیٹا جونا خان محمد تغلق کے لقب سے تخت پر متمکن ہوا یہ بھی صاحب علم بادشاہ تھا۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اس کے دور کے چشم دید واقعات قلم بند کیئے۔ اس نے دہلی کی بجائے دولت آباد کو درالخلافہ بنایا تانبے کا سکہ جاری کیا۔ چاندی کے برابر اس کی قیمت رکھی۔ لگان میں اضافہ کیا۔ خزانہ خالی ہو گیا۔ رعایا باغی ہو گئی۔ 1352ء میں اس نے وفات پائی اس کی اولاد نہ تھی فیروز تغلق نے اقتدار سنبھالا۔ اس نے 32 سال حکومت کی۔ رعایا کو خوشحال بنانے کی کوشش کی اور انتظامی اصلاحات کے باعث مشہور ہوا۔ سنگین سزائیں منسوخ ہوئیں۔ جاگیرداری نظام رائج کیا گیا اور فوجی عہدے موروثی بنا دیئے گئے۔ 1388ء میں اس نے وفات پائی۔ اس کے بیٹوں غیاث الدین ثانی، ناصر الدین محمد ہمایوں اور محمود نے حکومت کی۔ 1398ء میں تیمور نے اس خاندان کی طاقت ختم کی۔ امیر تیمور نے منچن آباد کے قریب سے ستلج کو عبور کیا۔ فوجی اہمیت کے قلعوں فورٹ عباس، میر گڑھ، جام گڑھ، مروٹ کو فتح کرتے ہوئے آگے نکل گیا۔ 1414ء میں سید جعفر خان نے دہلی کو فتح کیا۔ اس نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی سات برس حکومت کی اس کا زمانہ بھی خلفشار میں گذرا۔ وفات کے بعد اس کے بیٹے مبارک شاہ نے تخت سنبھالا۔ 1434ء مین مبارک شاہ کو قتل کر کے محمد شاہ تخت پر بیٹھا اس کی حکومت بھی محدود تھی۔ 1445ء میں اسکی وفات ہوئی تو اس کے بیٹے علاوالدین کو حکمران بنایا گیا۔ یہ بھی درباری سازشوں سے تنگ آ گیا اور حکومت چھوڑ دی۔ اسکے وزیر بہلول لودھی نے تخت پر قبضہ کیا۔

خاندان لودھی 1451ء تا 1526ء

بہلول لودھی نے خلفشار کے باوجود نظام حکومت پر توجہ دی اس نے 26 سال مسلسل جنگ کر کے جونپور کو فتح کیا۔ 1488ء میں وفات پائی۔ اس کے بیٹے سکندر لودھی نے تخت سنبھالا اور اپنے نام پر ایک شہر سکندر آباد بسایا۔ محکمہ پولیس بنایا۔ 1517ء میں اس نے وفات پائی اس کے بعد ابراہیم لودھی تخت نشین ہوا یہ بڑا ظالم اور متکبر تھا۔ دولت خان لودھی نے بابر کو ہند پر حملہ کی دعوت دی۔ 1526ء میں پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست ہوئی اور بابر تخت پر قابض ہو گیا اور یوں مغلیہ خاندان کی حکومت کی بنیاد پڑی۔

مغلیہ خاندان کی حکومت 1526ء تا 1719ء

ظہیرالدین بابر بڑا بہادر مستقل مزاج اور صابر تھا۔ اسے بابر یعنی شیر کا خطاب دیا گیا تھا۔ شاعر اور تصنیف کا شوق بھی رکھتا تھا۔ تو زک بابری اس نے خود لکھی۔ اسکا بڑا بیٹا ہمایوں بیمار پڑ گیا۔ اس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی کسی بزرگ نے بابر کو مشورہ دیا کہ اپنی عزیز ترین چیز صدقہ کرو۔ بابر نے سوچا جان ہی سب سے قیمتی ہے بیمار بیٹے کے پلنگ کے گرد تین بار چکر لگائے اور دعا مانگی کہ ہمایوں کی بیماری اسے لگ جائے۔ خدا کی شان دیکھو اسکی دعا قبول ہوئی ہمایوں تندرست ہو گیا اور بابر بیمار پڑ گیا۔ 1530ء میں آگرہ میں وفات پائی نصیرالدین ہمایوں نے تخت نشین ہو کر اپنے باپ کی وصیت کے مطابق رعایا سے نیک سلوک کیا لیکن پنجاب اور کابل کے علاقے اپنے ہاتھ سے کھو دیئے۔ ہمایوں کے جنوب میں بہادر شاہ ظفر کی سلطنت بھی مشرق میں بہار اور بنگال کے پٹھانوں نے شورش کی اس میں شیر شاہ سوری نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ہمایوں کی ناکہ بندی ہوئی تو مجبوراً اس نے صلح کر لی۔ لیکن شیر شاہ نے صلح توڑ کر اس پر حملہ کر دیا۔ ہمایوں نے دریائے گنگا میں گھوڑا ڈال دیا اور نظام سقہ کی مدد سے دریا عبور کیا ہمایوں نے آگرہ پہنچ کر نظام سقہ کو ایک دن کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بادشاہی دی اس نے چمڑے کے سکے چلائے یہ واقعہ 1539ء کا ہے۔

شیر شاہ سوری کی فورٹ عباس آمد ہمایوں نے 1540ء میں شیر شاہ سوری پر حملہ کیا اور زیر دست شکست کھائی اور دہلی کے تخت سے محروم ہو کر بھاگ نکلا لاہور اپنے بھائی سے مدد طلب کی اس نے مدد دی تو وہ راجپوتانہ کے ریگستان سے ہوتا ہوا قلعہ پھولڑہ میں پناہ گزیں ہوا۔ شیر شاہ کو جب پتا چلا کہ ہمایوں قلعہ پھولڑہ میں چھپا ہوا ہے تو اس نے تعاقب کیا ہمایوں کو اپنے تعاقب کرنے کا پتا چلا تو وہ قلعہ پھولڑہ کو چھوڑ کر قلعہ مروٹ میں پہنچ گیا۔ مروٹ تک شیر شاہ تعاقب میں گیا تو ہمایوں قلعہ عمر کوٹ میں چلا گیا تھا۔ شیر شاہ سوری نے اس موقع پر پھولڑہ اور دیگر قلعوں کی مرمت کرائی۔

کیا شہنشاہ اکبر قلعہ مروٹ میں پیدا ہوا؟: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمایوں جب شیر شاہ کے خوف سے قلعہ مروٹ پہنچا تو اس کی حاملہ بیوی حمیدہ بیگم کے بطن سے قلعہ مروٹ میں اکبر پیدا ہوا۔ دوسری روایت یہ بھی ہیں کہ جب ہمایوں کو پتہ چلا کہ شیر شاہ اس کے تعاقب میں مروٹ آرہا ہے تو اس نے لمبا سفر کر کے عمر کوٹ کے قلعہ میں پناہ لی اور اکبر عمر کوٹ میں پیدا ہوا۔ اکبر قلعہ مروٹ میں پیدا ہوا یا عمر کوٹ میں مروٹ کے قلعہ سے اکبر کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔

شیر شاہ سوری کا دور 1540ء شیر شاہ نے پنجاب فتح کیا یہ سوری خاندان کا پہلا بانی سربراہ تھا جس کے نزدیک استحکام سلطنت کیلئے رعایا کی بہبود ضروری تھی۔ اس نے حکومت کے ہر شعبہ میں اصلاحات کیں۔ اسکی سلطنت کو 47 صوبوں میں اور پھر صوبوں کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ضلع کا حاکم اور قاضی مقرر کیا گیا مجرموں کیلئے سخت سزائیں مقرر کی گئیں۔ دیہاتوں میں پنچائیت فیصلہ کرتی تھی۔ پولیس کا نظام بہتر تھا۔ چوری قتل یا کوئی واردات ہوتی تو کوتوال پر لازم تھا کہ وہ 24 گھنٹے میں اس کا سراغ لگائے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے تو اسے سخت سزا دی جاتی تھی ۔ خالص چاندی کے سکے جاری کیئے۔ ڈاک گھوڑوں کے ذریعے بھجوائی جاتی تھی۔ فوج کو باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔ شیر شاہ نے کئی سڑکیں بنوائیں۔ سڑک کے دونوں طرف سایہ دار درخت ہیں ۔ ایک کوس کے فاصلے پر کنواں اور ہر تین کوس کے فاصلے پر مسافر خانے بنوائے ہندو اور مسلمانوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیلئے خوراک کا علیحدہ بندوبست تھا۔1545ء میں کالنجر کے قلعہ کے محاصرے میں مصروف تھا کہ سرنگ پھٹنے سے ہلاک ہوگیا۔شیر شاہ کے بعد اس کا بیٹا سلیم شاہ اور پوتا عادل شاہ بادشاہ بنے۔ ہمایوں نے اسے شکست دے کر کھوئی ہوئی سلطنت حاصل کر لی۔

فورٹ عباس پر جلال الدین اکبر کی حکومت: اکبر بادشاہ نے 1560ء میں عنان حکومت سنبھالی یہ ابتداء میں مسلمان تھا لیکن بعد میں آزاد خیال ہوگیا۔1582ء میں اس نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی جسے دین الٰہی کہتے تھے۔ نئے دین میں خدا ایک اور اکبر اس کا خلیفہ تھا۔ سورج کی پرستش کرتے تھے۔ اس نے ہندو عورتوں کو اپنے حرم میں شامل کر رکھا تھا۔ اس کے زمانے میں آئین اکبری کے نام سے کتاب لکھی گئی جسے ابوالفضل نے تحریر کیا تھا۔ انگریزوں کو گزٹیئر لکھنے کا شوق آئین اکبری کو دیکھ کر ہوا تھا۔ آئین اکبری میں قلعہ مروٹ کے بارے میں درج ہے کہ اکبر کو سب سے بڑا بادشاہ کہا جاتا ہے اسکا عالی شان مقبرہ سکندرہ میں ہے۔ قلعہ مروٹ میں اکبر کے دور میں دوسو گھڑ سوار اور ایک ہزار پیادہ فوج متعین تھی۔ اس قلعہ کیلئے چون ہزار پانچصد آٹھ بیگہ اراضی بھی وقف تھی۔ یہ اراضی بہت زرخیز تھی اس کی آمدن دو لاکھ چھ ہزار ٹکے تھی مروٹ کے علاقہ کے قریشوں کے پاس آج بھی اکبر کی طرف سے دی گئی سندیں موجود ہیں۔

عدل جہانگیر 1605ء تا 1627ء: نورالدین محمد جہانگیر کا عدل آج تک مشہور ہے اس نے محل کے باہر سونے کی زنجیر لٹا رکھی تھی جس کے ہلانے سے جہانگیر کے کمرے کی گھنٹیاں بجنے لگتیں۔ بادشاہ مظلوم کو بلا کر اسکی فریاد سنتا۔ جہانگیر کی شہرت نور جہاں کے باعث تھی جہانگیر کے نام کے ساتھ نور جہاں کا نام بھی سکوں پر درج تھا۔ جہانگیر عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ تمام امور مملکت نور جہاں سرانجام دیتی تھی۔ نور جہاں نے باپ کو وزیر اعظم اور بھائی کو وزیر بنوا رکھا تھا۔ جہانگیر کی وفات کے بعد شاہ جہاں نے نور جہاں کو پنشن دے کر حکومت سے بے دخل کر دیا۔ جہانگیر اور نور جہاں کا مقبرہ لاہور میں ہے۔

دور شاہ جہانی 1627ء تا 1658ء: جہانگیر کی وفات کے وقت شہزادہ خرم دکن میں تھا۔ اس نے نور جہاں کے داماد کو شکست دیکر اس کی آنکھیں نکال دیں اور تخت کے تمام عویداروں کو قتل کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔ اور شاہ جہاں کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اسے عمارتیں بنوانے کا بہت شوقت تھا آگرہ کی موتی مسجد، دہلی میں سرخ پتھر کی مسجد، دہلی میں لال قلعہ اور تخت طاؤس بنوایا۔ تخت طاؤس میں قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے اس وقت اس پر ایک کروڑ روپے لاگت آئی تھی ۔ ممتاز محل کے انتقال کے چند روز بعد شاہ جہاں نے دربار خاص میں تمام دانشوروں، فنکاروں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میرے دل کی دنیا اجڑ چکی ہے میں اپنے غم کا اظہار چاہتا ہوں۔ ایسا اظہار جو رہتی دنیا تک محبت کرنے والوں کو رلاتا رہے بادشاہ کا حکم تھا سب فنکار اور دانشور محل کے نقشے بنانے پر جت گئے۔ سینکڑوں نقشے اور خاکے پیش کئے گئے شاہ جہان نے یہ کہہ کر سب کو مسترد کر دیا کہ میرے سینے میں دہکتی آگ کی نمائندگی نہیں ہوئی اور مہینوں اسی کشمکش میں گذر گئے ۔ نقشے بنانے والوں کے ہاتھ تھک کر چور ہو گئے ۔ کوئی نقشہ خاکہ اور ماڈل بادشاہ کو پسند نہ آیا۔ شاہ جہاں ۔ نے مایوس ہو کر دربار میں آنا بند کر دیا اور سارا دن خواب گاہ میں لیٹ کر گزار دیتا۔ کنیزیں بلوریں پیالوں میں انگور کی شراب بھر بھر کر انہیں پیش کرتیں ۔ جنہیں شاہ آنکھیں بند کر کے پی جاتا اور خالی جام واپس کر کے کہتا اور پیش کیا جائے ایک وزیر باتدبیر نے آگے بڑھ کر بادشاہ کے کان میں کہا جناب والا کوئی نقشہ نویس آپ کی منشاء کے مطابق نقشہ نہیں بنا سکتا اس لیئے کہ تمام نقشہ نویسوں کی ممتاز محلیں زندہ ہیں ۔ بادشاہ نے یہ سنا تو چونک کر اٹھ بیٹھا اور حکم دیا کہ شاہی مہمان خانے میں اس وقت سب سے بڑا نقشہ نویس کون ہے ایران کا شیرازی آگے بڑھا پوچھا گیا اس کی بیوی بھی ساتھ ہے یہ شاہ کا اگلا سوال تھا۔ شاہ جہاں نے حکم دیا کہ جاؤ اس کی بیوی کو اٹھا لاؤ۔ اس پر درندے چھوڑ دو جب گوشت کے چند لوتھڑے بن کر رہ جائے تو وہ نقش شیرازی کو دکھاؤ اور پھر میرے حضور پیش کرو بادشاہ کا حکم تھا چند لمحوں میں تعمیل ہو گئی ۔ شیرازی کو پیش کیا گیا تو اسکے سر میں خاک تھی ۔ اپنے چہرے کی جلد ناخنوں سے لٹک رہی تھی ۔ آنکھیں پانچسد پرانی خانقاہ کی طرح اداس اور ویران اور کھنڈر تھیں ۔ بادشاہ نے کاغذ اور قلم شیرازی کے سامنے رکھا مظلوم فنکار نے ویران نظروں سے بادشاہ کی طرف دیکھا تو بادشاہ نے تبسم فرمایا کہ اپنی مرحومہ بیوی کیلئے ایسا یادگار نقشہ بناؤ جو قیامت تک ہر آنکھ کو خون کے آنسو رلاتا رہے۔ شیرازی نے سنا اور بے اختیار قلم اٹھا کر کاغذ پر لکیریں کھینچ دیں ۔ جب یہ لکیریں شاہ کے حضور میں پیش کی گئیں تو شاہ چیخ مار کر کھڑا ہو گیا اور یہ چیخ آج تک تاج محل کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غلام گردشوں، محرابوں اور گنبدوں میں گونج رہی ہے۔ ہاں یہی چیز میری ممتاز محل کی آنکھوں کا خواب ہے۔ میری مرحوم محبت کی یادگار ہے۔ یہی وہ آنسو ہے جو تا قیامت محبت کرنے والی آنکھ سے ٹپکتا رہے گا۔

تاج محل کی تعمیر: شاہ جہاں نے اپنی بیوی ممتاز محل کی یاد میں آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے ساڑھے چار کروڑ روپے کی لاگت سے 22 سال میں مقبرہ تیار کروایا۔ اس مقبرہ میں شاہ جہاں اور ممتاز محل دونوں پہلو پہلو دفن ہیں۔ تاج محل آگرہ کا شمار دنیا کے آٹھ عجوبوں میں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے حکومتی سربراہوں، اعلیٰ حکام اور لوگوں نے جب اسے دیکھا تو اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ملکہ ایلزبتھ ثانی: ملکہ ایلزبتھ ثانی نے تاج محل دیکھنے کے بعد کہا کہ اگر میرا شوہر یہ وعدہ کرے کہ میرے مرنے کے بعد وہ ایسا محل بنا دے گا تو وہ ابھی مرنے کو تیار ہے۔

بیگم ہنری فورڈ: امریکی صدر کی بیگم ہنری فورڈ نے کہا کہ تاج محل کو دیکھ کر کہا خدا جانے اس جیسی خوبصورت عمارت امریکہ میں کیوں نہیں بنائی گئی۔

ایل بی جانسن: ایل بی جانسن کو تاج محل دیکھ کر حیرت ہوئی کہ امریکی امداد کے بغیر یہ عمارت کیسے بن گئی۔

ماؤزے تنگ: چین کے بانی ماؤزے تنگ نے کہا کہ ہندوستان نے غربت اور تاج محل کے سوا کیا پیدا کیا ہے

ساحر لودھیانوی: ممتاز شاعر ساحر لودھیانوی نے تاج محل کو دیکھ کر اپنے تاثرات اشعار کی صورت میں قلم بند کیئے۔

یہ چمن زار یہ جمنا کا کنارا یہ محل — یہ منقش در و دیوار یہ محراب یہ طاق
اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لیکر — ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

اورنگ زیب عالمگیر کا دور حکومت: 9 جون 1658ء کو اورنگ زیب نے اپنے باپ شاہ جہاں کو نظر بند کر کے اقتدار پر قبضہ کیا۔ شاہ جہاں آٹھ سال تک ایک قلعہ میں قید رہا اور یہاں ہی مرا۔ اورنگ زیب نے اپنے بھائی مراد کو زنجیروں میں جکڑ کر گوالیار کے قلعہ میں بھجوایا۔ دوسرے بھائی شجاع کو بیوی بچوں سمیت مار ڈالا۔ تیسرے بھائی دارا کو ہاتھی پر سوار کر کے شہر بھر میں پھرا کر قتل کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔اورنگ زیب 40 سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا تھا اپنے ذاتی خرچہ کیلئے خزانہ سے کوئی رقم نہ لیتا تھا۔ٹوپیاں بنا کر اور قرآن مجید لکھ کر گزارہ کرتا تھا۔یہ شکی مزاج تھا اور کسی پر اعتبار نہ کرتا تھا۔اس کے کھانے کو پہلے ایک آدمی چکھتا تھا پھر یہ کھاتا تھا۔اورنگ زیب کو جب بھی اپنے باپ جو اس نے قید کر رکھا تھا اس کا خط ملتا تو اس کی رنگت زرد پڑ جاتی تھی اس نے سینکڑوں علماء کو جمع کر کے فتاوٰی عالمگیری فقہ حنفی کے مسائل پر ایک اچھی کتاب لکھوائی۔اورنگ زیب کی وفات کے بعد تخت نشینوں میں لڑائی ہوئی۔معظم بہادر شاہ کے لقب سے بادشاہ بنا سات سال کے عرصہ میں چار حکمران بدلے۔1719ء میں محمد شاہ رنگیلا حکمران تھا اس کا دور تاریخ میں بدامنی نااہلی اور عیش وعشرت کے بارے میں مشہور تھا اکثر حکمرانوں پر رنگیلا شاہ کی پھبتی کسی جاتی ہے۔

باب پنجم

عباسیوں کی سندھ میں آمد اور ریاست بہاولپور کا قیام

بغداد میں ہلاکو خان کے ہاتھوں خاندان عباسیہ کا اقتدار ختم ہوا آخری فرمانروا معتصم باللہ کے عہد میں اندرونی خلفشار کو دیکھ کر چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے حملہ کیا اور حکومت عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اس موقع پر شیخ سعدی شیرازی نے بڑا دردار مرثیہ لکھا تھا جس کا مطلع یہ تھا۔

آسماں راحق بود گر خون بہ بار و بر زمیں
بر زوال ملک ، معتصم امیرالمومنین

اس حملہ میں نہ صرف مسلمانوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا بلکہ خلیفہ اور اسکے خاندان کو بھی شمشیر کی بھینٹ چڑھایا گیا۔اور یوں خلافت عباسیہ کا تسلط بغداد سے ختم ہوا مقتول خلیفہ کا چچا ابوالقاسم مصر پہنچا وہاں اپنی حکومت قائم کی اس کی پانچویں پشت میں سے امیر سلطان احمد ثانی تھا جو مصر سے اپنے رفقاء کے ساتھ سندھ پہنچا سندھ میں امیر سلطان احمد کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا امیر کی شادی سندھ کے حکمران سمہ خاندان میں ہوئی۔سندھ میں امیر سلطان کے قدم جم گئے۔امیر سلطان کی اولاد میں امیر چنی خان نے اپنی عقلمندی اور ہردلعزیزی سے سلطنت مغلیہ میں پنج ہزاری کا منصب اور وسیع جاگیر حاصل کی۔امیر چنی خان خاندان عباسیہ کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشہور آدمی تھا۔ اکبر بادشاہ کا بیٹا مراد بخش جب ملتان آیا تو دور دراز کے امراء اور زمیندار حسب توفیق تحفے تحائف لیکر اسکی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں امیر چنی خان بھی شامل تھا۔ اس کے مخالفین نے اس کے صندوق میں سے بیش بہا تحائف غائب کر دئے اور مٹی و کنکر بھر دیئے امیر جب دربار میں پیش ہوا تو جب اس نے تحائف کے صندوق کھولے تو اس میں سے مٹی اور کنکر بر آمد ہوئے یہ اچانک اس سازش سے نہ گھبرایا بلکہ عقلمندی سے کام لیا اور اس نے کہا کہ یہ سنگریزے وہی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے معجزہ سے ابوجہل کے ہاتھوں میں کلمہ پڑھنے لگے تھے اور آپ کی نبوت کی شہادت دی تھی۔ یہ مٹی مدینہ منورہ اور نجف اشرف کربلائے معلیٰ کی ہے جو ہمارے بزرگوں کی وراثت پشت در پشت ہم تک پہنچی ہے۔ یہ تبرکات ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کیئے ہیں۔ شہزادہ مراد بخش کو اس کی یہ تقریر پسند آئی اور اس نے چنی خان کو بہت سے انعامات سے نوازہ۔ امیر چنی خان کے دولڑکے تھے۔ داؤد خان اور محمد مہدی خان، داؤد خان کی اولاد داد پوترہ کہلائی اور مہدی خان کا ایک لڑکا کلہوڑہ کے لقب سے مشہور ہوا اس کی اولاد کلہوڑہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ متذکرہ دونوں خاندانوں میں شکررنجی پیدا ہوئی۔ امیر محمد خان نے جو جاگیریں مغلیہ حکومت سے حاصل کیں وراثت میں چھوڑیں۔ داؤد خاندان کے نواب صادق محمد خان اول اوچ کے خانوادہ گیلانیہ کے سجادہ نشین مخدوم شیخ عبدالقادر کی کوششوں سے حکومت پر متمکن ہوئے انہوں نے 1728ء میں ریاست کے پہلے شہر اللہ آباد کی بنیاد رکھی۔

صادق محمد خان ریاست بہاولپور کا پہلا حکمران تھا۔ جس نے اپنی عقلمندی اور حکمت سے بہاولپور کے وسیع علاقے پر قبضہ کیا۔ اپنی سلطنت کی حدود بڑھانے میں کامیاب ہو گیا۔ شہر فرید کو اس نے فتح کر کے حکومت میں شامل کیا ریاست کے پہلے حکمران صادق محمد خان اول ایک لڑائی میں زخمی ہو کر چل بسے تو انکی جگہ انکا بیٹا بہاول خاں اول اس علاقہ کا جاگیردار بنا صادق محمد خاں اول شکارپور میں دفن ہیں۔ امیر چنی خان کی اولاد میں بہا اللہ کا نام بگڑ کر بہاول خان ہو گیا اس لیئے بہاول خاں کا لقب اس خاندان میں بطور تبرک چلا آ رہا ہے۔

نواب بہاول خاں اول 1746 تا 1749ء: ریاست بہاولپور کے دوسرے حکمران امیر بہاول خان اول نے ستلج کے تین میل کے فاصلے پر اپنے نام سے بہاولپور شہر بسایا اس نے ملتان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے صوبیدار سے تعلق استوار کر کے آدم واہن کا علاقہ حاصل کیا۔ دریائے ستلج سے نہر نکالی جسے خان واہ کہا جاتا ہے۔ بہاولپور میں مختلف عمارتیں بنائیں علماء اور مشہور بزرگوں کو دعوت دی کہ وہ یہاں سکونت اختیار کریں یہ نواب کانوں کا کچا تھا لوگوں کی باتوں میں آکر تین وزیر قتل کرا دیئے۔ بہاول خاں نے 1749ء میں وفات پائی اور بہاولپور کے ملوک شاہ قبرستان میں دفن ہیں۔

بہاول خاں کے نام پر پوری ریاست کا نام رکھا گیا حکومت برطانیہ کے نزدیک 560 ریاستوں میں ریاست بہاولپور کا 22واں نمبر تھا۔ نواب صادق محمد خان نے بہاولپور کا نام بغداد الجدید بھی رکھا جو خوشی محمد ناظر کے اس شعر کی تفسیر ہے۔

تیرے اجداد نے بغداد دجلے پر بسایا تھا　　تو ستلج کے کنارے نیا بغداد پیدا کر

نواب محمد مبارک خاں 1749ء 1772: نواب بہاول خاں کے بعد انکا چھوٹا بھائی محمد مبارک خان تخت پر بیٹھا اس کے عہد میں احمد شاہ درانی شاہ ایران کے حکم سے جہاں خاں نے نواب مبارک پر حملہ کیا ان دنوں ملتان میں گورنر جاں نثار خاں تھا۔ وہ امیر مبارک کا ہمدرد تھا۔ لیکن شاہ ایران کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ امیر مبارک خان حملہ کی تاب نہ لا سکا اور اس نے حملہ آور کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا مبارک خاں نے قلعہ مروٹ بڑی جدو جہد کے بعد فتح کیا اس کے علاوہ دلہر کا علاقہ بیکا نیر سے حاصل کیا۔ اور اس کا نام سردار گڑھ رکھا۔ پھولڑہ قلعہ کی مرمت کرائی تزئین و آرائش کے بعد قابل رہائش بنایا گیا۔ اس نواب کے دور میں پاکپتن، میلسی، کہروڑپکا، دنیا پور، کوٹ سبزل کے علاقے فتح ہوئے۔ 1770ء میں سردار ہری سنگھ ملتان کی طرف سے بہاولپور میں داخل ہوا تو اس کی للچائی ہوئی نظروں نے بہاولپور کو فتح کرنے کا سوچا نواب مبارک نے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے سردار ہری سنگھ سے صلح کر لی اور اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ یوں نوزائیدہ مملکت سکھوں کے حملہ سے محفوظ ہوگئی۔ نواب مبارک نے 1772ء میں وفات پائی اور ملوک شاہ قبرستان میں دفن ہوا۔

نواب محمد بہاول خاں دوئم 1772ء تا 1809ء: نواب مبارک خاں کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کے بعد انکا بھتیجا نواب جعفر خاں بہاول خان دوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کا دور تاریخ کا سنہری دور تھا۔ انہوں نے دہلی دربار سے رابطہ بڑھایا۔ اور نصرت جنگ، حافظ الملک اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مخلص الدولہ کے خطابات حاصل کیئے۔ان کے دور میں ٹیکسال قائم ہوئی اور انگریزوں سے راہ رسم پیدا ہوئی۔1809ء میں حکومت برطانیہ کے سفیر کابل جاتے ہوئے بہاولپور سے گزرے تو امیر بہاولپور نے ان کی خوب پذیرائی اور مہمان نوازی کی ان کا دور شورش اور آشوب کا دور تھا۔ ایک طرف مرہٹوں کی فتنہ انگیزی اور دوسری طرف سکھوں کی شورش تھی۔تیمور شاہ نے بہاولپور پر بھی لشکر کشی کی ریاست کو زبردست نقصان پہنچایا اور جاتے وقت بہاول خاں کے جواں سال بیٹے کو یرغمال کے طور پر ساتھ لے گیا۔1779ء میں اس کو رہائی ملی بہاول خاں نے انگریزوں سے ہر قسم کا تعاون حاصل کیا اور انہوں نے ریاست بہاولپور کو اپنے دوستوں میں شامل کر لیا۔اس نواب نے اسلام گڑھ، بھاگلہ صاحب گڑھ، میر گڑھ کے قلعہ پر قبضہ کیا۔1809ء میں وفات پائی اور ملوک شاہ میں دفن ہوا۔

نواب صادق محمد خاں دوئم1809ء1825ء: نواب بہاول خاں کا دوسرا لڑکا عبداللہ خاں صادق محمد خاں دوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔انہوں نے ریاست بہاولپور کو انتظامی یونٹوں میں منظم کیا اور مختلف محکمے قائم کیئے۔ان کے زمانے میں لارڈ منٹو ہندوستان کا گورنر جنرل تھا۔جو صلح پسند تھا۔اس کی پالیسی یہ تھی کہ بغیر جنگ کے انگریز کی قوت کو مضبوط کیا جائے۔ان کے دور میں رنجیت سنگھ بھی اپنی قوت بڑھا رہا تھا۔فرانس میں انقلاب برپا تھا۔نپولین نے اتحادیوں کو شکست دے دی تھی۔ایسے حالات میں رنجیت سنگھ کی بڑھتی ہوئی قوت کو روکنے کیلئے لارڈ منٹو نے اس سے صلح کی اور معاہدہ طے پایا کہ ستلج کی دوسری طرف کوئی دخل نہ دے گا۔یوں ریاست بہاولپور رنجیت سنگھ کے حملہ سے محفوظ ہوگئی۔نواب صادق محمد خاں نے1825ء میں وفات پائی اور یہ پہلے حکمران تھے جنہیں قلعہ ڈراور میں دفن کیا گیا۔

نواب بہاول خاں ثالث1825ء تا1852ء: نواب صادق دوئم کے بعد انکا بیٹا رحیم یار خاں بہاول خان ثالث کے نام سے حکمران بنا اس نے ریاست کی اندرونی و بیرونی پالیسی کا بغور جائزہ لیا۔یہ ریاستی امور پر عمیق نظر رکھتے تھے اس لیئے انہوں نے رنجیت سنگھ سے دوستانہ تعلقات رکھے۔اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ولیم نے رنجیت سنگھ سے ملاقات کر کے صلح نامہ پر دستخط کیئے جس میں سندھ اور بہاولپور کے حکمرانوں کو بھی شامل کیا گیا۔اس صلح نامہ سے ریاست بیرونی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حملوں سے محفوظ ہوگئی۔ اس صلح نامہ کے ذریعے ریاست کے تعلقات انگریزوں سے قائم ہوئے جو قیام پاکستان کے وقت تک چلتے رہے۔ بہاول خاں ثالث نے پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں کی مدد کی۔ اس کے عوض ایک لاکھ روپے سالانہ الاؤنس تاحیات مقرر کیا گیا اور آٹھ لاکھ روپے ریاست کی فوج میں تقسیم کیئے گئے۔ 1844ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے رابرٹ ہملٹن، میجر فریڈ اک اور کیپٹن مارکس کو ریاست کی ترقی اور حد بندی کیلئے مقرر کیا۔ سکھوں کی دوسری لڑائی کے دوران انگریزوں نے ملتان کے گورنر بول راج کے خلاف چڑھائی کی تو بھاول خاں نے بھرپور مدد کی۔ 1845ء میں اوچ شریف میں خانقاہ سید جلال الدین بخاری کے مزار پر پختہ عمارت بنائی۔ نواب بہاول خاں کو خواجہ سلیمان تونسوی سے بے حد محبت تھی۔ 1850ء میں خواجہ صاحب کا انتقال ہوا تو انہیں بہت صدمہ پہنچا روحانی سکون کیلئے دنیاوی لذت اور آسائشوں سے کنارہ کشی اختیار کی انہوں نے بہت کامیاب حکومت کی اور 1852ء میں انتقال ہوا اور قلعہ ڈراور کے شاہی قبرستان میں دفن ہوئے۔

نواب صادق محمد خاں ثالث 1852ء تا 1858ء: بھاول خاں کا تیسرا لڑکا سعادت یار خاں صادق محمد ثالث کے لقب سے مسند نشیں ہوا۔ لیکن صرف چار ماہ بعد اسے تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ اس کے بڑے بھائی خان فتح خان نے اس سے گدی چھین لی یہ وہ دور تھا جب 1857ء میں انگریزوں کے خلاف تحریک آزادی کی ابتداء ہوئی تھی۔ نواب فتح خاں نے انگریزوں کا ساتھ دیا یہی وجہ ہے کہ انگریزوں نے بہاولپور کے الحاق کے بارے میں زور نہیں دیا نہ ہی ختم کرنے کی کوشش کی جس طرح میسور میں حیدر علی اور سلطان ٹیپو کو انگریزوں نے ختم کیا۔ ریاست کے نواب انگریزوں کی خوشامد اور چاپلوسی کرتے تھے۔ انگریزوں کی جی حضوری نے ریاست کو برقرار رکھا۔ جسے انہوں نے سیاست کا نام دے رکھا تھا۔ 6 سال حکومت کی قلعہ ڈراور میں دفن ہوئے۔

نواب بہاول خاں چہارم 1858ء تا 1866ء: نواب فتح خاں کا لڑکا رحیم یار خاں بہاول خاں چہارم کے نام سے تخت پر بیٹھا اس وقت ریاست کا امن ختم ہو چکا تھا۔ باہمی نفاق، اندرونی سازشوں اور بغاوتوں کا دور تھا ہر طرف فتنہ وفساد تھا۔ خود بہاول خاں نیک ضرور تھا مگر غیر مستقل مزاج تھا۔ 1866ء میں وفات پائی یہ اوائل جوانی میں فوت ہوا پسماندگان میں صرف آٹھ سال کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اکلوتا بیٹا چھوڑا یہ بھی قلعہ ڈراور کے شاہی قبرستان میں دفن ہوئے۔

ریاست میں انگریز ایجنسی کا نظام حکومت 1866ء تا 1899ء: بھاول خاں چہارم کا بیٹا کم سن تھا جو تخت نشین ہوا لیکن امور حکومت انگریز ایجنسی کے سپرد تھا۔ نواب صادق محمد خاں چہارم انگریزوں کے زیر کفالت رہے۔ انہیں جوان ہونے پر کل اختیارات سونپے گئے اس زمانے میں ریاست میں جدید نظام کی ابتداء ہوئی مختلف محکمے نظامت فوج، پولیس، خزانہ، جیل، تعلیم اور میونسپلٹی قائم ہوئے۔ نواب صادق نے انگریزی حکومت کی طرز پر نور محل میں ایک عالیشان دربار آراستہ کیا جس میں پنجاب کے گورنر لارڈ ایجرٹن نے مکمل اختیارات عطا کیئے۔ یہ پڑھے لکھے تھے انہوں نے اپنے عہد میں افغانستان، مصر، جترال وغیرہ کی مہموں میں حصہ لیا جس کے صلہ میں انہیں جی سی ایس آئی کا خطاب لا۔ اوچ میں سید جلال الدین بخاری کے مقبرہ کی دوبارہ تعمیر کروائی۔ صادق محمد خاں اپنی فیاضی، انصاف، رحمدل کی وجہ سے رعایا میں بہت مقبول تھے۔ انکے زمانے میں شفاخانے، سکول اور درسگاہیں قائم ہوئیں۔ ریاست میں رشوت اور بدعنوانی کا خاتمہ کا سہرا نواب صادق چہارم اور نواب صادق پنجم کے سر جاتا ہے ان والیان نے ریاست کے چپے چپے کا دورہ کیا۔ عوامی مسائل کو قریب سے جانچا اور استحصال شدہ لوگوں کی شکایت سنیں۔ جبری وصولی کے طریقہ کار کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ ایک موقع پر ڈالیاں وصول کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ عمال کے ایک مقررہ حد سے زیادہ مویشی رکھنے پر پابندی لگا دی گئی۔ نواب صادق کو بیعت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ خواجہ غلام فرید کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ 1903ء میں وفات پائی ڈراور قبرستان میں تدفین ہوئی۔

نواب صادق کا گاماں سے عشق: منچن آباد کی ایک خاتون گاماں قصبہ گدھوکا سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ بہت ہوشیار تھی اور طاقتور تھی وہ بھینس کو کندھے پر اٹھا کر چوری کر کے لے جاتی لاٹھی چلانے میں اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ درجنوں افراد کو تنہا مقابلہ کر کے بھگانے کی مہارت رکھتی تھی۔ اس کی ایک ہی للکار سے بڑے بڑے سیٹھ اپنی تجوریاں کھول کر ایک طرف ہٹ جاتے تھے۔ یہ بڑے لوگوں سے رقم چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دیتی۔ گاماں کی بڑھتی ہوئی کاروائیوں سے ریاست کی انتظامیہ بے حد پریشان تھی۔ اسے حراست میں لیکر قید کیا گیا۔ نواب صادق نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گاماں کو دیکھنے کے لئے جیل کا دورہ کیا وہ جیل کی جس کوٹھڑی کے سامنے سے گذرتا قیدی احتراماً کھڑا ہو جاتا۔ گاماں اپنی کوٹھڑی میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔ جب نواب صادق اس کے قریب سے گزرے تو وہ بدستور بیٹھی رہی اور اس نے اوپر آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا نواب صاحب جیل کے دورہ کے بعد دوبارہ گاماں کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم ریاست کے حکمران کے احترام میں کھڑی کیوں نہ ہوئیں تو گاماں نے جواب دیا کہ آپ تو ایک چھوٹی سی ریاست کے نواب ہیں میرے سامنے تو دو جہانوں کا بادشاہ تھا میں نواب کے مقابلے میں دو جہانوں کے سردار قرآن کا احترام پہلے کرتی ہوں۔ گاماں کا یہ جواب نواب صاحب کے دل میں گھر کر گیا کچھ دنوں بعد شادی کا پیغام بھجوایا تو گاماں نے انکشاف کیا کہ میں شادی شدہ ہوں جب تک میرا خاوند مجھے طلاق نہیں دیتا میں نکاح نہیں کر سکتی۔ نواب نے اس کے خاوند سے تعلقات استوار کیے۔ سینکڑوں مربع اراضی دی اور خاوند کو طلاق دینے پر رضامند کر لیا اور یوں گاماں طلاق کے بعد نواب بہاولپور کی ملکہ بن گئی۔ شادی کے چند ماہ بعد گاماں بیمار رہ کر فوت ہوگئی نواب شدت غم سے نڈھال ہو کر حکومتی امور سے کنارہ کش ہو گیا۔ گاماں کی جدائی میں مجبور ہو کر ایک رات حضرت خواجہ غلام فرید کے مکان کے دروازے پر دستک دی پوچھا کون نواب نے جواب دیا صادق، خواجہ غلام فرید نے دروازہ کھولے بغیر جواب دیا کہ صبح ملاقات ہوگی۔ نواب صادق خواجہ غلام فرید کے دروازے کی دہلیز پر ہی سو گئے۔ صبح جب خواجہ صاحب نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ریاست کا نواب سویا ہوا ہے انہیں جگایا اور پوچھا کیا بات ہے تو کہنے لگے کے مجھے ایک بار گاماں کی جھلک دکھا دو خواجہ نے کہا کہ جاؤ تمہاری خوابگاہ میں گاماں آئے گی اس سے دل کھول کر باتیں کرنا لیکن ہاتھ مت لگانا۔ رات کو گاماں آئی۔ خوشی کے ساتھ گھنٹوں گفتگو میں مصروف رہے۔ محبت کے جوش میں مرشد سے کیا ہوا وعدہ بھول گئے اور جذبات میں بہک کر گاماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور بغل گیر ہو گئے۔ جیسے ہی گاماں ان کے ہاتھوں میں آئی انہوں نے دیکھا کہ گاماں کی بجائے سامنے خواجہ غلام فرید موجود ہیں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا صادق بڑا بے صبرا نکلا ورنہ بقیہ زندگی گاماں تمہیں ہر روز ملتی رہتی۔

نواب بہاول خاں پنجم 1903ء تا 1907ء: نواب صادق چہارم کا بیٹا مبارک خان بہاول خاں پنجم کے نام سے تخت نشین ہوا انہوں نے اپنی تعلیم چیفس کالج لاہور (ایچی سن کالج لاہور)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے حاصل کی۔ بھاول خاں پہلے نواب تھے جنہوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ انہیں 1903ء میں لارڈ کرزن نے اختیارات سونپے تھے ریاست کے ڈھانچہ کو مستحکم کرنے کیلئے بڑی جدو جہد کی مختصر دور حکومت میں بہت سی اصلاحات کیں وہ بہاولپور کو ترقی یافتہ ریاست بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے یتیم خانہ، کالج، ہسپتالوں کی عمارتیں بنوائیں۔ نہریں کھدوائیں برصغیر کے تمام مسلم اداروں کی دل کھول کر مدد کی اور خوشحالی کی سکیموں پر عمل کیا اقربا پروری کا خاتمہ کیا انکی حکومت چند سال تھی لیکن عوام میں بے حد مقبول تھے۔ حج سے واپسی پر 1907ء میں دوران سفر وفات پائی۔ آخری وقت مولوی سر رحیم بخش سے کہنے لگے کے مولوی صاحب میری نعش کو سمندر میں نہ پھینکنا میری والدہ اور بیوی کا خیال رکھنا اور معصوم بچے کی سرپرستی سے غافل نہ ہونا۔ سر رحیم بخش بہاولپور ریاست کے وزیر اعظم اور نواب صادق پنجم کے اتالیق بھی تھے۔ یہ ٹبہ عالمگیر فورٹ عباس کے صوفی سرفراز۔ عقیل الرحمان کے پردادا تھے۔

باب ششم فورٹ عباس کا بانی نواب صادق محمد پنجم

بہاولپور ریاست کا آخری حکمران

1727ء میں ریاست بھاول پور کا قیام عمل میں آیا۔ نواب سر صادق محمد خاں عباسی پنجم ریاست بھاول پور کے بارہویں اور آخری حکمران تھے۔ یہ نواب بھاول خاں پنجم کے ہاں 1904ء جمعۃ المبارک کو دولت کدہ بھاول پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی تین سال تھی کہ آپ نے والد ہمراہ حج مبارک کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حجاز مقدس کی سرزمین پر پہنچے۔ کم سنی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مقدس گھر خانہ کعبہ اور اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کا شرف بخشا۔ 1907ء میں نواب بھاول خاں حج کر کے واپس آرہے تھے تو راستے میں بحری سفر کے دوران انہیں شدید بخار ہو گیا۔ طبعیت بگڑتی چلی گئی۔ عدن کے مقام پر بحری جہاز میں وفات پائی۔ انہوں نے اپنی آخری وصیت میں مولوی سر رحیم بخش کو کہا تھا۔ کہ میری نعش کو سمندر میں نہ ڈالنا۔ میری والدہ ماجدہ بیوی کا ہر طرح خیال رکھنا اور سب سے زیادہ معصوم بچے کی سرپرستی سے غافل نہ ہونا۔ نواب بھاول خاں کی وفات کے بعد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انگریز ایجنسی نے ریاست بہاول پور کا انتظام سنبھالا۔1910ء میں صادق محمد خاں پنجم نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا۔1911ء میں برطانوی عہد کا سب سے بڑا دربار دہلی میں منعقد ہوا۔ملک ملک کے بادشاہ اور شہزادے اس دربار میں آئے تھے۔صادق محمد خاں نے کم سنی کے عالم میں اپنی فوج کی کمان سنبھالی اور دربار میں سلامی کا ایسا منظر پیش کیا کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔1913ء میں انگلستان تشریف لے گئے۔انگلستان سے واپسی پر 1921ء میں ایچی سن کالج لاہور میں زیر تعلیم رہے۔وہاں انہیں علامہ اقبال کی خاص توجہ حاصل رہی۔1924ء میں بہاول پور میں تاجپوشی کی تقریب منعقد ہوئی۔وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ نے اس پروقار تقریب میں انہیں ریاست کے مکمل اختیارات تفویض کیئے۔صادق محمد خاں نے ریاست کا انتظام سنبھال کر حکومتی امور میں گہری دلچسپی لینا شروع کی۔فوج کی تعداد 178 تھی۔اس تعداد کو بارہ ہزار تک بڑھایا۔ریاست کی آمدن 42 لاکھ روپے سے بڑھ کر ساڑھے تین کروڑ تک پہنچی۔ستلج ویلی پروجیکٹ کے تحت دریائے ستلج پر ہیڈ ورکس بنا کر ان سے نہریں نکالی گئیں۔نہروں کے اجراء سے ریاست کا بے آباد اور بنجر علاقہ آباد ہونا شروع ہوا۔دیگر اضلاع سے یہاں پہنچ کر آبادکاروں نے زمینیں الاٹ کروائیں۔فصلیں کاشت کر کے زرعی اجناس پیدا کرنا شروع کیں زرعی اجناس کی فروخت کے لئے منڈیوں کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ریاست بھر میں نئی تجارتی منڈیوں کے قیام کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔1927ء میں قصبہ پھولڑہ کو تحصیل کا درجہ دے کر اس کا نام فورٹ عباس رکھا گیا۔یہاں باقاعدہ غلہ منڈی اور شہر کی بنیاد رکھی گئی۔

بانی فورٹ عباس نواب صادق محمد پنجم کے دور کی جھلکیاں

☆ ریاست بہاولپور کا اپنا قومی پرچم تھا سیاہ پرچم پر ستارہ اور کلمہ طیبہ سنہری حروف میں درج ہوتا تھا۔☆ ریاست میں بے شمار اصلاحات کیں اور جدید بہاولپور کے بانی قرار پائے۔☆ نواب صادق کا سب سے بڑا کارنامہ ستلج ویلی پراجیکٹ کا اجراء جس سے ریاست کا بنجر رقبہ آباد ہوا۔☆ ریاست بہاولپور میں باقاعدہ ہائی کورٹ، ضلع کونسلیں، پنچائتی نظام، میونسپلٹیاں اور قاضی کورٹ قائم تھیں۔☆ سرکاری زبان اردو تھی۔ عدالتی فیصلے اردو میں لکھے جاتے تھے۔☆ ہفتہ وار چھٹی جمعۃ المبارک کو ہوتی تھی۔☆ ماہ رمضان المبارک میں دفتر کا وقت نصف ہوتا تھا۔☆ ننگے سر گھومنا معیوب سمجھا جاتا تھا، رومال پگڑی یا ترکی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹوپی پہنی ہوتی تھی ☆ ریاست میں رمضان المبارک کے دوران سینما بند کر دیئے جاتے تھے۔ ☆ روزہ رکھنا سب کیلئے لازم تھا۔ سرعام کھانا ممنوع تھا۔ داڑھی رکھنے کا رواج عام تھا۔ ☆ حکومت کے خرچ پر غربا کی افطاری کا انتظام ہوتا تھا۔ ☆ عازمین حج کیلئے خاص مراعات تھیں۔ ملازمین کیلئے تین ماہ کی چھٹی اور چھ ماہ کی پیشگی تنخواہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ ☆ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیلئے مکمل چھٹی دی جاتی تھی اور محرم کے پہلے عشرے میں چھٹی ہوتی تھی۔ ☆ مستورات کے پردے کا سختی سے حکم دیا گیا تھا عورتوں کا سر بازار نکلنا بند تھا اور دس سال کی لڑکی پردہ کے بغیر نظر نہ آتی تھی۔ ☆ ریاست کے تمام ملازمین سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی پہنتے تھے۔ ☆ ریاست کے ریلوے سٹیشن گنبد نما بنائے گئے تھے تاکہ گذرنے والے کو احساس ہو کہ وہ ایک اسلامی ریاست سے گذر رہا ہے ان پر وضو کے پانی، قبلہ کا تعین کا انتظام تھا۔ ☆ نواب صادق پنجم کی تصویروں والے سکے ڈاک ٹکٹ ریونیو ٹکٹ اشٹام وغیرہ چلتے تھے۔ جن پر مملکت خداداد بہاولپور درج ہوتا تھا۔ ☆ نواب صادق نے میٹرک تک تعلیم مفت کر دی تھی سکولوں کی تعداد بڑھا دی تھی انہیں سلطان علوم بھی کہا جاتا تھا۔ ☆ فروری 1935ء میں دنیا بھر میں سب سے پہلے ریاست بہاولپور کے جج منشی اکبر نے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ صادر کیا۔ ☆ اشیائے خوردونوش ریاست سے باہر لے جانے پر پابندی تھی تاکہ مہنگائی نہ بڑھ سکے اشیاء ارزاں نرخوں پر دستیاب تھیں۔ ☆ نواب صادق پنجم نے ریاست کے باشندوں کو تمام سیاسی حقوق دیئے تھے۔ ریاستی اسمبلی قائم کی۔ عوام کو اپنے ووٹوں سے ممبران اسمبلی منتخب کرنے کا موقع دیا۔ ☆ ہندوستان کی دیگر ریاستوں کی طرح بہاولپور میں کوئی سیاسی جماعت قائم کرنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ اگر مسلم لیگ قائم ہوتی تو پھر آل انڈیا کانگریس اور دیگر جماعتیں بھی اپنی شاخیں قائم کرتیں لیکن باوجود اس کے ریاست کے حکمران اور عوام کی تمام تر ہمدردی تحریک آزادی پاکستان کے ساتھ تھیں۔ ☆ نواب بہاولپور نے فلسطین مہاجرین اور مجاہدین کی دل کھول کر امداد فرمائی جس پر علامہ اقبال نے یہ کہا۔

اے یادگار سطوت اسلام زندہ باد　　زندہ ہیں تیرے دم سے عرب کی روائتیں

☆ ریاست میں 85 فیصد مسلم آبادی تھی لیکن کلیدی اسامیوں پر غیر مسلم قابض تھے۔ 1934ء میں کسی گستاخی پر نواب بہاولپور نے ہندوؤں لالہ بھوج رام کو دو بید مار دیئے تو ریاستی ہندوؤں نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تین ماہ تک ریاست گیر ہڑتال کردی کاروبار پر ہندو بنیئے چھائے ہوئے تھے۔☆نواب صادق کو بہاولپور کے باشندے دولا سائیں کہہ کر پکارتے تھے۔خواجہ غلام فرید ریاست میں دوسری شخصیت تھے جو اس خطہ کی مقبول ترین ہستی تھے۔☆نواب چونکہ عراق سے ہجرت کر کے آئے اس لیئے انہوں نے عراق کے شہروں۔کے نام پر ریاست میں شہر اور قصبوں۔کے نام رکھے بغداد، قطۃالعمارہ، کاظمین، منصورہ، رصافہ، قریش وغیرہ یہ فورٹ عباس سے بہاولپور بند ہو جانے والے ریلوے سیکشن کے سٹیشنوں کے نام ہیں۔☆1935ء میں نواب صادق ایک صد افراد کے ہمراہ حج پر گئے جس بحری جہاز پر گئے تھے اس کا نام رحمان جہاز تھا۔اپنی ذاتی گاڑی رولز رائس سمیت دوسری گاڑیاں بھی ہمراہ لے گئے تھے۔واپسی پر یہ گاڑیاں سعودی فرمانروا شاہ عبدالعزیز کو تحفے کے طور پر دے آئے اس طرح سرزمین مقدس پر پہنچنے والی پہلی کار ریاست بہاولپور کے حکمران کی تھی۔☆ریاست بہاولپور کے نواب صادق نے پاکستان کیلئے لازوال قربانیاں دیں۔وہ قائد اعظم کے ذاتی دوست تھے۔1945 میں انہوں نے قائداعظم کو 55 لاکھ روپے کا تحفہ دیا اور قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے ملازمین کو پہلی تنخواہ ریاست نے اپنی طرف سے ادا کی۔☆قائد اعظم جب 10 اگست 1947ء کو کراچی پہنچے تو نواب صاحب کی ذاتی رہائش الشمس پیلس میں تشریف لائے انہیں رائل سیلوٹ اور گارڈ آف آنر پیش کرنے کا اعزاز بہاولپور ریاست کی آرمی کو ہے۔☆قائداعظم نے ہائی کورٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تو قلم کی سیاہی تک ریاست بہاولپور نے☆نواب بھاول پور نے باقاعدہ قانون کے تحت پنچایت سسٹم جاری کر رکھا تھا۔اے کلاس سرپنچ کو درجہ دوئم کے اختیارات اور بی کلاس سرپنچ کو درجہ سوئم مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل تھے۔ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ پنچایت آفیسر اور ڈیژن سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر پنچائیت مقرر تھے۔یونین کونسل اور شہری سطح پر پنچائتی نظام قائم تھا۔پنچائتی اداروں کو تعزیرات پاکستان کی کئی دفعات کے تحت سزائیں دینے کا اختیار تھا۔ایوب خاں کے مارشل لاء 1958ء میں پنچائتی ادارے ختم ہوئے۔

ریاست بھاول پور کا پاکستان سے الحاق:

ریاست بھاول پور کو تقسیم ہند کے بعد مملکت پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی سب سے اولین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور سب سے بڑی مسلم ریاست کا اعزاز حاصل ہے۔45588ء مربع کلومیٹر پر محیط ریاست کو دوسرے درجہ کی ریاست شمار کیا جاتا تھا۔حکومت برطانیہ کی طرف سے پروٹوکول کے اعتبار سے امیر آف بہاول پور کے لئے سترہ توپوں کی سلامی مختص تھی۔اہم سرکاری تقریب میں گورنر پنجاب اور مہاراجہ پٹیالہ کے بعد جگہ پاتے تھے۔3 جون کے منصوبہ کی رو سے حکومت برطانیہ کو مسلم لیگ کا دیرینہ مطالبہ ''تقسیم کرو اور ملک چھوڑ دو'' تسلیم کرنا پڑا۔14 اگست 1947 کو نواب آف بہاول پور علاج معالج کے سلسلہ میں انگلستان مقیم تھے۔برصغیر میں ریاست بہاول پور وہ واحد ریاست تھی جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک بفر سٹیٹ تھی۔اس کی مشرقی اور جنوبی سرحد کا تقریباً 450 کلومیٹر علاقہ ہندوستان کے حساس ترین صوبہ مشرقی پنجاب ریاست بیکانیر، جیسلمیر سے ملتا تھا۔پاکستان کے دو بڑے صوبوں سندھ اور پنجاب کے مابین مواصلاتی رابطے کا اہم ترین ذریعہ بھی ریاست بہاول پور تھی۔ریاست بہاول پور کی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت کے پیش نظر بھارتی لیڈروں کی رالیں ٹپکنے لگیں۔انہوں نے ریاست کے ہندوستان سے الحاق کی کوشش تیز کر دی۔قیام پاکستان کے بعد پنڈت نہرو نے نواب آف بہاول پور کو پیش کش کی۔کہ یہ بلینک چیک لے لو اور ریاست کی آبادکاری کے لئے بھاکڑہ ڈیم سے پانی لے لو۔اور الحاق بھارت سے کر لو۔نواب آف بہاول پور نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔اور اپنا قطعی فیصلہ سنایا کہ ''میری ریاست کا سامنے کا دروازہ پاکستان میں کھلتا ہے۔لہذا وہ ایک شریف آدمی کی حثیت سے اپنے سامنے والے دروازے کو استعمال کریں گے''۔ 3 نومبر 1947ء کو نواب صادق محمد خاں نے ایک اعلان کے ذریعے ریاست بہاول پور کا الحاق فیڈریشن آف پاکستان کے ساتھ کر دیا۔جس کے تحت پاکستان کے گورنر جنرل، وفاقی اسمبلی، فیڈرل کورٹ اور دیگر وفاقی اداروں کو ریاست کے اندر وفاقی معاملات سے متعلق تمام امور کی انجام دہی کے لئے قانون حکومت ہند 1935ء کے تحت اختیارات منتقل کر دیئے۔اس اعلامیہ کے تحت امیر آف بہاول پور کو اپنی ریاست میں حاصل ہونے والے تمام تر اختیارات حقوق اور مراعات برقرار رکھی گئیں۔اس معاہدہ پر امیر آف بہاول پور اور قائداعظم محمد علی جناح کے دستخط ثبت ہیں۔

فورٹ عباس کی وجہ تسمیہ: نواب سر صادق محمد کے ہاں 26 مارچ 1924ء کو ایک بیٹا پیدا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوا۔ اپنے پہلے بیٹے کو ولی عہد قرار دیکر اس کا نام محمد عباس رکھا جب اس نئی تحصیل کا نام رکھنے کا موقع آیا تو نواب نے اپنی ولی عہد کے نام کی مناسبت سے اس شہر کا نام فورٹ عباس رکھا۔ قلعہ جسے انگریزی میں فورٹ کہتے ہیں۔ قلعہ جہاں پہلے سے موجود تھا اس کے ساتھ اپنے بڑے بیٹے کا نام ملا کر فورٹ عباس رکھ دیا گیا۔ یوں قدیم بستی پھولڑہ جدید نام شہر فورٹ عباس کی حیثیت سے معرض وجود میں آیا۔ پھولڑہ کا نام فورٹ عباس عباسی تاریخ کا خزینہ ہے۔ جس میں قدیم وجدید احوال پوشیدہ ہیں۔

فورٹ عباس ماضی کی سب سے بڑی تحصیل تھی: ریاست میں 1907ء میں اضلاع کی بجائے نظامتیں قائم تھیں۔ اس وقت فورٹ عباس کا علاقہ منچن آباد نظامت میں شامل تھا۔ پہلے پہل تو فورٹ عباس ضلع بہاولپور کی ایک تحصیل تھا۔ 1953ء میں بہاولنگر کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو اسے ضلع بہاولنگر میں شامل کر دیا گیا۔ فورٹ عباس کو جب تحصیل کا درجہ دیا گیا تو اس میں ھارون آباد کے تمام علاقے بھی شامل کیئے گئے۔ فورٹ عباس تحصیل کے لئے چک بندی کا آغاز چک نمبر 1 نہر 1-R قاضی والا روڈ ھارون آباد سے شروع کیا گیا اور تحصیل فورٹ عباس کا آخری چک 424/HR کھاتاں سے لیکر منصورہ تک تحصیل فورٹ عباس کی حدود تھی۔ ھارون آباد جسے بدرو والا کہتے تھے نواب بہاولپور کے بیٹے ھارون رشید کے نام پر ہارون آباد رکھا گیا۔ فورٹ عباس تحصیل آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی سب سی بڑی تحصیل شمار ہوتی تھی۔ 47 سال بعد 1974ء میں اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک جلسہ عام میں ھارون آباد کو تحصیل کا درجہ دینے کا اعلان کیا اور یوں فورٹ عباس کے علاقوں کو تقسیم کر کے نئی تحصیل ھارون آباد قائم کی گئی۔

فورٹ عباس کیلئے رشد و ہدایت کا بندوبست:

جب فورٹ عباس شہر کی بنیاد رکھی جا رہی تھی عین اسی وقت شہباز لامکان سید احمد شاہ کابلی نے کوہاٹ سے اپنے مرید کفایت اللہ شاہ واسطی کو خلافت دیکر 1927 میں فورٹ عباس بھیجا تا کہ نئے آباد ہونے والے لوگ رشد و ہدایت سے محروم نہ رہیں۔ بابا کفایت اللہ واسطی نے 1963

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تک ان گنت تیرہ بختوں کو بلند اقبال کیا۔ بے شمار غافل دلوں کو ذکر الٰہی کی لذت سے بہرہ ور کیا۔ سالکان راہ محبت کو منزل تک پہنچایا۔ ان سے ہر مرتبہ اور استعداد کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور ظرف کے مطابق مستفید ہوئے تھے۔آپ کی ظاہری زندگی میں بے پناہ رشد و ہدایت جاری تھی اب برزخی زندگی میں بھی انکا روحانی فیض عوام وخواص کیلئے یکساں ہے۔اور حضرت سلطان باہو کے اس کلام کی عملی تفسیر ہے۔

میں قربان تناں دے باہو   قبر جینا دی جیوے ہو

حضرت بابا کفایت اللہ شاہ واسطی اور انکے خلفاء کے بارے میں جاننے والے خواہش مند حضرات راقم کی 1995ء میں شائع شدہ کتاب احوال و آثار حضرت سید کفائیت اللہ شاہ واسطی کا مطالعہ کریں۔

فورٹ عباس کا موسم: فورٹ عباس میں موسم گرمیوں میں سخت گرم، سردیوں میں سخت سرد ہوتا ہے۔بارش اس علاقہ میں نہ ہونے کے برابر ہے۔اپریل، مئی جون میں گرم لو چلتی ہے۔جولائی۔ اگست برسات کے مہینے ہیں۔دیہات میں درخت اور انکا سایہ نعمت عظمیٰ ہے۔موسم بہار بھی عجب نکھار پیدا کرتا ہے۔درخت پودے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔

فورٹ عباس کے ابتدائی حالات: صحرائے چولستان کی آبادکاری کیلئے جب اس علاقہ میں نہروں کا جال بچھ گیا۔ چک بندی کے بعد زرعی اراضی کی مربع اور کلہ بندی کی گئی اور ہندوستان کے تمام شہروں کے لوگوں کو دعوت عام دی گئی کہ وہ یہاں آکر زمینیں حاصل کر کے آبادیاں بنائیں اس طرح جالندھر، وزیر پور، امرتسر، لائلپور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ہوشیار پور، فیروز پور اور دیگر لا تعداد شہروں سے لوگ آکر یہاں آباد ہونا شروع ہوئے پہلے پہل آبادکاری اور پھر بارہ شرائط پر اراضی الاٹ کی گئی۔جن کی قیمت آٹھ آنے یعنی 50 پیسے فی لاٹ تھی۔پوری ریاست کی طرح یہاں بھی ہندو تمام معاشی وسائل پر اپنی چالاکی و ہوشیاری کے سبب چھائے ہوئے تھے ریاست کا سب سے بڑا خزانچی ہندو تھا جس نے تمام تحصیلوں میں اپنے گماشتے مقرر کر رکھے تھے۔ہندو بڑی بڑی سرکاری ملازمتوں پر قابض تھے۔تمام کاروبار پر ہندو بنیئے اجارہ داری رکھتے تھے۔انہوں نے سودی کاروبار کے ذریعے لوگوں کو اپنے شکنجے میں لے رکھا تھا تمام چھوٹے کاروبار، تجارتی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مراکز اور دکانوں پر ہندوؤں کا غلبہ تھا۔ ہندوؤں کی اکثریت کے باعث ماضی میں فورٹ عباس میں گائے ذبح کرنا اور اس کا گوشت فروخت کرنے کی کوئی جرات نہیں کرسکتا تھا۔ مقامی مسلمان چوری چھپے گائے ذبح کرتے اور پھر آپس میں بانٹ لیتے تھے۔ بڑے گوشت کی کوئی دکان نہ تھی۔ فورٹ عباس شہر کی آبادی میں صرف 19 گھرانے مسلمانوں کے تھے۔ جنکی تفصیل درج ذیل ہے 1. امام الدین راقم کا والد 2. محمد رمضان راقم کا تایا 3. شیخ محمد سعید 4. حاجی نور دین ملک 5. شیر محمد ملک 6. بابا تاج دین قصاب 7. عبدالغنی قصاب 8. کریم بخش قصائی 9۔ محمد عبد اللہ قصاب 10. محمد یوسف 11. عظیم الدین حکیم کریانہ والے کے والد 12. محمد اکرام عبد الرزاق فوٹو گرافر کے والد۔

غلہ منڈی میں صرف پانچ دکانیں مسلمانوں کی تھیں۔ 1. شیخ عمر دین 2. شیخ اللہ دتہ 3. مولوی رحیم بخش 4. چوہدری عطا محمد 5. چوہدری محمد علی فورٹ عباس کے بازار میں صرف دو دکاندار مسلمان تھے۔ 1. شیخ علم دین 2. شیخ اللہ دتہ

ہندو مسلمانوں کا سر عام مذاق اڑاتے۔ مسلمانوں کے پاس صرف درجہ چہارم جیسی نوکریاں تھیں۔ مسلمان یہاں اچھوت تھے۔ ہندو پانی کی سبیل لگاتے تو اپنے بھائی ہندو کو تو گلاس میں پانی دیتے اگر کوئی مسلمان پیاس سے مجبور ہو کر سبیل پر جاتا تو اسے پیپل کے پتے نالی کے ذریعے یا اوک کے ذریعے پانی پلاتے تھے۔ اگر مسلمان ریل گاڑی میں کسی ہندو کا ہم سفر ہوتا تو ہندو اپنے توشہ دان سے یا ریستوران سے کھانا منگوا کر کھانے لگتا تو وہ ہم سفر مسافر سے برملا کہتا کہ مہاراج آپ دوسری سیٹ پر چلے جائیں ورنہ ہمارا کھانا بھرشٹ (ناپاک) ہو جائے گا۔ ہندو اول تو شادی بیاہ میں مسلمانوں کو مدعو نہیں کرتے تھے اگر بلا بھی لیتے تو مٹی کے برتنوں یا برگد اور پیپل کے پتوں پر رکھ کر کھانا کھلاتے اگر ان کے برتنوں کو مسلمان چھو لیتا تو یہ سمجھتے کہ ناپاک ہو گئے ہیں ان برتنوں کو توڑ دیتے تھے۔ یا ان برتنوں کی قیمت زبردستی وصول کرتے۔ ہندو نے اگر کسی سے قرض لینا ہوتا تو وہ مقروض کے گلے میں کپڑا ڈال کر اسے گھسیٹتا ہوا اپنے دوکان میں لے جاتا اور اس کی خوب تذلیل کرتا جو کچھ اسکے پاس ہوتا۔ چھین لیتا۔ اگر غلطی سے کوئی مسلمان بچہ ہندو کے تھڑے پر چڑھ جاتا تو اسے بہت برا بھلا کہا جاتا۔ اس تھڑے کی گائے کے گوبر اور پیشاب کے ساتھ لیپائی کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تے۔قیام پاکستان سے قبل فورٹ عباس شہر وعلاقہ کے اس قسم کے سماجی حالات تھے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے پینے کا پانی کا علیحدہ علیحدہ انتظامات تھے۔واٹر سپلائی سکیم نمبر 2 کے قریب پانی کا گول تالاب اب بھی موجود ہے اس تالاب کے نصف حصہ میں دیوار کھڑی کردی گئی تھی۔تالاب کے دونوں حصوں سے پانی نکالنے کیلئے دو چھوٹی ڈگیاں موجود تھیں ایک ڈگی سے مسلمان اور دوسری ڈگی سے ہندو پانی بھرتے تھے۔مسلمانوں میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ ہندوؤں کی ڈگی سے پانی نکال لیں۔تمام ریلوے اسٹیشنوں پر علیحدہ علیحدہ پانی کے گھڑے رکھے جاتے تھے۔ان کے اوپر تحریر تھا کہ مسلمانوں کے پینے کیلئے پانی۔ ہندوؤں کے پینے کیلئے پانی۔قریش ریلوے اسٹیشن پر آج بھی اس قسم کی تحریریں موجود ہیں۔

فورٹ عباس کے سابقہ ہندو سیٹھوں کے بارے تفصیل

1. کالا سنگھ مہتاب سنگھ: اشرف السلام کی دکان میں آڑھتی تھے۔ 2. چھنگو رام: بابو تاج محمد کی دکان میں آڑھتی تھا۔ چھنگو رام کا مروٹ روڈ پر باغ بھی تھا جواب ختم ہو چکا ہے۔ 3. بھیلا رام پاری رام: صوفی رحمت علی کی دکان میں آڑھتی تھے۔ 4. لکھو رام بھگوان داس: نیشنل بنک کی دکان میں آڑھتی تھے۔ 5. ہمت سنگھ بشن سنگھ: مسلم کمرشل بنک والی دکان میں آڑھتی تھے۔

6. روپ چند سندر داس: محمد یوسف بان والے کی دکان ان کے پاس تھی۔ 7. والائیتی رام: وزیر علی ٹھیکیدار کی دکان میں کاروبار تھا۔ 8. چونی لال: محمد روف خالد کی دکان میں کاروبار تھا۔

9. پاری رام: محمد شریف کی دکان میں آڑھتی تھا۔ 10. پرس رام: نے شیخ سعید والی آٹا پیسنے والی چکی 1932 میں لگائی۔ 11. مہاویر کاٹن فیکٹری: مہاویر ہندوؤں کا مذہبی راہنما تھا۔اس کے نام سے کاٹن فیکٹری 1934 میں بنائی گئی۔قیام پاکستان کے بعد اس کا نام شیر کاٹن فیکٹری رکھا گیا۔ 1990 کے بعد شیر کاٹن فیکٹری فروخت ہوگئی اور اعجاز ٹاؤن کے نام سے رہائشی کالونی بن گئی۔متذکرہ بالا ناموں کے علاوہ دیگر نام دستیاب نہ ہوسکے۔

ماضی کی کالی آندھیاں: قیام فورٹ عباس سے قبل اور بعد میں 1960ء تک فورٹ عباس میں زبردست آندھیاں چلتی تھیں۔آسمان پر کالی پیلی گھٹائیں چھا جاتی تو لوگ قدرت کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس پیشگی اطلاع سے باخبر ہو کر اپنے ساز و سامان کو محفوظ کر لیتے۔ آندھیاں پہلے پہل ہفتہ ہفتہ بھر مسلسل چلتی تھیں۔ اکثر اوقات آندھیاں اتنی شدید اور سیاہ ہوتی تھیں کہ لوگ دن کے وقت بھی اپنی دوکانوں اور گھروں میں روشنی کا انتظام کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ پہلے پہل جب دکاندار اپنی دکان کھولنے کیلئے بازار کا رخ کرتا تھا تو اس کے کاندھے پر کسی ہوتی پہلے وہ اپنی دکان کے دروازے کے باہر آندھی کے باعث جمع ہونے والی ریت کے ڈھیر کو ایک طرف کرتا اور پھر دکان کھولتا اور جھاڑ دیتا۔ زبردست جھکڑ چلتے جس کی وجہ سے ریلوے پٹڑی پر ریت کے ٹیلے بن جاتے۔ آندھیوں کے موسم میں ریلوے کا عملہ انجن کے آگے ریت کے ٹیلے ہٹاتا اور یوں عملہ کے پیچھے پیچھے ٹرین چلتی رہتی تھی۔ مسلسل آندھیاں چلنے کے باعث چولہے میں آگ جلانا مشکل ہو جاتا۔ بازار میں فروخت ہونے والی اور گھروں میں پکائی جانے والی اشیاء کو آندھیوں کی ریت سے محفوظ رکھنا بہت ہی مشکل تھا۔ لوگ ریت ملا کھانا اور اشیاء استعمال کرنے پر مجبور تھے۔ آندھیوں کا موسم اپریل تا اکتوبر تک رہتا تھا۔ تیز ہواؤں کے باعث باغوں کا کچا پھل گر جاتا تھا۔ باغوں کے مالک نقصان سے بچنے کیلئے کئی ٹونے ٹوٹکے کرتے تھے۔ تعویز گنڈے اور جھاڑ پھونک کے ذریعے آندھی کو روکنے کا دعویٰ بھی لوگ کرتے تھے۔ فورٹ عباس شہر او۔ اس کے تمام دیہات باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بسائے گئے تھے لیکن شہر اور دیہات کی اضافی بستیاں ایسی بے ترتیبی سے بنائیں گئیں جس کا جہاں جی چاہا اس نے سرکاری جگہ پر قبضہ کر کے مکان بنا دیا۔ اور یوں شہر کی منصوبہ بندی قائم نہ رہ سکی۔ 1968ء تک تحصیل بھر میں کوئی پختہ رابطہ سڑک نہ تھی۔ لوگ اونٹوں، گھوڑوں، بیل گاڑیوں، گدھوں خچروں اور سائیکلوں پر سفر کرتے تھے۔ اکثر افراد غربت کے باعث سواری کیلئے جانور نہ ہونے کے باعث پیدل سفر کو ترجیح دیتے تھے۔ تمام تھانے داروں کو باقاعدہ گھوڑے ملے ہوئے تھے۔ اور تھانوں میں اصطبل بھی موجود تھے۔ زمیندار حضرات اپنی اجناس اونٹوں اور گدھوں اور بیل گاڑیوں کے ذریعے غلہ منڈی تک پہنچاتے تھے۔ غلہ منڈی کے باہر گدھوں اور اونٹوں کے غول کے غول نظر آتے تھے موٹر سائیکل، کار، جیپ رکھنے کا رواج نہ تھا۔ صرف ایک بس بہاولپور کے لیئے کچے راستے سے جاتی تھی۔ اور اگلے روز وہی بس واپس آتی تھی اس بس میں فرنٹ سیٹ اور درمیان والی اور سب سے پیچھے والی سیٹوں کا کرایا الگ الگ تھا سب سے کم ریٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چھت پر بیٹھ کر سفر کرنے کا تھا۔ بسوں ویگنوں، ٹرکوں اور ٹریکٹروں نے جانوروں کی وقعت ختم کر دی۔ اس کے باوجود اونٹ گاڑیاں اور گدھا گاڑیاں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

فورٹ عباس کی سطح: فورٹ عباس تحصیل کی سطح میدانی اور ریگستانی ہے۔ میدانی علاقے زیادہ تر ہموار ہیں اور قابل کاشت ہیں۔ فورٹ عباس تحصیل کے اکثر دیہات سے صحرائے چولستان متصل ہے۔ ریگستان میں ریت کے اونچے اونچے ٹیلے ہیں ان پر خودرو جھاڑیاں اگی ہوئی ہیں صحرا کی ریت زرد رنگ کے ذرات پر مشتمل ہے اس میں چونا فاسفیٹ پوٹاش ابرک لوہے کے ذرات کے اجزاء بھی شامل ہیں۔ جو زمین کی زرخیزی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس کے بارے میں مزید معلومات

تحصیل کا کل رقبہ 12 لاکھ ایکڑ۔ چولستان 10 لاکھ ایکڑ۔ آباد رقبہ 197782 ایکڑ
کل چکوک 175۔ تعداد نمبردار 320۔ تعداد پٹواری 58۔ تعداد یونین کونسل 16
تعداد پولیس اسٹیشن 3۔ تعداد غلہ منڈی 3۔ آبادی دیہات 265502
آبادی شہر فورٹ عباس 60 ہزار۔ تعداد قانون گوئی 8۔ کالجز 3۔
گرلز ہائی سکول 8۔ بوائز مڈل سکول 22۔ گرلز مڈل سکول 32

1981ء کی مردم شمارہ کے مطابق تحصیل کی آبادی دو لاکھ تھی۔ 1997ء میں بڑھ کر تین لاکھ ہوگئی۔ 2005ء میں تحصیل بھر کی آبادی تقریباً 4 لاکھ کے قریب ہے۔ فورٹ عباس شہر اور دیہات میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان پنجابی ہے۔ چولستانی سرائیکی بولتے ہیں۔

فورٹ عباس میں اوسط عمر 55 سال۔ شرح پیدائش 3.6 سالانہ

تحصیل میں جوان افراد 35 فیصد	معمر افراد 15 فیصد
18 سال سے کم 35 فیصد	5 سال سے کم 15 فیصد
تحصیل میں مرد 47 فیصد	عورتیں 53 فیصد
زراعت پیشہ 70 فیصد	ملازم 5 فیصد
تجارت 5 فیصد	مزدور 15 فیصد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شرح خواندگی (مرد) 33 فیصد   خواتین 10 فیصد

☆ تحصیل بھر میں 80 فیصد لوگ کچے مکانوں میں رہتے ہیں اور 40 فیصد کو صرف ایک کمرے کا مکان میسر ہے۔ ☆ 4 سے 5 افراد اوسط ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ ☆ عورتوں کی 70 فیصد تعداد خون کی کمی کا شکار ہے۔ ☆ 95 فیصد بچوں کی ولادت غیر تربیت یافتہ دائیوں کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ ☆ 58 فیصد بچوں کو پوری غذائیت میسر نہیں۔ ☆ ماحول کی آلودگی ناقص غذا ادویات کی کمی اور غربت کے باعث 3 فیصد آبادی تپ دق میں مبتلا ہے۔

☆ دیہات میں فلش لیٹرین صرف 10 فیصد گھرانوں میں ہے اکثر آبادی رفع حاجت کیلئے کھیتوں اور ویرانوں کا رخ کرتی ہے۔ ☆ تحصیل بھر کی 80 فیصد آبادی صحت کی بنیادی صہولتوں سے محروم ہے۔ ☆ چودہ ہزار کیلئے ایک ڈاکٹر ☆ ایک لاکھ عورتوں کیلئے ایک لیڈی ڈاکٹر۔

☆ 10 ہزار افراد کیلئے ہسپتال میں ایک بستر۔ ☆ ستر فیصد لوگ صاف پانی سے محروم ہیں۔

☆ ساٹھ فیصد دیہات بجلی سے محروم ہیں۔ ☆ پچانوے فیصد آبادی کے گھروں میں کمانے والا صرف ایک ہی ہے۔ ☆ دیہات میں فی کس آمدن بہت کم ہے۔ تحصیل بھر کی 55 فیصد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ ☆ دیہات میں مولوی لوہار ترکھان موچی نائی کمہار اور دیگر کمیوں کو فصلانہ دیا جاتا ہے۔ تنخواہ نہیں دی جاتی۔

فورٹ عباس میں کوریئر کمپنیز:

☆ L.C.S قائم شدہ 1993   ☆ S.M.S قائم شدہ 1994

☆ T.C.S قائم شدہ 1996   ☆ O.C.S قائم شدہ 2000

نیو خاں کوریئر۔ S.C.S کوریئر۔ D.C.S کوریئر کمپنیز بند ہو چکی ہیں۔

فورٹ عباس میں موجود موٹر سائیکلز: ☆ ہنڈا موٹر سائیکل ☆ سوزوکی موٹر سائیکل ☆ سہراب موٹر سائیکل ☆ یاماہا موٹر سائیکل ☆ ہیرو موٹر سائیکل ☆ یونائیڈ موٹر سائیکل ☆ پاک ہیرو موٹر سائیکل ☆ روڈ پرنس موٹر سائیکل ☆ سپر سٹار ☆ سٹار ☆ جیلنگ ☆ راوی

فورٹ عباس میں فیکٹریز اور کارخانہ جات:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ پاک کاٹن فیکٹری ☆ رحمانیہ کاٹن فیکٹری ☆ طاہر کاٹن فیکٹری ☆ مدینہ کاٹن فیکٹری ☆ کاشف کاٹن فیکٹری ☆ پلاٹینم کاٹن فیکٹری ☆ اتحاد رائس فیکٹری ☆ پاک رائس فیکٹری ☆ الحیات فلور ملز ☆ نعمت فلور ملز ☆ البرکت آئل ملز ☆ الجواد آئل ملز ☆ اتحاد پائپ فیکٹری ☆ سکھیرا رائس فیکٹری ☆ صدیق آئس فیکٹری ☆ یثرب آئس فیکٹری ☆ صدیق سوپ فیکٹری ☆ گلاب سوپ فیکٹری ☆ یونائیٹڈ انڈسٹریز ☆ رشید سوپ فیکٹری

فورٹ عباس کی رہائشی کالونیاں: ☆ نواب کالونی (اللہ اکبر ٹاؤن) ☆ چشتیہ کالونی ☆ اعجاز ٹاؤن ☆ صابر شاہ کالونی ☆ حسین کالونی ☆ نذیر کالونی ☆ حیدر کالونی ☆ خرم ٹاؤن ☆ غلام رسول ٹاؤن ☆ مسلم ٹاؤن ☆ بستی اخلاق ☆ عمر فاروق ٹاؤن ☆ عثمان ٹاؤن ☆ ابوبکر صدیق ٹاؤن ☆ حضرت علی ٹاؤن ☆ المصطفی ٹاؤن ☆ کرسچین کالونی ☆ کسان کالونی ☆ بستی حاجی غلام قادر ☆ قدیم بستی پھولڑہ ☆ سرور کالونی ☆ چک 270/HR شرقی ☆ چک 270/HR غربی ☆ عبداللہ ٹاؤن ☆ چیمہ کالونی ☆ قادر ٹاؤن ☆ جناح ٹاؤن ☆ چک 272/HR ☆ چک 274/HR کی آبادیاں بھی فورٹ عباس کی شہری حدود میں شامل ہیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن فورٹ عباس نے یونین کونسل 61 سٹی فورٹ عباس میں موجودگی محلہ کا نام ختم کر کے چار ٹاونز میں تقسیم کر کے ان کے علیحدہ علیحدہ نام رکھے ہیں۔ تمام مکانوں اور پلاٹوں کو نمبر الاٹ کیئے گئے۔ اور ہر مکان پر نمبر پلیٹ لگائی گئی۔ جس میں گلی نمبر اور ٹاؤن کا نام درج ہے۔ شہر کی گلیوں اور سڑکوں کے نام نامور قومی شخصیت اور مقامی معروف لوگوں کے ناموں پر رکھے گئے۔

فورٹ عباس میں سڑکوں اور گلیوں کے نام

ضیاء الحق شہید روڈ	طارق بن زیاد روڈ	قائداعظم روڈ
کفائیت اللہ شاہ واسطی روڈ	ابوبکر صدیق روڈ	ایوب روڈ
مولانا عبدالحفیظ روڈ	عمر فاروق روڈ	محمد بن قاسم روڈ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مولانا شیر محمد روڈ	عثمان غنی روڈ	علامہ اقبال روڈ
حضرت علی روڈ	عزیز بھٹی روڈ	خالد بن ولید روڈ
دارالسلام روڈ	مظہر العلوم روڈ	محمدی روڈ
ہادی سٹریٹ	غنی سٹریٹ	رحمانیہ سٹریٹ
حسن سٹریٹ	حسین سٹریٹ	پارک سٹریٹ
اللہ اکبر سٹریٹ	سرور شہید روڈ	مقصود شہید
المصطفیٰ چوک	اللہ اکبر چوک	ڈاکٹر عبدالقدیر چوک
محمدی چوک	عزیز بھٹی چوک	مدنی چوک
نشان فورٹ عباس چوک	حمزہ روڈ	ولہر روڈ
حسن روڈ	قائد ملت روڈ	فاطمہ جناح روڈ
حضرت عیسیٰ روڈ	عیدگاہ روڈ	لیاقت چوک
سیٹشن روڈ	سراج العلوم رود	علی سٹریٹ
مین بازار	تحصیل بازار	چمن بازار
عوامی بازار	انارکلی بازار	سکول بازار

فورٹ عباس میں سب سے پہلے

1 فورٹ عباس کے پہلے قدیم باشیدے کول بھیل وڑ اور غیر مسلم تھے۔

2 فورٹ عباس کا سب سے پہلا نام پھولڑہ تھا۔

3 فورٹ عباس میں سب سے پہلے نہری نظام کا اجرا 1921 میں ہوا۔

4 فورٹ عباس کے سب سے پہلے ایم این اے مولوی اختر علی تھے۔

5 فورٹ عباس کے سب سے پہلے ایم پی اے چوہدری محمد علی تھے۔

6 فورٹ عباس میں سب سے پہلی ڈسپنسری 1932 میں قائم ہوئی

7 فورٹ عباس میں سب سے پہلے چھ مہلک بیماریوں سے بچاؤ کا آغاز 1979 میں ہوا

8 فورٹ عباس میں سب سے پہلے پولیو کے خلاف مہم 1996 میں شروع ہوئی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

9 فورٹ عباس میں سب سے پہلا پرائمری سکول 1935 میں قائم ہوا۔

10 فورٹ عباس میں سب سے پہلا مڈل سکول 1946 میں قائم ہوا۔

11 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ہائی سکول 1950 میں قائم ہوا

12 فورٹ عباس میں سب سے پہلا مسجد سکول 1955 میں قائم ہوا۔

13 فورٹ عباس میں سب سے پہلا گرلز پرائمری سکول 1958 میں قائم ہوا۔

14 فورٹ عباس میں سب سے پہلا گرلز ہائی سکول 1973 میں قائم ہوا۔

15 فورٹ عباس میں سب سے پہلی ہیڈ مسٹریس مس رفیعہ بیگم تھی۔

16 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ہیڈ ماسٹر لالہ پرمانند تھے۔

17 فورٹ عباس میں سب سے پہلے نئی روشنی سکول 1985 میں قائم ہوا۔

18 فورٹ عباس میں سب سے پہلا پرائیوٹ سکول الفاروق فاؤنڈیشن ہے۔ 1982

19 فورٹ عباس میں سب سے پہلا طالب علم ہیڈ ماسٹر بنا ہے۔ عبدالسلام

20 فورٹ عباس میں سب سے زیادہ ماسٹر ڈگری ہولڈر۔ چوہدری منظور احمد اختر

21 فورٹ عباس میں سب سے پہلا بوائز انٹر کالج 1976 میں قائم ہوا

22 فورٹ عباس میں سب سے پہلا کمپیوٹر کالج آئیڈیل کمپیوٹر 1995 میں قائم ہوا۔

23 فورٹ عباس میں سب سے پہلا انٹر کالج کا طالب علم امجد علی ایڈووکیٹ تھے۔

24 فورٹ عباس میں سب سے پہلے انٹر کالج کے پرنسپل حاجی نعمت علی تھے۔

25 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ڈگری کالج کے پرنسپل عبدالروف ارشد تھے۔

26 فورٹ عباس میں سب سے پہلا کامرس کالج 1986 میں قائم ہوا۔

27 فورٹ عباس میں سب سے پہلا گرلز انٹر کالج 1982 میں قائم ہوا۔

28 فورٹ عباس میں سب سے پہلے گرلز انٹر کالج کی پرنسپل فرخندہ شفیق تھیں۔

29 فورٹ عباس میں سب سے پہلا تھانہ سردار گڑھ تھا۔ 1923

30 فورٹ عباس میں سب سے پہلے سبز عمامہ پہننے والا فوجی محمد صدیق۔ 1997

31 فورٹ عباس میں سب سے پہلے آٹا پیسنے والی چکی 1932 میں لگائی گئی۔

32 فورٹ عباس میں سب سے پہلی کاٹن فیکٹری مہاویر کاٹن فیکٹری 1934

33 فورٹ عباس میں سب سے پہلے آنے والا سربراہ مملکت ایوب خان 1961

34 فورٹ عباس میں سب سے پہلا مہنگا دعوتی کارڈ محمد اقبال لینڈ آفیسر نے بنوایا۔ 35 روپے

35 فورٹ عباس میں سب سے پہلے بناسپتی گھی 1960 میں آیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

36 فورٹ عباس میں سب سے پہلا شادی ہال 1986 میں بنایا گیا۔

37 فورٹ عباس میں پہلا پرنٹنگ پریس 1988 میں بنا۔

38 فورٹ عباس میں سب سے پہلی لڑکی اپریشن کے بعد لڑکا بنی۔ 1990

39 فورٹ عباس میں سب سے پہلی فوجی نمائش 1989

40 فورٹ عباس میں سب سے پہلے جماعت اسلامی کے امیر حاجی محمد اقبال تھے۔

41 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ریڈیو پر نعت پڑھنے والے رانا محمد سلیم

42 فورٹ عباس میں سب سے پہلے چیرمین بلدیہ راؤ ارشاد علی خاں 1959

43 فورٹ عباس میں سب سے پہلے تحصیل ناظم حاجی محمد جاوید اقبال 2001

44 فورٹ عباس میں سب سے پہلے تبلغی جماعت کے امیر حاجی فتح محمد

45 فورٹ عباس میں سب سے پہلا دواخانہ جس نے 152 ادویات ملک میں سپلائی کیں۔ محبوب دواخانہ

46 فورٹ عباس میں سب سے پہلا نوجوان ظفر اقبال انجم جو اپنے منہ سے پچاس آوازیں نکالتا ہے۔

47 فورٹ عباس میں سب سے پہلی رہائشی کالونی نواب کالونی ہے۔ 1970

48 فورٹ عباس میں سب سے پہلی جامع مسجد نزد ٹاؤن کمیٹی ہے۔ 1943

49 فورٹ عباس میں سب سے پہلے انجمن صحافیان کے صدر سلطان محمد اعوان تھے۔ 1981

50 فورٹ عباس میں سب سے پہلے پریس کلب کے صدر غریب اللہ غازی تھے۔ 1987

51 فورٹ عباس میں سب سے پہلی گرلز کالج کی طالبہ ثمینہ یاسمین چک 204/9R تھی۔

52 فورٹ عباس میں سب سے پہلی خاتون مصنف ڈاکٹر فوزیہ چوہدری تھیں۔

53 فورٹ عباس میں سب سے پہلا بنک نیشنل بنک غلہ منڈی ہے۔ 1984

54 فورٹ عباس میں سب سے پہلے کمپیوٹر مسلم کمرشل بنک نے استعمال کیا۔ 1996

55 فورٹ عباس میں سب سے آن لائن سسٹم ABL نے شروع کیا۔ 2004

56 فورٹ عباس میں سب سے لوے سٹیشن 1929

57 فورٹ عباس میں سب سے پہلے زکوۃ و عشر 1980

58 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ویلفیئر کا دفتر 1970 میں قائم ہوا۔

59 فورٹ عباس میں سب سے پہلے گر شن 1965 میں قائم ہوا۔

60 فورٹ عباس میں س سا کے میٹرک یکورٹی 35 روپے تھی۔ 1964

61 فورٹ عباس میں سب سے پہلے سٹریٹ لائٹ 1992 میں شروع ہوئی۔

62 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ٹیلی فون ایکسچینج 1964 میں قائم ہوئی۔

63 فورٹ عباس میں سب سے پہلا P.C.O چاچا کتاب گھر 1990

64 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ٹیلی فون نمبر 1 صوفی بشیر کو ملا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

65 فورٹ عباس میں سب سے پہلا اعزازی مجسٹریٹ رزاق احمد ملکیرا تھے۔

66 فورٹ عباس میں سب سے پہلے نشان فورٹ عباس کا افتتاح 23 مارچ 2000 کو ہوا۔

67 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ریڈیو سیٹ چوہدری محمد علی کے پاس تھا۔

68 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ٹی۔وی چوہدری اصغر علی آڑھتی کے پاس تھا۔

69 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ڈش انٹینا ڈی۔ایس۔پی رائے مقصود احمد کے پاس تھا۔

70 فورٹ عباس میں سب سے پہلا وائرلیس سیٹ تھانہ فورٹ عباس کو ملا۔ 1970

71 فورٹ عباس میں سب سے پہلا حجام عبداللطیف تھا۔ 1948

72 فورٹ عباس میں سب سے پہلا دھوبی فتح محمد تھا۔ 1948

73 فورٹ عباس میں سب سے پہلا کرکٹ کھلاڑی چوہدری محمد علی تھا۔

74 فورٹ عباس میں سب سے پہلے بار ایسوسی ایشن کے صدر اختر علی تتلہ صاحب تھے۔

75 فورٹ عباس میں سب سے پہلے سٹوڈنٹ یونین کالج کے صدر اصغر علی بھٹہ تھے۔

76 فورٹ عباس میں سب سے پہلا پرائیویٹ ڈاکٹر چوہدری عبدالغفور تھا۔ 1980

77 فورٹ عباس میں سب سے پہلی سردار سوڈا واٹر فیکٹری تھی۔

78 فورٹ عباس میں سب سے زیادہ 70 حج کرنے والا سائیں محمد حسین شاہ تھا۔

79 فورٹ عباس میں سب سے پہلا طویل عمر شخص مراد بخش تھا۔ 145 سال عمر چک 339/HR

80 فورٹ عباس میں سب سے پہلے ضلع بنانے کی تحریک 1983 میں شروع ہوئی۔

81 فورٹ عباس میں سب سے پہلے تیل کی تلاش کے لئے 1985 میں سروے ہوا۔

82 فورٹ عباس میں سب سے پہلے فوٹو گرافر عمر دراز خاں تھے۔ 1962

83 فورٹ عباس میں سب سے پہلے شیعہ مسلک کی مسجد 1970 میں تعمیر ہوئی۔

84 فورٹ عباس میں سب سے پہلے عشر زکوۃ تحصیل چیئرمین حاجی محمد اقبال تھے۔ 1980

85 فورٹ عباس میں سب سے پہلے واٹر سپلائی سکیم کا اجراء 1969 میں ہوا۔

86 فورٹ عباس میں سب سے پہلے اصلاح آبپاشی کا آغاز 1981 میں ہوا۔

87 فورٹ عباس میں سب سے پہلا سول عدالت کا ریکارڈ ایک ماہ میں 400 مقدمات کا فیصلہ ہوا۔ 1997

88 فورٹ عباس میں سب سے پہلا ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پارس تھا۔ 1995

89 فورٹ عباس میں سب سے پہلے کوکا کولا فانٹا مشروب 1970 میں آیا۔

90 فورٹ عباس میں سب سے پہلے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر محمد عالم تھے۔

91 فورٹ عباس میں سب سے پہلے خوش نویس محمد عبداللہ راشد تھے۔

92 فورٹ عباس میں پہلا سرفروش نوجوان سعید اقبال چک 277/HR تھا۔ 1994

93 فورٹ عباس میں سب سے پہلی رولر فلورل الحیات کے نام سے 1990 میں قائم ہوئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

94 فورٹ عباس میں سب سے پہلے بچوں کا رسالہ ماہانہ شاہین 1990 میں شائع ہوا۔

95 فورٹ عباس میں سب سے پہلے مسلک الحدیث کی مسجد 1978 میں قائم ہوئی۔

96 فورٹ عباس میں سب سے پہلے سالانہ محفل نعت کا آغاز 1975 میں ہوا۔

97 فورٹ عباس میں سب سے پہلے دومرتبہ ایم۔پی اے بننے کا اعزاز صوفی محمد بشیر کو ہے۔

98 فورٹ عباس میں سب سے پہلے تین مرتبہ چیرمین بننے کا اعزاز صوفی محمد بشیر کو ہے۔

99 فورٹ عباس میں سب سے پہلے آیوڈین نمک کا استعمال 2001 میں شروع ہوا۔

100 فورٹ عباس میں سب سے فیکس مشین 1996 میں چچا کتاب گھر والے لائے۔

101 فورٹ عباس میں سب سے ضلع زکواۃ چیرمین صوفی نصیر احمد 185/7R

102 فورٹ عباس میں سب سے پہلا آرٹسٹ شبیر اسلم 1997

103 فورٹ عباس میں سب سے پہلے لیزر لیولر کا استعمال 2004

104 فورٹ عباس میں سب سے پہلے پاکستانی قانون پر ویب سائٹ 2004 میں بنی۔

105 فورٹ عباس میں سب سے پہلی صدیق آئس فیکٹری 1964

106 فورٹ عباس میں سب سے پہلے A T M کارڈ A B L نے جاری کیا۔ 2004

107 فورٹ عباس میں سب سے پہلے وٹامن اے کے قطروں کی فراہمی 2001

فورٹ عباس میں کون کیا ہے۔

1 وسیع اللہ خاں شگاگو یونیورسٹی کے وائس چانسلر (فورٹ عباس)

2 ڈاکٹر راؤ محمد افضل پروفیسر فزکس اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور (فورٹ عباس)

3 سیف اللہ خالد پروفیسر اردو گورنمنٹ کالج سول لائن لاہور (فورٹ عباس)

4 ملک عبدالرزاق پروفیسر تاریخ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور (فورٹ عباس)

5 سیٹھ محمد عبداللہ جوڑیا بازار کراچی کے معروف تاجر (301/HR)

6 ڈاکٹر محمد مشتاق چوہدری EDO ہیلتھ بہاول نگر (285/HR)

7 چوہدری محمد نصیر کسر DEO بہاول نگر (210/9R)

8 ڈاکٹر محمد سلیم فاروقی برطانیہ میں ہیں۔ (فورٹ عباس)

9 چوہدری اشتیاق احمد مجسٹریٹ حکومت پنجاب (فورٹ عباس)

10 محمد نصر اللہ باجوہ میجر جنرل پاک آرمی (190/7R)

11 عبدالرشید سینئر انجینئر وزارت مواصلات سعودی عرب (فورٹ عباس)

12 ڈاکٹر خدا بخش ملکیرا ENT سپشلسٹ سروس ہسپتال لاہور (169/HR)

13 نصر اللہ وڑائچ اکاونٹ آفیسر ریونیو PTV سنٹر لاہور (170/7R)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

14 ڈاکٹر محمد سرور پنجاب کارڈیالوجی ہسپتال لاہور (فورٹ عباس)

15 محمد علی چوہدری آڈٹ اینڈ اکاؤنٹ آفیسر فیصل آباد (313/HR)

16 چوہدری محمد اشرف EDO ایجوکیشن لودھراں (213/9R)

17 انعام الحق ڈپٹی سیکریٹری حکومت پنجاب (173/7R)

18 چوہدری محمد افضل کسٹم انسپکٹر لاہور (300/HR)

19 عبدالروف ارشد پرنسپل بوائز ڈگری کالج فورٹ عباس (166/7R)

20 چوہدری محمد یعقوب کسٹم آفیسر لاہور (269/HR)

21 چوہدری محمد اشرف پرنسپل سپریئر کالج لاہور (فورٹ عباس)

22 منظور احمد پروفیسر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد (211/9R)

23 عبدالحمید چوہدری ڈائریکٹر بہادر نگر فارم لائیوسٹاک اوکاڑہ (258/HL)

24 ایم بی مظہر T.M.O حاصل پور (279/HR)

25 محمود ٹیپو کسٹم آفیسر لاہور (فورٹ عباس)

26 اختر علی طاہر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر لاہور (فورٹ عباس)

27 رشید احمد لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں (270/HR)

28 رمضان علی منیجر قرطبہ الجدید ٹریول ملتان (فورٹ عباس)

29 عبداللہ صدر جمیعت طلبہ عربیہ جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی (301/HR)

30 چوہدری عبدالغفور AVP حبیب بنک (فورٹ عباس)

31 محمد لطیف خان ڈی ایس پی ڈیزرٹ رینجرز لاہور (269/HR)

32 چوہدری افتخار احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور (فورٹ عباس)

33 محمد ارشد انسٹرکٹر پاک آرمی گولڈ میڈلسٹ (270/HR)

34 راشد رسول سنیئر صحافی اسلام آباد (فورٹ عباس)

35 محمد عرفان ملکیر اسسٹنٹ کمشنر کسٹم (فورٹ عباس)

36 ساجد عزیز منیجر بنک آف پنجاب ہارون آباد (170/7R)

37 عبدالشکور انجم سبجیکٹ سپشلسٹ ملتان (181/7R)

38 محمد الطاف اظہر آفیسر سٹیٹ بنک کراچی (181/7R)

39 محمد امین لیکچرار کالج آف ٹیکنالوجی بہاول پور (270/HR)

40 چوہدری محمد حنیف کالج آف ٹیکنالوجی بہاول پور

41 سردار علی جاوید پروفیسر ڈگری کالج بہاول نگر (182/7R)

42 نیاز الدین نیاز پروفیسر انگلش ڈگری کالج چشتیاں (فورٹ عباس)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

43 محمد شفیع ملکیرا آفیسر نیشنل بنک چشتیاں (269/HR)

44 محمد اکرم جامی انسپکٹر پنجاب پولیس (فورٹ عباس)

45 ڈاکٹر محمد رمضان شمسی ایم۔ ایس ڈسٹرکٹ ہسپتال اوکاڑہ (230/9R)

46 ڈاکٹر محمد مشتاق ENT سپیشلسٹ ڈسٹرکٹ ہسپتال بہاول نگر (226/9R)

47 ڈاکٹر محمد سلیم تحصیل ہسپتال چشتیاں (173/7R)

48 محمد عارف وٹو EDO ایجوکیشن بہاول پور (296/HR)

49 محمد طارق چوہدری سیکریٹری پنجاب اسمبلی لاہور (فورٹ عباس)

50 اظہر ندیم چوہدری ایڈووکیٹ بہاول پور (فورٹ عباس)

51 جاوید اقبال SDO واپڈا شیخوپورہ (کچھی والا)

52 چوہدری محمود اشرف MD زم زم ٹریول کراچی اسلام آباد (فورٹ عباس)

53 عتیق الرحمٰن چیف ایگزیکٹو سافٹ ویژن کالج بہاول پور (فورٹ عباس)

54 ملک قیصر محمود سافٹ ویئر انجینئر امریکہ (فورٹ عباس)

55 فیاض احمد ٹیچر پاکستانی سفارت خانہ سعودی عرب (فورٹ عباس)

56 عبدالستار عاجز DIG جیل خانہ جات لاہور (173/7R)

57 محمد عابد انجینئر فوجی فرٹیلائزر کمپنی ڈھرکی (296/HR)

58 راؤ راشد علی خان منیجر فورٹ سٹیٹ اینڈ بلڈرز لاہور (فورٹ عباس)

59 چوہدری رحمت اللہ مالک جنرل سٹور ناروے (فورٹ عباس)

60 اختر حسین سکھیرا میڈیکل آفیسر عارف والا ہسپتال (273/HR)

61 امتیاز احمد سکھیرا رجسٹرار اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور (273/HR)

62 ڈاکٹر بشیر احمد سینئر آفیسر محکمہ صحت سعودی عرب (فورٹ عباس)

63 مسز نسرین طاہر پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (فورٹ عباس)

64 ڈاکٹر فوزیہ سیف اللہ بخش پرنسپل ڈگری کالج فورٹ عباس (فورٹ عباس)

65 مسز شازیہ رحیم گولڈ میڈلسٹ ایجوکیشن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور (فورٹ عباس)

66 عبدالرشید سب انجینئر واہ آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ (فورٹ عباس)

67 سمیع اللہ غازی سب انجینئر سہراب موٹر سائیکل کمپنی لاہور (فورٹ عباس)

68 چوہدری فلک شیر کلکٹر کسٹم لاہور (296/HR)

69 کنور عبدالرحمٰن پراپرٹی ڈیلر ساہیوال (ٹبہ عالمگیر)

70 رانا عبدالغفار کمانڈر پاکستان نیوی اسلام آباد (ٹبہ عالمگیر)

71 میجر رانا مجیب الرحمٰن پاک آرمی منگلا ڈیم (ٹبہ عالمگیر)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

72 ثاقب فراز منیجر ہوٹل الریاض سعودی عرب (ڈبہ عالمگیر)

73 خرم فراز ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور (ڈبہ عالمگیر)

74 شفیق الرحمٰن ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک لاہور (ڈبہ عالمگیر)

75 چوہدری خالد اقبال سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول فورٹ عباس (319/HR)

76 ملک نذیر احمد سب انجینئر تحصیل کونسل چشتیاں (ڈبہ عالمگیر)

77 محمد اشرف خان منیجر MCB (210/9R)

78 عبدالسلام سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول 203/HR (فورٹ عباس)

79 عظمت علی تتلہ سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول 279/HR (فورٹ عباس)

80 محمد اسلم وٹو سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول مروٹ (273/HR)

81 منظور احمد پروفیسر اکنامکس گورنمنٹ کالج خانپور (فورٹ عباس)

82 ڈاکٹر محمد اشرف THQ یزمان (258/HR)

83 گل بہار ملکیر ا پروفیسر اسلامیات چشتیاں (269/HR)

84 نثار احمد جاوید انجینئر واہ آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ (فورٹ عباس)

85 نصیر احمد ائرفورس ٹیکنیشن کراچی (فورٹ عباس)

86 غلام مصطفیٰ پروفیسر کالج آف ٹیکنالوجی بہاول پور (175/7R)

87 لیاقت علی انٹرنیشنل پہلوان سیف گیم 1993ء (مروٹ)

88 اسد اللہ خان کھوکھر ڈی ایس پی پنجاب پولیس (فورٹ عباس)

89 محمد ایوب واسطی ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر بہاول پور (فورٹ عباس)

90 سردار محمد اسلم خاں ایڈیشنل کمشنر جنرل (167/7R)

فورٹ عباس میں قیام پاکستان سے قبل اشیاء کے نرخ:

اشیاء	پیسے	روپے	اشیاء	پیسے	روپے
گندم	75	1روپے من	چینی	25	0فی سیر
گھی بناسپتی	40	0فی سیر	مرغی دیسی	25	0ایک عدد
گوشت گائے	12	0فی سیر	لپٹن چائے	50	0فی پونڈ
کیلا	20	0فی درجن	مٹھائی	50	0فی سیر
لٹھا	30	0فی گز	بوسکی	60	0فی گز
بوٹ جوڑا	00	2جوڑا	ڈاک لفافہ	06	0فی عدد

لکڑی دیودار	50	2 فی مکعب فٹ	معمار کی اجرت	00	2 فی دن
موٹر سائیکل	00	600 فی عدد	پٹرول	12	1 فی گیلن
آٹا	25	2 روپے فی من	گھی دیسی	00	1 فی سیر
انڈہ مرغی	05	0 فی عدد	گوشت بکرا	25	0 فی سیر
سبزیاں	12	0 فی سیر	انگور موٹا	30	0 فی سیر
اشیاء	پیسے	روپے	اشیاء	پیسے	روپے
دودھ	20	0 فی سیر	سوڈا بوتل	06	0 فی عدد
ململ	00	1 مکمل پگڑی	گرم کپڑا	50	0 فی گز
اخبار ڈیلی	05	0 فی عدد	سیمنٹ	00	1 فی تھیلا
لوہا	00	400 فی ٹن	سائیکل نیا	00	35 فی عدد
موٹر کار	00	2700 فی عدد	سرکاری ملازم تنخواہ 12 تا 15 روپے ماہوار		

تربیت یافتہ ملازم 20 تا 25 روپے ماہوار جونیئر کلرک 35 روپے ماہوار

گریڈ کلاس ٹو 250 روپے ماہوار

قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں لاکھوں مہاجرین کی فورٹ عباس آمد:

قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں لاکھوں افراد مہاجرین بن کر بھارت کی سکونت کو ترک کر کے پیدل ہی آزاد وطن پاکستان کی سرزمین میں پہنچنے کیلئے قافلوں کی صورت میں سرحد پار کرتے ہر روز فورٹ عباس پہنچتے تھے۔ ہزاروں مہاجر دوران ہجرت ہی فوت ہو گئے جو مہاجر جہاں فوت ہوا اسے وہیں دفن کر دیا تھا۔ یوں تحصیل فورٹ عباس میں ہزاروں مہاجرین کی نعشیں دفن ہیں۔ جو آزاد وطن کی بہاروں سے لطف اندوز ہونے سے قبل ہی آزاد سرزمین میں سما گئے۔ قبروں کے نشان مٹ گئے۔ لیکن تاریخ میں انکا نام باقی ہے۔ مسلمانوں کے قافلے پیدل، گاڑیوں، ٹرکوں اور ٹرینوں پر سوار ہو کر پاکستان آتے رہے۔ نواب بہاولپور نے ریاست میں ری ہبلی ٹیشن فنڈ قائم کیا تھا جس کا نصف ریاست میں آنے والے مہاجرین پر خرچ کیا جاتا اور نصف قائداعظم کے ریلیف فنڈ میں جمع ہوتا۔ مہاجرین قلعہ پھولڑہ کے اردگرد پڑاؤ ڈالتے تھے فورٹ عباس کی انتظامیہ اور شہری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مہاجرین کے کھانے کا بندوبست کرتے اور دیگر ضروریات کی اشیاء انہیں فراہم کی جاتیں اور بعد ازاں یہ مہاجرین بذریعہ ٹرین آزاد وطن کے دیگر شہروں میں آبادکاری کیلئے روانہ ہو جاتے۔ راقم کو کئی شہروں میں ایسے لوگ ملے ہیں جو مہاجر ہو کر سب سے پہلے فورٹ عباس پہنچے تھے اور یہاں سے وہ اس شہر میں پہنچے جہاں اب آباد ہیں۔

فورٹ عباس میں اعلان آزادی کس طرح سنا گیا

1947ء میں فورٹ عباس ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ اس وقت اس کی آبادی چند ہزار پر مشتمل تھی۔ یہاں سرشام ہی رات کی تاریکی قبضہ جمالیتی تھی۔ لوگ جلد نیند کی آغوش میں چلے جاتے تھے۔ 13 اگست کی شب قصبہ کے چوراہوں میں حسب معمول مٹی کے تیل سے جلنے والے گیس لیمپ لٹکے ہوئے تھے لیکن گھروں میں سرسوں کے تیل سے جلنے والے دیئے اور لالٹینیں رات گئے تک روشن تھیں فورٹ عباس کے تمام بزرگ اور جوان نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد گھروں کو جانے کی بجائے مسجد میں جاگ کر ذکر اذکار اور نوافل اور تلاوت میں مشغول تھے۔ شب قدر کے ساتھ ساتھ اس شب کو مسلمان کے عظیم آزاد وطن کے قیام کا اعلان ہونا تھا۔ اعلان آزادی رات بارہ بجے ریڈیو پر سنایا جانا تھا۔ اس وقت شہر میں صرف ایک ہی ریڈیو سیٹ تھا جس کے مالک چوہدری محمد علی تھے۔ جو بعد میں چیئرمین اور ایم پی اے بھی بنے غلہ منڈی میں انکی دکان کے باہر خصوصی طور پر پانی کا چھڑکاؤ کرایا گیا تھا۔ چارپائیاں، کرسیاں، موڑھے اور بنچ بچھائے گئے تھے۔ جوں جوں وقت قریب ہو رہا تھا انتظامیہ اور شہر کے لوگ ریڈیو کے اردگرد جمع ہو رہے تھے۔ بارہ بجے کے ساتھ ہی ریڈیو پر مصطفی ہمدانی کی گرجدار آواز گونجی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "یہ ریڈیو پاکستان ہے"

یہ سنتے ہی ہر طرف پاکستان زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے۔ اس اعلان کے بعد تلاوت قرآن مجید ہوئی جو اس سے قبل صرف ہر جمعرات کو آٹھ بجے شب دہلی ریڈیو سے نشر ہوا کرتی تھی۔ تلاوت کلام مجید کے بعد عبدالعزیز سیالکوٹی کا یہ ترانہ نشر کیا گیا۔

بسم اللہ بسم اللہ کہہ کے رب دا نام دھیاواں ... پھر درود محمد اتے خوشیاں نال پہنچاواں
قائداعظم توں میں اپنی جندڑی گھول گھماواں ... جیہے دھاڑے ملی آزادی دل وچ خوشیاں مناواں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ریڈیو پر نشر ہونے والے اس پہلے نغمے کو صحرائی گورداسپوری نے لکھا تھا۔ ریڈیو سے اعلان آزادی سننے کے بعد ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لنگر تقسیم ہوئے، مٹھائیاں بانٹی گئیں، نوافل پڑھے گئے، اس رات شب قدر تھی اس لیئے تمام رات عبادت میں گزری آزادی کے پہلے یوم تمام مسلمان شاداں اور فرحاں تھے اور ہندوؤں کے منہ لٹکے ہوئے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد ہندوؤں کی بھارت روانگی:

تقسیم ہند کے اعلان کے بعد جوں جوں آزادی کی تاریخ قریب آرہی تھی مقامی ہندو ساہوکاروں نے یہاں سے ہجرت کرنا شروع کردی تھی۔ ہر صبح پتہ چلتا کہ رات کو فلاں ہندو بھارت فرار ہوگیا ہے۔ اعلان آزادی کے بعد شہر و علاقہ کے تمام ہندو ہجرت کیلئے تیار ہو گئے۔ اعلان آزادی کے بعد عید الفطر گزری۔ عید کے دوسرے روز علاقہ کے تمام ہندو ایک مقام پر جمع ہوئے۔ جو نقد اور ساز و سامان اٹھا سکتے تھے اٹھایا اور دن کے اجالے میں قافلے کی صورت میں بارڈر کی طرف روانہ ہو گئے جب یہ ہندو مہاجرین جا رہے تھے تو کسی نے انہیں اف تک نہ کہا بڑے آرام و سکون کے ساتھ بغیر کسی گزند پہنچے ہندو یہاں سے بھارت منتقل ہو گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ چند شاطر قسم کے مسلمانوں نے ہندوؤں کو بلیک میل کیا اور 266/HR کے پٹھانوں کو بلا کر ہندوؤں کو ڈرایا کہ یہ تمہیں قتل کر دیں گے کچھ دے دلا کر اپنی جان بچاؤ۔ ہندوؤں سے مال بٹورنے کے بعد مسلح پٹھانوں کو یہ کہہ کر واپس بھجوا دیا کہ حکومت نے کہہ دیا ہے کہ کسی ہندو کو نقصان نہ پہنچایا جائے ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی جائیدادیں مسلمانوں کو کلیم میں الاٹ ہوئیں۔

محمد علی جناح کو قائداعظم کے نام سے پکارا جانے لگا:

پاکستان میں پہلی دستور ساز اسمبلی نے 12 اگست کو اسمبلی میں قرارداد پیش کی جس کے ذریعے یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ آئندہ محمد علی جناح کو قائداعظم محمد علی جناح کے الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا جائے گا یہ قرارداد لیاقت علی خان نے پیش کی تھی۔ جسے منظور کیا گیا۔

14 اگست 1947ء: 14 اگست کا دن ہر پاکستانی مسلمان کیلئے نئی زندگی کا پیامبر بن کر طلوع ہوا۔ اس سورج کی ہر کرن برصغیر کے مسلمانوں کو مبارکباد دے رہی تھی۔ ہر مسلم کے چہرے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پر عجیب قسم کی خوشی وطمانیت تھی۔ ہر مسلمان کا دل خوشی کے ساتھ گواہی دے رہا تھا کہ اب اس کا مستقبل محفوظ اور تابناک ہے۔ ہر مسلمان اپنے خدا کے حضور اپنے لبوں پر شکرانے کے الفاظ لیئے سجدہ میں گرا ہوا تھا۔ صبح 9 بجے پاکستان کے قافلے پیادہ، بیل گاڑیوں، ٹرکوں اور ریل گاڑیوں پر سوار ہو کر پاکستان آنے لگے۔

قیام پاکستان دنیا کا انوکھا واقعہ: لندن ٹائمز نے 18 اگست 1948ء کو اپنی ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ ''گذشتہ پچاس سالوں میں دنیا میں شہری فسادات میں جتنے افراد ہلاک یا زخمی ہوئے ان سے کہیں زیادہ ہندوستان کے اندر ایک ماہ میں لوگ موت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ تقسیم ہند تاریخ انسانیت کا انوکھا اور اچھوتا واقعہ ہے۔ 20 لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ ایک کروڑ مسلمانوں نے ہجرت کی پورے ہندوستان کے مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن تمام مسلمان پاکستان میں شامل نہ ہو سکے۔ مشرقی پنجاب، یوپی، مشرقی، بنگال اور کشمیر میں بھارتی سورماؤں نے مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی۔ بچوں کو نیزوں کی انی پر چڑھایا زبردستی چھین کر عورتوں کو اپنے گھر میں رکھا آج ہزاروں عورتیں ہندوؤں اور سکھوں کی بیویاں بن کر بچے جن رہی ہیں۔''

احمد پور شرقیہ کے مولانا محمد حنیف 1990ء میں بھارت گئے تو ایک عورت نے جسے ہندو نے چھین لیا تھا خاکروب کے گھر سے نکل کر مولانا سے پوچھا کہ اسلام میں اب ایک بھی محمد بن قاسم نہیں۔ مسلمان بھارت میں شودر سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔

ریاست بہاولپور کا اختتام اور وحدت مغربی پاکستان میں شمولیت: قیام پاکستان کے وقت ریاست کے الحاق کے بعد 1955ء میں جب ون یونٹ کی تشکیل کا وقت کا آیا تو نواب بہاولپور نے گورنر جنرل غلام محمد کے ذریعے حکومت پاکستان سے ایک معاہدہ کیا۔ جس کے تحت 32 لاکھ روپے سالانہ وظیفہ کے عوض نواب بہاولپور نے 14 اکتوبر 1955ء کو اپنے تمام اختیارات، ریاست کے تمام علاقے اور فوج حکومت پاکستان کے سپرد کر دی۔ یوں پاکستان کے تمام صوبے ریاستوں کو ملا کر ون یونٹ وحدت مغربی پاکستان بنایا گیا۔ اس طرح ریاست بہاولپور عباسیوں کا اڑھائی سو سالہ دور حکومت ختم ہو گیا۔

1955ء میں ریاست کے اختتام پر نواب بہاولپور کا عوام کے نام آخری پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

''میرے خاندان اور آپ کے مابین جو تعلقات پچھلی صدیوں سے چلے آرہے ہیں ان کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ میں اس وقت محبت اور استحسان کے پرخلوص جذبات کے ساتھ آپ کی محبت، تعظیم، وفاداری، اور تعاون کا جو کم وبیش

پچاس سال تک میرے ساتھ روا رکھا اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے آپ پر بھروسہ ہے اپنے محبوب وطن پاکستان کے ساتھ اپنی دوستی اور وفاداری میں آپ کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ میری دعا ہے کہ رحمٰن رحیم آپ پر ہمیشہ اپنا فضل وکرم فرمائے اللہ آپ کا حامی وناصر ہو اور آپکو ہمیشہ سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)''

ریاست بہاولپور اور ریاست بیکانیر: ریاست بہاولپور کے ساتھ ساتھ ریاست بیکانیر کا علاقہ تھا۔ 1965ء سے قبل دونوں علاقے کے لوگ بلاروک ٹوک ایک دوسرے ملک کی سرحدیں عبور کر کے ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان چلے جاتے تھے۔ ان دنوں دونوں طرف کے سرحدی حکام اتنی سختی نہ کرتے تھے۔ بہت سے ڈاکو ہندوستان میں ڈاکہ ڈال کر مال اسباب لوٹ کر پاکستان میں آجاتے تھے اور فورٹ عباس پہنچ کر سامان چوری فروخت کرتے انڈین، شراب، الائچی، سبز چائے، کپڑا، چاندی اور دیگر اشیاء ضرورت عام طور پر فروخت ہوتی تھیں۔ انڈیا کا خطرناک جگمال ڈاکو ایک ہندو سیٹھ کی لڑکی کو اٹھا لایا۔ اور پاکستان کے چولستان میں مقیم ہو گیا۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں سے اس ڈاکو کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ کئی اضلاع کی پولیس نے مل کر جگمال ڈاکو کو گھیر کر گرفتار کیا اور ہندو سیٹھ کی لڑکی کو برآمد کیا۔ جب لڑکی سے واپس والدین کے پاس جانے کو کہا تو لڑکی نے انکار کر دیا۔ کہ جگمال نے مجھے اپنی بیٹی بنا رکھا ہے

اور میں ایسے شفیق اور مہربان منہ بولے باپ کو نہیں چھوڑ سکتی۔ میں اپنے حقیقی والدین کو بھول چکی ہوں۔ لیکن پولیس کی نگرانی میں اس لڑکی کو بھارتی حکام کے حوالے کر دیا گیا۔ بعد میں سرحدی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حکام کی سختی اور حساس اداروں کے قیام کے بعد متذکرہ سلسلہ ماند پڑ گیا۔ بہاولپور اور بیکانیر کے حکمرانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے۔

پاکستان دولخت نہ ہوتا: ریاست بہاولپور کے آخری نواب سر محمد صادق بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ حکومت پاکستان نے ان کی صلاحیتوں کی قدر نہ کی۔ قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد انہیں اگر پاکستان کا گورنر جنرل بنا دیا جاتا تو ہمارا ملک پاکستان نہ آئینی بحران کا شکار ہوتا اور مشرقی پاکستانیوں میں احساس محرومی نہ پیدا ہوتا۔ اور پاکستان مضبوط مستحکم رہتا اور کبھی دولخت نہ ہوتا۔ قائداعظم کے بعد انکا جانشین غلط منتخب ہوا جس کا خمیازہ پاکستان دولخت ہونے کی صورت میں نمودار ہوا۔ اس سنگین غلط قومی فیصلے کی سزا آج تک پوری قوم بھگت رہی ہے۔

باب ہفتم

تاریخی قلعے اور چولستان

قلعہ کے لفظی معنی گڑھی حصار یا وہ محفوظ جگہ یا عمارت جہاں بادشاہ یا فوجی رہ رہے ہوں۔ پہلا قلعہ کب کیسے اور کس نے بنایا کچھ پتہ نہیں لیکن قلعہ کی ضرورت کسی غریب کو نہیں پڑی۔ بلکہ حکمران طبقہ نے خود کو محفوظ کرنے اور اشرف المخلوقات ظاہر کرنے کیلئے قلعہ بنائے۔ ریاست بہاولپور میں پچاس کے قریب قدیم قلعوں کے آثار یا تذکرے ملتے ہیں۔ یہ سب قلعے ایک جیسے نہیں۔ مختلف طرز تعمیر اور چھوٹے بڑے سائز پر مشتمل ہیں۔ وادی ھاکڑہ میں موجود قلعے دریائے ھاکڑہ ماضی کی داستانیں اپنے سینوں میں چھپائے کھڑے ہیں۔ سبک رفتار گاڑیوں نے دنوں کے فاصلے گھنٹوں اور گھنٹوں کے فاصلے منٹوں میں طے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ اس لیئے اب قلعوں کی ضرورت موخر ہو چکی ہے اب یہ قلعے صرف آثار قدیمہ کے طور پر ہی محفوظ ہیں۔ تحصیل فورٹ عباس میں واقع قدیم تاریخی قلعوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

قلعہ ولہر۔ سردار گڑھ: وادی ھاکڑہ کے آغاز پر پاک بھارت سرحد کے قریب ولہر کے مقام پر ایک قلعہ تھا۔ نواب مبارک علی خاں عباسی نے ولہر کا علاقہ بیکانیر ریاست کے حکمران سے پٹہ پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حاصل کیا تھا۔ قلعہ کے پرانے کھنڈرات پر دوبارہ تعمیر شروع کی تو بیکانیر کے راجہ جگ سنگھ نے نواب کو قلعہ کی تعمیر سے منع کیا نواب نے قلعہ کی تعمیر روکنے سے انکار کر دیا تو مہاراجہ جگ سنگھ نے اپنے آفیسر سردار مول چند براہیلا کو بھیج کر ولہر کا علاقہ واپس لے لیا۔ نواب بہاولپور نے خیر محمد خاں، میر خاں پرجانی اور اکرم خان ربانی کو فوج دیکر بھیجا انہوں نے قلعہ کے حصول کیلئے جنگ شروع کی۔ بیکانیر کی فوج بھاگ گئیں اور ولہر کا علاقہ ریاست بہاولپور کے قبضہ میں آ گیا۔ نواب بہاولپور نے یہاں قلعہ دوبارہ تعمیر کرایا۔ اور اس کا نام سردار گڑھ رکھا۔ 1866ء میں اس قلعہ پر تین توپیں نصب تھیں ایک توپ پر لگی پیتل کی تختی پر یہ تحریر تھا۔ مہاراجہ دھیرج، مہاراجہ سری دوراورن سگھ جیو سمبت 1797ء اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ توپ بیکانیر کے مہاراجہ کی تھی۔ قلعہ سردار گڑھ نہایت ہی فراخ اور مضبوط تھا۔ بہاولپور کے مصنف نے قلعہ سردار گڑھ کی بے حد تعریف کی ہے۔ یہ قلعہ پختہ اور خام اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ اس وقت قصبہ ولہر میں قلعہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں بلکہ اب تو بنیادوں تک کا پتہ نہیں چلتا یہ تحصیل فورٹ عباس کا پہلا قلعہ تھا۔ اب ولہر کا قصبہ موجود ہے۔

بستی پھولڑہ اور قلعہ: قلعہ پھولڑہ ایک نہایت ہی قدیم تاریخی قلعہ ہے۔ یہ کب اور کس نے بنایا اسکے بارے میں درست طور پر معلوم نہیں ہو سکا اس کے بارے میں مختلف روایات تاریخی کتب سے اور پرانے بزرگوں کے حوالے سے درج کی جا رہی ہیں۔

1. قلعہ پھولڑہ کے بارے میں سب سے پہلی تحریر یہ ہے کہ 1398ء میں امیر تیمور نے دیگر قلعوں کے ساتھ اس قلعہ کو فتح کیا دوسری روایت کے مطابق شیر شاہ سوری نے ہمایوں پر حملہ کیا تو اس نے راہ فرار اختیار کی اور قلعہ پھولڑہ میں پناہ حاصل کی۔ شیر شاہ سوری اس کی تعاقب میں 1540ء میں یہاں آیا۔ تو ہمایوں یہاں سے فرار ہو کر مروٹ اور بعد ازاں عمر کوٹ پہنچ گیا شیر شاہ نے اس قلعہ کی مرمت کرائی۔

2. اس قلعہ کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہ بیکانیر ریاست کے بانی بیکا سنگھ کی حکمرانی سے پہلے کا تعمیر کردہ ہے بعد ازاں یہ علاقہ بیکانیر ریاست کی عمل داری میں آ گیا۔ معروف اطالوی ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر تساوری نے اس قلعہ کا بانی دکھو پھلانی کو قرار دیا کہ یہ اس وقت اس علاقہ کا حکمران تھا اس قلعہ کے بارے میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ یہ دکھو پھیلانی کی رہائش گاہ بھی رہا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

3. محمد علی کھرل ساکن 277/HR نے راقم کو بتایا کہ میں نے تاریخی طور پر بزرگوں سے سنا ہے کہ مہاراجہ بیکا سنگھ کی اولاد میں رائے جوندھر نامی مہاراجے کے دو بیٹے تھے ایک کا نام پھول را اور دوسرے کا نام ولارا تھا۔ ولہر اور پھولڑہ کے قلعوں کی نام ان دونوں کے ناموں پر رکھے گئے ولارا بگڑ کر ولہر اور پھول راہ بگڑ کر پھولڑہ بن گیا۔ جس طرح مہروٹ کا نام بگڑ کر مروٹ بن گیا۔

4. اس قلعہ کے بارے میں پانچ پھولاں شہزادی اور جانی چور کی کہاوتیں بھی پرانے لوگوں میں مشہور ہیں۔

5. قائم خاں اربانی کے بیٹے اکرم خاں اربانی نے 1767ء میں اس قلعہ کو از سر نو تعمیر کرایا تھا۔ یہ ریاست کے دوسرے نواب مبارک خاں عباسی کا دور تھا۔

6. قلعہ پھولڑہ کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہ شہزادی پھول کماری نے بنایا تھا۔

7. قلعہ کے کھنڈرات سے ایک سکہ ملا جس پر ہندی میں پھول سنگھ جی مہاراج تحریر تھا لوگ کہتے ہیں کہ پھول سنگھ نے اسے بنایا۔

قلعہ پھولڑہ: اس قلعہ کی خصوصیات یہ ہے کہ اسکی فصیل عمارت اور اندر باہر دونوں طرف سے پختہ ٹائل اینٹوں سے بنائی گئی تھی۔ قلعہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والی چھوٹی اینٹیں بستی کے قریب بھٹیوں میں پکائی گئی تھیں۔ عرصہ دراز تک یہ بھٹیاں موجود رہیں۔ لیکن اب ناپید ہیں۔ قلعہ کے جنوب مشرقی کونہ پر تین منزلہ عمارت بنی ہوئی تھی۔ اس کی اوپر والی منزل پر ایک خوبصورت بنگلہ تھا اس بنگلہ کی عمارت پر تحریر تھا۔

مالک محمد اکرم خاں داؤد پوترہ دوشنبہ رمضان 1166 ہجری

قلعہ کے اندر 118 فٹ گہرا اور چار فٹ چوڑا کنواں تھا۔ اس کا پانی میٹھا تھا۔ قلعہ کے اندر چاروں کونوں پر مینار تعمیر کیئے گئے تھے۔ 1827ء میں آنے والے ایک سیاح نے لکھا تھا کہ قلعہ کے باہر تین کنوئیں تھے۔ قلعہ کے تین کونوں پر توپیں نصب تھیں۔ قلعہ کا باقاعدہ میں گیٹ تھا جس پر بہت وزنی لوہے کا دروازہ لگا ہوا تھا۔ دروازے کے باہر کی طرف نوکدار سلاخیں لگی ہوئیں تھیں تا کہ ہاتھی اس دروازے کو اپنی ٹھوکر نہ مارے۔ اگر ٹھوکر مارے تو نوکیلی سلاخوں سے اس کا پاؤں زخمی ہو جائے دروازے پر گولہ باری کے نشان تھے یہ دروازہ اس پر لگی ہوئی سلاخیں اور گولہ باری کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نشان راقم نے خود دیکھے ہیں۔صدو خاں نے بتایا کہ ہر قلعہ کیساتھ ایک مینار ہوتا تھا جس کی چوٹی پر بنولوں اور سرسوں کا تیل ڈال کر آگ روشن کی جاتی تھی تا کہ رات کر پتہ چل سکے کہ قلعہ کس سمت پر ہے۔قلعہ کی فصیل کافی چوڑی ہے جس میں ریت اور مٹی بھری ہوئی تھی۔تا کہ گولہ باری اثر نہ کرے۔مہر محمد بخش نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا ہے کہ بزرگ بتاتے ہیں کہ قلعہ کے میناروں پر لمبی لمبی رسیوں کے ساتھ گھنگرو اور جھانجھریں باندھی گئیں تھیں۔ہوا کے جھونکوں میں جب رسیاں ہلتیں تو گھنگروں اور جھانجھروں کی عجیب دل کو لبھانے والی موسیقی پیدا ہوتی تھی۔مہر صاحب نے قلعہ سے ملنے والے ایک سکہ کے بارے میں بتایا کہ اس پر پھول مہاراج بہادر بکری 179 درج تھا ایک اور سکہ جو یہاں سے ملا اس پر محمد بادشاہ 1150 ہجری درج تھا۔قلعہ کی تعمیر میں جنگلی کریر کی لکڑی استعمال کی گئی تھی۔اس لکڑی کو سینکڑوں سال گذرنے کے باوجود دیمک نقصان نہیں پہنچا سکی قلعہ کے محفوظ خانوں سے بندوق اور توپ کے گولے اور گولیاں برآمد ہوئیں۔بارشوں کے بعد قلعہ کے کھنڈرات سے سونے، چاندی کے زیورات استعمال کے برتن اور دیگر اشیاء برآمد ہونے کی بھی اطلاعات موجود ہیں۔قلعہ کے اندر خزانہ موجود ہونے کی روائت بھی مسلسل چلی آرہی ہے۔قلعہ کے اندر اژدھا کی موجودگی کے بارے میں بھی مختلف مرد و خواتین نے دعویٰ کیا ہے۔چارلس میسن نے تحریر کیا ہے کہ پھولڑہ، مروٹ اور موج گڑھ قابل ذکر تجارتی قصبے ہیں۔قلعہ کے اردگرد بستی پھولڑہ قلعہ کے قیام سے ہی چلی آرہی ہے۔مہر محمد بخش نے بتایا کہ مہر برادری نوابان بہاولپور کے ساتھ ہی سندھ سے ہجرت کر کے آئی تھی۔اور قلعوں کی حفاظت اس نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ہماری برادری کا آخری کاردار مہر بخش خاں تھا اس قدیم بستی سے سینکڑوں لوگ ہجرت کر کے دیگر دیہات میں پہنچ چکے تھے۔لیکن سینکڑوں سال گذرنے کے باوجود بستی پھولڑہ میں اب بھی مہر برادری کے گھر سب سے زیادہ ہیں۔بستی پھولڑہ میں قلعہ کے علاوہ ایک شاہی مسجد اور اس کے علاوہ پانچ دیگر مساجد بھی ہیں۔حاجی شیر شاہ کے مزار کے علاوہ تین مزار مزید بھی پائے جاتے ہیں جو قبرستان کے بالکل قریب ہیں۔سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ پھولڑہ کی تمام مساجد میں محراب موجود نہیں انکا صرف نشان ہے۔شاہی مسجد میں بھی محراب نہ تھا۔1990ء میں اس میں محراب بنایا گیا تو شاہی مسجد کے خطیب وامام حافظ فتح محمد نے استخارہ کیا تو انہیں خواب میں

حکم دیا گیا کہ اس مسجد کو مسمار نہ کریں۔ اسے اسی حالت میں رہنے دیں۔ بادشاہی مسجد کے احاطے میں بھی ایک قبر موجود ہے جو اس وقت کے معمار کی ہے جس نے مسجد کی تعمیر کی تھی۔ 1999 میں پرانی تاریخی مسجد شہید کر کے نئی بڑی مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق پھولڑہ کا قبرستان تقریباً چار پانچ صدیاں پرانا ہے۔ بہت سے لوگوں کے آباؤ اجداد یہاں دفن ہیں۔ خیر پور ٹامیوالی، مروٹ، فورٹ عباس اور دیگر دیہی علاقوں کے لوگ وصیت کے مطابق اپنی میتوں کو دفن کرنے کیلئے پھولڑہ قبرستان میں لاتے ہیں۔ پھولڑہ کے مزارات کی تفصیل۔

1. ایک مزار کا گنبد گرا ہوا ہے اس مزار میں سلطان لاڈ شہید دفن ہیں۔ 2. ایک اور مزار ہے جس کا نصف حصہ گر چکا ہے اور نصف موجود ہے وہ دلیل خان مہر کا ہے دلیل خان مہر کی بہادری کا قصہ مقامی طور پر بہت مشہور رہا ہے۔ یہ اس علاقہ میں نواب بہاولپور کی نوجوں کا کمانڈر تھا اس نے قلعہ انوپ گڑھ کو فتح کیا یہ فتح کا جشن منا رہا تھا کہ ایک مخالف نے بندوق کا فائر کر کے شہید کر دیا۔ یوں انوپ گڑھ پر قبضہ برقرار نہ رہ سکا۔ 3. پھولڑہ میں سب سے چھوٹے سائز کا مزار دھنن شہید کا ہے یہاں مزار پر کافی مقدار میں پسا ہوا نمک پڑا رہتا ہے لوگ اس نمک کو بطور تبرک لے جاتے ہیں۔ اس مزار کو گرا کر نیا تعمیر کیا گیا ہے۔ 4. حاجی شیر شاہ کا مزار بھی پھولڑہ میں موجود ہے یہاں ہر سال مارچ میں میلہ لگتا ہے۔ بستی پھولڑہ کو پختہ سڑک جاتی ہے اس کے قریب 1981ء میں جوڈیشل جیل تعمیر ہوئی محکمہ بلڈنگ کے ملازمین کی رہائش گاہیں بھی پھولڑہ روڈ پر واقع ہیں۔ پاک بھارت سرحد پر نصب لائٹوں کا نظارہ بستی پھولڑہ سے کیا جا سکتا ہے۔ 5. گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کی نئی عمارت 2003 میں پھولڑہ روڈ پر تعمیر ہوئی۔ رینجر پبلک سکول کا قیام بھی اسی علاقہ میں ہوا۔ کمرشل کالج کے لئے چار ایکڑ اراضی اسی روڈ پر مختص ہے۔ جہاں نئی عمارت تعمیر کی جائے گی۔

قلعہ پھولڑہ کا انہدام : یہ قلعہ انتہائی خوبصورت اور تاریخی قلعہ تھا۔ اس قلعہ کے ارد گرد رہنے والے لوگوں اور ڈیزٹ رینجرز کے جوانوں نے اس قلعہ کی عمارت کو تباہ و برباد کیا۔ خود غرض لوگوں نے اس تاریخی ورثہ سے اینٹیں اور شہتیر نکال کر اپنے مکان تعمیر کیے۔ قیام پاکستان سے لیکر آج تک اس قلعہ کو منہدم کرنے کا سلسلہ جاری ہے قلعہ کے زمین بوس ہونے سے تین روز قبل ایک سبز پوش درویش کو قلعہ کی دیوار کو تین بار چومتے اور پھر الٹے پاؤں واپس جاتے ہوئے دیکھا گیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بارشوں نے قلعہ کی دیواروں کونقصان پہنچایا۔2 اگست 1992ء کوتقریباً 11 بجے دن قلعہ کی تین منزلہ عمارت زبردست دھماکے کے ساتھ گرگئی۔قلعہ کی تین منزلہ عمارت کے گرنے سے پہلے درجن بھر مرد وخواتین اسکی دیواروں سے اینٹیں نکال کراس کی جڑیں کھوکھلی کر رہے تھے۔کیونکہ چند یوم قبل ایک شخص کوسونے کا سکہ ملا تھا۔درجن بھرلوگ خزانے کی تلاش میں کھدائی کر رہے تھے۔ کہ قلعہ نے اپنے برباد کرنے والوں سے زبردست انتقام لیا۔تین افراد موقع پر جان بحق اور چار شدید زخمی ہوئے۔قلعہ کی عمارت میلوں تک دور دور سے نظرآتی تھی۔روہی کے لوگ قلعہ کودیکھ اپنی سمت کارخ متعین کرتے تھے۔قلعہ کی ایک دیوار گرنے سے بچ گئی تومقامی انتظامیہ نے لوہے کی رسیوں سے دیوارکوجکڑ کرٹریکٹروں کے ذریعے جھٹکے دے دے کرگرایا۔راقم سمیت ہزاروں لوگ موجود تھے۔راقم نے قلعہ کی دیواروں کوگرانے والے جھٹکے اپنے دل پرمحسوس کیے اور بندہ نے اس وقت یہ کہا تھا کہ میرے شہر کے نام کا ایک حصہ فورٹ کوگرا کرلوگوں نے عاقبت نااندیشی کا مظاہرہ کیا۔عباس توفورٹ عباس میں بہت ملیں گے لیکن اب فورٹ کا بننا محال ہے۔

یہ قلعہ صدیوں تک بیرونی حملہ آوروں کے خطرات سے محفوظ رہا لیکن وہ اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں زمین بوس ہوگیا جولوگ قلعہ کی حفاظت کا ذمہ لیکر اسکے اردگرد بستے تھے ان کی نسلوں نے اسے انجام تک پہنچا یا دیا۔تاریخی ورثے کوضائع کر کے ایک تاریخ ضائع کردی۔

قلعہ میرگڑھ : یہ اتنا خوبصورت قلعہ ہے جوفورٹ عباس سے تقریباً 12 میل کے فاصلے پر ہے۔اس قلعہ کے بلند برج ہیں اسکو 1799ء میں سردار جام خاں کے فرزند نورمحمد خاں نے تعمیر کرایا تھا۔چوڑی فصیل اور بھاری برجوں میں کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔جبکہ بیرونی دیواریں پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں۔بہت بڑا دروازہ اور سات مینار تعمیر کیے گئے جن میں ایک برج پختہ تھا۔اس کے دو دروازے تھے اندر بڑے کمرے تھے۔جومسمار ہو چکے تھے قلعہ کے ایک دروازے پر 1874ء میں ذیل عبارت درج تھی۔

نگاہ براد لطف یزدانی است — دگر سایہ شاہ جیلانی است

قلعہ میرگڑھ زدہ بنائے گرفت — کہ ہرکس بدیدن شعائے گرفت

شود غوث اعظم نگہبان او — براندیشی خوار و پرشیان او

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلعہ شاہ جیلانی کے مرید کا ہوگا قلعہ کے اندر میٹھے پانی کا کنواں تھا۔ جو خشک ہو گیا۔ قلعہ کے باہر نو کنویں تھے جو میٹھے پانی کی تلاش میں کھدوائے گئے تھے۔

قلعہ جام گڑھ : یہ قلعہ 1788ء میں جام خاں معروفانی نے تعمیر کرایا۔ یہ قلعہ میر گڑھ اور مروٹ کے درمیان چک 303/H-R کے برابر واقع ہے۔ اس کی بیرونی فصیل پختہ تھی اور اس کے چاروں کونوں پر مینار تھے۔ اقامت گاہیں تھیں جو کھنڈر بن گئیں جام خاں کے فوت ہونے کے بعد یہ قلعہ مسمار ہونا شروع ہو گیا۔ اس علاقے کا زیر زمین پانی بہت کھاری تھا جو قلعہ کی تباہی کا باعث بنا۔

قلعہ مروٹ : قدیم مروٹ دریائے ھاکڑہ کی پرانی گزرگاہ پر ایک بلند ٹیلے پر واقع ہے۔ اس قلعہ کا معمار چتوڑ کا حاکم راجہ مہروٹ تھا۔ یہ قلعہ دہلی اور ملتان جانے والے کچی شاہراہ پر اہم پڑاؤ تھا۔ تجارتی قافلے یہاں آتے جاتے ٹھہرے تھے۔ اس قلعہ کے بارے میں معتدد کتابوں میں درج ہے کہ 273 قبل مسیح جب اشوک تخت نشین ہوا تو اس وقت یہ ہندو مت لکشمی ناتھ جی کے مندر اور شیو جی کے مندر کے طور پر بہت مشہور تھا۔ یہاں پارس ناتھ کا مندر بہت ہی تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ جس میں جین مت کے پیروکار پراتھنا کے لیے ہندوستان کے کونے کونے سے آیا کرتے تھے۔ اس میں اوتاروں کی مورتیاں موجود تھیں۔ پتھروں اور دھاتوں کے مجسمے بھی تھے۔ اس مندر کا پروہت یعنی گرو قدیم دستور کے مطابق جتی ہوتا تھا۔ یعنی شادی نہیں کر سکتا تھا۔ اور اپنا جانشین بھی اپنے چیلوں ہی سے نامزد کرتا تھا۔ اس مندر کے پروہت کی تحویل میں علاقے اور مندر کے بارے میں سنسکرت اور ہندی زبان میں کئی دستاویزات تھیں اس مندر کے بارے میں مختلف تاریخی واقعات کو یکجا کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

1- 1189 میں شمش الدین نے ملتان اور اوچ پر حملہ کیا تو ملتان فتح کرنے کے بعد (اوچ شریف) پر چڑھائی کی تو اس علاقہ کا حکمران ناصر الدین قباچہ ان دنوں قلعہ مروٹ میں مقیم تھا۔ یہ قلعہ اس وقت بہت بڑی فوجی چھاؤنی اور جنگی مرکز تھا۔ قباچہ کو اوچ کے محاصرے کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے وزیر معین الملک حسین اشعری کو ہدایت کی وہ تمام زر و جواہر خزانہ بھکر منتقل کر دے۔ اور خود بھی بھکر جا پہنچا۔

2- 1540ء میں ہمایوں نے شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی تو راجپوتانہ

کے ریگستان سے ہوتا ہوا قلعہ پھولڑہ پہنچ کر پناہ حاصل کی لیکن شیر شاہ کے تعاقب کا سن کر ہمایوں قلعہ مروٹ جا پہنچا۔1542ء میں ہمایوں کی بیوی حمیدہ بیگم کے بطن سے اکبر کی ولادت ہوئی۔

3- شہنشاہ اکبر کے زمانے میں لکھی ہوئی کتاب آئین اکبری جو ابو فضل نے لکھی تھی اس میں درج ہے کہ قلعہ مروٹ میں دو سو گھڑ سوار ایک ہزار پیادہ فوج مقرر تھی۔اس قلعہ کے لیے 54 ہزار پانچ سو بیگھے زمین بھی وقف تھی۔ یہ اراضی اتنی زرخیز تھی کہ ان دنوں اس کی آمدنی دو لاکھ چار ہزار ٹکے تھی۔ 4- قلعہ کے بڑے دروازے پر ہندی میں تحریر تھا۔

''سمبت1548ء پر کھی پوہ سوری مروٹ پاتھا ملک جام سومرا کوٹ پکھی کھیل پھرائی''۔اس قلعہ کی ایک داستان عمر سومرو کے بارے میں بھی زبان خاص و عام ہے۔

5- اس قلعہ کو سوڑھا راؤ نے بھی مرمت کرایا تھا۔سوڑھا ایک انصاف پسند اور عالی ظرف حکمران تھا اس کے متعلق بہت کچھ مشہور ہے ایک شعر اس کے بارے میں ہے۔

ہاکڑہ پھر بھی دیسی ندیاں وبیسن پور   نہ جایا نہ جمسی سوڑھا راؤ میر

ترجمہ : دریائے ھاکڑہ پھر بھی بہے گا اور ندیاں بھرپور ہو کر بہیں گیں مگر سوڑھا راؤ جیسا حاکم نہ پہلے پیدا ہوا نہ پھر کبھی پیدا ہوگا۔

6- نواب بھاول خاں ثالث نے قلعہ دار مروٹ کو بدعنوانیوں پر برطرف کر دیا اس نے دربار میں حاضر ہو کر استدعا کی کہ مروٹ دے دیں۔یا موت دے دیں۔اس کے اس سوال سے خوش ہو کر نواب نے اسے بحال کر دیا۔نواب مبارک نے بیکانیز سے لڑ کر یہ قلعہ حاصل کیا۔

7- مروٹ کے قریشی سید نے بتایا کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ اس قلعہ کو چار نام دیئے گئے تھے۔قلعہ مروٹ،قلعہ عمر کوٹ،قلعہ شمشاد،شمشاد نام کا ایک کافر بادشاہ اس قلعہ میں رہتا تھا اس نے حضرت علی شیر خدا کی جرات و بہادری کی داستان سن کر کہا کہ کوئی شخص انہیں پکڑ کر میرے دربار میں لائے ایک جن نے حضرت علی کو پکڑ کر دربار میں پیش کرنے کی حامی بھر لی۔جن تمام نشانیاں معلوم کر کے چلا گیا۔مقررہ مقام پر پہنچا تو وہاں حضرت علی کے صاحبزادے حضرت حنیف تھے جن انہیں اٹھا کر مروٹ لے آیا۔حضرت علی معجزاتی طور پر مروٹ آئے جن کے ساتھ لڑائی ہوئی آپ نے جن کو اٹھا کر قلعہ کی بلند دیواروں سے باہر پھینکا جن قلعہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے 3 کلومیٹر دور جا گرا۔ جس جگہ جن گرا تھا اس جگہ کو آج تک جن قصور کے نام سے پکارا جار ہا ہے۔ شمشاد بادشاہ نے حضرت علی سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک شیر ہر روز ایک انسان کو کھا جاتا ہے آپ ایک انسان لیکر مقررہ جگہ پہنچے۔ شیر آیا اور آپ کے قدموں میں لیٹ کر سلام کر کے پھر کبھی نہ آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ شمشاد بادشاہ نے ایک اور امتحان لینا چاہا اور کہا کہ ایک اژدھا ہر روز آتا ہے اور تمام مویشیوں کا دودھ پی جاتا ہے حضرت علی اژدھے کی آنے کی جگہ پر پہنچ گئے اژدھا معمول کے مطابق آیا اور آپ کے قدموں میں سر کو گرا کر سلام کر کے دوبارہ واپس نہ آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ شمشاد بادشاہ آپ کی کرامتوں اور رعب سے متاثر ہوا اور سرنگ کے ذریعے فرار ہونے کی کوشش کی حضرت علی نے سرنگ کو دبایا تو وہ بیٹھ گئی۔ اور شمشاد بادشاہ اس میں کچلا گیا ۔اس کی ایک بیٹی مروٹان زندہ بچ گئی۔ قریشی کا کہنا ہے کہ شمشاد کی بیٹی مروٹاں کے نام سے قصبہ مروٹ بنا۔ قلعہ مروٹ میں نوگزی قبر بھی موجود ہے

8- مشہور مورخ مسعودی ایک زمانہ میں سندھ اور ملتان آیا جامع الحکائیت میں درج ہے کہ جب محمود غزنوی چولستان سے گزر رہا تھا تو یہاں کے لوگوں نے دانستہ طور پر اسے غلط راستے پر ڈال دیا وہ بھٹک گیا اور پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر پھر رہا تھا کہ حضرت علی کی اولاد میں سے ایک سن رسیدہ شخص نے انکی مدد کی اور یوں محمود غزنوی ریگستان سے نکلنے میں کامیاب ہوا۔

9- قلعہ میں ایک مقام کو بیٹھک مولا علی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس قلعہ کی اہمیت ایک تاریخی مسجد سے بڑھ گئی ہے۔ جو شہنشاہ جلال الدین اکبر کے عہد میں تعمیر ہوئی۔ اس پر تحریر ہے کہ "بنا شد ایں مسجد مبارک در دور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی سلطان غازی شاہ محمود الملک حاکم محمد طاہر اہل فرمائش سید نصر اللہ 926 ہجری تمام شد"

اس مسجد میں ایک پتھر کی جائے نماز بھی رکھی ہوئی تھی اس پر انسانی ہاتھوں اور پاؤں کے نشانات کندہ تھے۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس پتھر پر حضرت علی نے نماز پڑھی تھی۔ انکی روحانی طاقت سے پتھر پر نشان پڑ گئے۔ اس پتھر کی زیارت کے لیے لوگ آتے تھے ضعیف اعتقاد کے لوگ ہر جمعرات کو آتے تھے یہاں میلہ کا سماں ہوتا تھا۔

10- اس مسجد میں ایک پتھر کا کشکول بھی موجود تھا۔ جس کو کشکول شاہ مرداں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مکھن کے پتھر کی زیارت بھی کی جاتی ہے اس پتھر کے بارے میں مشہور تھا کہ پہلے اونٹنی کے دودھ سے مکھن نکلتا تھا ۔ ایک بزرگ نے دودھ مانگا انکار پر بزرگ جلال میں آئے اور انکی ناراضگی کے باعث قریب پڑا ہوا مکھن پتھر بن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گیا۔ اور اونٹنی کے دودھ سے مکھن اس وقت سے نکلنا بند ہوا گیا۔

11- اوکاڑہ چھاونی سے بریگیڈیر خالد مقبول 1986 میں قلعہ مروٹ تشریف لائے۔ تو لوگوں کے ہجوم کو دیکھا کہ لوگ حضرت علی کے نماز پڑھنے کے نشانات والے پتھر کو سلام کر رہے ہیں۔ بریگیڈیر صاحب نے چیرمین یونین کونسل محمد یار لودھرا سے معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا۔ کہ ہندوؤں کے مویشی مسلمانوں کے مویشیوں کے ساتھ چرتا تھا ہندو اپنے مویشوں کی دیکھ بھال نہیں کر پاتے تھے۔ اس لئے ہندو ہندوستان سے پتھر پر نشانات بنوا کر یہاں لائے اور اس پتھر کو حضرت علی سے منسوب کر دیا۔ اور یوں سادہ لوح لوگ ہندوؤں کے اس چکر میں آ گئے۔ بریگیڈیر صاحب نے تمام سامان موقع پر نیلام کیا اور اس کی رقم غریب لوگوں میں تقسیم کر دی۔ فوجی آفیسروں نے یہاں ہندو پروہت کو جاسوسی کے الزام گرفتار کر لیا تھا۔ اس دن کے بعد یہاں پر جاری تمام خرافات ختم ہو گئیں

اچا کوٹ مروٹ دا ہیٹھ وگے دریا میں مچھی دریا دی تو بگلہ بن کے آ

دسویں صدی عیسوی کے ایک روز : گرمیوں کا موسم تھا چلچلاتی دھوپ میں حاکم مروٹ دلا ور سومرا اپنی فوج کے لیے خریدے گئے سیاہ اونٹ دیکھنے ولہر گیا تھا۔ بادشاہ کے نہ ہونے کے باعث بیگمات سون ماڑی قلعہ سے نکل کر آزادانہ گھوم پھر رہی تھیں۔ بیگمات کو دیکھ کر پہریدار اور فوجی اوٹ میں چلے گئے دلاور سومرو کا سیاہ رتھ پیپل کی گھنی چھاؤں میں کھڑا تھا اور سفید گھوڑا جتا ہوا تھا۔ سون ماڑی اور برج نانک رائے قلعہ کی سب سے بلند نظارہ گاہیں تھیں۔ ملتان سے دہلی جانے والے قافلے جب یہاں رکتے تو قلعہ کے سامنے درختوں کے سائے میں بازار لگ جاتا۔ جب اس طرح کا بازار لگتا بیگمات خادماؤں کے ذریعے ضرورت کی چیزیں منگواتی تھیں۔ دلاور سومرا کا رعب داب اتنا تھا کہ کنیزیں اور خادمائیں ان کی موجودگی میں بیگم کے پاس جانے سے گھبراتی تھیں۔ بیگم دلاور سومرا سون ماڑی کو ایک پنجرہ سمجھتی تھی۔ جہاں انسانی روح کا پرندہ پھڑ پھڑاتا ہے۔ مگر اڑ نہیں سکتا۔ بیگم دلاور اکثر اپنی تنہائی کو دور کرنے کے لیے عورتوں کو اپنے پاس بٹھاتی تھی۔ آج وہ بہت اداس تھی اسلیئے گائیکہ ساماں اپنی پرسوز آواز میں یہ گیت سناتی رہی

اوچا کوٹ مروٹ دا ہیٹھ وگے دریا میں مچھی دریا دی تو بگلہ بن کے آ

بیگم دلاور سومرا رتھ پر سوار ہو گئی اور گائیکہ ساماں کو بھی بلا لیا۔ بیگم گدے پر لیٹ گئی۔ اور ساماں نے آہستہ آہستہ پاؤں دبانے شروع کر دیئے دیکھتے دیکھتے بیگم کو نیند آ گئی۔ ساماں دبے پاؤں نیچے اتر آئی کچھ دیر بعد کوچوان نے رتھ کو باہر نکالا اور قلعہ سے دور لے گیا تا کہ بیگمات اس پر سوار نہ ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رتھ قلعہ سے نکل کر بڑے ٹوبے کے قریب پہنچ گئی تو اس وقت بیگم دلاور کی آنکھ کھل گئی۔ ہاں میں ہی ہوں گھبراؤ نہیں۔ اب آگے چلو واپس مڑے تو نہ تمہاری جان بچے گی نہ میری بیگم دلاور سومرا نے کہا۔

باگو: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ــــــ اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔

بیگم: اچھے باگو قلعہ کا میرا تو سون ماڑی سے نکلنا ہی جان لینے کے لیے کافی ہے قلعہ کا جاسوسی نظام اتنا گہرا ہے کہ دلاور سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی مجھے یاد ہے کہ میرے گھر والوں نے بیمار منگیتر کو نظر انداز کر کے مجھے دلاور سومرا کے حوالے کیا تھا۔ ہائے میرا شہزادہ عمر ــــــ

بیگم رونے لگی۔ باگو: بیگم سرکار میں نمک خوار ہوں اگر قلعہ میں واپس چلیں اور اپنے بچے کے ساتھ رہنا چاہیں تو میں اس قصور کو اپنے سر لیکر اپنی جان کی قربانی دینے کو تیار ہوں۔ بیگم: اب صرف ایک ہی راستہ ہے کہ مجھے اپنے گاؤں لے چلو۔ میں تمہاری بہن بن کر باقی زندگی گزار دوں گی۔ باگو: جو حکم سرکار۔ بیگم: سرکار نہیں! زبیدہ بہن۔ باگو کی بستی پوگل میں زبیدہ بہن بن کر رہنے لگی۔ چند ماہ بعد اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مہ رخ رکھا گیا جو دلاور سومرا کی ہو بہو تصویر تھی۔ مہ رخ کا دسواں سال تھا کہ دلاور سومرا کی وفات ہوگئی اس کے بعد اسکا بیٹا عمر سومرا تخت نشین ہوا کچھ سال بعد باگو بھی چل بسا۔ باگو کے مرنے کے بعد [redacted]الہ مہ رخ گاؤں کے باشندوں کا سب سے بڑا موضوع بن گئی۔ ہر شخص مہ رخ سے شادی کا خواہشمند تھا۔ زبیدہ کے ہمسائے نے گھر گھر کہنا شروع کر دیا کہ وہ مہ رخ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ زبیدہ نے کانے پھوگی کو بلا کر کہا کہ بچی کے مقدر کا تو کسی کو علم نہیں لیکن مہ رخ تم سے شادی نہیں کرے گی۔ پھوگی اس سے چڑ گیا اور اس نے قلعہ مروٹ کے حاکم عمر سومرا کو یہ باور کرایا کہ مہ رخ جیسی حسین لڑکی صرف عمر کے لیے ہونی چاہیئے۔ عمر سومرا فوجی دستے کے ہمراہ بستی پوگل پہنچا تو یہاں غم واندوہ کے بادل چھائے ہوئے تھے باگو رتھ بان کے گھر سے نالے بلند ہو رہے تھے چند ہی لمحے پہلے بستی کے لوگ نیک دل زبیدہ کو سپرد خاک کر کے آئے تھے اور تمام لوگ مہ رخ کو دلاسا دے رہے تھے عمر سومرا نے پھوگی کے بیان سے بھی زیادہ حسین مہ رخ سے تعزیت کی اور کہا کہ وہ یہاں تنہا رہنے کی بجائے اسے اپنا رفیق حیات بنائے گا۔ مہ رخ شیرنی کی طرح بپھر گئی جو کوئی بھی ہے یہاں سے فوراً چلا جائے اسے جرات کیسے ہوئی کہ وہ اس سے مخاطب ہو مہ رخ نے سب کے سامنے بتایا کہ وہ شہزادہ عمر سومرا حالم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مروٹ کی بہن ہے جب اسے معلوم ہوگا تو تمہاری کھال کھینچوا دے گا۔ شہزادہ عمر حیران رہ گیا۔ ثبوت کے طور پر مہ رخ نے اپنے گلے کی زنجیر میں سنہری تختی دکھائی جو اسے ماں نے دی تھی۔ شہزادہ عمر خود بھی ماں کے غم میں مغموم تھا۔ وہ باگورتھ بان کی وفاداری سن کر بہت متاثر ہوا۔ بہن کے اچانک مل جانے پر خوشی وغم کے جذبات سے اس کی آنکھیں نم ہوگئیں پوگل کے باشندے اسے زبیدہ کی قبر پر لے گئے۔ اس نے قبر پر حاضری دی اور پھر عمر سومرا اپنی بہن کو لیکر مروٹ پہنچا تو پرانی خادمائیں مہ رخ کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ گائیکہ ساماں جو بوڑھی ہو چکی تھی اپنی مالکن کا سن کر بین کر رہی تھی۔

اچا کوٹ مروٹ دا بیٹھ وگے دریا　　　　میں مچھی دریا دی تو بگلہ بن کے آ

فورٹ عباس سے متصل چولستان

1921 سے قبل تمام فورٹ عباس کا علاقہ ہزاروں سال تک چولستان کا حصہ رہا۔ آج یہاں بڑے چھوٹے گاؤں اور دیہات موجود ہیں۔ یہاں سرسبز شاداب کھیتیاں لہلہا رہی ہیں۔ جہاں نہری نظام کے اجراء سے قبل بنجر زمین ریت کے بڑے بڑے ٹیلے اور سینکڑوں ٹوبہ جات تھے۔ نہری نظام کے احیاء کے بعد بیرون شہروں سے آنے والے آبادکاروں نے زبردست محنت اور کوشش کر کے ریت کے بڑے بڑے پہاڑوں کو ہٹا کر زمیں ہموار کی۔ حشرات الارض اور سانپوں کا سامنا کرنا پڑا۔ زمین کی آبادکاری کے باعث وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہزاروں ریت کے ٹیلے ختم ہو گئے۔ پون صدی گزرنے کے باوجود R/6۔R/7۔R/9 اور ہاکڑہ نہر کے درمیان اب بھی ہزاروں ایکٹر زمین ریتلے ٹیلوں کی شکل میں موجود ہے۔ تھل کا مطلب ہے بے آب وگیاہ صحرا اور روہی سے مراد ایسا صحرا جس میں جنگلی خودرو جھاڑیاں پائی جاتی ہوں۔ سرکاری وادبی زبان میں اسے چولستان اور مقامی لوگ روہی کہتے ہیں یہاں زندگی پانی اور سبزے کے گرد گھومتی ہے روہی میں رہنے والے کو روہیلے کہتے ہیں۔ چولستان کی وجہ تسمیہ ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ تحریر کی ہے ایک طرف چولن، چول، چولی، چیلستان، چھول کے ناموں سے اسکا ناطہ جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے دوسری طرف یہ بیان کیا کہ سرائیکی زبان میں وسطی حصہ کو وچولو کہا جاتا ہے کیونکہ یہ علاقہ سندھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے قدیم جغرافیائی حدود کی رو سے وسط میں پڑتا ہے اسے وچولستان کہا جانے لگا۔ جو بعد میں بگڑ کر چولستان بن گیا ایک تعریف چولستان کی اس طرح بیان کی گئی ہے کہ چول کے معنی حرکت اور ستان کے معنی زمین، یعنی حرکت کرنے والی زمین، چونکہ صحرا میں ریت متحرک رہتی ہے اس لیے ریگستان کو حرکت کرنے والی زمین یعنی چولستان کہا جاتا ہے۔

چولستان اور پانی : چولستان میں بارش بہت کم ہوتی ہے اگر زیادہ عرصے تک بارش نہ برسے تو قحط کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جانور مرنے لگتے ہیں خشک سالی سے تنگ آ کر چولستان سے آبادیوں کا رخ کرتے ہیں اور یوں چولستان کا انحصار قدرت کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ بارشیں ہوتی ہیں تو ہر طرف سبزہ اگ آتا ہے پانی ٹوبوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ یوں صحرا بارشوں کے بعد نکھرا نکھرا اور ہرا بھرا نظر آتا ہے تو چولستانی دوبارہ چولستان میں اپنے مویشیوں کے ہمراہ آ جاتے ہیں ساون کے مہینے میں چولستان عجب بہار دکھاتا ہے صحرا میں چرنے والی گائیوں کے گلے میں باندھی گئیں چھوٹی بڑی گھنٹیاں عجب موسیقی کا سماں پیدا کرتی ہیں۔ روہی کے لوگوں کی سب سے بڑی خواہش باران رحمت کا نزول ہونا۔ چولستان میں میٹھا پانی قدرت کی طرف سے سب سے بڑی رحمت اور سوغات سمجھا جاتا ہے۔ یہاں اس کا واحد ذریعہ بارش ہے۔ چولستانی لوگ بارش کے پانی کو ٹوبوں اور کنڈوں میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ ٹوبہ زمین کی زیریں سطح پر قدرتی گڑھا ہوتا ہے۔ یا پھر مقامی لوگ محنت سے کھدائی کرنے کے بعد بناتے ہیں۔ ٹوبے میں جمع ہونا والا پانی اس کے آس پاس رہنے والوں کی زندگی کا ضامن ہوتا ہے۔ صحرا کی دھوپ پانی کی دشمن ہے۔ گرمی کی تپش کی وجہ سے پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ ٹوبے میں پانی کی سطح جوں جوں کم ہوتی جاتی ہے۔ چولستانیوں کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔ چولستان میں ہر قوم کا علیحدہ علیحدہ ٹوبہ اور کنڈ ہے۔ کئی مقامات پر کنویں بھی بنائے گئے ہیں۔ چولستان میں ٹوبے میں موجود پانی کو پھٹکڑی ڈال کر صاف کیا جاتا ہے۔ ٹوبے مویشوں اور انسانوں کے لئے جدا جدا ہوتے ہیں۔ چولستانی لوگ روہی کے چپہ چپہ سے واقف ہیں اور اپنے گھر پہنچنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اسی طرح چولستانیوں کے مویشی خود بخود صحرا میں پھرتے ہیں اور شام ڈھلنے پر واپس اپنے مسکن میں کسی مشکل کے بغیر پہنچ جاتے ہیں۔ چولستان کی تہذیب ہزاروں سال گزرنے کے باوجود تبدیل نہیں ہو سکی۔

چولستان جہاں انسانی زندگی بہت مشکل ہے: پوری دنیا 21 ویں صدی میں باوقار طریقے سے داخل ہونے کی سوچ رہی ہے۔لیکن چولستان میں زندگی بہت مشکل ہے۔چولستان میں انسان اور اسکے پالتو مویشی ایک ہی ٹوبے سے پانی پیتے ہیں اور دیگر جنگلی جانور بھی اسی ٹوبے سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔چولستان جہاں لوگ ستاروں کے ذریعے راستے کا تعین کرتے ہیں چولستان جہاں لوگ گھاس پھونس کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جو اپنے مکینوں کو بارش سے بچاسکتی ہے نہ دھوپ کی شدت سے۔چولستان میں لوگ میلوں پیدل سفر کرتے ہیں راستے میں ایک بھی شجر سایہ نہ ہے چولستان کے باشندے شہیدان کربلا کے ہم مشرب ہیں۔وہ بھی پیاسے تھے یہ بھی پیاسے ہیں ازل سے۔چولستان کے لوگ گرمی کی شدت میں خود بھی جلتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو بھی جلاتے ہیں تب سارا دن جانور چرتے ہیں سیاحوں کو دو دن چولستان میں رہنا پڑے تو انہیں پتہ چل جائے کہ صحرا کی زندگی کیا ہوتی ہے۔فورٹ عباس سے متصل روہی میں سراب بھی پائے جاتے ہیں۔

چولستانی گائے کا دنیا بھر میں کوئی مقابلہ نہیں

دنیا کے کسی خطے کی گائے کا چولستانی گائے سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی کے موسم کا مقابلہ صرف چولستانی گائے ہی کر سکتی ہے۔خوراک کی کمی کے مقابلے میں جو قوت برداشت چولستانی گائے میں ہے۔دنیا کی کوئی گائے اتنی قوت مدافعت نہیں رکھتی۔سخت سردی میں چولستانی گائے پانچویں دن پانی پیتی ہے۔اور جس جگہ سے اس نے ایک بار پانی پیا اسی مقام پر آ کر بار بار پانی پیتی ہے۔اور آنے والے دنوں کے لئے پانی کا ذخیرہ اپنے پیٹ میں جمع کر لیتی ہے۔یہ خصوصیات کسی اور گائے میں نہیں پائی جاتیں۔چولستانی گائے کے دودھ میں قدرتی جڑی بوٹیوں کا اثر اور خوشبو پائی جاتی ہے۔اس کا دودھ اور گھی غذائیت اور لذت کے اعتبار سے بہت عمدہ ہوتا ہے۔اس لئے چولستانی گائے کا گھی ساون کی بہاروں میں خریدنا چاہیے اس گھی کی مہک ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔آسٹریلیا، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ کی معیشت کا انحصار لائیو سٹاک پر ہے۔حکومت کو چولستان میں موجود مویشیوں کی فلاح و بہبود کرنی چاہیے۔ویسے بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مویشی پالنا انبیاءکرام کی سنت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے خود گلہ بانی فرمائی۔ مویشوں کو سنت سمجھ کر پالا جائے تو نہ صرف ثواب ملے گا بلکہ مالی طور پر معاونت ہوگی۔ پوری دنیا میں مویشوں کو ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہے۔ لیکن پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے یہاں مویشوں کے لئے ویکسین قیمتا خرید کرنا پڑتی ہے۔

صوفی شاعر خواجہ غلام فریدؒ: ممتاز بزرگ صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید نے صحرا کے ایک ایک ذرہ کو تاریخ کا عظیم سرمایا قرار دیا اور کہا کہ صحرا تو دل والوں کا گھوارہ اور دردمندوں کا مسکن ہے روہی کی معاشرت، محبت اور وفا کی علامت ہے خاردار جھاڑیاں محبت و وارفتگی کا نشان ہیں۔ خواجہ غلام فرید نے روہی میں اٹھارہ سال گزارے اور اسے اپنے اشعار میں اتار کر دوام بخشا۔ صحرا میں انکا ذوق جلا حاصل کرتا رہا صحرا کی خامشی کو عرفان خودی کا زینہ اور حب حقیقی کا سفینہ ٹھہرایا۔ خودشناسی اور خداشناسی کے سوتے انہیں اسی صحرا کے دامن سے پھوٹتے ہوئے دکھائی دیئے۔

چولستان میں اراضی کی الاٹمنٹ وتحقیقاتی کام: چولستان میں شاہی مزارع سکیم، غلہ اگاؤ مہم، پندرہ سالہ سکیم پر لوگوں کو رقبے الاٹ ہوئے۔ پاکستان کی تحقیقی کونسل برائے آبی وسائل نے 1982ء میں بہاولپور میں فیلڈ دفتر قائم کیا تاکہ چولستان میں صحرازدگی کے عوامل کا پتہ چلایا جاسکے۔ اوران عوامل کی نشاندہی کی جائے۔ جوزمین کو ناکارہ بناتے ہیں انجینئروں اور سائنسدانوں نے پورے چولستان کا سروے کیا اور تفصیلی رپورٹیں تیار کیں۔ اور تمام معلومات کو یکجا کر کے زمین کی اقسام، زرخیزی، زمین میں نمکیات اور صحرازدگی کے عوامل کے نقشے تیار کیئے۔ 1986ء میں اسی دفتر کو ریجن کا درجہ دیا گیا اور دین گڑھ کے مقام پر تحقیقاتی اسٹیشن قائم کیا۔ بارش کے پانی کو سائنسی طریقے سے جمع کرنا آبپاشی کے مفید طریقے، کڑوے پانی کا مفید استعمال، اڑتے ہوئے ریت کے ٹیلوں کو پودوں سے ڈھانپنا، قدرتی نباتات کو محفوظ کرنا، کڑوے پانی سے جنگل، درخت، پھلدار درخت اور جانوروں کے لیے گھاس اگانے کے کامیاب تجربے کیے گئے۔ آمدن دینے والے پودوں کو باہر کے ملکوں سے چولستان لایا گیا تجرباتی فیلڈ میں جوجوبا کے پودے کو کامیابی سے لگایا گیا اس پودے سے تیل نکلتا ہے جو مچھلی کے تیل سے بہتر ہے جوجوبا سے ایک ایکڑ میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چار لاکھ روپے آمدن متوقع ہے۔ 1997ء میں جو جوہائے بیج کی باقاعدہ فروخت کے سنٹر کھل گئے۔

روہی کے لوگوں کی عادات: روہی کے لوگ دین سے محبت رکھتے ہیں۔ شہروں کی ہنگامہ خیز زندگی سے دور رہتے ہیں دودھ گھی اور بھیڑوں کی اون فروخت کرکے گذارہ کرتے ہیں۔ پیروں فقیروں کی بہت عزت کرتے ہیں مزاروں پر حاضری ان کی عادت ہے۔ روہی کے لوگ آج بھی اپنا روایتی لباس پہنتے ہیں بارش کے پانی کو ٹوبوں اور کنڈ میں جمع کرتے ہیں پگڑی یا صافا استعمال کرتے ہیں۔ عورتیں چاندی کے زیورات زیادہ استعمال کرتی ہیں۔

ریگستانی جہاز: اونٹ جسے ریگستانی جہاز بھی کہتے ہیں یہ بغیر کھائے پیے کئی کئی دن سفر کرسکتا ہے روہی کے اونٹوں پر زہر اثر نہیں کرتا روہی کے لوگ پہلے کی طرح اب بھی اونٹوں پر سفر کرتے ہیں روہی کے اونٹ ناچنا بھی جانتے ہیں کسی بھی تقریب میں لوگ چاندی کے زیورات سے سجا کر اونٹوں کا ڈانس کرواتے ہیں۔ سعودی شہزادے اونٹوں کی دوڑ کے بہت شوقین ہیں راقم نے 1979ء میں شہزادہ بندر بن عبدالعزیز کے ہمراہ چولستان میں اونٹوں کی دوڑ دیکھی۔ تقسیم انعامات کے بعد شہزادے کی مہمان نوازی سے بھی لطف اندوز ہوا۔

چولستان کی سوغات: سردیوں میں پھوگ کے پودے کو پھل لگتا ہے اور ٹھیک اڑھائی دن بعد یہ پھول بن کر کھل جاتا ہے۔ پھوگ کے پھل کو پھول بننے سے پہلے لوگ چن لیتے ہیں دھوپ میں خشک کرکے اسے فروخت کرتے ہیں مقامی لوگ اسے پھوگا اور سرائیکی میں پھوگوسی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک صد روپے فی کلو سے زائد قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ کبھی کریر کے پھل جسے ڈیلے کہتے ہیں اس کا سالن بھی لذیز اور مزیدار پکتا ہے چولستان کی بیریوں کے بیر بھی خوش ذائقہ ہوتے ہیں

فورٹ عباس کے ڈہریں: چولستان ریت کے بے شمار ٹیلوں سے اٹا پڑا ہے ٹیلوں کے درمیان میدان بھی ہیں جنہیں دیکھ کر کسی ہوائی اڈے کا گماں ہوتا ہے ان میدانوں کو مقامی زبان میں ڈہر کہتے ہیں۔ چند بڑی ڈہریں درج ذیل ہیں۔

1- ڈہر شوانی 2- ڈہر آڈے موی 3- ڈہر کالے کریں 4- موڑھی والا ڈہر 5- ڈہر کھیرے والا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

6-ڈہر کھانو والا 7-ڈہر کوڈے والا 8-ڈہر پاوالینی 9-ڈہر ریچھ والی

فورٹ عباس چولستان کے ٹوبے: ٹپاں والا، دھگانی، ڈھیڑیاں والا چھپیر، کرلیاں، موئی سرھانا، موسیٰ میر، کیکر والا، مہراں والا، طالب والا، بدلی والا، نور والی، بوھڑاں والا، ڈاک والا، بلوچاں والا، لاڈاں والا، سمانے والا، کنڈاں والا، چوڑی والا، میانہ والا، پھوہن والا، نوان والا، کنڈارا جراں، اکلی والا۔ **جنوبی ٹوبے:** سپاں والا، باقر والی، بلو والا، چاہ پہاڑ والا، آڑی پال، دودھو والا، ڈھڑ بیر، ٹنوں، مجنوں، شامے والا، رانا بھانا، شامے والا، ڈنگر والی، فضل والا، جت پال، رئیس والا، حیات والا، پتوں والی چاہ جلال سر، افغان والا، سلطان شاہ کھیرانوالہ، ترک والی محمدی والا، پیر والی، ماتیاں والا، گھوڑے والا۔ **شمالی ٹوبے:** وکٹر، سرواں والا، کالو والا، کیکر والا شاہ محمد چاہل، فرید والی، سانیاں والا، گاہنے والا، کیرو والا، اکبر علی والا، کائی دھری، شاہ حسین روڑاں والا، چاہ جام سر، چاہ نور سر، قائم سر، مانگٹ ٹھڈیاں والا، وہنساں والا، وسیران، بیٹیاں والا،

فورٹ عباس میں بسنے والی قومیں: سید، آرائیں، جاٹ، راجپوت، ہلیم، غوری، چوھان، بھٹی، گوہیر۔ کاہلوں، چھٹے، چیمہ، ورک، بلوچ، اوڑ، اغاری، مزاری، جوئیہ، کمرانی ملکیرا، کھوسیراہ، مہار، رحمانی، انصاری، قریشی، کھوکھر، ڈھڈی، موزکا، ایکا، ہنر، چدھڑ۔ باجوہ، وینس، انگریال، لنگاہ، گھمن، گورایا، سندھو، کھرل، رلیہ، صلہ، نپوار، پٹھان، اعوان، داد پوترہ، ونو ساہیر، شیخ، عباسی، پرھاڑ، مہر، سماں، لونگوال، ہنجرا، سنگلہ، لودھرا، کمبوہ، مرزا، بوہڑ، جھکڑ، راجڑ، چنڑ، چغتائی، لودھی، جنجوعہ، بچی، بھرا جکا، گجر، سومرا، للی، رمدیا۔ بھٹی، جوئیہ، چوہان، بیاھارانی، کمرانی، مدیرا، ہرل، سپرا، بسرا، سیال، گوجر، بھٹہ، بڑائچ، لودھی، ملاہی، ملوی، پنسوتہ، تتلہ، وابہ، تگالہ، جتالہ، راؤ، مغل، جھرڈ، سانسی، کموکا، جھبیل، بدانہ،

باب ہشتم

فورٹ عباس کے محکمہ جات

محکمہ انہار: پانی قدرت کا ایک بیش بہا تحفہ ہے قرآن مجید نے ہر ذی حیات کا پانی سے پیدا ہونا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بتایا۔ پودوں کے مجموعی وزن کا 3/4 سے 9/10 حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک فصل پکنے تک 450 ٹن پانی بخارات کی صورت میں اڑ جاتا ہے تب اس فصل کا ایک ٹن حاصل ہوتا ہے پاکستان میں دنیا کا بہترین نہری نظام موجود ہے۔ محکمہ انہار نہری پانی کا بندوبست کرتا ہے۔ کھیتوں کو پانی دینے کے لیے باریاں مقرر کرتا ہے۔ کسانوں کے آبپاشی کے مسائل حل کرتا ہے۔ نواب بہاولپور نے سب سے پہلے ریاست کے وسیع علاقہ کی آبادکاری پر توجہ دی۔ پہلے پہل ریاست کے علاقے ندی نالوں سے سیراب ہوتے تھے نہری نظام کے اجراء کے بغیر صحرائے چولستان کو آباد کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لیے دریائے ستلج سے نہریں نکالنے کے لیے 1921ء میں ستلج ویلی پراجیکٹ سکیم تیار کی گئی اس کے لیے کروڑوں روپے کی ضرورت تھی اس سکیم کے قرضہ کے لیے ممتاز ماہر قانون محمد علی جناح کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ریاست کے تین مقامات پر دریائے ستلج پر ہیڈ ورکس بنا کر نہروں کے ذریعے پانی حاصل کیا گیا۔ ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع بہاولنگر، اسلام ہیڈ ورکس ضلع بہاولپور پنجند ہیڈ ورکس ضلع رحیم یار خاں کے علاقے کو سیراب کرتے ہیں تینوں ہیڈ ورکس حکومت برطانیہ اور ریاست بہاولپور کے اشتراک سے دس سال کے عرصہ میں مکمل ہوئے تینوں ہیڈ ورکس کے تعمیر پر نو کروڑ 65 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس کام کی نگرانی کے لیے انگریز انجینئر حکومت برطانیہ سے مستعار لیے گئے۔ ہیڈ سلیمانکی سے ضلع بہاولنگر کو سیراب کرنے والی دو نہریں نکالی گئیں جن کے نام یہ ہیں۔ 1- صادقیہ 2- فورڑواہ

صادقیہ نہر ہیڈ سلیمانکی سے بہاول نگر کے ہیڈ جال والا تک پہنچ کر تین نہروں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

	نام	لمبائی		نام	لمبائی
-1	ملک واہ	23 میل	-2	سراج واہ	18 میل
-3	ھاکڑہ برانچ	53 میل			

ھاکڑہ برانچ نہر ہیڈ جال والا سے ہیڈ ولہر تک آتی ہے ہیڈ ولہر سے پہلے پہلے ون آر، ٹو آر، تھری آر، فور آر، فائیو آر، سکس آر، سیون آر، ایٹ آر، نائن آر، یہ تمام نہریں اسکے دائیں طرف سے نکلتی ہیں۔ ہیڈ ولہر سے ہاکڑہ رائٹ فلڈ چینل اور ہاکڑہ لیفٹ کے نام سے ہاکڑہ برانچ تین نہروں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ فورٹ عباس تحصیل کی نہریں (ہاکڑہ رائیٹ) : فورٹ عباس علاقہ کی سب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے بڑی نہر ہاکڑہ رائیٹ ہے اس پر واقعہ چکوک کو HR کا نام دیا جاتا ہے یہ نہر 82536 ایکڑ رقبہ سیراب کرتی ہے۔ ہاکڑہ رائیٹ کے مائنرز

1/L فورٹ عباس 3127 فٹ لمبائی 6 کیوسک پانی L/2 قریش 41500 فٹ لمبائی 46 کیوسک پانی

3/L مروٹ 16390 فٹ لمبائی 8 کیوسک پانی L/4 مروٹ 45000 فٹ لمبائی 45 کیوسک پانی

1/R مروٹ 39300 فٹ لمبائی 39 کیوسک پانی 1R/1R مروٹ 131140 8 کیوسک پانی

نہر ھاکڑہ لیفٹ : نہر 23463 فٹ لمبی ہے 24 کیوسک پانی اور 4313 ایکڑ رقبہ سیراب کرتی ہے۔ اس کے 15 موگے ہیں۔ پہلے یہ نہر 3 ماہ چلتی تھی بعدازاں چھ ماہ اور اب سارا سال چلتی ہے۔ فلڈ چینل : یہ نہر بارڈر ایریا کا 8193 ایکڑ رقبہ سیراب کرتی ہے۔ فلڈ چینل اور ہاکڑہ لیفٹ کافی فاصلہ تک ایک ساتھ بہتی ہیں۔

نہر 9/R : اس نہر سے 34587 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ اس کے 98 موگے ہیں

نہر 8/R : یہ تحصیل کی سب سے چھوٹی نہر ہے۔ 5271 ایکڑ رقبہ سیراب کرتی ہے۔

نہر 7/R : یہ نہر 47032 ایکڑ رقبہ سیراب کرتی ہے۔ اس میں سے درج ذیل مائیز بھی نکلتے تھے۔ 7R/1L, 7R/3R 7R/2R, 1RA/7R, 7R/1R, 7R/1L

فورٹ عباس میں کینال ریسٹ ہاؤسز:

1- کینال ریسٹ ہاؤس ولہر۔ 2- کینال ریسٹ ہاؤس فورٹ عباس یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں واقع ہے۔ 1929ء کا تعمیر کردہ ہے ملک کی تمام اہم سرکاری شخصیات یہاں قیام کرتی ہیں

3- کینال ریسٹ ہاؤس قریش۔ 4- کینال ریسٹ ہاؤس رصافہ۔

5- کینال ریسٹ ہاؤس مروٹ۔ 6- کینال ریسٹ ہاؤس کچھی والا نہر 7/R-

7- کینال ریسٹ ہاؤس کمرانی نہر 7/R- 8- کینال ریسٹ ہاؤس شہباز والا نہر 9/R-

9- کینال ریسٹ ہاؤس سردار والا نہر 9/R-

کنویں کے پانی کو ٹھنڈا کرنا : اکثر ریسٹ ہاؤسز کے کنویں میں گرمیوں کے موسم میں اس کا پانی انتہائی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ برف ڈالنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کنویں کے پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے انگریزوں نے ایک طریقہ رائج کیا تھا جس کے مطابق موسم سرما میں کنویں میں نہری پانی ڈال

کرا سے لبالب بھر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے بند کر دیا جاتا اور موسم گرما میں پانی میں جراثیم کش ادویات ڈال کر اسے پینے کے قابل بنا کر پورے گرمیوں کے موسم میں یخ بستہ ٹھنڈے پانی سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ فورٹ عباس میں محکمہ نہر کا سب ڈویژن قائم ہے۔ ایس ڈی او محکمہ کے سربراہ کے طور پر اپنے دفتر میں بیٹھتا ہے اس کے علاوہ متعدد سب انجینئر بھی تعینات ہیں جو نہر کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ **وارہ بندی** : علاقہ کے سب سے بڑا مسئلہ نہروں کی وارہ بندی ہے سارا سال چلنے والی نہریں وارہ بندی کے باعث صرف سات ماہ چلتی ہیں۔ وارہ بندی کے خاتمہ کے لیے کئے گئے تمام تر اقدامات فیل ہو چکے ہیں۔ ستلج ویلی پراجیکٹ کے تحت جب نہریں کھودی جارہی تھیں۔ تو انگریز انجینئر کے ہمراہ غلام ربانی شاہ نامی سب انجینئر بھی اس علاقہ میں کام کرتا رہا تھا یہ ترقی کر کے ایگزیکٹو انجینئر بن گیا اور نہری نظام کی تکمیل کے بعد واپس برطانیہ چلا گیا۔ فورٹ عباس کے چوہدری اصغر علی جن کے گھرانے کے اکثر افراد برطانیہ میں مقیم ہیں وہ اپنے عزیز و اقارب سے ملنے برطانیہ گئے تو لیڈز سٹی میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ غلام ربانی شاہ مسجد کی امامت کر رہے تھے نماز کے بعد ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فورٹ عباس کا نام سنا تو خاص دلچسپی لی اور نہروں کے حالات پوچھے تو چوہدری اصغر علی نے بتایا کہ نہریں وارہ بندی کا شکار ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف نے 1991ء میں وارہ بندی کے خاتمہ کے لیے تین کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا ہے اس خراب صورت حال کا سن کر غلام ربانی شاہ انجینئر نے پیشکش کی کہ اگر حکومت پاکستان مجھے وارہ بندی کے خاتمہ کے لیے دعوت دے تو میں ذاتی خرچ پر پاکستان پہنچ کر علاقہ کی نہروں کی وارہ بندی کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ چوہدری اصغر علی نے برطانوی انجینئر کی پیشکش اس وقت کے ایم این اے اور وفاقی وزیر قانون چوہدری عبدالغفور تک پہنچائی۔ لیکن انہوں نے اس پیشکش سے بے اعتنائی برتی اور وزیر اعظم کی اعلان کردہ گرانٹ کو نہر کی پٹڑی اونچا کر کے اور نہر کے دونوں کناروں کے ساتھ بانس گاڑھ کر جسے کلہ بشنگ کہتے ہیں۔ کے نام پر خرچ کر دی گئی۔

زمینداروں کا خون چوسنے والی جونکیں محکمہ انہار کے آفیسر اور اہلکار نہری پانی استعمال کرنے والے کاشتکاروں کو جونک بن کر چمٹے ہوئے ہیں۔ اور غریبوں کا خون چوس کر پلے رہے ہیں۔ سارا سال موگہ جات کی توڑ پھوڑ جاری رہتی ہے ... 30 ہزار او

نائن آر، سیون آر، کاریٹ 15 سے 20 ہزار روپے تک ہے اتنی رقم دے کر لوگ موگہ توڑتے ہیں فصل پکنے پر موگہ پھر درست کرلیا جاتا ہے اور پھر نئی فصل پر نیا سودا طے پاتا ہے۔ پانی کی غیر قانونی فروخت اور چوری میں محکمہ کے بڑے چھوٹے اہلکار برابر ملوث ہوتے ہیں اور اپنا اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ محکمہ نہر میں کوئی بھی کام مٹھی گرم کیے بغیر نہیں ہوتا۔ نہر کے کنارے قیمتی درخت کاٹ کر فروخت کرنے کا سلسلہ نہری نظام کے ساتھ اب تک چلا آرہا ہے۔

فورٹ عباس میں سیم وتھور: سیم وتھور کا عارضہ نہروں کے سبب پیدا ہوا۔ ضلع کی چاروں تحصیلوں کو سیم وتھور نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ بیماری بڑی تیزی سے فورٹ عباس تحصیل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ رفیق آباد اور بچھی والا کے چکوک اس کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں

بھل صفائی: 1992ء میں وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کے حکم سے پورے پنجاب میں بھل صفائی مہم کا آغاز ہوا اور اسے قومی فریضہ کا درجہ دیا گیا۔ اب فورٹ عباس میں ہر سال بھل صفائی کی مہم چلائی جاتی ہے۔

فورٹ عباس کے دیہات: نہری نظام کے اجراء کے بعد باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت دیہات بسائے گئے۔ سڑکیں اور گلیاں کشادہ رکھی گئیں ہر دیہات کے درمیان میں پینے کے پانی کا تالاب بنائے گئے ہیں جسے ڈگی کہتے ہیں تحصیل بھر کے 169 دیہات میں اکثر دیہات کی دو تین آبادیاں ہیں اور بڑھتی ہوئی اضافی بستیوں نے بھی جگہ گھیر رکھی ہے۔ اکثر دیہات میں دو نمبر دار ہیں اور چوکیدار بھی مقرر ہیں۔ نمبردار کو دیہات میں حکومت کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ نمبرداری کو دیہات میں بڑا عہدہ سمجھا جاتا ہے۔ لوگ فخریہ انداز میں کہتے ہیں کہ یہ نمبردار ہے۔ نمبرداروں کو حکومت کی طرف سے نصف مربع اراضی بھی دی جاتی ہے نمبرداری وراثت کے طور پر چل رہی ہے۔ مالیہ، آبیانہ وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کرانا اس کی ڈیوٹی ہے۔ تحصیل فورٹ عباس میں نمبرداروں کی انجمن بھی موجود ہے۔ دیہات میں امام مسجد، ماشکی، حجام، کمہار، لوہار، ترکھان، کو تنخواہ کی بجائے فصلانہ دیا جاتا ہے۔ چک 295/HR کا نمبردار فوت ہو گیا تو نمبرداری کے حصول کے لیے امیدوار میدان میں آگئے۔ دیہات کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ جو امیدوار مسجد کو زیادہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چندہ دے گا وہ نمبردار بن جائے۔ چندہ دینے کا باقاعدہ اعلان ہوا اور 20 ہزار دیکر ایک شخص نمبر دار بن گیا۔ نمبرداری کے حصول کے لیے لوگ مقدمات کا سامنا بھی کرتے ہیں فورٹ عباس کے دیہات میں اکثر دکانوں پر منیاری، کپڑا، مشروب اور کریانہ کا سامان ایک ہی دکان پر دستیاب ہوتا ہے۔ دیہات کے لوگ شہر کی نسبت زیادہ مہمان نواز ہیں۔ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ تحصیل کے اکثر دیہات میں برادری ازم اور پارٹی بازی پائی جاتی ہے ایک گروپ کسی جماعت کے ساتھ ہو تو دوسرا گروپ مخالفت میں دوسری پارٹی میں چلا جاتا ہے۔ گھروں میں فیملی سسٹم رائج ہے۔ شادی بیاہ کے موقع پر بہت خرچ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ قرض لیکر بھی شادیاں کی جاتی ہیں۔ 99 فیصد لوگ شادی صرف اپنی برادری میں کرتے ہیں لڑائی جھگڑے ہر دیہات میں ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر لوگ مقدمات کے اندراج سے قبل یا بعد میں صلح کر لیتے ہیں۔ پہلے پہل شادی کے موقع پر لاوڈ سپیکر کے ذریعے گانے سننے کا رواج تھا۔ 1972ء سے یہ رواج ختم ہو گیا۔ برات پہلے ٹرین یا بس پر روانہ ہوتی تھی۔ دلہا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر جاتا تھا۔ 1980 سے شادی کے موقع پر کاروں کا قافلہ لے جانے کی رسم جاری ہے۔ دیہات اور شہر کی اکثر آبادی تیجہ، دسواں، چہلم کے ذریعے ایصال ثواب کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ اولیا کرام کے مزارات پر حاضری اور منت ماننا اس کا شغف ہے۔ عشرہ محرم میں دیگیں پکائی جاتی ہیں پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ قبروں کی زیارت کے ساتھ محرم کے دوران انکی مرمت کی جاتی ہے۔ ربیع الاول کے موقع پر اکثر دیہات میں میلاد کے جلسے ہوتے ہیں۔ دیہات میں لوگ سال بھر کی ضرورت کی گندم کو سٹاک کرتے تھے۔ پہلے مٹی کے گھروندوں میں اور اب جستی چادر کے بڑے بڑے ڈرموں میں گندم رکھی جاتی ہے۔ پہلے دیہات میں سحری اور افطاری کے وقت نقارے بجائے جاتے تھے بعد میں لاوڈ سپیکر پر اعلان ہونے لگا اور سائرن بجنے لگے۔ میت کو نہلانے کے لیے بڑا تخت اور میت کو قبرستان لے جانے کے لے چارپائی ہر مسجد میں موجود ہوتی ہے۔ دیہات سے طلباء اور طالبات علم کے حصول کے لیے صبح صبح ہر بس سٹاپ پر موجود ہوتے ہیں

غلہ منڈی کا قیام: چک بندی اور مربع بندی کے بعد آبادکاروں نے زمین کو آباد کر کے،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فصلیں پیدا کرنا شروع کیں اور زرعی اجناس کی خرید وفروخت کے لیے منڈیوں کی ضرورت پیش آئی۔ 1927ء میں فورٹ عباس کو جب تحصیل کا درجہ دیا گیا اس وقت غلہ منڈی کے قیام کا فیصلہ ہوا۔ بعض شہروں میں خود نواب بہاولپور نے موقع پر پہنچ کر غلہ منڈیوں کا افتتاح کیا۔ فورٹ عباس میں پہلے پہل 1932ء میں دکانوں کی تعمیر شروع ہوئی تقریباً تمام دکانیں مکمل ہوگئیں صرف چند دکانیں تعمیر نہیں ہوسکیں۔ 1965ء تک تمام دکانیں تعمیر ہو چکی تھیں۔ ممبر صوبائی اسمبلی بابا عبدالغنی نے 1974ء میں کھچی والا اور مروٹ میں غلہ منڈیاں منظور کرائیں۔ مروٹ میں زمیندار بدر دین نے چار ایکڑ رقبہ غلہ منڈی کے لئے 1974ء میں فراہم کیا۔ 1974ء میں غلہ منڈی مروٹ نے باقاعدہ کام شروع کیا۔ کھچی والا کے زمیندار محمد شریف نے 14 ایکڑ زمین فراہم کی یہاں 1975ء میں غلہ منڈی قائم ہوئی۔

مارکیٹ کمیٹی کا قیام: 1956ء میں مارکیٹ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ فورٹ عباس مارکیٹ کمیٹی کا دفتر ھارون آباد مارکیٹ کمیٹی کے سب آفس کے طور پر کام کرتا تھا۔ 1989ء میں فورٹ عباس کے لیے علیحدہ مارکیٹ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا کھچی والا اور مروٹ میں اس کے سب آفس قائم ہیں۔ تحصیل فورٹ عباس میں تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے دفتر اپنی ذاتی بلڈنگز میں کام کر رہے ہیں۔ 1979ء میں مروٹ میں مارکیٹ کمیٹی کے دفتر نے کام شروع کیا۔ کھچی والا میں دفتر مارکیٹ کمیٹی نے 1975ء سے کام شروع کیا۔ غلہ منڈی کی ترقی وتعمیر زمیندار کی ترقی وتعمیر زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنے میں یہ ادارہ اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ تمام انتظامات اس کے ذمہ ہیں جو غلہ منڈیوں میں کیے جاتے ہیں۔

ٹاؤن کمیٹی کا قیام: بواب صادق محمد عباسی نے ایک شاہی فرمان کے ذریعے 1935ء میں ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس کے قیام کا اعلان کیا اس شاہی حکم کے مطابق ٹاؤن کمیٹی کی حدود مقرر کی گئی۔ اس شاہی فرمان کی فوٹو کاپی بلدیہ ریکارڈ میں موجود ہے۔ دفتر بلدیہ فورٹ عباس پہلے پہل چوک فوارہ میں کرائے کی دکان میں کام کرتا رہا ہے۔ 1959ء میں بلدیہ کی موجودہ بلڈنگ تعمیر کی گئی۔ بلدیہ کی بلڈنگ کے لیے فالتو اراضی تھانہ فورٹ عباس کے قبضہ سے چھڑانے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے لے بڑی جدو جہد کی گئی تھی۔

بلدیہ فورٹ عباس کے چیئرمین:

پہلا چیئرمین راو ارشاد علی خاں 1958ء تا 1964ء چوہدری محمد علی 1964ء تا 1968ء
صوفی محمد بشیر 1968ء تا 1969ء ایڈمنسٹریٹر دور 1969ء تا 1980ء
چوہدری محمد صدیق 1980ء تا 1983ء صوفی محمد بشیر 1983ء تا 1987ء
صوفی محمد بشیر 1988ء تا 28 جولائی 1990ء محمد اختر طاہر کاہلوں 1990ء تا 1991ء
محمد جاوید اقبال 1992ء تا اگست 1993ء ایڈمنسٹریٹر دور 1993ء تا 1997ء
خالد محمود اختر 1997 تا 1999

فورٹ عباس شہر کے بلدیاتی حلقے

☆1964 شہر فورٹ عباس میں 6 حلقے تھے۔ ☆1979 میں شہر میں 12 حلقے تھے۔
☆1987ء میں 14 حلقے بنائے گئے تھے۔ ☆1997 میں 18 حلقے بنائے گئے تھے۔

چیئرمین اور تمام کونسلر مستعفی ہو گئے: 1986ء میں بلدیہ فورٹ عباس کے چیئرمین صوفی محمد بشیر اور تمام ممبران نے ایم پی اے چوہدری محمد صدیق کی کارروائیوں سے تنگ آ کر ڈپٹی کمشنر بہاولنگر نجم الحسن کے غلط رویے کے باعث مستعفی ہو گئے تھے بعد ازاں اعلیٰ حکام کی مداخلت پر استعفے واپس تھے۔

فورٹ عباس کے دیہی ترقیاتی مراکز اور یونین کونسلیں:

1- دیہی ترقیاتی مرکز فورٹ عباس 2- دیہی ترقیاتی مرکز مروٹ

ان دیہی ترقیاتی مراکز میں پراجیکٹ منیجر تعینات رہے ہیں جو یونین کونسلوں کی نگرانی کرتے رہے تھے۔

فورٹ عباس دیہی ترقیاتی مرکز میں شامل یونین کونسلیں:

1- یونین کونسل 264/HR 2- یونین کونسل 209//9R 3- یونین کونسل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

226/9R 4-یونین کونسل 167/7R 5-یونین کونسل 199/8R

6-یونین کونسل 176/7R

مرکز مروٹ میں درج ذیل یونین کونسلیں ہیں:

1-یونین کونسل 281/HR 2-یونین کونسل 304/HR 3-یونین کونسل 311/HR

4-یونین کونسل 327/HR 5-یونین کونسل 299/HR 6- یونین کونسل 185/7R

1979ء میں تحصیل فورٹ عباس میں ضلع کونسل کے 4 حلقے تھے۔ 1987ء میں ضلع کونسل کے آٹھ حلقے بنائے گئے۔

بلدیہ فورٹ عباس کے کونسلرز: راؤارشاد علی، چوہدری محمد علی، صوفی محمد بشیر، بابو تاج محمد، خان محمد اسحاق، صوفی عبدالوحید، رانا عقیل الرحمن، محمد امین کمبوہ، سیٹھ محمد اشرف، محمد شریف، محمد اخلاق، شیخ محمد انور، ملک محمد الیاس، چوہدری صدیق جٹ، چوہدری محمد صدیق کریانہ والے۔ ملک سرفراز خان، چوہدری سعید احمد، خان محمد امین خان، حافظ محمد افضل، حاجی غلام رسول، چوہدری غلام نبی، چوہدری محمد خالد، حاجی فرید سکھیرا، محمد رشید بروکر، محمد شریف بروکر، ملک امین، محمد شریف، محمد نواز، محمد اختر کاہلوں، محبوب عالم، مہر مولا داد، محمد ارشد لیڈر، شیخ محمد سعید محمد جاوید اقبال، ملک محمد اشرف، محمد صدیق حجام، محمد انور آرے والا، محمد عقیل جھورڑ، ملک عبدالغفور، ناصر حسین، شیرازی مہر نبی بخش۔ محمد شفیق رامے، خوشی محمد کباڑیہ، محمد عاشق، اللہ رکھا، محمد نواز، راؤ عبدالشکور، عبدالسلام، مختار احمد، راؤ محمد یونس، خورشید احمد بلوچ، مختار احمد مغل، عبدالغفور حافظ محمد صدیق، موسیٰ مسیح، غلام مسیح، محمد اخلاق، ملک محمد یسین، محمد اسلم کمبوہ، ملک محمد سلیم، غلام عباس، ندیم اعجاز، حاجی محمد حنیف، مہر مولا داد، ملک محمد اشرف،

یونین کونسل کے سابق چیئرمین حضرات: یونین کونسل چک 264/HR رانا محمد افضل، محمد رمضان ملکیرا، چوہدری محمد اسلم یونین کونسل 209/9R حبیب الرحمان یونین کونسل 26/9R محمد حسین، عبدالمنان یونین کونسل 167/7R محمد رفیق، محمد افضل خان یونین کونسل 199/8R محمد اشرف یونین کونسل 176/7R سکندر علی، غلام رسول لنگڑیال یونین کونسل 281/HR محمود اختر مقبول احمد، محمد اقبال یونین کونسل 304/HR لال محمد، شاہ محمد، نعمت علی، عبدالحفیظ علی احمد محمد

صدیق یونین کونسل 311/HR یوسف علی، محمد حنیف، عبدالحمید، نذیر سکھیرا یونین کونسل 327/HR محمد عبداللہ، محمد صدیق، محمد یار لودھرا یونین کونسل 299/HR مہر محمد نواز، مہر محمد بخش، مہر نبی بخش یونین کونسل 185/7R سلطان احمد

فورٹ عباس میں ضلع حکومت کا قیام: جنرل پرویز مشرف نے عوام کو بنیادی جمہوریت سے روشناس کرانے کا قدم اٹھایا 14 اگست 2001 سے قبل چار مرحلوں میں ملک میں ضلعی حکومتوں کے الیکشن مکمل کروائے بظاہر یہ الیکشن غیر جماعتی ہوئے لیکن سیاسی عناصر نے بھرپور حصہ لیا۔ اور کامیابی حاصل کی۔

یونین کونسل	نام ناظم	نام نائب ناظم	یونین کونسل	نام ناظم	نام نائب ناظم
تحصیل ناظم	جاوید اقبال	رانا محمد اسلم خاں	62فورٹ عباس	محمد ظفر اقبال	محمد اختر ثمر
61فورٹ عباس	غضنفر سعید	نعیم انور	327/HR_63	محمد سعید	نجیب عارف سکھیرا
319/HR64	بشیر احمد جمہور	محمد شفیع ڈلو	311/HR_65	عرفان اللہ سکھیرا	محمد اسلم
304/HR 66	محمد نصر اللہ	محمد الیاس	281/HR_67	حاجی محمود احمد	محمد اقبال
264/HR68	رانا عتیق الرحمن	میاں نور نبی	260/HR_69	رزاق خان ملکیرا	اصغر علی مہار
209/9R70	مظفر اقبال	حبیب الرحمن	167/7R_72	ذوالفقار علی	ارشد محمود
226/9R_71	امجد علی چوہدری	ناصر محمود	176/7R_74	منور احمد وڑائچ	خالد حسین
185/7R_73	اظہر نذیر	محمد اشرف حیات	199/8R_76	محمد ارشاد علی	ذوالفقار علی
289/HR_75	ریاض احمد	حاکم علی صلحہ			

تحصیل کونسل کے دیگر ممبران: بلقیس بشیر، سکنہ اقبال، طاہرہ نازنین، نسیم اختر، ثمینہ کوثر، غلام مسیح اقلیتی کونسلر، محمد مجاہد کسان کونسلر۔

فورٹ عباس میں محکمہ مال:

فورٹ عباس کو 1927ء میں تحصیل کا درجہ دیا تو تحصیلدار کا دفتر قائم ہوا۔ 1935ء تک یہ دفتر پرانی بستی پھولڑہ میں کام کرتا رہا۔ 1935ء میں موجودہ تحصیل آفس کی عمارت مکمل ہوئی تو دفتر یہاں منتقل ہو گیا۔ تحصیل بھر میں محکمہ مال کا نظام تحصیلدار نائب تحصیلدار گرداور قانونگو، پٹواری، اور نمبرداروں کے ذریعے چلایا جا رہا ہے۔ تمام قابل کاشت اور بقایا سرکار اراضی کا ریکارڈ محکمہ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاس موجود ہوتا ہے۔ زمین کی خرید وفروخت رجسٹری انتقال، مختار ناموں کے سلسلہ میں لوگ تحصیلدار کے پاس آتے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر سے قبل تحصیلدار ہی پوری تحصیل کا مالک اور سب سے بڑا آفیسر ہوتا تھا۔ اور اسکے بڑے ٹھاٹ باٹھ ہوا کرتے تھے۔ اللہ دتہ لودھی تحصیلدار بڑے رعب والے تحصیلدار گزرے ہیں۔ فورٹ عباس میں بقایا سرکار رقبہ کی بہتات ہے۔ بوگس اور جعلی الاٹمنٹ جہاں عروج پر رہی ہے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ کہ یہاں بوگس الاٹمنٹ کے ذریعے لوگ سرکاری اراضی کو ہتھیانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ فورٹ عباس میں جتنے غیر قانونی کام اور گھپلے محکمہ مال میں ہیں وہ کسی اور محکمہ میں نہیں۔ یہاں جو بھی تحصیلدار آیا اس نے کرپشن کی انتہاء کر دی۔ اور یہاں سے جانے والے زندگی بھر فورٹ عباس کو یاد کرتے ہیں۔ فورٹ عباس میں باقاعدہ ایک گروہ ہے جو سرکاری اہلکاروں کی معاونت سے سینکڑوں مربع اراضی مختلف طریقوں سے الاٹ کرواتا ہے۔ اب معمولی زمین والے لوگ 20/15 مربع کے مالک بن چکے ہیں۔ چولستان میں لاٹوں کی الاٹمنٹ بھی غیر معمولی واقعہ ہے۔ فورٹ عباس تحصیل کی تمام اراضی اور لاکھوں عوام صرف 58 پٹواریوں کے رحم وکرم پر ہیں۔ پٹواری حلقہ کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے۔ سابق وزیر اعظم محمد علی نے اسمبلی میں برملا کہا تھا کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔

اوپر ذات باری

نیچے پٹواری

صدر ایوب نے پٹواری کی شکایت پر سائل کو دوصد روپے دیکر کہا جاؤ نذرانہ دیکر کام کرواؤ۔ مروٹ کے ایک پٹواری نے 50 کروڑ روپے کی ریلوے کی اراضی صوبائی حکومت کی ظاہر کرکے یہ اراضی لینڈ مافیا کے لوگوں میں کوڑیوں کے بھاؤ تقسیم کردی۔ پٹواری بادشاہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ فورٹ عباس میں محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا آغاز 2004 میں کر دیا گیا ہے۔

☆ فورٹ عباس میں سالانہ رجسٹریاں 800 تا 1000 ☆ مختار نامہ عام 400 تا 500

☆ سب سے زیادہ فروخت فی ایکڑ 2 لاکھ فی ایکڑ ☆ سب سے کم قیمت ایکڑ 25000

☆ سب سے مہنگی دوکان 45 لاکھ ☆ سب سے سستی دوکان 25 ہزار ☆ بغیر مالکانہ حقوق اراضی 70 فیصد

فورٹ عباس میں فوجی آفیسران کو الاٹمنٹ تحصیل فورٹ عباس کے اکثر دیہات اور گاؤں میں حکومت نے پاک فوج کے اعلیٰ آفیسران اور جوانوں کو اراضی کی الاٹمنٹ کی ہے۔ حکومت کا یہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فیصلہ جس کے ذریعے پاک فوج کے اعلیٰ حکام کو فورٹ عباس کا باسی بنایا گیا علاقہ اورلوگوں کے لئے خوش آئند قرار دیا جا سکتا ہے۔ باہمت بہادر آفیسران کی موجودگی میں دفاع وطن خصوصاً علاقہ کی حفاظت کا فریضہ کمزور نہیں ہو سکتا۔ فورٹ عباس کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ بڑی کثیر تعداد میں اعلیٰ فوجی حکام اس تحصیل کے پتی دار ہیں۔

محکمہ پولیس

مہر محمد بخش ساکن پھولڑہ نے راقم کو بتایا کہ پہلے پہل قصبہ ولہر میں تھانہ قائم تھا اس قصبہ کو سردار گڑھ کہتے تھے لہذا تھانہ کا نام سردار گڑھ تھا۔ 1927ء میں سردار گڑھ کے تھانہ کو ختم کر کے پھولڑہ میں پولیس چوکی بنائی گئی۔ 1929ء میں پولیس چوکی فورٹ عباس شہر منتقل ہوئی 1934ء میں اسے تھانہ کا درجہ دیا گیا اور تھانے کی موجودہ عمارت بنائی گئی۔ 1934ء میں کھچی والا چوکی بنائی گئی اور 1989ء میں اسے تھانہ کا درجہ دیا گیا۔ اس کی عمارت میں اپنی مدد آپ کے تحت اضافہ کیا گیا۔ تھانہ مروٹ سابق ریلوے اسٹیشن کی عمارت میں قائم ہے اور آج تک کام کر رہا ہے۔ 1979ء میں میاں لیاقت بودلہ بطور SDPO مقرر ہوئے۔ انکا عہدہ انسپکٹر کا تھا۔ مہر خان محمد 1984ء میں پہلے ڈی ایس پی بن کر آئے۔ سنگین جرائم: علاقہ فورٹ عباس میں سنگین جرائم کی تعداد بہت کم ہے۔ فریقین پنچایتی طور پر تصفیہ کر لیتے ہیں۔ ملزمان کا سنگین جرائم میں جیل میں بند رہنے کا تناسب 15 فیصد ہے۔ جیل خانہ جات: تحصیل کے تین تھانوں میں حوالات موجود ہیں۔ سب ڈویژن فورٹ عباس میں 1983ء میں جوڈیشل جیل بنائی گئی۔ سنگین جرائم کے قیدیوں کو ڈسٹرکٹ جیل بھاولنگر اور سنٹر جیل بھاولپور بھجوا دیا جاتا ہے۔

جوڈیشنل جیل سے ملزمان کا فرار : 1987ء میں درج ذیل سنگین ملزمان قید تھے۔

1- عبدالستار جو پانچ لاکھ روپے لیکر فرار ہوا اور اپنے عزیز کو قتل کیا تھا۔

2- محمد بوٹا جو بم کیس میں ملوث تھا چھ مقدمات میں مطلوب تھا۔

3- سچا سنگھ، سنکھارہ سنگھ بارڈر کراس کرنے کے جرم میں قید تھے۔

ان ملزمان نے جیل سے فرار کے منصوبہ پر عمل کیا اور رات کی تاریکی میں فرار ہو گئے۔ دونوں سکھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرحد عبور کر گئے۔ عبدالستار کراچی اور بوٹا مظفر گڑھ روپوش ہو گیا۔ قاضی نجم الدین ایس ایچ او کھچی والا کی ڈیوٹی ملزمان کو پکڑنے پر لگائی گئی۔ انہوں نے 15 روز میں دونوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ دونوں ملزمان آپس کی دشمنوں کے باعث قتل ہو گئے۔ وائرلس: 1977ء میں تمام تھانوں کو وائرلس سیٹ فراہم کیے گئے۔ تینوں تھانوں کے SHO کے لیے گاڑیاں موجود ہیں۔

ڈی ایس پی دفتر کی تعمیر ڈی ایس پی کا دفتر ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس کے کمروں میں قائم تھا۔ کہ ڈی ایس پی رانا طاہر منصور دوسری مرتبہ بطور ڈی ایس پی تعینات ہوئے تو انہوں نے 2004 میں ذاتی طور پر دلچسپی لے کر ڈی ایس پی دفتر کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا۔ شہر کے مخیر حضرات کے عطیات سے تھانہ کے برابر دفتر کی تعمیر مکمل ہوئی۔ جس پر تقریباً پانچ لاکھ روپے لاگت آئی۔ DPO شیخ محمد عمر نے دفتر ڈی ایس پی کا سنگ بنیاد رکھا۔

فورٹ عباس میں منشیات: قیام پاکستان کے بعد فورٹ عباس میں حکومت کی طرف سے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا تھا جس کے بعد ٹھیکیدار اپنی دکان پر بھنگ، چرس، افیون، فروخت کرتا تھا۔ فورٹ عباس میں منشیات فروخت کرنے کا ٹھیکہ وزیر خان کے پاس تھا بعد میں چشتیاں کے بھٹی برادران نے بھی دوسرا ٹھیکہ حاصل کیا۔ 1983ء میں ضیاء الحق نے منشیات کی فروخت پر پابندی عائد کی اور ٹھیکے منسوخ کر دیئے۔ نشہ نہ ملنے کے باعث نشئی حضرات کا بہت برا حال ہوا۔ سرحد قریب ہونے کے باعث انڈیا کی شراب سرعام فروخت ہوتی رہی ہے جن میں ارسٹو کریٹ، ڈپلومیٹ، فلائنگ ہارس، وسکی شراب سرعام فروخت ہوتی رہی ہے۔ فورٹ عباس میں نشئی ہیروئین کا نشہ پی کر جہاز بن کر اڑتے رہتے ہیں۔ اکثر جہاز نشہ ہی نہیں کرتے بلکہ فروخت بھی کرتے ہیں۔

لفظ پولیس POLICE

P = POLICE شائستہ ۔ O= OBEDIENT تابعدار

L=LOYAL = وفادار ۔ I = INTELLIGENT ذہین

C = CLEVER چست ۔ E = EFICIENT قابلیت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پولیس لفظ مندرجہ بالا الفاظ کا مخفف ہے۔ ان صفات کا پولیس میں ہونا ضروری ہے۔ آج کل کے پولیس مین میں چھ صفات ہونا در کنار ایک بھی صفت نہیں پائی جاتی۔ تعزیرات ہند کو بدل کر تعزیرات پاکستان نام رکھا گیا۔ مارشل لاء دور میں پولیس کے وارے نیارے ہوتے ہیں ضیاء الحق کے اسلامی قوانین نے بھی پولیس کو مزید بدعنوان بنا دیا۔ اسلامی قوانین کا درست استعمال نہ ہو سکا۔ تھانہ جو انصاف کا پہلا گھر ہیں۔ شریف لوگ وہاں جانے سے گھبراتے ہیں اور رپٹ درج کرانے سے گریز کرتے ہیں۔ آج ہاتھوں میں ہتھکڑی لگنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کسی کا باعزت بری ہونا کوئی وقعت نہیں رکھتا غلط مقدمہ لوگوں کی سماجی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔ جس کا نعم البدل نہیں ہے۔ پولیس کا طرز عمل اس قسم کا ہے کہ اس میں عزت نفس نام کی کوئی چیز نہیں۔ قوانین کو اندھے کی لاٹھی کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ پولیس خود قانون کا احترام بہت کم کرتی ہے۔ پولیس کا جتنا چھوٹا آفیسر ہوتا ہے وہ اتنے ہی زیادہ اختیارات استعمال کرتا ہے۔

پولیس تشدد: پولیس ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد سمجھتی ہے کہ اب اسے ملزم کے ساتھ ہر قسم کا غلط سلوک اختیار کرنے کا حق مل گیا ہے۔ سابق دور میں کچے ملزموں پر تشدد کیا جاتا تھا لیکن آزاد مملکت میں آزاد شہریوں پر بھی تشدد جاری ہے۔ اعتراف جرم اور برآمدگی کے لیے اور لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ مال بٹورا جا سکے۔

تشدد کے مختلف حربے

چھتر مارنا: یہ دو اڑھائی فٹ چمڑے کا چھتر ہوتا ہے عام طور پر پشت پر مارا جاتا ہے۔ اس کی دو چار ضربوں سے خون پشت پر جمع ہو جاتا ہے۔ اور پھر کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔

منجی لگانا: ملزم کے پاؤں چارپائی کی پائنتی میں کس دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر پیروں کے تلووں پر سوٹیاں ماری جاتی ہیں۔ جس سے پاؤں سوج جاتے ہیں۔

الٹا لٹکانا: ملزم کو خوب کھانا کھلانے کے بعد الٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس کی کمر پر ہنٹر مارے جاتے ہیں ملزم نے جو کھایا پیا ہوتا ہے وہ منہ اور ناک کے ذریعہ نکلتا ہے جس سے سخت کوفت ہوتی ہے۔

ڈانگ پھیرنا: ملزم کی ٹانگوں پر ڈانگ رکھ کر اس پر دونوں طرف آدمی کھڑے کر کے ڈانگ کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹانگوں پر پھیرا جاتا ہے۔ڈانگ پھیرنے سے ملزم کی ٹانگوں کا گوشت اندر سے پھٹ جاتا ہے۔
تفتیش کے لیے باقاعدہ ضابطہ مقرر ہے اس میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں۔اس کے باوجود تشدد جاری ہے۔

پولیس کے بارے میں ججوں کے فیصلے:

1- جناب جسٹس سردار محمد اقبال نے اپنے ایک فیصلے میں لکھا تھا کہ جب تک کوئی پولیس آفیسر پولیس ایکٹ دفعہ 25 کے تحت کسی شہری کو تحریری طور پر بلانے کا نوٹس نہیں بھجواتا اس وقت تک کسی پولیس آفیسر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سپاہی بھیج کر شریف شہری کو بلائے۔آئین میں ہر شخص کو عزت واحترام کی ضمانت دی گئی ہے۔اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔تو شہریوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ہرجانے کا دعوٰی کریں۔کرائم کی دفعہ 107-109-110-151- کا اکثر غلط استعمال ہوتا ہے۔

2- 1986ء میں لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بینچ کے جسٹس محمد منیر خان نے حاصل پور کے SHO محمد سلیم وغیرہ کے خلاف فیصلہ میں لکھا کہ میں نے بڑے دکھ کے ساتھ محسوس کیا کہ پولیس کے خلاف اکثر شکایات درست ہوتی ہیں۔پولیس آفیسر SHO اور انسپکٹر قانوناً شہریوں کے جان ومال کے محافظ ہوتے ہیں اکثر اوقات شہریوں کی عزت آزادی اور انکی جائیداد کے ساتھ کھیلتے ہیں۔وہ شہریوں کو غلط گالیاں دیتے ہیں انہیں زدوکوب کرتے ہیں خلاف قانون حراست میں رکھتے ہیں۔زیر نظر مقدمہ میں SHO حاصلپور نے محمد عباس کو خلاف قانون حراست میں رکھا۔الف ننگا کیا۔بے رحمانہ تشدد کیا۔اس کے ہاتھ پشت پر باندھے اسے کتے کی طرح چلنے پر مجبور کیا۔اور جانوروں کی طرح اس کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر دیوار کے ساتھ رکھا۔اس قسم کے گھناؤنے مظالم سے پولیس کی شہرت کو نقصان پہنچا ہے۔اس لیے لوگ اپنی شکایات تھانے لے جانے کی بجائے عدالت عالیہ میں لاتے ہیں فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کیہ ایک پولیس آفیسر کو معلوم ہونا چاہئے کہ

1-جب وہ کسی کو گالی دیتا ہے تو قانون فوجداری کے دفعہ 504 کا مرتکب ہوتا ہے۔2-جب وہ کسی پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو 351 کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔3- کسی شہری کو ناجائز طور پر روکتا ہے تو دفعہ 342 کا جرم کرتا ہے۔4-جب اقبال جرم کرانے یا معلومات حاصل کرنے کے لیے تشدد کرتا ہے تو دفعہ 330 کا جرم کرتا ہے۔5-جب کسی قابل دست اندازی جرم میں پرچہ درج نہیں کرتا تو پولیس ایکٹ کی دفعہ 129 تعزیرات پاکستان کی دفعہ 217 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فاضل جج نے لکھا کہ یہ سب کچھ عدم احتساب کاروائی اور قانونی مواخذہ یا سزا سے بے خوفی کا نتیجہ ہے۔

فرض شناس پولیس آفیسر: 1995ء میں نذیر احمد وڑائچ نے بطور ڈی ایس پی چارج سنبھالا تو انہوں نے انصاف کا بول بالا کیا۔ جرائم کا قلع قمع کیا۔ رشوت کے لین دین میں کمی واقع ہوئی گروہ بندی اور پارٹی بازی سے بالاتر رہ کر اپنے فرائض منصبی ادا کیئے۔ ان کے دور میں لڑکیوں سے چھیڑ خوانی کرنیوالے لڑکوں کا منہ کالا کر کے سر عام بازار میں پھرایا گیا۔ قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ صرف اس دور میں نظر آیا۔ ڈی ایس پی صرف چار ماہ بعد تبدیل ہو گئے انکی روانگی کے ساتھ ہی غیر قانونی اور منفی سرگرمیوں کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔

محکمہ صحت: فورٹ عباس میں 1932ء میں سب سے پہلے ایک ڈسپنسری بنائی گئی۔ 1940ء میں اسے سول ہسپتال کا درجہ دیا گیا اور عمارت تعمیر کی گئی۔ پہلی عمارت میں صرف چار بستر تھے بعد ازاں 12-12 بستروں پر مشتمل زنانہ اور مردانہ وارڈ بنائے گئے۔ 1972ء میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ ملنے پر یہاں شعبہ بیرونی مریضاں اور اندرونی مریضاں علیحدہ علیحدہ بنائے گئے۔ لیبارٹری اور آپریشن تھیٹر بنایا گیا اور شام کی شفٹ میں بھی ڈاکٹروں کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ ہسپتال کے لیے موجودہ جگہ ناکافی تھی۔ صوفی بشیر ایم پی اے نے پھولڑہ روڈ پر ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی مختص کی تھی۔ جو ان کے جانے کے بعد لوگوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ محمد روف خالد ایم پی اے نے پراجیکٹ منیجر کے دفتر کے عقب میں 18 ایکڑ رقبہ مخصوص کروایا۔ محمد ارشد لیڈر ایم پی اے کی کوشش سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی لاگت سے ساٹھ بستروں پر مشتمل ہسپتال کی جدید عمارت ہارون آباد روڈ پر تعمیر ہوئی۔ 2002 میں ہسپتال میں نئی عمارت میں کام شروع کر دیا۔ 1979ء میں چھ مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ای پی آئی سنٹر کھولا گیا۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی آسامیاں پیدا کر کے تحصیل کے انتظامات ان کے سپرد کیے گئے تحصیل بھر کے ہسپتال کی حالت زار یہ ہے کہ یہاں ادویات کا کوٹا نہایت ہی کم ہے۔ بعض اوقات تو پرچی فیس ایک روپے سے بھی کم دوائی ملتی ہے۔ تحصیل بھر کی آبادی اور ادویات کی رقم تقسیم کی جائے تو چند پیسے سالانہ بنتی ہے۔

پولیو ڈے: 1994ء سے ہر سال پولیو ڈے منایا جاتا ہے۔ فورٹ عباس شہر کو 28 اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیہاتوں کو220 حلقوں میں تقسیم کر کے کمیٹیوں کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ پانچ سال تک کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائیں۔1999 سے پولیو ٹیمیں گھر گھر جا کر بچوں کو قطرے پلانے پر معمور کی گئیں۔عالمی ماہرین کی رپورٹ کے مطابق جن بچوں میں وٹامن اے کی کمی ہوتی ہے۔ان میں دست نمونیا۔خسرہ،سوکھا پن سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو وٹامن اے کی خوراک بھی دی جا رہی ہے۔تاکہ بچوں میں قوت مدافعت پیدا ہو سکے۔کیونکہ پاکستان میں پچیس لاکھ بچے وٹامن اے کی کمی کے باعث موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بہبود آبادی پروگرام: دنیا بھر میں آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اور دنیا کی آبادی کے دگنا ہونے کا وقت کم سے کم ہو رہا ہے۔آبادی کے بڑھنے سے بہت سے ملک پریشان ہیں۔اور آبادی کو کنٹرول کرنے کے منصوبوں پر عالمی سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔آبادی بڑھنے کا ایک جائزہ درج ذیل ہے۔

150ء میں دنیا کی آبادی50لاکھ تھی۔1500 سال بعد1650ء میں دنیا کی آبادی50 کروڑ 200 سال بعد1850 میں آبادی ایک ارب۔ 80 سال بعد 1930 میں آبادی 2ارب۔45 سال بعد 1975ء میں آبادی 4ارب۔36 سال بعد 2011 میں آبادی8ارب ہو جائے گی۔بہبود آبادی مراکز کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔منصوبہ بندی پر صحیح معنوں میں عمل ہو رہا ہے۔پہلے اکثر گھرانوں میں دس سے پندرہ بچے ہوتے تھے۔اب کم بچے پیدا کرنے کا رجحان تقریباً پچاس فیصد لوگوں میں ہے۔ **تحصیل بھر کے مراکز صحت:**

1-رورل ہیلتھ سینٹر مروٹ۔ 2- رورل ہیلتھ سینٹر کھچی والا۔

3-بنیادی ہیلتھ سینٹر 311/HR 4-بنیادی ہیلتھ سنٹر 289/HR 5-بنیادی ہیلتھ سنٹر 227/9R 6-بنیادی ہیلتھ سنٹر 208/9R 7-بنیادی ہیلتھ سنٹر 3350/9R 8-بنیادی ہیلتھ سنٹر 200/8R 9-بنیادی ہیلتھ سنٹر 260/HR 10-بنیادی ہیلتھ سنٹر 175/7R 11-بنیادی ہیلتھ سنٹر 297/HR 12-بنیادی ہیلتھ سنٹر 212/9R 13-ڈسپنسری چک 281/HR 14-ڈسپنسری چک 189/7R 15-ڈسپنسری بنگلہ دلہر 16-ڈسپنسری بہ عالمگیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

17-ڈسپنسری 175/7R 18-ڈسپنسری 177/7R 19-ڈسپنسری 172/7R

20-ڈسپنسری چک 285/HR 21-ڈسپنسری 302/HR 22- ہیلتھ سینٹر 300/HR

23-ہیلتھ سینٹر 284/HR 24-ہیلتھ سینٹر 264/HR

جعلی ڈاکٹروں اور حکیموں کی بھرمار: نیم حکیم خطرہ جان محاورہ کتابوں میں لکھا ہوتا ہے اس محاورے کا عملی ظہور فورٹ عباس شہر اور گردونواح کے دیہات میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ غیر تربیت یافتہ غیر متعلقہ اور نیم خواندہ افراد اس شعبہ میں داخل ہو کر حکیموں اور طبیبوں کی صورت میں اپنی اجارہ داری قائم کئے ہوئے ہیں۔ ہر میڈیکل سٹور کا مالک بطور ڈاکٹر پریکٹس کرتا ہے۔ محکمہ صحت اور ڈرگ انسپکٹر کی ملی بھگت سے تمام غیر قانونی کام ہو رہے ہیں۔ جعلی ادویات کی بھی مارکیٹ میں بھرمار ہے۔ آنکھوں کے عطائی ڈاکٹروں نے بھی لوگوں کو بینا کرنے کی بجائے نابینا بنایا ہے۔ اور یوں لالچ میں اندھے ہو کر لوگوں کی زندگیوں سے کھیلا جا رہا ہے۔

تحصیل کے لوگوں کے خون کا گروپ :

گروپ B 30 فیصد گروپ A 25 فیصد گروپ O 15 فیصد گروپ AB 30 فیصد

گروپ O کا خون ہر گروپ کو دیا جا سکتا ہے۔ ہر وہ شخص جسکی عمر 21 تا 59 سال ہے۔ وزن 110 پونڈ ہو آٹھ ہفتوں میں ایک بار خون دے سکتا ہے۔ ایک صحت مند آدمی کے جسم میں بارہ سے پندرہ بوتل خون ہوتا ہے۔ ایک بوتل دینے سے انسانی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

فورٹ عباس میں تپ دق اور دیگر بیماریاں : پینے کے ناصاف پانی نے پیٹ کے امراض پیدا کر رکھے ہیں گردے اور مثانے میں پتھری، معدہ کا السر بھی لوگوں میں موجود ہے۔ بلڈ پریشر، شوگر اور دل کے امراض بھی پائے جاتے ہیں۔ ملیریا اور ٹائیفائیڈ کا شکار بھی لوگ ہیں۔ سردرد، جوڑوں کا درد، بدہضمی، تبخیر معدہ، اور جلدی امراض سے متاثرہ مریض بھی ہسپتال کا رخ کرتے ہیں۔ پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کے سروے کے مطابق 4 ہزار سے زائد مریض ٹی بی تحصیل فورٹ عباس میں موجود ہیں۔ یہ چھوت کا مرض روز بروز بڑھ رہا ہے بعض دیہات میں ایسے بھی گھرانے ہیں جو اس مرض کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ لوگ گندی سبزیاں، گلے سڑے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پھلوں کی صورت میں بیماریاں خریدتے ہیں اور پھر ان بیماریوں کو دور کرنے پر دوبارہ پیسے خرچ کرتے ہیں۔ اگر بچے کی ماں کام کرنے سے پہلے ہاتھ دھولے تو بچے کی آدھی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ پاکستان میں ہر دو منٹ بعد ایک بچہ مرتا ہے 700 بچے روزانہ فوت ہوتے ہیں۔ ہر سال 3 لاکھ بچے چھ مہلک بیماریوں سے اور 1+1/2 (ڈیڑھ) لاکھ بچے صرف دستوں / اسہال سے مرتے ہیں۔ فورٹ عباس میں الخدمت فاؤنڈیشن نے ہیپاٹائٹس B اور c کے بچاؤ کے لئے کیمپ لگایا ٹیسٹ کے دوران یہ بات منظر عام پر آئی کہ فورٹ عباس میں دس فیصد لوگ اس خاموش قاتل مرض میں مبتلا ہیں۔

بیوٹی پارلر	پرائیویٹ ہسپتال
سولہ سنگار بیوٹی پارلر ڈگی محلہ	رحمن جنرل ہسپتال راؤ شاہد
مسکان بیوٹی پارلر ڈگی محلہ	ملت جنرل ہسپتال عطیہ جاوید
روز بیوٹی پارلر لکڑ منڈی	الشفاء جنرل ہسپتال عابد حسین
ڈان بیوٹی پارلر فورٹ عباس	نعمان چلڈرن ہسپتال خالد پرویز
پرل بیوٹی پارلر فورٹ عباس	شریف میموریل ہسپتال ملک خالد
جہاں دید بیوٹی پارلر ڈگی محلہ	

محکمہ ریلوے

فورٹ عباس ریلوے اسٹیشن 1929ء میں قائم ہوا۔ نقشہ کے مطابق ریلوے لائن کو پھولڑہ کے پرانا قبرستان سے گزرنا تھا۔ انگریز انجینئر ریلوے لائن بچھانے کے لئے آئے۔ رات کو ریلوے لائن بچھائی جاتی۔ صبح لائن کے گارڈر اکھڑ کر ٹیڑھے ہو جاتے۔ اس امر کی اطلاع بڑے انگریز انجینئر کو دی گئی۔ انگریز انجینئر موقع پر پہنچا اور رات کے وقت قبرستان میں بچھائی گئی ریلوے لائن پر چارپائی بچھا کر سونے لگا تو ماتحت عملہ نے کہا کہ آپ کسی مشکل میں پھنس جائیں گے لہذا ریلوے لائن سے سوفٹ دور اپنی چارپائی بچھالیں اور پھر اس واقع کو ملاحظہ کریں۔ نصف شب کے قریب ریلوے لائن کے سلیپر اور گارڈر کے اکھڑنے اور مڑنے کا شور اس قدر سخت اور زیادہ تھا کہ انگریز انجینئر اپنی چارپائی چھوڑ کر بھاگ اٹھا اور اسے تسلیم کرنا پڑا کہ اس قدیم قبرستان میں کسی اللہ والے کی قبر موجود ہے اور پھر چک نمبر 270 اور آؤٹر سگنل کے قریب موڑ ڈال کر ریلوے لائن پھولڑہ قبرستان سے ایک کلومیٹر دور بچھائی گئی۔ پہلی بار ایک انگریز اسٹیشن ماسٹر کی تقرری ہوئی یہ

بے چارہ نیا نیا آیا تھا۔ اس نے فورٹ عباس ریلوے اسٹیشن کے بارے میں اپنے تاثرات لکھے کہ یہاں رات کو ہو کا عالم ہوتا ہے چمگادڑوں اور لومڑیوں کی خوفناک آوازیں پوری رات سنائی دیتی ہیں۔ گیدڑوں کی چیخیں ساری رات سونے نہیں دیتیں۔ اسٹیشن ایسے علاقے میں قائم ہے جہاں جنوں اور چڑیلوں کا مسکن ہے۔ یہاں تو دن کے وقت گذارہ کرنا مشکل ہے رات کو یہاں ٹھہرنا آہستہ آہستہ موت کے منہ میں پہنچنا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پھولڑہ بستی سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر بنایا گیا تھا۔ پہلے ریلوے کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کہتے تھے پاکستان کے قیام کے بعد اسے پاکستان ویسٹرن ریلوے اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد پاکستان ریلوے کہا جاتا ہے۔ فورٹ عباس ریلوے لائن جب بچھائی گئی تو اس وقت علاقہ میں نہروں کا اجراء ہو چکا تھا۔ ایک ٹرین میں سلیپر لائن کے گارڈر اور دیگر اوزار بھر کے لائے جاتے اور پٹڑی پر لائن بچھا کر آگے بڑھاتے رہے۔ جب ساز وسامان ختم ہو جاتا ٹرین الٹی لوٹ جاتی جب بھی نئی پٹڑی بچھانے کے لیے ٹرین آتی تو انجن ڈرائیور وسل دیتا تو دور دور سے لوگ دودھ کے برتن سر پر اٹھا کر لاتے۔ دودھ ریلوے کے عملہ کو دیتے اور انجن سے پانی حاصل کر کے لے جاتے اور اسے پینے کے استعمال لاتے۔

پہلے پہل فورٹ عباس سے بہاولپور تک ریلوے لائن موجود تھی۔ اور ٹرینیں آتی جاتی تھیں۔ بہاولپور کے تیسرے اسٹیشن کا نام قطب العمارہ ہے۔ فورٹ عباس سے بہاولپور جانے والی ٹرین کے راستے میں قریش، رصافہ، مروٹ، منصورہ کاظمین، یزمان کی ریلوے اسٹیشن موجود تھے۔ 1939ء میں اس ریلوے لائن کو اکھاڑ دیا گیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم میں اس لائن کو کام میں لایا گیا۔ بعض روایات یہ بھی ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد یہ ریلوے لائن حکومت پاکستان کے کام آئی۔ فورٹ عباس سے قطب العمارہ کا کرایہ 14 آنے تھا۔ 1969ء تک فورٹ عباس میں آمد و رفت صرف ٹرینوں کے ذریعے ہوتی تھی۔ ٹرین کھچا کھچ بھری ہوتی تھی۔ لوگ کھڑے ہو کر اور پائیدان پر لٹک کر چھتوں پر سفر کرتے تھے۔ اس وقت ٹرین دوپہر کے دو بجے آتی اور ڈھائی بجے واپس جاتی۔ دوسری ٹرین رات دس بجے آتی اور صبح چار بجے روانہ ہوتی۔ پرانے زمانے کے لوگ یہ بھی بتاتے ہیں کہ گھاس، گنے، لکڑیاں یا دیگر اشیاء انجن ڈرائیور کو دکھا کر گاڑی کھڑی کرائی جا سکتی تھی۔ لوگ متذکرہ اشیاء اپنے سروں پر اٹھا کر ریلوے لائن کے قریب پہنچ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاتے اور ہاتھ ہلاتے ۔ان کے اس اشارہ پر ٹرین رک جاتی تھی ۔فورٹ عباس میں مقامی طور پر رہائش کے لیے کوئی ہوٹل نہ تھا۔لہٰذا دیہاتی لوگ سرشام ہی پلیٹ فارم اوراسکے اردگرد ریت کے ٹیلوں پر سوکر رات گذارتے ۔ بکنگ کلرک جب صبح آتا تو سب سے پہلے پلیٹ فارم اوراسٹیشن کے اردگرد سوئے ہوئے افراد کو جگاتا کہ لوگو اٹھو ریلوے ٹرین جانے کا وقت ہو گیا ہے ۔ٹکٹ گھر بھی کھل چکا ہے ۔اپنی اپنی ٹکٹ خرید لو۔لوگ پلیٹ فارم اور ریت کے ٹیلوں پر سے بیدار ہو کر ٹکٹ خرید کرتے اور ٹرین میں سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچتے ۔1984ء میں خسارے کے باعث رات کو آنے والی ٹرین بند کردی گئی ۔10 ستمبر 1993ء کو 64 سال بعد فورٹ عباس آنے والی واحد ٹرین بھی بند کردی گئی ۔محکمہ اور اسٹیشن کا سازوسامان مال گاڑی کے ذریعے واپس لے جایا گیا۔ الیکشن 1993ء میں پیپلز پارٹی کے امیدوار قومی اسمبلی نے وعدہ کیا کہ وہ ٹرین دوبارہ چلوائیں گے ۔بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان نے علی اکبر وینس جو پارلیمانی سیکرٹری تھے ان کی درخواست پر خصوصی گرانٹ منظور کی اور ریلوے پٹڑی کو دوبارہ مرمت کر کے 13 اپریل 1994ء کو دوبارہ ٹرین بحال ہوئی ۔اس ٹرین کا افتتاح علی اکبر وینس نے کیا ۔ہارون آباد ،فقیر والی ،یکھی والا ،اور فورٹ عباس ریلوے اسٹیشنوں پر تقاریب منعقد ہوئیں ۔ٹرین کے افتتاح کی تختی کے نقاب کشائی کی گئی ۔ٹرین شام کو 5 بجے آتی اور صبح 5 بجے روانہ ہوتی ۔دسمبر 1996ء میں نگران حکومت نے دیگر 8 سیکشنوں کے ساتھ فورٹ عباس بہاولنگر سیکشن پر بھی ٹرین یہ کہہ کر بند کردی کہ ان ٹرینوں کو پرائیویٹ سیکٹر میں چلایا جائے گا ۔فورٹ عباس سیکشن پر ریلوے ٹائم ٹیبل میں 15 کلومیٹر فی گھنٹہ اور 25 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹرین چلتی رہی ۔1993ء میں جنرل منیجر ریلوے پاکستان سپیشل ٹرین کے ذریعہ فورٹ عباس پہنچے تو راقم نے دیگر صحافیوں کے ہمراہ خصوصی سیلون میں جنرل منیجر سے ملاقات کی اور انہیں پیش کش کی وہ ذرا سیلون کی کھڑکیوں سے پردہ ہٹا کر دیکھیں ہم آپ کی سپیشل ٹرین کے ساتھ سائیکل سوار کا مقابلہ کراتے ہیں اگر سائیکل سوار ٹرین کو پیچھے چھوڑ جائے تو پھر آپ سوچیں کہ میں اسلام آباد سے فورٹ عباس کس لیے آیا ہوں ۔آپ صرف دورہ کرنے آئے ہیں یا مسائل حل کرنے آئے ہیں تو انہوں ۔نے کہا کہ آپ کے ایم این اے جو وفاقی منسٹر بھی ہیں چھ سات کروڑ روپے گرانٹ منظور کروائیں اور ریلوے ٹریک کو مضبوط بنائیں تو ٹرین کی رفتار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیز ہوسکتی ہے۔اس سیکشن پر چلنے والی ٹرین ہر دور میں گارڈ، ٹکٹ چیکر، پولیس والوں کے رحم و کرم پر رہی ہے۔اکثر سواریوں کا کرایہ انکی جیب میں چلا جاتا رہا ہے۔

وفاقی محتسب سے تیز رفتار ٹرین چلانے کا مطالبہ : حاصل پور کے ایک شہری شیخ عبدالرحمان نے وفاقی محتسب کے پاس 1988ء میں درخواست گذاری کہ کراچی سے براستہ سمہ سٹہ فورٹ عباس تک سپر ایکسپریس ٹرین چلائی جائے وفاقی محتسب نے جنرل منیجر ریلوے کو نوٹس جاری کیا کہ وہ حاصل پور کے اس شہری کو میرے روبرو آ کر جواب دیں۔وفاقی محتسب کے ہاں بحث ہوئی اسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

شیخ عبدالرحمان: یہ منصوبہ قابل عمل ہے فورٹ عباس پاکپتن، ماڑی، انڈس جانے والی ٹرینوں کے ساتھ چھ چھ بوگیاں لگائی جائیں ان تینوں سیکشنوں پر تیز رفتار ٹرین چلائی جائے۔ یہ تیز رفتار ٹرینیں سمہ سٹہ جمع ہو کر ایک گاڑی بن کر کراچی جائیں اور کراچی سے واپسی پر پھر بوگیاں تقسیم کر کے اپنے اپنے سیکشنوں پر بھجوائی جائیں۔

جنرل منیجر: اس سیکشن پر ریلوے ٹریک بہت کمزور ہے خصوصاً بہاولنگر فورٹ عباس سیکشن پر تیز رفتار گاڑی نہیں چلائی جاسکتی۔

شیخ عبدالرحمان بہاولنگر فورٹ عباس سیکشن پاکستان ریلوے کا حصہ ہے قیام پاکستان کے بعد سے آج تک کتنے میل ریلوے ٹریک مضبوط کیا گیا اگر ہر سال اس سیکشن پر ریلوے ٹریک مضبوط کیا جاتا تو یہ مسئلہ آج پیدا نہ ہوتا۔ جان بوجھ کر اس سیکشن کو نظر انداز کیا جاتا تھ

جنرل منیجر: سمہ سٹہ سے فورٹ عباس ٹرین پر روزانہ خرچہ 3 ہزار اور آمدن 2 ہزار روپے ہے۔ ایک ہزار روپے روزانہ خسارہ ہوتا ہے۔

شیخ عبدالرحمان نے فورٹ عباس سے بہاولنگر، بہاولنگر سے امروکہ، بہاولنگر سے سمہ سٹہ کے اسٹیشنوں کی ماہانہ ٹکٹوں کی آمدن کا ریکارڈ پیش کیا اور ساتھ ہی گڈز ٹرین کی آمدن بھی بتائی کہ اس سیکشن پر ریلوے خسارے کی بجائے منافع کما رہا ہے۔ جنرل منیجر کی درخواست پر وفاقی محتسب نے درخواست مکمل بحث کے بعد مسترد کر دی۔اور ریلوے کے موقف کو مان لیا کہ تیز رفتار ٹرین نہیں چل سکتی۔

....

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشرقی جرمنی کے سیاح فورٹ عباس میں: مشرقی جرمنی کے سیاحوں نے ٹرین کے ذریعہ فورٹ عباس کا دورہ کیا اور سیاحت کا بھرپور لطف اٹھایا۔ ان سیاحوں نے علاقہ کے ساتھ ساتھ ٹرین کی بوگیوں، انجن اور بیٹھنے والی سیٹوں کے فوٹو اتارے ویڈیو فلمیں بنائیں تاکہ وہ واپس جاکر دکھا سکیں کہ پاکستان میں آج کے جدید دور میں لوگ کیسی خستہ حال ٹرین پر سفر کرتے ہیں۔

ریلوے انجن اور بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں: آئے سال ریلوے انجن شنٹنگ کے دوران ریلوے پٹڑی سے اتر جاتا تھا۔ لیکن 1992ء میں ہاکڑہ نہر کے قریب ریلوے انجن اور پانچ بوگیاں فورٹ عباس آتے ہوئے پٹڑی سے اتر گئیں۔ یہ فورٹ عباس میں ریلوے کا سب سے بڑا حادثہ تھا جس میں کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔

پہلے پہل ریلوے اسٹیشن ماسٹر کے بڑے ٹھاٹ باٹ ہوتے تھے:

1969ء سے قبل تمام آمدورفت ریلوے کے ذریعے ہوتی تھی دکاندار حضرات اپنا تمام سامان ٹرین کے ذریعے منگواتے تھے۔ اس وقت ریلوے اسٹیشن ماسٹر کی شان ہی نرالی ہوتی تھی۔ دکاندار حضرات اپنی دکانوں سے اٹھ اٹھ کر سڑک پر آکر انہیں جھک جھک کر سلام کرتے تھے۔ انہیں اپنی اپنی دکان پر آنے کی دعوت دیتے۔ اگر کسی دکان سے یہ سودا سلف خرید کرتے تو اس کی قیمت لینے سے انکار کر دیتے۔ لوگ تحفے تحائف اور دیگر اشیاء اسٹیشن ماسٹر کے گھر پہنچاتے۔ سڑک کی تعمیر نے ریلوے ٹرین کی وقعت ختم کر دی۔

لوگوں کا صدر ایوب سے تیز رفتار ٹرین کا مطالبہ: 1960 میں صدر پاکستان محمد ایوب خاں یہاں دورہ پر آئے تو لوگوں نے تیز رفتار ٹرین چلانے کا مطالبہ کیا تو صدر ایوب نے کہا کہ میں ٹرین کو تیز کرنے کی بجائے تمہیں سڑک کا تحفہ دیتا ہوں۔ اب ٹرین کا تم انتظار کرتے ہو۔ سڑک بن گئیں تو اتنی گاڑیاں چلیں گی۔ کہ بسیں تمہارا انتظار کریں گی۔ اور قدم قدم بسیں کھڑی کر کے لوگ اس پر سفر کریں گے۔

زراعت

پہلے صرف بارانی کاشت کی جاتی تھی۔ نہروں کے اجراء کے بعد یہاں زراعت میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ترقی ہوئی۔1925ء میں نہر ہاکڑہ، رائیٹ ٹبہ عالمگیر تک پہنچ گئی تھی۔1929ء میں نہر منصوررہ تک پہنچ کر ختم ہوئی۔فورٹ عباس میں باقاعدہ محکمہ زراعت کا قیام1962ء میں ہوا پہلے دفتر کے انچارج کو زراعت آفیسر کہتے تھے۔1980ء سے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر (EADA) کہتے تھے۔ضلعی حکومت کے بعد ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ایگریکلچر آفیسر سب ڈویژن کا انچارج ہے۔جس طرح فورٹ عباس ملک کی آخری سرحد ہے اسی طرح نہری نظام کی ٹیل بھی اس علاقہ میں واقع ہے۔آبپاشی اس تحصیل کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔لوگ نہری نظام میں توسیع اور مزید پانی کی فراہمی کی ضرورت ہر دور میں کرتے رہے۔یہاں زمین کی زرخیزی اپنی مثال آپ ہے۔زیادہ پیداوار کا حصول زیادہ پانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

زمین کی اقسام : 1-ریتلی 2-میرا 3-چکنی میرا تحصیل فورٹ عباس میں مالکان اراضی کی تعداد۔1-نصف مربع کے مالکان 2-31090۔ 25ایکڑ کے مالکان 26000 3- 50ایکڑ کے مالکان۔150 کپاس، کماد، گندم سب سے بڑی نقد آور فصلیں ہیں۔مکئی، دالیں، چاول، سبزیاں بھی لوگ کاشت کرتے ہیں۔کنوں، آم، لیموں، امرود، مالٹا، مٹھا کے باغ بھی تحصیل بھر میں پائے جاتے ہیں۔سب سے پرانا جج والا باغ ٹبہ عالمگیر میں ہے۔اس کے علاوہ تحصیل بھر میں درجنوں باغ موجود ہیں۔

صحرائے چولستان، معروف شکارگاہ:

فورٹ عباس سب ڈویژن کا چولستانی علاقہ ملک کی معروف شکارگاہ ہے۔غیر ملکی مہمان ریگستان میں اپنا کیمپ لگا کر شکار کرتے ہیں۔عرب شیوخ قافلے کی شکل میں درجنوں گاڑیاں سینکڑوں ملازمین اور اپنے خصوصی سیلون اور موبائل ورکشاپ کے ہمراہ جب صحرا میں ڈیرہ جماتے ہیں تو ہر طرف رات کو رنگ ونور کا سماں ہوتا ہے۔تیتر اور کشمیرا بھی شکار کیا جاتا ہے۔تلور ایک طاقتور اڑان رکھنے والا پرندہ ہے اس کا مقابلہ فضا میں باز سے ہوتا ہے۔اس کا شکار اکثر سورج طلوع ہونے کے وقت کیا جاتا ہے۔شکاری ٹولیاں اپنی اپنی جگہ پر ہاتھوں میں باز لے کر شکار کے لیے تیار کھڑی ہوتی ہیں۔زمین اور آسمان پر تلور تلاش کیا جاتا ہے۔جونہی شکار مل جاتا ہے شکاری ٹولی واکی ٹاکی کے ذریعے دوسری ٹولیوں کو اطلاع دیتی ہے اور پھر قریب ترین پارٹی شکار کے لیے

باز چھوڑتی ہے باز کی کمر سے ٹرانسمیٹر لگا ہوتا ہے شکاری پارٹی اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے اس آلے کی مدد سے باز کی سمت و فاصلہ معلوم ہوتا ہے۔ اس آلہ کو فالکن فاونڈر بھی کہتے ہیں باز کے ذریعے تلور کے شکار کرنے کا موقع نصف نصف ہوتا ہے۔ تلور اپنے دفاع کے لیے عجیب وغریب خطرناک طریقہ اختیار کرتا ہے۔ تلور باز سے بچنے کے لئے اسکے اوپر پرواز کرتا ہے۔ بعض اوقات تلور باز کے سر پر اپنے پنجوں اور منہ سے نکلے ہوئے گاڑھے سیال مادے کی دھار سے حملہ کرتا ہے۔ لیکن یہ حملہ کارگر ہو تو یہ باز کو بے بس کر دیتا ہے اور وہ پتھر کی مانند زمین پر آن گرتا ہے۔ لیکن اکثر جیت باز کی ہوتی ہے۔ جب باز شکار کر لیتا ہے تو تمام شکار ٹولیوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

فالکن کا شکار : 1988ء میں اس علاقے میں فالکن کی آمد شروع ہوئی لوگوں نے فالکن پکڑنے کو کاروبار بنالیا۔ اس کام میں شامل ہونے والے راتوں رات امیر ہوئے لیکن کچھ حضرات اپنی رقمیں بھی ڈبو بیٹھے۔ فورٹ عباس کا علاقہ گیم ریزرواوز گیم سینکچوری کا علاقہ ہے خصوصی پرمٹ کے بغیر یہاں کسی قسم کا کوئی شکار نہیں کیا جاسکتا لیکن ہر دور میں فالکن، ہرن، نیل گائے کا شکار بغیر کسی اجازت کے کیا جاتا رہا ہے۔ فالکن کے علاوہ کچھ لوگوں نے چکی لگڑ پکڑنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ فورٹ عباس میں فالکن کو چرگ کہتے ہیں یہ عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کالا، سنہری اور سفید، نر فالکن کو چرگیلا اور مادہ کو چرگ کہتے۔ اس کی رفتار 175 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے او جب یہ شکار پر جھپٹتا ہے تو اس کی رفتار 330 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس کی سنہری قسم کو سب سے زیادہ قیمتی کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں باز زیادہ تر صحرائی اور میدانی جنگلوں کے علاوہ نیم پہاڑی علاقوں سے ہجرت کر کے اپنی خوراک اور سردی سے حفاظت کے لیے سرد علاقوں سائبریا، روس کی طرف آتے ہیں۔ ان کی خوراک، تیتر، چوہے، سانڈھے، اور پرندے ہوتے ہیں۔ چرگ 2 لاکھ سے 50 لاکھ روپے تک فروخت ہوتا ہے۔ نومبر سے اس کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور فالکن ڈیلر کرائے پر مکان لیکر ڈیرے جماتے ہیں۔ باز پاکستان میں گھونسلہ نہیں بناتا کیونکہ اس کو واپس جانا ہوتا ہے۔ اس لئے لمبی اور اونچی اڑان کے بعد میدان میں خشک درخت پر رات بسر کرتا ہے۔ اور صبح صبح پھر محو پرواز ہو جاتا ہے۔ باز جس درخت پر بیٹھتا ہے اس درخت کے نیچے اس کی بیٹ کی نشاندہی جو سفید رنگ کی ہوتی ہیں پڑی ہوئی ملتی ہیں ان بیٹ کی نشاندہی کے بعد شکاری باز کو

پکڑنے کے انتظامات کرتے ہیں باز جہاں ایک رات بسر کرتا ہے دوسری رات بھی وہیں واپس آتا ہے یہ عموماً جوڑا ہوتا ہے۔ایک کو پکڑنے کے بعد دوسرے کو پکڑنا آسان ہو جاتا ہے باز کو پکڑنے کے لیے ایک باریک جال دس سے پندرہ فٹ اونچا دونوں اطراف میں لگایا جاتا ہے اور کبوتر کے پر جمع کر کے جال میں لگادیے جاتے ہیں باز جب کبوتر کو پکڑنے کے لیے غوطہ لگاتا ہے اور کبوتر پر جھپٹتا ہے تو اٹھتے وقت جال سے ٹکرا جاتا ہے۔دوسرے طریقے کے مطابق باز کو پکڑنے کے لیے ایک پرندہ فضا میں ایک تار کے ساتھ اس کے پنجوں میں گیند باندکر اڑایا جاتا ہے اس گیند پر کبوتر کے پر لپٹے ہوتے ہیں جونہی باز اس پر جھپٹتا ہے اس کے پنجے بری طرح اس گیند میں الجھ جاتے ہیں اور زور لگانے پر اس کے پاؤں مزید جکڑے جاتے ہیں اس طرح باز گر جاتا ہے۔اور اسے پکڑ لیا جاتا ہے۔فالکن ڈیلر شکاریوں سے بولی کے ذریعے باز کو خرید کر اسے تربیت دیتے ہیں ۔اور شکار کے لیے سدھایا جاتا ہے۔اور پھر عرب شیوخ کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔

جنگلی حیات سرمایا ہے : صحرائے چولستان میں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب سرکاری حکام، معززین ،اور شکاری حضرات جیپوں ،موٹر سائیکل ،اور ہیوی گاڑیوں کے ذریعے شکار نہ کرتے ہوں۔بہت سے لوگ تو عورتوں کو ساتھ لا کر شراب کباب کے ساتھ شباب سے پوری طرح لطف اندوز ہوتے ہیں۔بے تحاشہ شکار کے باعث جنگلی حیات کی تعداد خطرناک حد تک کم ہو رہی ہے۔ ورلڈ وائلڈ لائف (WWF) رپورٹ نے چولستان میں پرندوں اور جانوروں کی نسل ختم ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔جنگلی جانور اور پرندے ہمارے ملک کا سرمایا ہیں ان کی حفاظت کرنا اور انہیں قومی ورثے کے طور پر محفوظ کرنا کرہ ارض کے فطری حسن کو برقرار رکھنا ہے۔ ہماری قومی وملی ذمہ داری ہے کہ جس سے روگردانی کی جارہی ہے۔ برکت علی فاروقی نے بطور ڈپٹی وارڈن شکار کی حوصلہ شکنی کی اور شکاریوں کو ایسی نتھ ڈالی کہ لوگ شکار سے توبہ کرنے لگے۔شکاری چولستان میں داخلے کے لیے کئی بار سوچتا تھا کہ میں شکار پر جاؤں یا نہ جاؤں۔شکار کی تاریخ میں ان جیسا فرض شناس آفیسر کوئی نہ آیا۔جنگلی حیات کو محفوظ کرنے کے لیے آج بھی کسی بی۔اے فاروقی کی پھر ضرورت ہے۔

سائنٹیفک طریقہ سے بٹیر پکڑنا : فورٹ عباس میں بٹیر پکڑنے کی خصوصی مہم چلائی جاتی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شکاری بٹیر کی آواز آڈیو کیسٹ میں بھر کر رات بھر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے اسے چلاتے ہیں۔ بٹیر اپنی ہم جنس کی آواز سن کر ٹیپ ریکارڈر کے قریب آتے ہیں جہاں سے یہ آواز آرہی ہوتی ہے۔ نیچے جال لگا ہوا ہوتا ہے اور بٹیرے اس میں پھنستے چلے جاتے ہیں صبح شکاری جب بیدار ہوتا ہے تو سینکڑوں بٹیر اس جال میں پھنسے ملتے ہیں وہ انہیں بڑے پنجرے میں بند کر کے مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے پانچ روپے سے پندرہ روپے تک فی بٹیر فروخت ہوتا ہے۔ بڑے بڑے سرکاری آفیسروں کو درجنوں اور سینکڑوں بٹیر تحفے میں دیئے جاتے ہیں۔ تیتر، ہرن کے بچے، مور کے انڈے ہرن کے شیر خوار بچے صحرائے چولستان سے پکڑ کر اعلیٰ حکام کو پہنچائے جاتے ہیں اور بڑے بڑے شہروں میں لوگوں نے ہرن کے بچے گھروں میں پال رکھے ہیں۔ فورٹ عباس کے میدانی علاقے میں مور بھی بکثرت پائے جاتے ہیں اندرون ملک مور کے انڈوں اور بچوں کی بہت مانگ ہے۔ لوگ یہاں سے تحفے کے طور پر انڈے اور بچے بیرونی شہر بھجواتے ہیں۔ بھورے اور کالے تیتر بھی یہاں سے حاصل کر کے بیرون شہروں میں شوق سے پالے جاتے ہیں۔

محکمہ ڈاک

فورٹ عباس میں پہلا ڈاک خانہ 1934ء میں قائم ہوا۔ اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ڈاکخانہ کرائے کی عمارت میں کام کر رہا ہے۔ اس وقت تحصیل بھر میں چھوٹے ڈاکخانے کام کر رہے ہیں۔

1- مروٹ 2- کھچی والا 3- ٹبہ عالمگیر 4- 285/HR 5- 279/HR 6-

-111/HR-10 338/HR -9 640/HR-8297/HR-7 294/HR

-15 308/HR -14 306/HR -13 312/HR -12 302/HR

-19 170/7R -18 173/7R -17 301/HR -16 311/HR

-23 191/7R -22 182/7R -21 184/7R -20 171/7R

-27 210/9R -26 207/9R -25 166/7R -24 165/7r

-31 213/9R -30 212/9R -29 211/9r -28 204/9r

-35 175/7R -34 265/HR -33 197/HB -32 231/9R

www.iqbalkalmati.blogspot.com

295/HR -36 198/HB -37 199/8R -38 266/HR

فورٹ عباس ہی میں نہیں پورے ملک میں ڈاک کا نظام بگڑ چکا ہے۔ اکثر خطوط لیٹ ملتے ہیں پہلے پہل صرف ڈاکخانے میں پبلک کال آفس تھا اور ٹیلیگرام بذریعہ ڈاک ہی بھجوائے جاتے تھے۔ ٹیلی پرنٹر، ٹلیکس یا فیکس مشین کبھی بھی پوسٹ آفس کو نہ مل سکی۔ دوکاندار تاجر حضرات اپنی ڈاک اور دستاویز پہنچانے کے لیے پرائیویٹ کوریئر سروسز سے استفادہ کرتے ہیں۔ فورٹ عباس میں جب پوسٹ آفس قائم ہوا تھا تو دو پوسٹ مینوں کی تقرری ہوئی تھی شہری کی آبادی کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ لیکن پوسٹ مینوں کی تعداد میں 2005 تک اضافہ نہ ہوا ہے۔ جون 1996 میں پرائیویٹ سیکٹر میں فرنچائزڈ پوسٹ آفس حافظ محمد اختر ثمر نے قائم کیا۔ محکمہ ڈاک کی ناقص کارکردگی کے باعث شادی بیاہ اور فوتگی کے اکثر خطوط لیٹ پہنچتے ہیں جس کی وجہ سے دوستوں اور رشتہ داروں کے درمیان ناراضگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور رشتے ناطے ٹوٹ جاتے ہیں۔ لوگ محکمہ ڈاک کی کارکردگی کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہیں واہ ڈاک والو۔

مسٹر چراغ دین: ایک پرانے پوسٹ مین نے بتایا کہ ہر ڈاک خانہ میں پارسلوں کو سیل کرنے کے لیے ایک چراغ موجود ہوتا ہے جو خطوط تقسیم نہ کیے جائیں انہیں ٹھکانے لگانے کے لئے چراغ کی لو سے نذر آتش کر دیا جاتا ہے۔ یوں ڈاکخانے میں موجود چراغ دین سے ہر پوسٹ مین فائدہ اٹھاتا ہے۔ 1996ء میں فورٹ عباس میں ایک نیا نیا پوسٹ مین آیا اس نے ڈاک کی زیادتی کے باعث ڈاک کا ایک تھیلا پانی کے کھال میں پھینک دیا اور یوں کھال کی سطح پر خطوط تیرتے ہوئے جب شہر کے قریب پہنچے تو لوگوں نے خطوط جمع کر کے پوسٹ ماسٹر کو دیئے۔ ان خطوط میں طالبات کی میٹرک کی اسناد، شادی کارڈ، فوت ہونے کی اطلاع، محبت نامے، اور کاروباری خطوط شامل تھے۔ اس کے خلاف انکوائری ہوئی اور اسے محکمہ سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کی فراغت پر تبصرہ کرتے ہوئے پرانے پوسٹ مین نے کہا کہ بے چارہ نیا نیا آیا تھا مار کھا گیا۔ مسٹر چراغ دین سے مدد لیتا تو اسے یہ برے دن نہ دیکھنے پڑتے۔ محکمہ ڈاک کے قیام سے لیکر آج تک چراغ دین پوسٹ مینوں کا معاون چلا آ رہا ہے

1997ء محکمہ ڈاک کی کارکردگی کا نمونہ: کوئی بھی شخص بطور تجربہ اپنے پتہ پر خود خط لکھ کر پوسٹ کر دے تو فورٹ عباس کا خط فورٹ عباس میں چوتھے پانچویں روز تقسیم ہوتا ہے۔ فقیر والی کے صحافی خالد بزمی نے 1993ء میں راقم کو بذریعہ ٹیلیگرام عید مبارک بھجوائی اس ٹیلیگرام نے 22 میل کا فاصلہ 8 دنوں میں طے کیا۔ راقم نے یہ خبر پی پی آئی کے ذریعہ قومی پریس میں بھجوائی جو شائع ہوئی۔ چیئر مین پوسٹل سروسز نے یہ خبر اسلام آباد پڑھی لاہور پوسٹ ماسٹر کو اس کی انکوائری کے لیے فورٹ عباس بھجوایا اس کی انکوائری پر ہزاروں روپے ٹی اے ڈی اے پر خرچ ہوئے اور نتیجہ کچھ نہ نکلا اور ٹیلی گرام بعد میں بھی اسی رفتار سے پہنچتے رہے۔

بیرون ملک سے منٹوں میں رقم کی منتقلی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیرون ملک پاکستانیوں کی رقم منتقل کرنے کے لئے Western union نے 190 ممالک اور ریاستوں میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ پاکستان بھر میں 1900 سے زیادہ مراکز اس کمپنی کے ہیں۔اس یونین نے فورٹ عباس پوسٹ آفس اور نیشنل بنک میں بیرون ملک سے رقم منتقلی کے مرکز قائم کر رکھے ہیں۔

فورٹ عباس میں محکمہ ٹیلی فون

14 جنوری 1964ء کو ایک کرایا کے مکان میں جامع مسجد کے نزدیک 25 نمبروں کی ٹیلی فون ایکسچینج نے کام شروع کیا۔ بعدازاں ضرورت کے مطابق اس میں توسیع ہوئی۔

31 جنوری 1966ء 80 لائنیں۔ 10 جون 1980ء 100 لائنیں۔ 25 جولائی 1987ء 150 لائنیں 1990 500 لائنیں۔ 2004 2000 سے زائد لائنیں

1985ء میں محکمہ ٹیلی فون نے کینال ریسٹ ہاؤس روڈ پر اراضی خرید کر بلڈنگ تعمیر کی تفصیل درج ہے۔

اراضی 3 لاکھ 30 ہزار روپے۔ بلڈنگ 25 لاکھ روپے۔ مشینری 28 لاکھ روپے۔ ایئر کنڈیشنر پلانٹ 3 لاکھ روپے۔ زیرزمین کیبل 11 لاکھ روپے۔ مائکروویوسسٹم 55 لاکھ روپے 2004 میں فائبر آپٹیکل وائر بچھائی گئی 28 مارچ 1992ء کو وفاقی قانون چوہدری عبدالغفور نے نئی بلڈنگ کا افتتاح کیا فورٹ عباس کی یہ پہلی سرکاری بلڈنگ ہے جو ائیر کنڈیشنر ہے۔ جون 1992ء میں فورٹ عباس کو ملک گیر ڈائریکٹ ڈائلنگ نظام سے منسلک کرنے کے لیے ٹاورز کی تنصیب شروع ہوئی۔ فورٹ عباس کو 04445 کوڈ نمبر الاٹ کیا گیا۔ اور فورٹ عباس کو 501 تا 999 تک نمبر دیئے گئے۔ اکتوبر 1992ء میں ڈائریکٹ ڈائلنگ نظام نے کام شروع کیا۔ دسمبر 1995ء میں ڈیجیٹل ایکسچینج نے کام شروع کیا۔ اور موجودہ نمبروں کے ساتھ 410 کا اضافہ کر دیا گیا۔ ایم این اے اور ایم پی اے کوٹہ سے بھی لوگوں کو ٹیلی فون کنکشن ملے ہیں۔ 1996ء میں قصبہ کچھی والا اور 1997ء میں قصبہ مروٹ کو ملک گیر ڈائریکٹ ڈائلنگ سے منسلک کر دیا گیا۔ چک 264/HR, 173/HR, 212/9R 214/9-R, 206/HR, 297/HR, 320/HR اور دیگر چکوک میں خصوصی طور پر VHF ٹیلی فون نمبر زدیئے گئے ہیں جو بطور پبلک کال آفس کے کام کر رہے ہیں۔ PTCL نے PCO کے لئے مختلف پرائیویٹ کمپنیوں کو ٹھیکہ دیا جن میں کال پوائنٹ، ورلڈ کال، جی ٹی کال، ٹیلی کارڈ، کال پلس، پرائم کال، سپرٹیل وغیرہ شامل ہیں۔ 2005 میں 410 کی جگہ 2510 کا اضافہ ٹیلی فون نمبروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اسی سال PTCL نے وائرلیس لوکل لوپ کے کنکشن فراہم کیے۔ سینکڑوں لوگوں نے موبائل فون کی طرز کے وائرلیس سیٹ حاصل کیے۔ موبائل فون کمپنیوں میں سے پہلے پہل موبی لنک نے 2005 میں موبائل فون سروس کا آغاز کیا۔ فورٹ عباس تحصیل میں ٹیلی فون ایکسچینجز ۔ فورٹ عباس کچھی والا، مروٹ، چک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

296/HR، چک 227/9R چک 214/9R، رفیق آباد، ولہر قصبہ

واپڈا

واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا مخفف واپڈا ہے۔ واپڈا نے ملک کو آٹھ حصوں میں انتظامی طور پر تقسیم کیا اور ہر حصے کا نام علیحدہ طور پر رکھا فورٹ عباس ملتان الیکٹرک پاور۔ 10 اگست 1965ء کو فورٹ عباس میں KV66 کے گرڈ سٹیشن نے کام شروع کیا اور شہر میں بجلی کے کنکشن دیئے گئے۔ اس وقت بجلی کے میٹر کی سکورٹی 35 روپے ہوا کرتی تھی۔ فورٹ عباس پہلے واپڈا سب ڈویژن ہارون آباد کا حصہ تھا اور ریونیو آفس بوریوالا سے بل بجلی جاری ہوتے تھے۔ 1987ء میں قصبہ مروٹ میں KV132 کا گرڈ سٹیشن مکمل ہوا لیکن بجلی چار سال بعد 1992ء میں سپلائی کی گئی۔ انتظامی لحاظ سے بجلی کے لیے 5 علاقے تقسیم کیے گئے ہیں۔ قریشی فیڈر، کچھی والا فیڈر، سٹی فیڈر۔ ولہر فیڈر، مروٹ فیڈر تحصیل فورٹ عباس میں کمرشل میٹر 3390 گھریلو میٹر 3400 فیکٹری میٹر 28 ٹیوب ویل میٹر 20 ہیں۔ جولائی اگست موسم گرما میں سب سے زیادہ پچاس لاکھ یونٹ ماہانہ کھپت ہے۔ سب سے کم بجلی کی کھپت فروری کے مہینہ میں 29 لاکھ صرف ہوتے ہیں۔ فورٹ عباس 1197 سے وہاڑی سرکل کے ساتھ منسلک تھا۔ اب بھاول نگر سرکل اور ہارون آباد ڈویژن کے تحت ہے۔ فورٹ عباس میں 2005 تک 113 آسامیوں میں سے صرف 75 آسامیوں پر سٹاف موجود ہے۔ جبکہ 338 آسامیاں خالی ہیں۔

ایم این اے اور سینٹرز کی گرانٹ سے بجلی کی فراہمی : سینٹر عالم علی لالیکا نے 311/HR, 310/HR کے دیہات کو اپنے کوٹہ سے بجلی فراہم کی عبدالستار لالیکا وفاقی وزیر نے اپنے کوٹہ سے 308/HR تا 311/HR پختہ سڑک بنوائی۔ اور 307/HR, 309/HR کو اپنے کوٹہ سے بجلی فراہم کی۔ مذکورہ دیہات میں لالیکا کی زرعی اراضی موجود ہے۔ پروفیسر خورشید احمد سینٹر نے اپنے کوٹہ سے 301/HR کو بجلی فراہم کی۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے داماد اور وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر عرفان اللہ مروت میاں عباس سکھیرا کی دعوت پر دیہات مذکور میں آئے ان کے ساتھ ایم کیو ایم کے ایم این اے تھے انہوں 318/HR کو بجلی فراہم کرنے کے احکامات دیئے۔ یو پی یونین کے فنڈز سے بھی تحصیل فورٹ عباس کے درجنوں دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔ وفاقی وزیر اعجاز الحق نے بھی اپنے کوٹہ سے تقریباً 15 دیہات کو بجلی بہم پہنچائی۔

محکمہ تعلیم

فورٹ عباس میں 1935ء میں پہلا پرائمری سکول قائم ہوا۔ 1964ء میں مڈل اور 1950ء میں اسے ہائی کا درجہ دیا گیا۔ کچھی والا میں 1936ء میں پرائمری سکول 1950ء میں مڈل سکول 1976ء میں ہائی کا درجہ دیا گیا۔ شہباز والا میں 1938 میں پرائمری سکول، 1947ء میں لوئر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مڈل سکول اور52-1951 آزمائشی مڈل اور1964ءمیں مڈل اور1986ءمیں ہائی کا درجہ دیا گیا۔1944ءمیں مروٹ میں پرائمری سکول1956ءمیں مڈل اور1964ءمیں ہائی کا درجہ ملا

فورٹ عباس کے ہائی سکول برائے طلباء :

1- گورنمنٹ ہائی سکول 279/HR 2- گورنمنٹ ہائی سکول 293/HR-3 گورنمنٹ ہائی سکول 303/HR 4- گورنمنٹ ہائی سکول 331/HR 5- گورنمنٹ ہائی سکول 340/HR 6- گورنمنٹ ہائی سکول 213/9R 7- گورنمنٹ ہائی سکول 227/9R 8- گورنمنٹ ہائی سکول 231/9R 9- گورنمنٹ ہائی سکول 240/HL 10- گورنمنٹ ہائی سکول 178/7R 11- گورنمنٹ ہائی سکول 199/8R 12- گورنمنٹ ہائی سکول 167/7R 13- گورنمنٹ ہائی سکول 185/7R 14- گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس 15- گورنمنٹ ہائی سکول 319/HR مروٹ 16۔

فورٹ عباس کے گرلز ہائی سکول:

1- گورنمنٹ گرلز ہائی فورٹ عباس 2- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 282 3- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 319 4- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شہباز والا 5- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھچی والا 6۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھولڑہ 7۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 296/HR 8۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 199/8R

نئی روشنی سکول : وزیراعظم محمد خان جونیجو نے1985ءسے1995 تک شرح خواندگی میں اضافے کے لیے نئی روشنی سکول قائم کیے۔تحصیل فورٹ عباس میں150 سکول کھولے گئے۔لیکن یہ سکول علم کی روشنی پھیلانے میں ناکام رہے۔

گورنمنٹ بوائیز انٹر کالج کا قیام: یکم جنوری1976ءکو گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس کے دو کمروں میں انٹر کالج کا اجراء ہوا ایک سال بعد ڈگیاں والی مسجد کے قریب پرائمری سکول کی عمارت میں کالج منتقل ہوگیا۔1982 میں گرلز انٹر کالج کی منظوری کے بعد یہاں گرلز کالج قائم ہوا اور انٹر کالج بوائز ہائی سکول کے ہاسٹل میں منتقل ہوگیا۔1976ءمیں کالج کے پہلے پرنسپل حاجی نعمت علی تھے۔1994ءمیں ڈگری کلاسوں کی منظوری ہوئی لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ 1999ءمیں مقامی طور پر بوائیز اور گرلز کالجز کو ڈگری کا درجہ دے دیا گیا۔

گرلز انٹر کالج کا قیام : 1979ءمیں گورنر پنجاب جنرل سوار خان نے اپنے دورہ فورٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عباس کے موقع پر کھلی کچہری میں انٹر گرلز کالج کے قیام کا وعدہ کیا۔ اور 1982ء میں گرلز کالج کا اجراء ہوا۔ اپنے قیام سے 2003ء تک ڈگری کالج پرائمری سکول کی عمارت میں کام کرتا رہا ہے۔ چند کمروں میں گرلز کالج کا کام کرنا ایک عجوبہ سے کم نہیں نہ تھا۔ 2003ء میں کالج پھولڑہ روڈ پر نئی بلڈنگ میں منتقل ہو گیا۔

کالج آف کامرس کا قیام : 1986ء میں فورٹ عباس کالج آف کامرس کا قیام عمل میں آیا یہ ادارہ بھی کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔ ووکیشنل کالج برائے خواتین بھی فورٹ عباس میں قائم ہے۔ دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر میں لکڑی، لوہا، بجلی، خراد، ویلڈنگ، کا کام سکھایا جاتا ہے۔ کسی بھی شعبہ چھ ماہ کا ڈپلومہ کیا جا سکتا ہے۔

مسجد مکتب سکول: فورٹ عباس تحصیل میں سب سے پہلے نواب آف بہاول پور کی حکومت کے دوران 1954ء میں مسجد مکتب سکول قائم کیئے گئے تھے۔ بعد ازاں 1983ء میں فورٹ عباس میں مسجد مکتب سکول کھولے گئے۔ ان سکولوں کے لئے امام معلمین کی خدمات حاصل کی گئیں ہیں پہلے ڈیڑھ صد اور اب ڈھائی صد روپے اعزازیہ ملتا ہے۔

☆ تعداد گرلز ہائی سکول	8	☆ پرائیویٹ رجسٹرڈ مڈل سکول	25
☆ تعداد مڈل سکول	38	☆ پرائیوٹ رجسٹرڈ پرائمری سکول	10
☆ تعداد بوائز پرائمری سکول	143	☆ پرائیویٹ گرلز سکول	8
☆ تعداد گرلز پرائمری سکول	160	☆ مراکز تعلیم بالغاں	55
☆ گرلز کمیونٹی پبلک پارٹی سپیشن سکول	10		

ہفتہ فروغ تعلیم : وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے پرائمری تعلیم کا لازمی ایکٹ کا نفاذ کر کے ہفتہ فروغ تعلیم کا اجراء کیا۔ جس کے مطابق پرائمری اور ہائی حصہ کے طلباء گلی گلی محلے محلے گاؤں گاؤں میں جا کر والدین کو ترغیب دلاتے ہیں کہ اپنے چھوٹے بچوں کو سکول میں داخل کرائیں۔ 2004ء میں وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے پنجاب بھر کے پرائمری سکولوں کے طلباء کو سرکاری طور پر مفت کتابیں فراہم کیں ہیں۔ مڈل کلاس کی طالبات کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے 2 صد روپے ماہوار کے حساب سے سہ ماہی بنیادوں پر 600 روپے وظیفہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا ہے۔

سکول یونیفارم: قیام پاکستان سے1965ءتک سیاہ ملیشیا کی شلوار قمیض رائج تھی۔1966ء سے سفید شلوار نیلی قمیض یونیفارم قرار دی گئی،1997ء سے سکولوں میں خاکی وردی بعدازاں پورے پنجاب میں سفید شلوار قمیض رائج کر دی گئی۔کالجز میں کوئی یونیفارم نہیں تھی۔2004ء سے کالجز کے طلباء بھی یونیفارم پہننے لگے۔پرائیویٹ تعلیمی ادارے: 1982ء میں سب سے پہلا تعلیمی ادارہ الفاروق فاؤنڈیشن قائم ہوا۔اس کے پرنسپل محمد جاوید ہیں اسکے بعد اسلامیہ ماڈل سکول،فورٹ گرائمر سکول،العمر کیڈٹ سکول،سیدی یارسول اللہ پبلک سکول،سرسید سائنس پبلک ہائی سکول،سعد گرائمر سکول اور دیگر سکول بھی ہیں۔پارس ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر: نواحی دیہات چک282/HR کے ملٹری حوالدار صوفی سرفراز حسین نے1995ء میں پہلا پرائیویٹ فنی تربیت کا ادارہ قائم کیا۔جس کا نام پارس ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر فورٹ عباس تھا۔اس ادارہ میں الیکٹریشن،اور ریفریجریشن ایئر کنڈیشنر مکینک تیار کیے جاتے تھے۔میٹرک مڈل پاس نوجوان داخلہ لیکر فنی تعلیم حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں بے روزگاری کا مقابلہ کرتے تھے۔آئیڈیل کمپیوٹر کالج: فورٹ عباس میں کمپیوٹر کی جدید تعلیم کو فروغ دینے کا سہرا مسٹر وسیم احمد کے سر ہے جنہوں نے1995ء میں آئیڈیل کمپیوٹر کالج قائم کر کے فورٹ عباس کے نوجوانوں کو کمپیوٹر سے متعارف کروایا۔آئندہ دور کمپیوٹر کا ہے۔اس لئے بوائز ڈگری کالج،گرلز ڈگری کالج اور کمرشل کالج میں کمپیوٹر لٹریسی کا سلسلہ جاری ہے۔پرائیویٹ طور پر بھی کمپیوٹر کی تربیت کے بہت سے مراکز موجود ہیں۔

ہفتہ وار تعطیل: ریاست بہاولپور کے دور میں ہفتہ وار تعطیل جمعۃ المبارک کو ہوتی تھی۔

2- حکومت پاکستان نے ہفتہ وار تعطیل اتوار کو منظور کی جو1997ءتک ہوتی رہی۔

3- 1977ء کی تحریک کے دوران ذوالفقار علی بھٹو نے جمعہ کی تعطیل کا اعلان کیا۔

4- بے نظیر بھٹو کے دور میں ہفتہ کی دو تعطیلات ہوگئیں،جمعہ اور ہفتہ چھٹی ہوا کرتی تھی۔

5- نگران وزیر اعظم معراج خالد نے ہفتہ کی چھٹی ختم کر دی اور صرف جمعہ کی چھٹی برقرار رکھی۔

6- میاں نواز شریف نے فروری 1997 میں اتوار کی چھٹی کا اعلان کیا

فورٹ عباس میں سب ڈویژن کا قیام

1969ء میں یحییٰ خان کے مارشل لاء کے زمانے میں اس وقت کے گورنر نور خان نے انتظامی اختیارات تقسیم کرنے کے سلسلہ میں پنجاب بھر کی تحصیلوں کو سب ڈویژن کا درجہ دیکر یہاں اسسٹنٹ کمشنر کی تقرری کردی۔ لیکن فورٹ عباس جو تحصیل ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس کا سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہارون آباد بنا دیا گیا۔ اس وقت ہارون آباد کو تحصیل کا درجہ حاصل نہ تھا۔ اس وقت کے کمشنر کی دلچسپی تھی کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ہارون آباد میں کام شروع کر دیا۔ فورٹ عباس کے شہریوں نے اس ناانصافی پر زبردست مظاہرہ اور احتجاج کیا اور تمام کاروباری ادارے اور دکانیں بند کردیں۔ غیر معینہ مدت تک ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا۔ ایک پچاس رکنی وفد نے ملک محمد قاسم کی قیادت میں لاہور جا کر گورنر ہاؤس میں ائیر مارشل نور خاں سے ملاقات کی اور ناانصافی کا ازالہ کرنے کا کہا۔ گورنر نے مطالبہ منظور کر لیا اور فورٹ عباس سب ڈویژن کے لیے نیا اسسٹنٹ کمشنر کا تقرر کر دیا۔ لیکن ہارون آباد کو بھی برقرار رکھا گیا۔ گورنر کے اس اعلان کو شام چھ بجے کی خبروں میں ریڈیو پاکستان سے نشر کیا گیا۔ یوں چار روز کی ہڑتال کے بعد کاروباری ادارے دوبارہ کھل گئے۔ پہلے پہل چیئر مین بلدیہ کے کمرہ میں اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت قائم ہوئی بار روم اور عدلیہ کے اہلکاروں کے لیے بھی کمرے بلدیہ نے فراہم کیے تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر آفس کی عمارت تعمیر ہوئی تو عدالت وہاں منتقل ہوگئی۔ فورٹ عباس کی پہلی بار ایسوسی ایشن سات ممبران پر مشتمل تھی۔ 2005ء میں فورٹ عباس بار ایسوسی ایشن کے 48 ممبران کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

چوہدری اختر علی تنلہ	حاجی محمد ظفر اللہ	چوہدری محمد نصر اللہ	چوہدری اکبر علی
راجہ محمد صدیق	قاضی محمد ظفر اللہ	جان محمد خاں	محمد صدیق باجوہ
نصیر احمد وابلہ	رانا محمد اسلم خاں	چوہدری محمد سرور	محمد اختر طاہر کاہلوں
راؤ فضل جمیل خان	لیاقت علی باجوہ	محمد آصف لونگوال	عبدالحمید ندیم
چوہدری امجد علی	مسرور خالد چوہدری	چوہدری پرویز اختر	چوہدری پرویز اقبال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چوہدری ذوالفقار علی گوہیر	چوہدری پرویز باجوہ	چوہدری اظہر ندیم	حافظ اجلال حیدر
چوہدری محمد نعیم	حافظ عمر فاروق	سیف الملوک	غلام سرور کمبوہ
ذوالفقار علی بٹر	محمد رفیق وٹو	محمد طاہر ہاشمی	چوہدری محمد ارشاد
ظہیر حسین	عالم علی گجر	عبدالرزاق گورائیہ	عبدالکریم لنگڑیال
محمد اقبال ڈھڈی	حافظ فیاض حیدر	غلام مرتضی	چوہدری محمد امین
رضوان عامر باجوہ	محمد صدیق نظامی	غلام ارتضی وٹو	میاں محمد مقبول احمد
عبدالقیوم	چوہدری نثار احمد	فریاد حسین بھٹی	میاں امتیاز ملکیرا
طارق حسین سندھو	محمد جواد ڈانر	محمد منشاء جوئیہ	

فورٹ عباس میں سول عدالت کا قیام: پہلے پہل سول جج ہارون آباد مہینہ میں ایک ہفتہ اپنا کیمپ لگاتے تھے۔ بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس کی کوششوں سے اور چیئرمین بلدیہ صوفی بشیر کی اس یقین دہانی کے بعد کہ جج کی عدالت اور رہائش کے لیے جگہ فراہم کیجائے گی چیف جسٹس لاہور ہائی کوٹ نے فورٹ عباس میں سول جج کا مستقل تقرر کر دیا۔ 1987ء میں ملک غلام سرور پہلے سول جج تھے جو یہاں تشریف لائے۔ 2004ء میں سول جج عدالت کی نئی بلڈنگ عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور سول عدالت نئی عمارت میں منتقل ہوگئی۔ عدالت کے عقب میں سول جج کی رہائش گاہ بھی بنائی گئی۔ 2002ء میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہارون آباد عبدالرشید عابد کا کیمپ 2 یوم بدھ اور جمعرات کو فورٹ عباس میں منعقد ہوتا ہے۔ 2005 میں بار ایسوسی ایشن کی حلف برداری کی تقریب میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ملک مختار احمد کھوکھر کو بتایا گیا کہ اس وقت 800 دیوانی 400 فیملی 400 فوجداری مقدمات فورٹ عباس میں زیر سماعت ہیں۔ اس موقع پر صدر بار حافظ اجلال حیدر نے عبدالرشید عابد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے بارے میں کہا کہ یہ اپنی پیشہ وارانہ مہارت سے علاقہ میں عدل و انصاف کی نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ راقم کی نظر میں انہوں نے کرپشن اور سفارش کی بیخ کنی کی۔ امانت دیانت شرافت صداقت اخلاق کریمانہ سے کام لیا۔

بی اے فاروقی فرض شناس اسسٹنٹ کمشنر: سب ڈویژن بننے کے بعد بہت سے آفیسر بطور کمشنر فورٹ عباس آئے لیکن ان میں سے چند ایک کا دور فورٹ عباس میں ہمیشہ یاد رکھا جائے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گا۔ان میں برکت علی فاروقی بھی شامل ہیں۔1981ء میں فورٹ عباس آئے تو معلوم ہوا کہ وہ تنہا ہی اپنی ذات میں انجمن ہیں۔تھوڑے ہی عرصہ بعد عوام کو نوکر شاہی کے چنگل سے آزاد کرا دیا۔قدرت نے انہیں بے پناہ صلاحیت اور قابلیت سے نوازا تھا۔وہ ایک متحرک اور فعال آفیسر تھے جنہوں نے فرائض کی ادائیگی کی قابل تقلید مثالیں چھوڑی ہیں قانون سب کے لیے یکساں ثابت کیا اور قانون کی حکمرانی قائم کی۔خیر پور ٹامیوالی کے معروف زمیندار شاہ نواز پیرزادہ کو ناجائز شکار کھیلتے ہوئے پکڑا تو انہیں گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔شاہ نواز کی گرفتاری سے پنجاب بھر سے سفارشیں آئیں لیکن انہوں نے سب رد کر دیں انہوں نے ٹریفک قانون کی پابندی کرائی اور ہر دیہات کا دورہ کیا۔اصلاح آبپاشی کے سلسلہ میں دن رات کام کیا اور انکی کوششوں سے فورٹ عباس اصلاح آبپاشی میں پنجاب بھر میں اول آیا۔ان کے دور میں اے سی کے لیے مقرر پٹرول کوٹہ دم توڑ گیا۔اور چاروں تحصیلوں سے زیادہ خرچ ہوتا تھا۔انہوں نے عدالتی اور انتظامی معاملات میں ریکارڈ قائم کیئے۔

محمد امتیاز تاجور اسسٹنٹ کمشنر 1984ء میں فورٹ عباس آئے۔سادہ طبع تھے ہمہ صفت انسان تھے جو بہترین اخلاق و کردار سے پہچانے جاتے تھے۔انہوں نے سچی بات نہ چھپائی اور ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے تھے۔ان کے دور میں ٹاؤٹوں کے منہ لٹک گئے تھے ہر خاص و عام کے لیے ان کے دروازے کھل گئے تھے۔طبقاتی و انفرادی مفادات سے ہٹ کر کام کیا۔فورٹ عباس کے ہر طبقہ میں ایک یادگار شخصیت کے طور پر یاد کیے جاتے ہیں۔وہ ایک اچھے شاعر تھے۔انہوں نے صحافت کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں سازگار ماحول فراہم کیا۔لوگ ان کی خوشگوار یادوں کو آج بھی اپنے دل میں بسائے ہوئے ہیں۔

جمہوری قدروں کو فروغ دینے والا اسسٹنٹ کمشنر امجد شاہد آفریدی: 1989ء میں امجد شاہد آفریدی نے چارج سنبھالا تو مقامی طور پر انہوں نے اصلاح احوال کے لیے کوششیں کیں۔جو بار آور ثابت ہوئیں۔لوگوں کے مسائل فوری حل ہونا شروع ہوئے لوٹ کھسوٹ بند ہوئی ملازمین کو ناجائز تنگ کرنے کا سلسلہ ختم ہوا انہوں نے عملی طور پر ثابت کیا کہ رزق حلال پر بھی گذارہ ہو سکتا ہے۔انہوں نے پہلی بار ایم پی اے صوفی بشیر کے خلاف استعفیٰ دیا جس میں تحریر تھا

کہ" ایم پی اے صوفی بشیر انتظامی معاملات میں زبردست مداخلت کرتا ہے انتظامیہ کو اس نے مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ اور حالیہ اقدام قانون کے منہ پر طمانچہ ہے میں آفریدی قبائل سے تعلق رکھتا ہوں میرا تبادلہ سرحد یا بلوچستان کر دیا جائے میں بطور احتجاج مستعفی ہوتا ہے۔"

اسسٹنٹ کمشنر کے استعفیٰ کے بعد صوفی بشیر ایم پی اے نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ استعفیٰ واپس ہو جائے۔ ورنہ ملک بھر میں لوگ کیا سوچیں گے کہ صوفی بشیر اپنے حلقہ میں کونسا ظلم کر رہا ہے جس کے باعث انتظامیہ کا ہیڈ استعفیٰ دیکر جا رہا ہے۔ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کی مداخلت سے یہ استعفی واپس ہوا 1990ء میں نگران صوبائی وزیر چوہدری عبدالغفور نے اے سی امجد شاہد کو کچھ ناجائز کام کرنے کو کہا۔ جو انہوں نے نہ کیے چوہدری عبدالغفور کو کام نہ کرنے کا رنج تھا امجد شاہد نے ان کے غلط رویے کے خلاف دوبارہ استعفیٰ دے دیا اس میں لکھا تھا کہ میں آفیسر ہونے کے ساتھ محب وطن شہری بھی ہوں۔ میں پاکستان کو تباہ کرنے کی کوششوں میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا۔ وطن کے اس باہمت آفیسر کے استعفیٰ کی خبر ملک بھر کے اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی اور اداریے لکھے گئے پیپلز پارٹی کے شیخ رفیق احمد نے اے سی مذکور کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اے سی مذکور کے استعفی سے نگران حکومت کے غیر جانبدار ہونے کی قلعی کھل گئی۔ فورٹ عباس کے عوام نے بھی اے سی مذکور کی حمایت اور چوہدری عبدالغفور کے خلاف جلوس نکالا۔ متعدد اخبارات نے انہیں جمہوری قدروں کو فروغ دینے والا لکھا۔

سید عبدالخالق شاہ اسسٹنٹ کمشنر: سید عبدالخالق شاہ اپنی خاندانی شرافت، سادگی اور اچھے اخلاق کی ایک عمدہ مثال تھے۔ ان کے دور میں بھی عوام کو صحیح طور پر انصاف ملا۔ بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر ہونے کے ساتھ انہوں نے کبھی ناجائز طریقے سے دولت سمیٹنے کی کوشش نہ کی۔ اور نہ کمیشن حاصل کیا۔ مارکیٹ کمیٹی کے ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے انہیں اعزازیہ کا چیک پیش کیا گیا تو اسکی پشت پر دو روپے کا ٹکٹ کلرک نے اپنی طرف سے لگا دیئے تھے تو اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور دو روپے فوری ادا کر دیئے۔ اور آئندہ تاکید کی کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ ایم پی اے نے ان کا تبادلہ کروا دیا۔ انہیں ایماندار آفیسر وارہ نہیں کھاتا تھا۔

عبدالعزیز عقیلی اسسٹنٹ کمشنر : 1995ء میں فورٹ عباس آئے انہوں نے جرائم کا قلع

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قمع کیا۔ رشوت کے کاروبار کو بند کیا۔ کمیشن نہ خود کھایا نہ کھانے دیا۔ بلکہ بلدیہ کے حساب کتاب کو درست رکھا۔ اگر بلدیہ کا اہلکار بلب بھی چلت کرواتا تھا تو شام کو سٹریٹ لائیٹ چیک کرتے کہ آیا یہ بلب لگا ہے یا نہیں۔ انہوں نے قانون سب کے لیے برابر ہے ثابت کیا یہی وجہ ہے کہ ایم پی اے نے انکا بھی تبادلہ صرف 36 روز بعد کروا دیا۔ یوں فورٹ عباس ایک غیر جانبدار اور انصاف پسند آفیسر سے محروم ہو گیا۔ ایم پی اے کے اس اقدام کو لوگوں نے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

کچھ تذکرہ بدعنوان اور رشوت خوروں کا:

ایک اسسٹنٹ کمشنر رشوت میں بہت مشہور تھا اس نے اپنی کوٹھی اور عدالت کے باہر اپنے عزیز رشتہ داروں کو کھڑا کر رکھا تھا۔ وہ سائل کو پوچھ کر مک مکا کر کے ان کا کام کروائیں۔ اور یوں وہ سائلوں کی فہرستیں ہاتھ میں اٹھائے ان کی تلاش میں سرگرم رہتے تھے تاکہ کوئی بھی ضرورت مند اپنا کام پیسے دیکر کروا سکے۔ وکلا نے بھی ان کے خلاف ہڑتال کی تھی۔ ایک اسسٹنٹ کمشنر جس کا کردار غلط تھا صرف تمام کاموں کو چھوڑ کر اس کی دلچسپی صرف عورتیں منگوانے میں تھی۔ کئی ملازم عورتوں کو دور دور سے لا کر انہیں سپلائی کرتے تھے۔ ہائی کورٹ کے حکم سے ان کے خلاف زنا کا مقدمہ بھی درج ہوا جو پولیس نے تفتیش کے بعد خارج کر دیا۔ ان کے غلط کردار کے باوجود مقامی شہریوں نے ان کے خلاف پرچہ ہونے پر ان کی حمایت کی۔ ایک اسسٹنٹ کمشنر ایسے بھی تشریف لائے جو قانون سے بالکل نابلد تھے پہلے دن ان کے پاس قتل کا مقدمہ سماعت کے لیے پیش ہوا پولیس کانسٹیبل نے ملزمان کو پیش کیا اور کہا کہ سر 302 کے ملزمان ہیں اے سی کو 302 کا نہ پتہ تھا کانسٹیبل سے پوچھا کہ یہ 302 کیا ہے۔ کانسٹیبل نے بتایا کہ یہ قتل کے ملزمان پر لاگو ہوتی ہے یہ سننے کے بعد فوراً ملزمان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ تم بہت ظالم ہو بولو تم میں سے کس نے قتل کیا۔ اسی اے سی مذکور کے پاس درخواست پیش ہوئی جس میں یہ تحریر تھا کہ مجھے پٹہ ملکیت دیا جائے اے سی نے درخواست پڑھ کر کال بیل کا بٹن دبایا اور سٹینو کا بلایا اور پوچھا کہ ہمارے پاس آدمیوں کو ڈالنے کے لیے پٹے بھی ہوتے ہیں۔ سٹینو نے جواب دیا کہ سر ہمارے پاس پٹے نہیں ہوتے۔ اس پر اے سی نے کہا کہ پھر اس نے درخواست کیوں دی ہے کہ مجھے پٹہ دیا جائے تو سٹینو نے اسے بتایا کہ یہ پرچہ ملکیت مانگ رہا ہے۔ چار پانچ وکلا اپنے اپنے مقدمہ پر بحث کر رہے ہیں اور تمام کی بحث کو سنتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور جو وکیل خاموش ہو جاتا اسے کہتے اپنی بحث جاری رکھو۔ غرض کہ ان کے دور میں ہر روز کوئی نیا لطیفہ پیدا ہوتا۔ ایک شراب، شباب کا رسیا اے سی بھی آیا جسے ایک سیاسی شخصیت کی پشت پناہی حاصل تھی۔ یہ انتخابی جھرلو کا بادشاہ تھا۔ انصاف اتنا سستا مہیا کرتا تھا کہ کوئی بھی شخص سو پچاس روپے میں اپنے حق میں فیصلہ کروا سکتا تھا۔ ان کی اسی عادت کو عوام جانتے تھے اس لئے مدعی اور ملزم دونوں رابطہ کرتے۔ اور یوں ایک فیصلہ پانچ پانچ بار بدلا جاتا اپنے دستخط کر کے مکر جانا اور انہیں جعلی دستخط کہنا ان کا شیوہ تھا۔ عورتوں سے بدکاری، شراب کے نشہ میں دھت اور بلیو پرنٹ دیکھنا مشغلہ تھا۔ ٹاؤٹ ہر وقت منڈلاتے رہتے تھے۔ اراضی الاٹمنٹ میں انکا بڑا نام تھا۔ انہوں نے قبرستان، گلی، محلے الاٹ کر دیے تبادلے پر کسی نے الوداعی پارٹی نہ دی۔ ایک بار سائل نے کام کروا کر کچھ نہ دیا تو کہنے لگے کہ چلو میرے ساتھ ہاتھ اٹھاؤ میرے والد کے لیے فاتحہ ہی پڑھ دو ایک اسسٹنٹ کمشنر ایسا بھی آیا جس نے بطور ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کو 25 لاکھ روپے کا مقروض کر دیا۔ لاکھوں روپے ڈیزل کے فرضی بل بنا کر ہڑپ کر لئے۔ اور اپنے دور میں لاکھوں روپے کے ٹیلی فون بل ادائیگی کے لئے چھوڑ گیا۔

اے سی ڈی سی تبادلوں کے موقع پر: ضلع سے ڈپٹی کمشنر اور تحصیل سے اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار کا جب بھی یہاں سے تبادلہ ہوتا ہے تو یہ حضرات پٹواریوں اور ٹاؤٹوں کے ذریعے سائلوں کو پیغام بھجواتے ہیں کہ اپنے فیصلے کروالو جو افراد نہیں آتے انکی فائلیں بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ بہت سے چالاک لوگ ان آفیسران سے سابقہ تاریخوں میں احکامات صادر کروا لیتے تھے۔

فورٹ عباس میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر: 1979ء میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی آسامی پیدا کی گئی۔ اور 1981ء میں ان کی عدالت کی عمارت تعمیر ہوئی۔ علی احمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

ایمانداری کی ایک عمدہ مثال: فورٹ عباس میں آنے والوں میں علی احمد ایک ایسے آفیسر تھے جنہوں نے ایمانداری، فرض شناسی اور قانون پر عملداری کا ریکارڈ قائم کیا۔ ان کی تمام تر توجہ رزق حلال پر تھی۔ وہ ملازمین کی بجائے خود بازار میں جا کر گھریلو سودا سلف خرید کرنے کے لئے اپنے سائیکل پر سوار ہو کر جاتے تھے۔ کوٹھی کے لان میں خود سبزی اگاتے۔ گوڈی کرتے اور بھینس کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیے خود چارہ لا کر اسے ٹوکہ مشین کے ذریعے کترتے۔انہوں نے آفیسر ہونے کے باوجود ایک عام شخص کی سی زندگی گزاری انکا کردار ایک روشن قندیل کی مانند ہے۔

فورٹ عباس میں اعزازی مجسٹریٹ : 1-میاں عبدالستار لالیکا نے میاں عبدالرزاق ملکیرہ کو اعزازی مجسٹریٹ مقرر کرایا۔ وہ بطور اعزازی مجسٹریٹ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔
2-صوفی محمد بشیر ایم پی اے نے چوہدری محمود احمد ایاز کو اپنے دور میں اعزازی مجسٹریٹ مقرر کروایا

فورٹ عباس میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)

1969ء میں اسسٹنٹ کمشنر کی تقرری عمل میں آئی۔انہیں انتظامی اور عدالتی اختیارات دیے گئے۔اسٹنٹ کمشنر تحصیل ہیڈ کوارٹر تمام محکموں کا ہیڈ سمجھا جاتا تھا۔ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں عدلیہ اور انتظامیہ کو علیحدہ کر کے اسسٹنٹ کمشنر کے عدالتی اختیارات واپس لے لئے گئے۔ضلعی حکومتی نظام کے نفاذ کے بعد 2001 میں اسسٹنٹ کمشنر کے انتظامی اختیارات بھی ختم کر دیے گئے۔اس عہدہ کا نیا نام ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو رکھا گیا۔اور انتظامی اختیارات تحصیل ناظم کے پاس آ گئے۔ضلعی حکومت نظام میں AC کی جگہ DDOR مقرر ہوئے۔

فورٹ عباس میں سول عدالت کا ایک ریکارڈ : پہلے فورٹ عباس کے لوگ اپنے دیوانی اور فوجداری مقدمات کے سلسلہ میں بہاولنگر ڈسٹرکٹ کورٹ جاتے تھے بعدازاں سول جج ہارون آباد نے فورٹ عباس میں کیمپ لگانا شروع کر دیا۔19/05/1987 فورٹ عباس میں پہلے سول جج ملک غلام سرور مقرر ہوئی۔مورخہ 10/12/1996 کو محمد ظفر قریشی بطور سول جج یہاں آئے۔انہوں نے چند ماہ کے اندر تقریباً چار صد مقدمات کا فیصلہ کر کے عدلیہ کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔پاکستان بھر میں سب سے زیادہ مقدمات کا فیصلہ کرنے والوں میں محمد ظفر قریشی اول نمبر پر تھے۔یہ فورٹ عباس کے پہلے جج تھے جنہوں نے بغیر بتائے اچانک تھانوں پر چھاپہ مار کر بے گناہ قید ملزمان کو چھڑایا۔جوڈیشنل جیل پر بھی بغیر بتائے چھاپہ مارا گیا۔غریب بے سہارا لوگوں کے لیے بار کے چھ ممبران پر مشتمل لیگل ایڈ کمیٹی بنائی۔پریس کلب کے عہدیداران کو تھانوں اور جوڈیشنل جیل کا معائنہ کرنے کی خصوصی طور پر اجازت دی۔ظفر قریشی کو کرپشن کے الزام میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملازمت سے فارغ کر دیا گیا انہوں نے نوائے وقت کے ایک اخباری کالم میں اپنی فراغت کا الزام چوہدری عبدالغفور اور محمد ارشد لیڈر پر لگایا کہ میں ان کی من مانی کارروائیوں میں رکاوٹ تھا۔

محکمہ شکار

1945ء میں فورٹ عباس میں محکمہ شکار کا دفتر قائم ہوا۔ اس محکمہ کے ذمہ جنگلی حیات کا تحفظ اور غیر قانونی شکار کی روک تھام ہے لیکن یہ محکمہ دونوں فرائض کو پورا کرنے میں ناکام رہا۔ فورٹ عباس تحصیل کا تمام علاقہ گیم ریزرو اور گیم سنکچوری پر مشتمل ہے۔ گیم ریزرو: بھارتی سرحد یعنی زیرو لائن سے پانچ میل تک کے علاقہ کو گیم ریزرو کا نام دیا گیا ہے۔ گیم سنکچوری: یہ علاقہ گیم ریزرو کی اختتامی حدود سے شروع ہو کر شہر کی حدود تک ہوتا ہے جسے گیم سنکچوری کہتے ہیں۔ متذکرہ دونوں علاقوں میں شکار کی مکمل ممانعت ہے۔ صرف صدر یا وزیر اعظم وزیر اعلیٰ یا وفاقی و صوبائی حکومت کی اجازت سے شکار کیا جا سکتا ہے۔ پہلے پہل جنگلی حیات ہرن بارہ سنگا، سیاہ ہرن، نیل گائے ریوڑ کی شکل میں صحرا میں آزادانہ گھوما کرتے تھے اور اکثر شہر میں داخل ہو جاتے تھے۔ لوگ چھپ چھپ کر بیٹھ جاتے اور ڈنڈے کے ذریعے ہی ان کا شکار کر لیا کرتے تھے۔ مسلسل بے تحاشہ شکار نے جنگلی حیات کو ناپید کر دیا ہے۔

شکار لائسنس: تحصیل بھر کے تقریباً 50 افراد کو شوقیہ شکار کے لائسنس جاری کیے گئے ہیں۔ جو ایئر گن، بارہ بور، بائیس بور سے صرف چھٹی والے دن فاختہ، کبوتر، اور چڑیوں کا شکار کر سکتے ہیں۔ لیکن متذکرہ پرندوں کا شکار کبھی نہیں کیا جاتا۔

اعزازی گیم وارڈن: لاہور کے مشہور گلوکار شکاری صفدر جاوید چیمہ کو پنجاب بھر کا اعزازی گیم وارڈن پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف نے مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اس دور میں لاکھوں روپے لیکر فالکن کا شکار کرایا۔ اس واقعہ کو ریڈیو، ٹی وی، اور اخبارات نے خوب اچھالا۔ وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے اپنے قریبی عزیز لطیف احمد وٹو کو اعزازی گیم وارڈن پنجاب مقرر کیا وہ بھی ہر ہفتے باقاعدگی سے فورٹ عباس آتے نذرانے وصول کرتے چلے جاتے رہے تھے۔ اور غیر قانونی شکار کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی رہی۔ محکمہ شکار کے آفیسر و اہلکار ہر شکاری پارٹی سے ملی بھگت رکھتے ہیں۔ محکمہ کو بھی شکار میں باقاعدہ حصہ ملتا ہے۔ ماضی میں ڈپٹی رینجرز، پولیس، مقامی، ضلعی انتظامیہ و حساس ادارے بھی فالکن ڈیلروں اور شکاریوں سے نذرانے وصول کرتے رہتے ہیں۔ فورٹ عباس میں چوہدری ظفر اقبال، چوہدری محمد صدیق، مہر مولاداد، چوہدری نعیم بھی اعزازی گیم وارڈن رہ چکے ہیں

حاجی غلام قادر گائیڈ: چولستان میں گائیڈ کے بغیر شکار کرنا ناممکن ہے۔ حاجی غلام قادر فورٹ عباس میں بہترین گائیڈ تھے۔ انہوں نے بتایا صدر محمد ایوب خان شکار کے لئے فورٹ عباس آتے تو میں ساتھ ہوتا تھا۔ انہوں نے دو گھنٹوں میں 245 پرندے شکار کئے۔ گورنر اختر حسین، جسٹس یعقوب علی [illegible]

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنرل رانا بختیار، میاں نواز شریف، میاں منظور احمد وٹو، اسفند یار ولی، سعید احمد منہس، جنرل غلام صفدر بٹ، غلام مصطفیٰ کھر، سعودی شہزادہ بندر بن عبدالعزیز اور درجنوں اعلیٰ حکام کو شکار کرنے میں رہنمائی کی۔ جسٹس یعقوب علی نے ایک اخباری انٹرویو میں کہا کہ میں زندگی میں اس سے بہتر کوئی گائیڈ نہیں دیکھا۔

اخباری بیانات پر مقدمات: برکت علی فاروقی جب ڈپٹی گیم وارڈن بہاول پور مقرر ہوئے تو انہوں نے نہ صرف محکمہ شکار کی اصلاح کی بلکہ بڑے بڑے شکاریوں کو توبہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ ان پر مقدمات بنائے اور جیل بھجوا دیا۔ عمران خان اور کلیم اللہ جیسے عظیم کھلاڑیوں نے اپنے اخباری انٹرویو میں یہ کہا کہ ہم شکار کے شوقین ہیں اور ہم نے چولستان میں کئی بار شکار کیا تھا۔ ان اخباری بیانات پر ان کھلاڑیوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور عدالتوں میں ان مقدموں کی سماعت ہوئی اور ان کھلاڑیوں کو اپنی ضمانتیں کروانا پڑیں۔

محکمہ شکار کی چیک پوسٹیں: شکاریوں کو پکڑنے کے لئے تحصیل فورٹ عباس میں چیک پوسٹیں تعمیر کیں گئیں۔ 1۔ رینجر ہیڈ کوارٹر فورٹ عباس 2۔ بنگلہ قریش 3۔ 281/HR 4۔ ہیڈ ولہر 5۔ منصور 6۔ دودھلاں جنگل۔ 130/6R

مویشی ہسپتال: 1946 میں فورٹ عباس میں مویشی ہسپتال کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہوا۔ 1960 میں ہسپتال کی سرکاری بلڈنگ بن گئی۔ کچھی والا، مروٹ اور دیگر مقامات پر مویشی ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ علاقہ میں گل گھوٹو، اور منہ کھر کی بیماری مویشیوں میں پائی جاتی ہے۔ مویشیوں کو امراض سے بچاؤ کے لئے جولائی اور دسمبر میں حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

تحصیل بھر میں موجود جانوروں کی تعداد:

بھینس 32282 ۔ گائے/بیل 50444 ۔ بھیڑ 148678 بکری 80898 گھوڑے 180 ۔ خچر 90 گدھے 1160 مرغیاں 220975۔ سب سے زیادہ دودھ دینے والی گائے 20 کلو دودھ دیتی ہے۔ سب سے زیادہ دودھ دینے والی بھینس 30 کلو روزانہ دودھ دیتی ہے۔ دیسی بکری تین سے چار کلو دودھ روزانہ دیتی ہے۔ تحصیل بھر میں 150 پولٹری فارم ہیں۔

کوآپریٹو سوسائٹیز: امداد باہمی کا تصور کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی معرض وجود میں آ گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا۔ انسان کسی نہ کسی طریقہ سے ایک دوسرے کی مدد کرتے رہے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ اچھائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ امداد باہمی انجمن کا ایکٹ 1925 میں منظور ہوا۔ امداد باہمی اس اصول پر قائم ہے۔ ایک سب کے لئے اور سب ایک لئے ۔ فورٹ عباس میں قیام پاکستان سے قبل قائم ہونے والی کوآپریٹو سوسائٹی موجود تھی۔ تحصیل بھر میں سینکڑوں امداد باہمی انجمنیں موجود ہیں۔ کاشت کاروں کو انجمنوں کے ذریعے امداد دی جاتی ہے۔ لیکن قرضہ کی رقم زرعی مقاصد پر استعمال نہیں ہوتی انجمن کے عہدیدار فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فورٹ عباس میں بینکنگ: قیام پاکستان سے قبل لوگ اپنی رقوم ہندو ساہوکاروں کے پاس جمع کرواتے تھے جو اس رقم کو اپنی تجوری میں رکھتے تھے قیام پاکستان کے بعد یہ کام غلہ منڈی کے آڑھتیوں نے سنبھال لیا۔ بہت کم لوگ تھے جو بیرون شہروں میں بنکوں میں اپنی رقم رکھتے تھے۔ اکثر لوگ اپنی جمع پونجی کو کہیں نہ کہیں چھپا کر رکھتے یا اسے زمین میں دبا دیتے۔

نیشنل بنک غلہ منڈی: 4 جولائی 1964 میں قائم ہوا۔ کھچی والا اور مروٹ میں برانچیں ہیں۔ دی بنک آف بہاولپور: 30 جون 1970 کو قائم ہوا۔ 1974 میں اس کا نام نیشنل بنک سٹی برانچ ہوا۔ مسلم کمرشل بنک: 31 جنوری 1974 میں قائم ہوا۔ زرعی ترقیاتی بنک: 29 جون 1974 میں قائم ہوا۔ یونائیٹڈ بنک: 17 اگست 1974 میں قائم ہوا۔ 2002 کو شاخ بند ہوگئی۔ حبیب بنک: 30 ستمبر 1975 میں قائم ہوا۔ پنجاب پروانشل کوآپریٹو بنک: 1980 میں قائم ہوا۔ بنک آف پنجاب: یکم مارچ 1993 میں قائم ہوا۔ الائیڈ بنک 30 نومبر 1995 میں قائم ہوا۔

سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن: ملک میں 32 کے قریب انشورنس کمپنیاں کام کر رہی تھیں۔ 1972 میں حکومت نے تمام بیمہ کمپنیوں کو سرکاری تحویل میں لے کر ایک کمپنی تشکیل دی جس کا نام سٹیٹ لائف انشورنس رکھا گیا۔ 1972 سے 1985 تک بیرون شہروں سے بیمہ ایجنٹ یہاں آکر بیمہ فروخت کرتے تھے۔ 1986 میں محمد افضال باجوہ نے فورٹ عباس میں پہلا اسٹیٹ لائف کا دفتر بنایا۔ علاقہ بھر میں سٹیٹ لائف کو متعارف کروایا۔ ایک وسیع فیلڈ فورس تیار کی۔ یہ ملتان زون کے بہترین سیلز منیجر قرار پائے تھے۔ 1992 میں یہاں سٹیٹ لائف کا زوال شروع ہوا۔ بددیانت لوگوں نے لاکھوں روپے بیمہ داروں کی قسطوں کی رقم ہڑپ کر لی۔ اس مشکل دور میں معراج دین قادری نے سٹیٹ لائف کے لئے جدوجہد جاری رکھی اور فورٹ عباس کے یہ پہلے ایریا منیجر ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس میں محکمہ خوراک: فورٹ عباس میں پہلے پہل فوڈ انسپکٹر محکمہ کا انچارج ہوتا تھا۔ 1979 میں اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر مقرر کیے گئے۔ 2004 میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر بنائے گئے۔ فورٹ عباس شہر کے علاوہ قریشی، رصافہ، 14 چوک، مروٹ، کچھی والا، 311/HR، دلہر، رفیق آباد، 178/7R، اور دیگر مقامات پر گندم کے خریداری مراکز ہیں۔ 1970 سے قبل اور بعد گھی، چینی، چاول، آٹا، راشن ڈپوؤں سے ملا کرتا تھا۔ ہر گھرانے کا راشن کارڈ بنا ہوا تھا۔ لوگ اپنا راشن ڈپوؤں سے حاصل کرتے تھے۔ ہوٹلوں حکیموں چائے والوں مٹھائی والوں کے لئے علیحدہ ماہانہ کوٹہ مقرر تھا۔ شادی بیاہ چہلم یا خیرات کے لئے درخواست دے کر چینی حاصل کرنا پڑتی تھی۔ اس وقت کا ایک واقعہ مشہور ہے۔ کہ ایک شخص نے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی کہ مجھے توپ کا لائسنس جاری کیا جائے۔ درخواست پڑھ کر ڈی سی حیران ہوا اور سائل کو طلب کیا کہ توپ کا لائسنس کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو سائل نے کہا کہ گذشتہ ماہ میں نے شادی پر ضرورت کے لئے ایک من چینی کے لئے درخواست دی تھی۔ تو آپ نے ایک من کی بجائے پانچ کلو کی منظوری دی۔ آج میں درخواست میں توپ کا لائسنس لکھا ہے اس حساب سے پستول کا لائسنس ضرور مل جائے گا۔ اکثر ڈپو ہولڈر لوگوں میں راشن تقسیم کرنے کی بجائے اسے بلیک مارکیٹ میں فروخت کرتے تھے۔ 82-1981 میں راشن سسٹم کا خاتمہ ہوا۔ محکمہ خوراک کے پاس صرف گندم خرید کرنے کا کام رہ گیا۔ گندم خریداری میں گھپلے ہی گھپلے ہوتے ہیں۔ لاکھوں روپے خرد برد ہوتے ہیں۔ فورٹ عباس میں فوڈ آفیسر کو ایک کروڑ روپے کی گندم خرد برد کرنے کے الزام میں پکڑا گیا تھا۔

محکمہ سوشل ویلفیئر: فورٹ عباس میں یہ محکمہ 1970 میں قائم ہوا۔ اس محکمے کا سربراہ سوشل ویلفیئر آفیسر ہوتا تھا۔ اب ڈپٹی ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر اس محکمہ کا ہیڈ ہے۔ فورٹ عباس میں درج ذیل سماجی ادارے کام کر رہے ہیں۔ 1۔ اجتماعی ترقیاتی کونسل فورٹ عباس 2۔ اصلاحی کمیٹی فورٹ عباس۔ 3۔ انجمن سماجی بہبود چھولڑہ۔ 4۔ انجمن سماجی بہبود چک 306/HR 5۔ انجمن سماجی بہبود چک 297/HR 6۔ لیڈیز ویلفیئر سوسائٹی مروٹ 7۔ وویمن ویلفیئر سوسائٹی فورٹ عباس 8۔ الاسلام ویلفیئر سوسائٹی فورٹ عباس 9۔ سوشل ویلفیئر کونسل کچھی والا 10۔ سوشل ویلفیئر کونسل 197/HB 11۔ رورل لیڈیز سوشل ڈویلپمنٹ سوسائٹی 338/HR 12۔ فورٹ عباس ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن 13۔ تحصیل اینٹی ٹی بی ایسوی ایشن فورٹ عباس 14۔ انجمن بہبودی مریضاں واطفال فورٹ عباس

فورٹ عباس میں پنجاب بیت المال: 1991 میں پنجاب میں بیت المال کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارہ سے رضا کار تنظیموں بیواؤں معذروں غریب طالب علموں کو امداد دی جاتی ہے۔ فورٹ عباس میں درج ذیل افراد ضلعی بیت المال کمیٹی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ چوہدری ولی محمد چک نمبر 272/HR۔ رانا مقبول الرحمن ، عالمگیر۔ محمد رمضان ملکیرہ فورٹ عباس۔ صوفی محمد رمضان فورٹ عباس۔ محمد ارشد مدیل فورٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عباس۔ محمد آصف لونگوال فورٹ عباس۔ چوہدری عبدالمنان چک 212/9R۔ چوہدری اکبر علی فورٹ عباس ۔غریب اللہ غازی فورٹ عباس۔ چوہدری محمد سرور فورٹ عباس۔ چوہدری شوکت علی چک نمبر 205/9R

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: پنجاب بھر میں تحصلوں میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفاتر قائم ہوئے اکثر چیرمین اور ایم پی اے حضرات نے اپنی تحصیلوں سے اس محکمہ کو ختم کرایا۔ ان میں فورٹ عباس بھی شامل تھا۔ 1994 میں دوبارہ حکومت پنجاب نے تیرہ تحصیلوں میں اس محکمہ کے دفتر قائم کر دیئے۔ یکم جنوری 1995 سے فورٹ عباس میں اس محکمہ نے کام شروع کیا اور سال 1995-96 سے فورٹ عباس میں پراپرٹی ٹیکس نافذ ہو گیا۔ جون 2004 تک ایک ہزار کے قریب پراپرٹی ٹیکس دہندہ تھے۔ مقامی کاٹن جنرز سے ایکسائز ڈیوٹی بھی یہ محکمہ وصول کرتا ہے۔ شرابیوں کے لئے شراب کے پرمٹ بھی جاری کرتا ہے۔

محکمہ اصلاح آبپاشی: پاکستان میں دنیا کا بہترین نہری نظام ہے۔ ساٹھ ہزار میل لمبی نہریں اور 89 ہزار کھالے موجود ہیں۔ ایک کھال چالیس سے اسی کاشت کاروں کی زمین کو سیراب کرتا ہے۔ 1981 میں یہ محکمہ قائم کیا گیا۔ کھالا جات کی اصلاح ہوئی۔ پختہ کھال تعمیر ہوئے۔ جس کی وجہ سے پانی کی بچت ہوئی۔ پیداوار میں اضافہ ہوا کاشت کاروں کے جھگڑے ختم ہوئے۔ فورٹ عباس اصلاح آبپاشی میں صوبہ بھر میں اول رہا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تعاون سے 1989 میں کمانڈ واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ کے تحت نہر 7/R کے ایریا کو کمانڈ کیا گیا۔

محکمہ بی اینڈ آر: بلڈنگ اور روڈ کا محکمہ اکٹھا تھا انہیں تقسیم کر کے محکمہ بلڈنگ اور محکمہ ہائی وے قرار دے کر علیحدہ کر دیا گیا۔ دونوں محکموں کے دفاتر فورٹ عباس میں موجود ہیں۔

دفتر انکم ٹیکس، دولت ٹیکس: 1994 میں یہ دفتر قائم ہوا اس سے قبل محکمہ کا دفتر بہاول نگر میں تھا۔ 1994 سے قبل 888 انکم ٹیکس اور 13 افراد دولت ٹیکس گزار تھے۔ فورٹ عباس میں دفتر کے قیام کے بعد ٹیکس گزاروں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ دولت ٹیکس دینے والوں کی فہرست میں بہت سے نئے لوگ شامل کیے گئے ہیں۔

محکمہ زکوٰۃ وعشر: 12 ربیع اول 1979 کو میلادالنبی کے موقع پر صدر ضیاء الحق نے ملک بھر میں زکوٰۃ عشر کے نفاذ کا اعلان کیا۔ 1980 میں محکمہ زکوٰۃ کا قیام عمل میں آیا۔ فورٹ عباس میں کل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

187 زکواۃ کمیٹیاں ہیں۔حاجی محمد اقبال دو بار اور حضرت مولانا غلام رسول ایک بار تحصیل زکواۃ کمیٹی کے چیرمین بنے۔فورٹ عباس کے ہر ایم پی اے نے اپنی برادری اور سیاسی گروپ کے لوگوں کو زکواۃ کمیٹیوں کے چیرمین ممبر بنوایا۔الیکشن کی بجائے سلیکشن سے کام لیا جاتا رہا۔زاکوۃ کمیٹیاں لوگوں کو نوازنے کا ذریعہ بنی رہیں۔حکومت نے بحالی سکیم کے تحت بیس ہزار سے تیس ہزار تک زکواۃ فنڈ سے بحالی امداد میں غریب لوگوں کو دیے۔

واٹر سپلائی: فورٹ عباس میں قیام پاکستان کے بعد ماشکی حضرات اونٹ کی پیٹھ پر بڑے بڑے مشکیزے لاد کر گھروں میں پانی پہنچایا کرتے تھے۔1962 میں پہلی واٹر سپلائی سکیم بنائی گئی 1983 میں دوسری واٹر سپلائی سکیم میں بنائی گئی۔2002 میں نہر ہاکڑہ کے کنارے نصب ٹربائینوں سے زیرزمین میٹھے پانی کی سپلائی جاری ہے۔

فورٹ عباس میں پاک بھارت سرحد: فورٹ عباس تحصیل میں سرحد میدانی وصحرائی علاقوں پر مشتمل ہیں۔یہاں درج ذیل چیک پوسٹیں ہیں۔1۔ چیک پوسٹ196/HB 2۔ 195/HB 3۔239/HB 4۔240/HL 5 241/HL 6۔242/HL 7۔257/HL 8۔چوڑی والا 9۔ موڈی 10۔ رانا بھانا 11۔ پکی کوٹھی 12۔تنوں مجنوں۔فورٹ عباس سے قریب ترین سرحد کا فاصلہ 20 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ کلومیٹر فاصلہ ہے فورٹ عباس تحصیل کی سرحد تقریباً80 کلومیٹر لمبی ہے۔پہلے پہل ٹینکر کے ذریعے پانی چیک پوسٹوں پر پہنچایا جاتا تھا۔شدید گرمی میں سرحدی پاسبان ہفتہ میں ایک بار نہاتے تھے پانی کفائت شعاری سے استعمال کیا جاتا اور کئی مرتبہ جوانوں کو تیمم کر کے نمازیں ادا کرنا پڑتیں۔ونگ ہیڈکوارٹر بننے کے بعد چیک پوسٹوں کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔چیک پوسٹوں کے نام شہدا کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔اب اونٹوں کی بجائے جیپوں پر سرحدی حکام گشت کرتے ہیں۔ بھارتی باڑ کے گیٹوں کے سامنے خصوصی ناکے لگائے جاتے ہیں۔تاکہ پاک سرحد کی موثر طریقہ سے حفاظت کی جا سکے۔

فورٹ عباس سرحدی چوکی پر بھارت کا حملہ: 16 جون2002 کو پاکستانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرحدی چیک پوسٹ 195/HB کا اونٹ بھارتی ایریا میں باڑ کے قریب گھاس چرنے کے لئے چلا گیا رینجر کا جوان مقصود احمد اونٹ کو واپس لانے کے لئے گیا تو بھارتی سرحدی فورس نے فائرنگ کر کے رینجرز کا جوان مقصود احمد کو شہید کر دیا۔ فائرنگ کی آواز سن کر پاکستانی چیک پوسٹ پر موجود جوانوں نے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ بھارتی بارڈر فورس کے جوان مقصود شہید کی نعش کو اپنی جیپ میں ڈال کر لے جانے لگے تو رینجرز کے جوانوں نے ڈپٹی کمانڈر سمیت دس بھارتی فورس جوانوں کو ہلاک کر دیا لیکن بھارت والے مقصود شہید کی نعش کو لے جانے میں کامیاب ہو گئے جوانوں کی ہلاکت کے بعد بھارتی فورس نے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملہ کر دیا آزادنہ طور پر دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی توپوں کے گولے استعمال ہوئے کئی گھنٹے یہ جھڑپ جاری رہی۔ فوجی جھڑپ کے تین دن بعد بھارت نے مقصود شہید کی نعش پاکستان کے حوالے کی۔ وفاقی وزیر داخلہ نے پی ٹی وی پر خبرنامہ میں مقصود شہید کی نعش دکھا کر روتے ہوئے کہا کہ بھارت نے انسانیت کا احترام نہیں کیا ،مقصود شہید کی نعش پر تشدد کے نشانات اور سگریٹ سے داغنے کے نشانات بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کو دکھائے۔ فورٹ عباس سرحد پر پاک بھارت فوجی جھڑپ کی خبریں بی بی سی، وائس آف امریکہ، ریڈیو بیجنگ، ریڈیو ماسکو، ریڈیو ایران نے نشر کیں۔ ملک کے تمام اخبارات نے اس خبر کو شہہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ رینجرز نے شہید کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پھولڑہ روڈ کا نام مقصود شہید روڈ رکھا۔ اس کی بیوہ کو خطیر رقم کے ساتھ فوری ملازمت فراہم کی گئی۔

فورٹ عباس میں حساس خفیہ ادارے: دشمن کی جاسوسی کرنا اسلام میں جائز ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے چند صحابہ کرام کو دشمن کی جاسوسی کرنے پر مامور فرمایا تا کہ دشمن کی نقل وحرکت دشمن کی تعداد اسلحہ اور ان کی جنگی حکمت عملی کے بارے میں علم ہو سکے چودہ سو سال سے مسلمانوں میں جاسوسی کا سلسلہ جاری ہے۔ نئے زمانے میں جاسوسی کے ادارے وجود میں آ چکے ہیں۔ جو ملک کی بقا سالمیت استحکام کے لئے اپنا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ فورٹ عباس وطن عزیز کا ایک اہم خطہ ہے اور بہت بڑی دفاعی اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ حساس خفیہ ادارے ہیں۔ جو 1970 سے کام کر رہے ہیں۔ جن میں آئی ایس آئی۔ ایف آئی یو۔ ایم آئی۔ آر۔ آئی۔ سیکورٹی برانچ، سپیشل برانچ، پی اے ایف آئی۔ آئی بی۔ ملکی حفاظت اور نگہداشت میں ان حساس اداروں کا بہت بڑا کردار ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس کی محرومیاں 2005 تک:

☆ کھلاڑیوں کے لیے سٹیڈیم نہ ہے۔ ☆ فورٹ عباس میں بائی پاس روڈ نہ ہے۔ ☆ چڑیا گھر اور میوزیم نہ ہے۔ ☆ شادی حال اور آڈیٹوریم نہ ہے۔ ☆ ریلوے سروس نہ ہے۔ ☆ سوئی گیس میسر نہ ہے۔ ☆ ون وے سڑک نہ ہے۔ ☆ وائلڈ لائف پارک نہ ہے۔ ☆ طلبہ کے لیے ہوسٹل نہ ہے۔ ☆ بجلی کے وولٹیج کی کمی ہے۔ ☆ ہوائی اڈا نہ ہے۔ ☆ بڑی صنعتیں نہ ہیں۔ ☆ علمی ادبی تنظیم کا فقدان ہے۔ ☆ کالجز کے میگزین کا اجرا نہ ہے۔ ☆ کوڑے کرکٹ کے ضیاع کا مناسب انتظام نہ ہے۔ ☆ فورٹ عباس میں مال روڈ نہ ہے۔ ☆ فورٹ عباس میں سینما نہ ہے۔ ☆ پبلک لائبریری کی حالت درست نہ ہے۔ ☆ نہر ہاکڑہ پر کشتی رانی نہ ہے۔ ☆ فورٹ عباس بار روم بجلی سے محروم ہے۔ ☆ فورٹ عباس ضلع کے درجہ سے محروم ہے۔ ☆ فورٹ عباس دور افتادہ ہونے کے ساتھ بہت ہی پسماندہ ہے۔ ☆ علاقہ کی نہریں پختہ نہ ہیں۔ ☆ 12 لاکھ ایکڑ صحرا کی آبادکاری کا انتظام نہ ہے۔

باب نہم

فورٹ عباس میں قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات

الیکشن 1962ء: اکتوبر 1958 میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ کیا۔ 1962 میں بنیادی جمہوریت کے نظام کے نفاذ کے بعد قومی الیکشن منعقد کروائے ایوب خاں نے اپنی جماعت بنائی جس کا نام کنونشن مسلم لیگ تھا مسلم لیگ کے امیدوار قومی اسمبلی مولوی اختر علی تھے جو کامیاب ہوئے جب کہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے امیدوار چوہدری محمد علی ایم پی اے کے طور پر منتخب ہوئے۔ قومی وصوبائی اسمبلی کے امیدواروں کو صرف بی ڈی ممبر ووٹ ڈالتے تھے۔

صدارتی الیکشن 1964: بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت ایوب خان نے 1962 کا آئین تشکیل دیا۔ اور اپنی جمہوری حکومت تشکیل دی۔ حزب اختلاف نے اس وقت کے آئین کو لائلپور کا گھنٹہ گھر قرار دیا جس طرح لائلپور کے کسی بازار سے بھی آئیں تو گھنٹہ گھر سامنے موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح پورے آئین میں ایوب خاں کی شخصیت ہی نظر آتی ہے۔ متحدہ اپوزیشن نے ایوب خان کے مقابلے پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کو کھڑا کیا اور انہیں مادر ملت کا خطاب دیا ملک بھر کے 80 ہزار بی ڈی ممبران نے ووٹ ڈالنا تھے۔ اس الیکشن میں حکومتی امیدوار قومی اسمبلی ملک محمد قاسم اور صوبائی اسمبلی امیدوار چوہدری عبدالغنی 146/6R والے تھے۔ ان کے مقابلے پر حزب اختلاف کے سید محمد رفیق شاہ اور چوہدری اصغر علی آرائیں تھے۔ متحدہ اپوزیشن کی طرف سے سابق وزیراعظم چوہدری محمد علی نے فورٹ عباس اور رصافہ میں مادر ملت کی حمایت میں جلسوں سے خطاب کیا۔ لوگوں میں مادر ملت کے حق میں بڑا جوش وخروش پایا جاتا تھا۔ ایوب خاں سے سخت نفرت تھی۔ انتظامی مشینری نے بھرلو چلایا اور بی ڈی ممبران کو پکڑ کر ان سے زبردستی ایوب خاں کے حق میں ووٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈلوائے۔الیکشن کے روز ہی بہاول پور کے لوکل اخبارات میں حکومتی امیدواروں کی کامیابی کا اعلان چھپ گیا تھا۔ ایوب خاں کی کامیابی سے ان کا زوال شروع ہو گیا۔دس سالہ جشن منایا جا رہا تھا۔سرکاری ذرائع ابلاغ ایوب خاں کے گن گا رہے تھے ہر طرف امن وچین کا راگ الاپا جا رہا تھا۔لیکن لوگوں کے اندر ایک لاوا پک رہا تھا۔1969 میں ایوب حکومت کے خلاف تحریک شروع ہو گئی۔ایوب خاں نے گول میز کانفرنس طلب کی۔ملک کی تمام سیاسی جماعتوں نے کانفرنس میں ایک آدمی ایک ووٹ کا مطالبہ تسلیم کروالیا۔ایوب خاں کو آئندہ الیکشن سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا۔اپوزیشن نے ایوب خاں کو 65 مطالبات پیش کیئے۔ان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ شامل نہ تھا۔ایوب خاں نازک پوزیشن میں تھے اگر ان سے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کیا جاتا تو ایوب خاں ہی اسلامی نظام کو نافذ کر دیتے لیکن ہماری سیاسی جماعتوں اور مذہبی رہنماؤں کو صرف اقتدار سے دلچسپی تھی۔وہ اسلام کی بجائے اسلام آباد چاہتے تھے۔راقم نے ایوب خاں کا آخری انٹرویو پڑھا جس میں ان کی آخری خواہش پوچھی گئی تو انہوں نے حسرت سے کہا کہ میں ان سرکاری لوگوں کا جو مجھے سب ٹھیک ہے کی رپورٹ دیتے تھے اور ان علماء کا جو میرے دور کو خلافت راشدہ کا دور کہتے تھے ان کا حشر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔ایوب خاں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہوس اقتدار میں مبتلا یحییٰ خان نے مارشل لاء کے ذریعے حکومت پر قبضہ کر لیا اور ایوب خاں چلتے بنے۔یحییٰ خاں نے پہلی بار ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔

1970ء کے عام انتخابات: ایوب خاں کے اقتدار سے ہٹائے جانے کے بعد کنونشن مسلم لیگ نے مشرقی پاکستان کے فضل القادر چوہدری کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا۔ملک قاسم بدستور جنرل سیکریٹری رہے۔1968 میں ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی قائم کی۔اور روٹی کپڑا مکان فراہم کرنے کا انتخابی نعرہ بلند کیا۔1970 کے الیکشن میں درج ذیل امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔

1۔ملک محمد قاسم کنونشن مسلم لیگ 2۔صوفی عبدالوحید آزاد 3۔چوہدری حشمت علی پاکستان جمہوری پارٹی 4۔محمد رفیق گل پاکستان پیپلز پارٹی الیکشن میں پیپلز پارٹی نئی جماعت تھی اس کے امیدوار نئے اور اجنبی تھے لیکن بھٹو کا روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ ہر جگہ پہنچ گیا تھا۔ملک محمد قاسم اپنی انتخابی مہم کے سلسلہ میں مروٹ سے دس میل دور ایک دیہات میں گئے تو ایک چولستانی جو بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا اس سے پوچھا تم ووٹ کیسے دو گئے تو چولستانی نے کہا کہ میرا ووٹ بھٹو کی امانت ہے یہ جواب سن کر ملک قاسم نے پوچھا تمہاری عمر کیا ہے اس نے کہا 70 سال ملک قاسم نے پھر پوچھا فورٹ عباس کتنی بار گئے ہوئے تو چرواہے نے کہا کہ ایک بار وہ بھی 20 سال قبل گیا تھا چرواہے کی گفتگو سن کر ملک قاسم نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ بھٹو کا انتخابی نعرہ اس قدر دوراز مقام پر پہنچ گیا ہے یہ لوگ بن دیکھے اس کے شیدائی ہیں ایسے حالات میں میرا کامیاب ہونا بہت مشکل ہے اور ملک قاسم کی یہ بات سچ ثابت ہوئی۔محمد رفیق گل جس کی لوگوں نے شکل نہ دیکھی تھی اس کی انتخابی مہم بھی نہ چل سکی۔پولنگ ایجنٹ بھی نہ تھے اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غیر معروف شخص نے ایوب خاں کے دست راست ملک قاسم کو شکست دے دی۔ صوبائی اسمبلی کے امیدوار صوفی محمد بشیر نے پیپلز پارٹی کے امیدوار بابا عبدالغنی جو ریٹائرڈ پٹواری اور 340/HR کے رہائشی تھے ان سے شکست کھائی فورٹ عباس میں یہ پہلے انتخاب تھے جو ذات برادری اور گروپ بندی سے بالاتر ہو کر صرف پارٹی کی بنیاد پر ہوئے۔ **پیپلز پارٹی کے دور کی جھلکیاں**: 16 دسمبر 1971 کو پاکستانی فوج نے مشرقی محاذ پر ہتھیار ڈال دیے۔ قائداعظم کا پاکستان دولخت ہو گیا۔ فوجی جرنیلوں کی مدد سے ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان میں 20 دسمبر کو دنیا کے پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ 1973 میں اپوزیشن کے تعاون سے پہلا متفقہ آئین بنایا گیا کرپشن میں ملوث 313 بڑے سرکاری آفیسرز کو برطرف کیا گیا تو اس میں فورٹ عباس سب ڈیژنل پولیس آفیسر بھی شامل تھا۔ پارٹی میں پرانے اور بنیادی کارکن پیچھے رہ گئے۔ نئے آنے والے پیشہ ور لوگ پارٹی عہدوں پر قابض ہو گئے۔ پیپلز پارٹی میں شامل ہونے والوں کا مقابلہ جاری تھا۔ بنک اور صنعتوں کو قومی تحویل میں لیا گیا۔

الیکشن 1977: الیکشن سے قبل جس تیز رفتاری اور بھاری تعداد میں لوگ پیپلز پارٹی میں شامل ہو رہے تھے تو اس وقت اخبارات میں اعداد و شمار شائع کیے کہ پاکستان کی موجودہ آبادی آٹھ کروڑ سے زیادہ دس کروڑ افراد پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔ خفیہ اداروں کی رپورٹ تھی کہ حزب اختلاف منتشر ہے نئے انتخابات کرائے جائیں تو پیپلز پارٹی کی کامیابی یقینی ہے ان رپورٹوں کی بنیاد پر بھٹو نے 1977 میں عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔ انتخاب کے اعلان کے بعد حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے متحد ہو کر پاکستان قومی اتحاد کے نام سے ایک اتحاد تشکیل دیا۔ اس کے مرکزی صدر مولانا مفتی محمود اور جنرل سیکریٹری محمد رفیق باجوہ تھے۔ ملک بھر میں انتخابی مہم شروع ہوئی۔ قومی اتحاد کے امیدوار درج ذیل تھے۔

حلقہ 146 قومی اسمبلی کے لئے ملک محمد قاسم اور حلقہ 230 صوبائی اسمبلی کے لئے چوہدری محمد صدیق قومی اتحاد کے امیدوار تھے پیپلز پارٹی کے امیدوار قومی اسمبلی محمد افضل سندھو اور امیدوار صوبائی اسمبلی منظور احمد موہل تھے۔ پیپلز پارٹی کا انتخابی نشان تلوار اور قومی اتحاد کا انتخابی نشان ہل تھا۔ انتخابات بھٹو حکومت کے زیر نگرانی ہو رہے تھے اس لئے حکومتی امیدواروں کو مقامی انتظامیہ کا تعاون سرکاری وسائل اور مشینری میسر تھی۔ دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے پرامن انتخابی جلسے کیے۔ 7 مارچ کو قومی اسمبلی کے حلقہ کے انتخاب کے دن پکھی والا کے قریب پولنگ اسٹیشنوں پر بائٹ پیپر کم ہونے کی وجہ سے پولنگ ادھوری ہوئی صوبائی الیکشن کمشنر بذریعہ ہیلی کاپٹر بیلٹ پیپر لے کر یہاں پہنچے اور ان جگہوں پر دوبارہ پولنگ کروائی۔ ملک بھر میں پاکستان قومی اتحاد نے انتخابی نتائج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ زبردست دھاندلی کا الزام لگا کر دس مارچ کے صوبائی الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ انتخابی نتائج کے مطابق افضل سندھو ممبر قومی اسمبلی منظور احمد موہل صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

تحریک نظام مصطفیٰ کا آغاز: الیکشن میں دھاندلی کے خلاف ملک گیر تحریک شروع ہوئی۔ جسے بعد میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تحریک نظام مصطفیٰ کا نام دیا گیا۔ ملک بھر میں ہر بڑے چھوٹے شہر اور قصبے میں ہر روز جلوس نکالا جاتا تھا اور گرفتاریاں پیش کی جاتیں۔ فورٹ عباس میں بھی ہر روز سینکڑوں لوگ باقاعدگی سے جلوس نکالتے پہلی مرتبہ ہزاروں خواتین نے بھی جلوس نکال کر احتجاج کیا مقامی طور پر حکومت نے تحریک کو ناکام بنانے کے لئے مختلف اقدامات کیئے منتخب ممبران نے امن فوج تشکیل دی اور انہیں سیاہ رنگ کے ڈنڈے دیے گئے۔ پیپلز پارٹی نے ہزاروں افراد کو دیہات سے منگوایا اور انہیں آتشیں آسلحہ سے لیس کیا تاکہ قومی اتحاد کے کارکنوں کو مزا چکھایا جا سکے۔ منظور احمد موہل ہزاروں افراد کے لشکر کو لے کر چوک فوارہ پہنچ گیا اور اتحادی جلوس کا راستہ روکنے کی کوشش کی پولیس دونوں کے درمیان میں تھی زبردست نعرہ بازی اور اشتعال انگیز کے بعد تصادم ہو گیا۔ دونوں طرف سے ڈنڈوں ہاکیوں بندوقوں اور پستولوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔ قومی اتحاد نے حکمت عملی سے کام لے کر اپنے افراد کی کچھ ٹولیوں کو اہم گلیوں چوراہوں اور دوکانوں کی چھتوں پر بٹھا رکھا تھا تصادم کے بعد پی پی کے لوگ شہر میں جس طرف بھی جاتے انہیں اتحادیوں کا سامنا کرنا پڑتا اتحادیوں نے شہر کی ناکہ بندی اس طرح کی کہ کوئی بھی بچ کر نہ نکل سکا منظور احمد موہل اور اس کے ساتھی اپنے الیکشن آفس میں محصور ہو کر رہ گئے اتحادی الیکشن آفس پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ اسسٹنٹ کمشنر امجد ملہی نے اتحادیوں سے معافی مانگی اور ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔ پی پی کے کئی لوگ جان بچانے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے جوتوں سمیت نماز پڑھنا شروع کر دی۔ تصادم کے بعد پی پی کے کارکنوں کی خوب پٹائی ہوئی مار کھانے کے بعد دیہات کے لوگ کئی ماہ تک فورٹ عباس شہر میں نہ آئے کہیں وہ دوبارہ نہ پہچان لئے جائیں۔ منظور احمد موہل برقعہ پہن کر اسسٹنٹ کمشنر کی جیپ میں بیٹھ کر شہر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوا تحریک کے دنوں میں دونوں پارٹیوں کے لوگوں کے درمیان بے حد نفرت پائی جاتی تھی۔ ایک دوسرے سے سودا سلف خرید کرنے سے گریز کرتے تھے۔ بلکہ بہت سے لوگ آپس میں بول چال بند کر چکے تھے فورٹ عباس میں پہیہ جام ہڑتال کے موقع پر ریلوے ٹرین کی پٹڑی کو اکھاڑ کر پھینک دیا گیا تھا اتحادی نوجوانوں نے عورتوں کے لباس پہن کر انجن ڈرائیور کو اچک لیا اور اسے چولستان پہنچا دیا ریلوے پٹڑی اکھاڑنے پر چالیس افراد کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ تحریک کے دوران ذوالفقار علی بھٹو مولانا مودودی کے گھر گئے ان سے تعاون مانگا لیکن انہوں نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا لیکن ملاقات کے بعد بھٹو نے شراب اور ریس پر پابندی لگائی اتوار کی بجائے جمعۃ المبارک کو ہفتہ وار تعطیل قرار دیا۔

پیر عبدالخالق سجادہ نشین بھرچونڈی شریف کا اغواء: بھٹو دور میں سیاسی مخالفین سے بہت برا سلوک کیا گیا مولانا طفیل محمد کی داڑھی نوچی گئی مولانا نورانی کی دستار چھین کر اس کے چیتھڑے بنائے گئے۔ ملک قاسم کی ریڑھی کی ہڈی توڑی گئی پیر عبدالخالق بھی بھٹو کے مخالفین میں شامل تھے غلام مصطفیٰ جتوئی وزیر اعلیٰ سندھ کے حکم پر پیر عبدالخالق اور ان تین ساتھیوں کو سندھ سے اغواء کر کے بہاولپور پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس وقت تحریک

زوروں پر تھی کہ پولیس ایک گاڑی میں انہیں لے کر فورٹ عباس پہنچی احباب پٹرولیم پر پٹرول ڈلوانے کے لئے آئے تو پٹرول پمپ پر قومی اتحاد کا جھنڈا دیکھ کر ایک رقعہ پٹرول پمپ پر چھوڑ گئے کہ ہمیں سندھ سے اغواء کیا گیا ہے اور چولستان میں ہلاک کیا جائے گا۔ اتحاد کے نوجوانوں نے پولیس گاڑی کا تعاقب کیا اور شہباز والا ریسٹ ہاؤس سے پیر عبدالخالق اور ان کے تینوں ساتھی آزاد کرا کر فورٹ عباس لے آئے انہیں کندھوں پر بٹھا کر پورے شہر میں جلوس نکالا مدرسہ مظہر العلوم جو تحریک کا مرکز تھا انہیں جہاں لایا گیا ان کا لباس اور جوتے تبدیل کر کے باری باری ایک ایک کو یہاں سے نکال کر موٹر سائیکلوں پر سوار کر کے بہاول پور ریلوے اسٹیشن پر پہنچا کر ٹرین میں سوار کرا دیا اور یوں پیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ باحفاظت ڈھرکی پہنچ گئے پولیس کو یہ تاثر دیا گیا کہ یہ لوگ ابھی یہاں ہیں پیر عبدالخالق ڈھرکی میں آنے والے فورٹ عباسیوں کی بہت عزت کرتے تھے کہ یہ لوگ میرے محسن ہیں جنہوں نے مجھے نئی زندگی دی۔ تحریک آخری مراحل میں تھی بھٹو نے ایک بڑا متکبرانہ بول بولا۔ ٹی وی پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کمزور ہوں مگر میری کرسی بڑی مضبوط ہے۔ چند دنوں بعد مضبوط کرسی کھسک گئی 5 جولائی 1977 کو ضیاء الحق نے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا اور بھٹو والی مضبوط کرسی پر بیٹھ کر اپنی پہلی نشری تقریر ریڈیو ٹی وی کے لئے ریکارڈ کروائی۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد تحریک نظام مصطفےٰ ختم ہوگئی۔ ملک بھر کی طرح فورٹ عباس میں بھٹو حکومت کے خاتمہ پر حلوے کی دیگیں پکائی گئی۔

مجلس شوریٰ و وفاقی کونسل: ضیاء الحق نے نامزد مجلس شوریٰ تشکیل دی جسے وفاقی کونسل کا نام دیا گیا۔ فورٹ عباس سے صوفی سرفراز احمد ٹبہ عالمگیر والے کو مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا گیا۔ بیگم نسیم ماجد کو خواتین ممبر کے طور پر شوریٰ کا ممبر بنایا گیا۔

ضیاء الحق اور پرویز مشرف کا ریفرنڈم: ضیاء الحق نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ریفرنڈم کا ڈھونگ رچایا ریفرنڈم میں یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا آپ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہیں اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو آئندہ پانچ سال کے لئے ضیاء الحق ملک کے صدر رہیں گے۔ اس وقت کی اپوزیشن جماعتوں نے ریفریڈم کے خلاف بہت واویلا کیا کہ اس اکھاڑے میں کسی دوسرے پہلوان کو بھی اترنے کا موقع دیں۔ لیکن ضیاء الحق نے آئندہ پانچ سال پکے کرنا تھے لہذا تن تنہا ہی انہوں نے ریفرنڈم کروایا۔ ضیاء الحق نے ریفرنڈم مہم چلانے کے لئے سرکاری خرچ پر ملک کے بڑے بڑے اہم شہروں میں جلسوں سے خطاب کیا بہاول پور میں ریفرنڈم کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بہاول نگر کے لئے ہوائی اڈے کے قیام کا اعلان کیا ضلع کونسل نے ایک جہاز کرایے پر حاصل کر کے ضلع بہاول نگر کی پانچوں تحصیلوں میں ریفرنڈم کے بیلٹ پیپرز کے نمونے شہروں پر گرائے۔ 19 دسمبر کو ریفرنڈم ہوا لوگ گھروں میں بیٹھے رہے پولنگ انتظامیہ نے خود ہی ووٹ ڈالے اور نتائج کی فہرستیں مرتب کر کے الیکشن کمیشن کو بھجوا دیں۔ ریفرنڈم کے اگلے روز ریڈیو اور ٹی وی پر نتیجہ کا اعلان کیا گیا کہ ضیاء الحق نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

97 فیصد ووٹ حاصل کیئے ہیں۔ یوں مزید پانچ سال کے لئے ملک وقوم پر مسلط ہو گئے۔ ضیاء الحق نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ مزید بیس سال اقتدار میں رہیں گے گیارہ سال تک صدر رہے کہتا رہا کہ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔ لیکن ہلاکت سے صرف ایک ہفتہ قبل یہ بیان دیا کہ میں کوئی بھاگنے والا نہیں ہوں قدرت کو یہ تکبر پسند نہ آیا 17 اگست 1988 کی شام ضیاء الحق بہاول پور کے قریب بستی لال کمال کے قریب طیارے کے حادثہ میں دنیا سے کوچ کر گئے۔

12 اکتوبر 1999 کو جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف کے اقتدار کا خاتمہ کیا۔ سپریم کورٹ نے جنرل پرویز مشرف کے اقتدار کی مدت تین سال مقرر کی جنرل پرویز مشرف نے مزید پانچ سال صدر بننے کے لئے تیس اپریل 2002 کو ریفرنڈم کروایا۔ جنرل ضیاء الحق کی طرح ملک بھر میں جلسوں سے خطاب کیا اور پہلی بار پورے ملک کو ایک حلقہ قرار دے کر کہا گیا کہ کوئی بھی فرد جہاں چاہے ووٹ ڈال سکتا ہے۔ اس ریفرنڈم میں چھوٹے بچوں نے ووٹ ڈالے۔ کئی لوگوں نے ایک سے زائد ووٹ کاسٹ کیئے۔ بقول محمد اعجاز الحق جنرل پرویز مشرف کے ریفرنڈم کا پہلا رزلٹ ڈیرہ بگٹی بلوچستان کا نشر کیا گیا جہاں ٹیلی فون اور تار تک موجود نہیں۔ انہوں نے ریفرنڈم کے رزلٹ کو جھوٹ اور الیکشن کمیشن کو جانبدار قرار دیا اور اس کی موجودگی میں الیکشن 2002 کے صاف شفاف ہونے کی توقع نہیں۔ بین الاقوامی نشریاتی اداروں نے ریفریڈم کی دھاندلی کو کھلے عام بیان کیا۔ کچھ عرصہ بعد جنرل پرویز مشرف نے قوم سے خطاب میں ریفرنڈم کی بے قاعدگیوں کو تسلیم کر کے قوم سے معذرت کی۔ پرویز مشرف کے ریفرنڈم کے موقع پر فورٹ عباس میں جو بینر لگائے گئے ان کی عبارت یوں تھی۔

ہمارا لیڈر کیسا ہو پرویز مشرف جیسا ہو ۔۔۔ پرویز مشرف آئے گا معاشی خوشحالی لائے گا

خوشحالی کے رنگ مشرف کے سنگ ۔۔۔ قدم بڑھاؤ مشرف ہم تمہارے ساتھ ہیں

قوم کی تقدیر بدلنے والے پرویز مشرف ۔۔۔ معاشی انقلاب لانے والے پرویز مشرف

الیکشن 1985ء: ضیاء الحق نے 1985 میں غیر جماعتی الیکشن کروائے چوہدری عبد الغفور اور بیگم نسیم ماجد کے درمیان قومی اسمبلی کی سیٹ پر مقابلہ ہوا صوبائی الیکشن میں چوہدری محمد صدیق اور اکبر لونگوال مقابلے پر تھے۔

چوہدری عبد الغفور ایم این اے اور چوہدری محمد صدیق جٹ ایم پی اے بن گئے۔ چوہدری عبد الغفور نے قومی اسمبلی کی سیٹ چھوڑ دی اور صوبائی وزیر بن گئے۔ فورٹ عباس میں قومی اسمبلی کا ضمنی الیکشن ہوا۔ بیگم نسیم ماجد ملک عبد الحق اور آزاد امیدوار ڈاکٹر احسان باری کے درمیان مقابلہ ہوا بیگم نسیم ماجد ممبر قومی اسمبلی بن گئیں۔ صدر ضیاء الحق نے بیگم نسیم ماجد کو وفاقی پارلیمانی سیکریٹری بنایا۔ فورٹ عباس کی تاریخ میں کسی عورت کا انتخاب میں حصہ لینا پہلا واقعہ تھا۔

ایم پی اے چوہدری محمد صدیق جٹ کا دور: چوہدری محمد صدیق ان پڑھ اور ایک معمولی بیوپاری تھا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

برادری ازم کے تعصب نے اس شخص کو چیرمین سے ایم پی اے بنا دیا۔ دانا لوگ کہتے ہیں برادری ازم کے تعصب کا فروغ نہ ہوتا تو صدیق جٹ جیسا آدمی کبھی اقتدار کے زینہ پر نہ چڑھتا یہ حادثاتی طور پر ایم اپی اے بنا تھا سیاسی تربیت نہ تھی بدزبانی اور ہتک آمیز سلوک نے عوام کو ان سے دور کر دیا تھا۔ موصوف نے ایک مرتبہ پنجاب اسمبلی میں تقریر کی تھی جس کی وہ کیسٹ لوگوں کو سناتے رہتے تھے۔ ان کے دور کے واقعات تحریر کیے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ سبق حاصل کریں۔

☆ چوہدری صدیق جٹ کے پاس ایک سائل نے درخواست پیش کی موصوف نے پوچھا کہ درخواست میں کیا لکھا تو سائل نے کہا کہ جناب خود پڑھ لیں تو غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ تم اپنی درخواست پڑھ نہیں سکتے تو منہ اٹھا کر کیوں آ جاتے ہو اور درخواستی کو گالیاں دے کر بھگا دیا۔

☆ ایک ٹیچر نے تبادلہ کی درخواست پیش کی حسب عادت پوچھا کہ درخواست میں کیا لکھا ہے اس نے کہا کہ تبادلہ کرانا چاہتا ہوں تو ایم پی اے موصوف نے روٹین میں کہنے کی بجائے یہ کہہ دیا کہ تمہارا کام لیٹرین میں ہوگا۔ ٹیچر ایم پی اے کی زبان سے الفاظ سن کر شرمندہ ہوا اور اپنی درخواست اٹھا کر چلا گیا۔

☆ ایک دیہات کے دورہ کے موقعہ پر لوگوں نے ایم پی اے مذکور کو بتایا کہ ہمارے گاؤں کی پرائمری سکول کی ٹیچر کا کردار ٹھیک نہیں یہ سن کر موصوف سکول میں پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ ٹیچر اپنا ٹریکٹر ٹھیک کر لے۔ کریکٹر کی بجائے جب ٹریکٹر کہا ٹیچر نے کہا کہ ہمارے پاس ٹریکٹر نہیں تو جٹ نے رعب دار آواز سے کہا کہ پنڈ والے کہندے نے ایدا ٹریکٹر خراب اے۔

☆ ایک بار ایک معزز شہری نے السلام علیکم کے بعد پوچھا مزاج شریف کیسے ہیں۔ تو انہوں نے فوری برملا جواب دیا کہ نواز شریف ٹھیک ہیں میں ان کا ساتھی ہوں میں انہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

☆ ایک شخص اپنے گاؤں میں رفاع عام کا احاطہ اپنے نام الاٹ کروانا چاہتا تھا۔ ایم پی اے کو سفارش کے لئے درخواست پیش کی تو پوچھا کیا سفارش کروں تو اس نے کہا رفاع عام کا احاطہ الاٹ کرنے کی سفارش کر دو تو فوری کہنے لگا کہ میں رفع یدین کا احاطہ الاٹ نہیں کرنے دوں گا۔

☆ سرکاری آفیسروں کے ساتھ بڑا ہتک آمیز رویہ ہوتا تھا ایک دفعہ اے سی رضوان تقی نے ریٹ لسٹ آویزاں نہ کرنے پر دو کانداروں کو گرفتار کر لیا تو یہ اے سی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں ان پڑھ میری عوام ان پڑھ تمہیں کس نے ریٹ چیک کرنے کا حکم دیا گرفتار لوگوں کو فوری رہا کرو۔ اے سی نے کہا یہ عدالت سے ضمانت کروائیں ایم پی اے مزید بگڑ گیا اے سی آفس سے کمشنر کو ٹیلی فون کیا کہ جوان پڑھ ملازم ہوتے ہیں یہاں بھیج دیتے ہو یہ کوئی چڑیا گھر نہیں مجھے اس اے سی جیسا ان پڑھ آفیسر نہیں چاہیے اس ذلت آمیز صورت حال کو دیکھ کر رضوان تقی نے فوری دفتر چھوڑ دیا اور لاہور جا کر اپنا تبادلہ کروا لیا ایم پی اے کے ہتک آمیز رویے کے باعث پنجاب بھر کے اے سی صاحبان نے متفقہ طور پر فورٹ عباس پر تقرری نہ کروانے کا فیصلہ کیا اور فورٹ عباس میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے سی کی سیٹ بہت عرصہ خالی رہی۔ایک وقت ایسا آیا کہ ایم پی اے موصوف ٹاؤن کمیٹی کے حلقے سے کونسلر بھی نہ منتخب ہو سکے۔

فورٹ عباس میں زکواۃ گھروں کی تعمیر: وزیراعظم محمد خاں جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت ہر زکوۃ کمیٹی کے حلقہ میں دو زکوۃ گھر بنائے گئے جنہیں غریبوں میں تقسیم کیا گیا۔زکوۃ گھر کی تعمیر پچیس ہزار روپے سے ہوئی اس میں کمیشن کی شرح درج ذیل تھی۔1۔اسسٹنٹ کمشنر 2ہزار 2۔ چیرمین یونین کونسل 2ہزار 3۔ سب انجینئر 2ہزار 4۔سیکریٹری یونین کونسل 1ہزار 5۔ٹھیکیدار کی بچت 6ہزار 7۔زکوۃ گھر کی لاگت 12ہزار

الیکشن 1988ء: ضیاءالحق نے اپنی قائم کردہ جمہوری حکومت کو مئی 1988 میں برطرف کردیا 17 اگست کو ضیاءالحق کے حادثہ میں جاں بحق ہونے کے بعد سینٹ کے چیرمین غلام اسحاق نے صدر کا عہدہ سنبھالا اور مقررہ شیڈول کے مطابق 16 نومبر قومی اسمبلی اور 19 نومبر صوبائی اسمبلی کے انتخابات کروائے۔چوہدری عبدالغفور اور محمد افضل سندھو کے درمیان قومی اسمبلی،میاں افتخار،محمد صدیق جٹ اور صوفی بشیر کے درمیان صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر مقابلہ ہوا۔چوہدری عبدالغفور قومی اسمبلی اور صوفی محمد بشیر صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت بنی پنجاب میں نواز شریف وزیراعلی بنے مرکز اور صوبے کی حکومتوں میں ٹکراؤ رہا۔غلام اسحاق نے کرپشن کے الزام میں حکومت ختم کردی اور نئے الیکشن کا اعلان کیا۔

الیکشن 1990ء: اس الیکشن میں مسلم لیگ کے چوہدری عبدالغفور اور پیپلز پارٹی کے علی اکبر ونیس اور آزاد امیدوار ڈاکٹر احسان باری نے حصہ لیا۔صوبائی اسمبلی میں صوفی محمد بشیر اور محمد روف خالد کے درمیان مقابلہ ہوا۔نتائج کے مطابق چوہدری عبدالغفور ممبر قومی اسمبلی اور صوفی محمد بشیر ممبر صوبائی اسمبلی بننے میں کامیاب ہوئے۔محمد روف خالد ہار گئے۔

الیکشن 1993ء: غلام اسحاق خان نے نواز شریف کی حکومت کو برطرف کیا نواز شریف ان کے خلاف عدالت عظمیٰ میں چلے گئے سپریم کورٹ نے ان کی حکومت کو بحال کردیا پنجاب میں منظور احمد وٹو کی حکومت تھی صوبائی اور مرکزی حکومت میں کش مکش شروع ہوگی نواز شریف کی حکومت اسلام آباد تک محدود ہو کر رہ گئی صدر غلام اسحاق خاں نے نواز شریف کی حکومت کو ختم کردیا خود بھی اس کے ساتھ چلتے بنے 6 اکتوبر کو قومی اسمبلی اور 9 اکتوبر کو صوبائی انتخابات کروائے گئے۔چوہدری علی اکبر ونیس عبدالغفور کو ہرا کر ممبر قومی اسمبلی بنے محمد روف خالد ممبر صوبائی اسمبلی بنے اور پنجاب بھر میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔

نواز شریف کا دورہ فورٹ عباس: 13 اکتوبر 1993 کو مسلم لیگ کے صدر میاں نواز شریف بذریعہ ہیلی کاپٹر فورٹ عباس میں انتخابی جلسہ سے خطاب کے لئے پہنچے گورنمنٹ ہائی سکول میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جلسہ گاہ بنائی گئی تھی۔ سکول چوک میں لوٹے قطار اندر قطار لٹکائے گئے تھے۔ گیس والے غباروں کے ساتھ لوٹے باندھ کر وقفہ وقفہ سے جلسہ گاہ پر چھوڑے جا رہے تھے۔ کچھ منچلوں نے موٹر سائیکلوں پر لوٹے نصب کر رکھے تھے۔ نواز شریف کے جلسہ میں بھی لوٹا موضوع سخن بنا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے لوٹے پھینک دیئے ہیں بے نظیر انہیں اٹھا کر لے گئی ہے۔ نواز شریف نے عبدالستار لالیکا اور چوہدری عبدالغفور کو اپنے دائیں بائیں کھڑا کر کے کہا کہ یہ میرے سپاہی ہیں پر طوفان میں میرے ساتھ ڈٹے رہے ہیں یہ لوٹے نہیں ہیں۔ لہذا انہیں کامیاب کرایا جائے۔ نواز شریف کے جانے کے بعد یہ لیڈر لوٹے بن گئے۔ جاوید اقبال جو صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے ان سے نواز شریف نے جلسہ عام میں ہزاروں افراد کے مجمع کے سامنے حلف لیا کہ میں لوٹا نہیں بنوں گا۔ اور نواز شریف کا ساتھی اور وفادار رہوں گا۔ نواز شریف کے جلسہ کی خبریں تمام قومی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیں۔

نواب زادہ نصر اللہ خان کا جلسہ سے خطاب: الیکشن 1993ء کا یہ دوسرا بڑا جلسہ تھا جس سے نواب زادہ نصر اللہ نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ طالع آزما سیاستدانوں نے ملک وقوم کا استحصال کیا۔ ایوب خان نے تمام اختیارات اپنی ذات میں جمع کیے۔ یحیٰی خان نے انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کر کے ملک دولخت کیا۔ بھٹو کے دھاندلی والے الیکشن کو قبول نہ کیا۔ 32 میں سے 31 مطالبات تسلیم کر لیے گئے تھے کہ ضیاء الحق نے مارشل لاء کے ذریعے شب خون مارا ضیاء الحق کے خلاف 11 سال جدو جہد کی۔ نواز شریف اور بے نظیر میں محاذ آرائی ہے لیکن تنخواہوں اور الاؤنسوں کے لیے دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔ دونوں کو اقتدار سے دلچسپی ہے 85'88'90 کی اسمبلیوں میں لوٹے' گھوڑے' گدھے منتخب ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کا امیدوار دس لاکھ اور صوبائی اسمبلی کا امیدوار چھ لاکھ خرچ کر سکتا ہے لیکن یہاں 20 سے 25 لاکھ خرچ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ہر حکومت کی مخالفت کرتا ہوں لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے شعر پڑھا۔

سبھی مجھ سے کہتے ہیں رکھ نیچی نظر اپنی ۔۔۔ کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

نوائے وقت کے سرا ہے کالم میں فورٹ عباس کے جلسہ پر تبصرہ کیا کہ نواب زادہ کہتے ہیں کہ جب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی ہر حکومت غیر جمہوری طریقے اختیار کرتی ہے تو میں اس کی مخالفت کیوں نہ کروں۔ میری جدوجہد کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ قوم کی زندگی میں جمہوریت کی صبح طلوع ہو۔ نوائے وقت نے مزید لکھا کہ پاکستان میں صرف تین چار امیدوار نواب زادہ نے کھڑے کیئے۔ اگر یہ کامیاب ہو بھی جائیں تو اکثریت لوٹوں اور لفافوں کی ہوگی۔ نواب زادہ جمہوریت کی بحالی کی تحریک میں لوٹوں اور لفافوں سے مدد حاصل کرتے ہیں وہ عوام کو مطعون کرنے کی بجائے اپنی اداؤں پر غور کریں۔ **جھنڈوں اور بینروں کی بھرمار:** اس الیکشن میں جھنڈے اور بینرز لگانے کی مہم عروج پر رہی۔ دس سے پندرہ فٹ لمبے جھنڈے عام دکھائی دیتے تھے۔ جنرل بس سٹینڈ پر 100 فٹ لمبا اور 18 فٹ چوڑا اسلامی فرنٹ کا جھنڈا لگایا گیا تھا۔ پوسٹر، سٹیکرز اور بیجز بھی عام تقسیم کیئے گئے۔

انتخابی نتائج: انتخابی نتائج کے مطابق علی اکبر مظہر وینس پاکستان میں دوسرے نمبر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرکے کامیاب رہے۔ حاصل ووٹ کی تعداد 88860 تھی۔ چوہدری عبدالغفور 58712 ووٹ صوبائی اسمبلی کے نتائج کے مطابق محمد روف خالد 47260 ووٹ لیکر کامیاب ہوگیا۔ جاوید اقبال 24956 ووٹ علی اکبر مظہر وینس کو پارلیمانی سیکرٹری بنادیا گیا۔ وہ بھی اقتدار کے اسیر ہوگئے اور مستقل اسلام آباد میں رہنے لگے۔ انہوں نے ہارون آباد سے فقیر والی سڑک کو ڈبل کرایا اور ٹرین کو دوبارہ چلوایا۔ لیکن عوام الناس انکی دید کو ترس گئے۔ محنت اور سمندر پار پاکستانیوں کی وفاقی پارلیمانی شپ نے بھی ان پر خوب رنگ چڑھایا۔ اس دور میں بھی برادری ازم کے الاؤ کو بھڑکایا گیا آرائیوں کے خلاف اقدامات کیئے گئے۔ روزنامہ صداقت نے ایک خصوصی ایڈیشن شائع کیا کہ پنجاب اسمبلی میں گونگا گروپ چھایا ہوا ہے۔ 27 جون 1995ء کے شمارے میں پنجاب اسمبلی کے ایوان میں 156 سے زائد افراد گونگے ہیں عوام سوچیں کہ یہ کس مصلحت کے تحت گونگے بنے ہوئے ہیں ان میں حلقہ 230 کے ایم پی اے بھی شامل ہیں جو گونگے بنے رہے

الیکشن 1997ء: صدر فاروق لغاری نے 5 نومبر 1996ء کی نصف شب بے نظیر بھٹو کی حکومت کو کرپشن کے الزام میں برطرف کردیا اور 3 فروری 1997 نئے الیکشن کی تاریخ مقرر کردی۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن کرانے کا فیصلہ ہوا۔ الیکشن سے قبل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ابتدائی طور پر ووٹ کا اندراج ہوا تو ایم پی اے نے ووٹوں کے اندراج میں زبردست گھپلے بازی کی۔ مقامی اپوزیشن نے چیف جسٹس سپریم کورٹ کو ایک عرضداشت بھجوائی کہ ایم پی اے حلقہ 230 نے الیکشن آفیسر بہاولنگر سے سازباز کی ہوئی ہے فورٹ عباس میں مقامی عملہ اپنی مرضی سے مقرر کروایا۔ پیپلز پارٹی کے مخالف لوگوں کے ووٹ اندراج نہیں کرنے دیتے۔ اور پہلے سے موجود درست ووٹوں کو حزف کروا رہا ہے۔ اس طرح ہزاروں لوگ حق رائے دہی سے محروم ہو جائینگے۔ ایک اندازے کے مطابق حذف کردہ اور قابل اندراج ووٹوں کی تعداد 40 ہزار ہے۔ تحصیل فورٹ عباس کی ووٹر لسٹوں کی اشاعت روک دی جائے۔ سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن پاکستان نے غلط ووٹوں کے اندراج والی تمام فہرستیں منسوخ کر دیں۔ الیکشن 1997ء کے امیدوار قومی اسمبلی چوہدری عبدالغفور مسلم لیگ۔ علی اکبر وینس پیپلز پارٹی۔ ڈاکٹر احسان باری آزاد

چوہدری نزیر احمد تحریک انصاف۔ چوہدری عبدالرشید جماعت اسلامی

امیدوار صوبائی اسمبلی محمد ارشد لیڈر مسلم لیگ۔ صوفی محمد بشیر آزاد۔ محمد روف خالد پیپلز پارٹی۔ اسلم کھرل مرتضے بھٹو گروپ۔ رزاق احمد ملکیر آزاد۔ عقیل الرحمان تحریک انصاف

میاں نواز شریف کا دوسرے جلسہ عام سے خطاب: 1997ء میں نواز شریف نے ہائی سکول کے گراؤنڈ میں دوسری بار جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اگر برسر اقتدار آ گیا تو پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنادونگا۔ میں فورٹ عباس کے کھیتوں، کھلیانوں اور گلی کوچوں میں پھروں گا۔ چولستان کی زمین تقسیم کی جائے گی۔ فورٹ عباس میں کالج ہی نہیں یونیورسٹی بنائی جائے گی۔ بلکہ خواتین کے لیے علیحدہ یونیورسٹی بنائی جائے گی۔ انہوں نے صوفی محمد بشیر کو دوبارہ لوٹا قرار دیا اور کہا کہ یہ وٹو گروپ کے ساتھ مل گیا تھا اس لیے ہم نے اسے قبول نہیں کیا اور 24 گھنٹے کی مہلت دی کہ وہ مسلم لیگی امیدوار کے حق میں بیٹھ جائیں ورنہ انہیں مسلم لیگ سے نکال دیا جائے گا۔ صوفی بشیر نے بھی اس پر اپنا شدید ردعمل ظاہر کیا اور ایک بہت بڑا جلوس ترتیب دیا اور اپنے بڑے جلوس کے ساتھ حلقے کا چکر لگا کر برتری منوائی۔

علی اکبر مظہر وینس کا جلسہ میں مباہلہ کی دعوت: انتخابی مہم کے دوران علی اکبر مظہر وینس نے اپنے مخالف امیدوار چوہدری عبدالغفور کو مباہلہ کی دعوت دی کہ وہ میرے ساتھ ایک جگہ ہو کر یہ بد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دعا کریں کہ جس نے حکومت کا زیادہ مال کھایا ہے اس کا بیڑہ غرق ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے اور عبرت کا نشان بن جائے۔ اس مباہلہ کو چوہدری عبدالغفور نے قبول نہ کیا۔ الیکشن پر امن ماحول میں ایک ہی دن ہوئے اور نتائج کے مطابق محمد ارشد لیڈر صوبائی اسمبلی اور چوہدری عبدالغفور قومی اسمبلی کے امیدوار کے طور پر کامیاب ہو گئے۔ 2002ء میں چوہدری عبدالغفور اور علی اکبر وینس نے اکٹھے انتخابی مہم چلائی۔ جس پر پیپلز پارٹی کے رہنما محمد افضل سندھو نے اس ملاپ پر تبصرہ کیا کہ قدرت نے دونوں برائیوں کو یکجا کر دیا۔ مباہلہ کرنے والے آج دونوں اکٹھے ہیں۔

الیکشن 2002ء: جنرل پرویز مشرف نے اپنے وعدہ کے مطابق قومی الیکشن 10 اکتوبر 2002 کو منعقد کروائے چوہدری عبدالغفور سے ناراض وائٹل گروپ نے ان کے مقابلے پر محمد اعجاز الحق کو لا کھڑا کیا۔ الیکشن 2002 میں محمد اعجاز الحق فورٹ عباس کے ایم این اے منتخب ہوئے جبکہ شاہد انجم پیپلز پارٹی کے پیلٹ فارم سے محمد روف خالد کی زبردست حمائیت کے بعد ممبر پنجاب اسمبلی اور صوبائی اسمبلی بن گئے۔ اعجاز الحق کو 2004 میں وفاقی وزیر مذہبی امور بنا دیا گیا۔ پنجاب میں مسلم لیگ کی حکومت بنی اور شاہد انجم اپوزیشن کے ممبر بن کر رہ گئے۔

فورٹ عباس کے ممبران قومی اسمبلی: 1958 ملک محمد قاسم مسلم لیگ 1964 ملک محمد قاسم مسلم لیگ 1970 محمد رفیق گل پی پی 1977 محمد افضل سندھو پی پی 1985 چوہدری عبدالغفور مسلم لیگ 1985 بیگم نسیم ماجد 1988 چوہدری عبدالغفور 1990 چوہدری عبدالغفور 1993 علی اکبر وینس 1997 چوہدری عبدالغفور 2002 محمد اعجاز الحق

فورٹ عباس کے ممبران صوبائی اسمبلی 1958 عبدالغنی 146/6R 1964 چوہدری محمد علی 1970 عبدالغنی 340/HR 1977 منظور احمد موہل 1985 محمد صدیق جٹ 1988 صوفی محمد بشیر 1990 صوفی محمد بشیر 1993 محمد روف خالد 1997 محمد ارشد لیڈر 2002 محمد شاہد انجم

فورٹ عباس کے چیرمین حضرات

ارشاد علی خان چیئرمین ٹاؤن کمیٹی: راؤ ارشاد علی خان ریاست بہاولپور میں تھانیدار کی حیثیت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے مختلف تھانوں میں تعینات رہے۔ فورٹ عباس تھانہ سے ریٹائیرڈ ہوئے اور یہاں رہائش اختیار کرلی۔ ایوب خان نے بنیادی جمہوریت کے تحت جب بلدیات کے الیکشن1959ء میں پہلی مرتبہ کروائے تو فورٹ عباس میں بھی بلدیہ کے انتخابات ہوئے۔ راؤ ارشاد علی خان، محمد شریف دلال، صوفی عبدالوحید، راؤ محمد یامین، حاجی غلام رسول، صوفی محمد بشیر، چوہدری غلام نبی، بی ڈی ممبر منتخب ہوئے راؤ ارشاد علی چیئر مین منتخب ہوئے تین ممبر الگ نامزد ہوا کرتے تھے۔ ملک سرفراز خان سید ناصر علی شیرازی، مہر محمد بخش بلدیہ فورٹ عباس کے نامزد ممبر تھے۔ بلدیہ کی عمارت اور شہر کی پختہ سڑکوں کی تعمیر اس دور میں مکمل ہوئی تھی۔ واٹر سپلائی سکیم کا اجراء ہوا۔

1959ء میں برادری ازم کی تفریق پیدا ہوئی اور لوگ برادریوں میں بٹ کر تقسیم ہوگئے تھے یہ تقسیم اب بھی جاری ہے۔ اس دور میں خان نذیر الزماں، چوہدری محمد عباس، نواب خان، محمد شریف گل، چوہدری عطا محمد لونگوال کی چودھراہٹ قائم تھی۔ تھانے تحصیل اور دیگر محکموں میں ان کے سفارشی رقعے چلتے تھے۔

چوہدری محمد علی چیئر مین1964ء تا1968ء: چوہدری محمد علی سب انجینئر انہار تھے۔ ہیڈ رسول پر ڈیوٹی تھی اور اوکاڑہ میں انکی رہائش تھی۔ ملازمت سے علیحدگی اختیار کرکے1939ء میں غلہ منڈی میں آڑھت کی دکان قائم کی۔ غلہ منڈی انجمن کے صدر بھی رہے وہ1962ء میں فورٹ عباس کے ایم پی اے منتخب ہوئے بعد میں پانچ سال تک چیئر مین رہے انہوں نے فورٹ عباس ہارون آباد روڈ بنوائی۔ ہیڈ سلیمانکی سے بہاولنگر کو40 فیصد اور پاکپتن کو60 فیصد پانی ملتا تھا انہوں نے اسمبلی میں سوال اٹھایا اور ثابت کیا کہ60 فیصد پانی کا حقدار ضلع بہاولنگر ہے اور یوں60 فیصد پانی منظور کرایا۔ فورٹ عباس میں سڑکیں بنوائیں۔ فٹ پاتھ بنوائے1960ء میں انہوں نے جیپ خریدی تحصیل بھر میں یہ پہلی جیپ تھی پہلا ریڈیو بھی ان کے پاس تھا۔ جس پر اعلان آزادی سنا گیا تھا۔ 28 جولائی1968ء کو ٹرین کے سفر میں انتقال ہوا۔ صوفی محمد بشیر چیئر مین

1968ء تا1969: صوفی محمد بشیر قیام پاکستان کے بعد فورٹ آئے۔ آڑھت کی دوکان کے منشی کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا بعد ازاں اپنی آڑھت کی علیحدہ دکان قائم کی۔ کاروبار چل نکلا۔ 1959ء کے انتخابات میں سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ چوہدری محمد علی چیر مین کی وفات کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بعد انہیں منتخب کیا گیا پہلے شہر میں مٹی کے تیل سے جلنے والے گیس سٹریٹ لائٹ ان کے دور میں نصب ہوئیں۔ مختلف بازاروں کی سڑکوں کی مرمت کروائی۔ فورٹ عباس کی ترقی و تعمیر کے لیے بھی اقدامات کیئے گئے۔ چوہدری محمد صدیق چیئرمین 1980ء تا 1983ء: چوہدری محمد صدیق انتہائی غریب آدمی تھا چھوٹا سا بیوپار شروع کیا اور لوگ اسے صدیق بیوپاری کہتے تھے برادری ازم کے تعصب نے ایک ان پڑھ شخص صدیق بیوپاری کو صوفی بشیر کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ یہ کونسلر منتخب ہوا تو نذرانہ سینما کے مالک اور معروف زمیندار میاں نذر محمد عاکوکا سے اس نے دوستی کر لی بلکہ پگڑی بدل بھائی بن گیا۔۔ نذر عاکوکا نے محمد امین کمبوہ اور فرید سکھیرا کو ڈرایا دھمکایا اور انہیں چوہدری صدیق کی حمایت کرنے پر مجبور کر دیا۔ یوں ان کی حمایت سے صدیق گروپ کامیاب ہو کر چیئرمین چوہدری صدیق اور وائس چیئرمین ملک سرفراز خان بنائے گئے۔ تھوڑے عرصہ بعد ان کی ملک سرفراز سے ناراضگی ہوگئی۔ صوفی محمد بشیر چیئرمین کا دوسرا دور 1983ء تا 1987ء: 1983ء کی بلدیاتی الیکشن مہم کے آغاز پر پہلے انتخابی جلسہ پر ہی صدیق اور صوفی بشیر گروپ کا تصادم ہوگیا۔ ایک دوسرے کے خلاف مقدمات درج ہوئے الیکشن کے نتائج کے مطابق صدیق گروپ کامیاب تھا صوفی گروپ نے کونسلر موسیٰ مسیح اور عبدالرشید بروکر کو توڑ کر اپنے ساتھ ملا لیا اور یوں صوفی محمد بشیر دوسری بار چیئرمین منتخب ہوگیا۔ صوفی محمد بشیر کا تیسرا دور 1987ء تا 1990ء: اس الیکشن میں صدیق گروپ اور صوفی محمد بشیر گروپ میں زبردست مقابلہ ہوا۔ آزاد گروپ نے بھی کامیابی حاصل کی۔ آزاد گروپ کے تین ارکان نے صوفی محمد بشیر کا ساتھ دیا یوں صوفی محمد بشیر چیئرمین بنا۔ آزاد گروپ کے مہر محمد نواز کو وائس چیئرمین بنایا گیا۔ اس وقت میاں نواز شریف جو وزیراعلیٰ پنجاب تھے انہوں نے بہاولپور میں چوہدری صدیق کو بلدیہ کا چیرمین نامزد کر دیا۔ جبکہ ان کے پاس ممبران کی مطلوبہ تعداد نہ تھی۔ صوفی محمد بشیر گروپ نے وزیراعلیٰ کے اس اعلان پر زبردست احتجاج کیا اور کہا کہ کم سیٹوں والے کو چیرمین نامزد کرنا جمہوریت سے مزاق ہے۔ وزیراعلیٰ کی ہدایت تھی کہ صوفی محمد بشیر سے کونسلر چھین لیے جائیں حکومتی کاروائی سے چند گھنٹے قبل راؤ مراتب علی نے صوفی محمد بشیر کو آگاہ کر دیا کہ اپنے کونسلروں کو چھپا لو۔ یوں کونسلروں کو نامعلوم مقام پر لے جایا گیا اور الیکشن کے دن واپس لایا گیا۔ 1988ء میں صوفی محمد بشیر خود ایم

پی اے بن گئے۔ 28 جولائی 1990ء کو کچھی والا بکر منڈی سے قربانی کے جانور خرید کر آ رہے تھے کہ ان کی گاڑی سے ٹرک ٹکرا گیا۔ جیپ بری طرح کچلی گئی ان کو بہاولپور اور بعد ازاں لاہور سروسز ہسپتال پہنچایا گیا۔ ان کی عدم موجودگی میں محمد اختر کاہلوں کو قائمقام چیئرمین بنایا گیا۔ اختر کاہلوں نے اپنے مختصر دور میں بلدیہ کے ترقیاتی منصوبوں پر تقریباً ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ کردی صوفی محمد بشیر جب صحت یاب ہوکر آئے تو انہیں رنج ہوا کہ اتنی کثیر رقم ناقص منصوبوں پر رقم خرچ کردی گئی ہے۔ انہوں نے لاوڈ سپیکر پر اعلان کرایا کہ ناقص تعمیرات کی نشاندہی کی جائے۔ گورنر پنجاب کی خصوصی ٹیم منگوانے اور فوجداری مقدمات قائم کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن جنرل الیکشن ہونے کے باعث یہ اپنے موقف سے دستبردار ہو گے اور تمام انکوائری ادھوری رہ گئیں۔

حاجی جاوید اقبال 1992ء تا اگست 1993ء : وزیر اعلیٰ پنجاب نے ممبران پنجاب اسمبلی کو بلدیاتی انتخاب میں حصہ لینے سے روک دیا۔ اس وجہ سے صوفی بشیر نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو اپنی جگہ کونسلر کا انتخاب لڑوایا۔ اپنی ایم پی اے شپ کے دوران ہر وارڈ میں صوفی غلام مصطفیٰ سے اضافی ووٹ درج کروائے مخالفین کے ووٹ حذف کروائے۔ سول جج فورٹ عباس کو ریوائزنگ اتھارٹی مقرر کیا گیا۔ انہوں نے غلط ووٹوں کے اندراج کو ختم کرنے کا حکم دیا لیکن صوفی غلام مصطفیٰ نے اس پر عمل درآمد نہ ہونے دیا۔ معین قریشی کی نگران حکومت نے شفاف الیکشن کے لیے بلدیاتی ادارے ختم کردیئے ہائی کورٹ نے یہ ادارے بحال کیے لیکن بے نظیر نے اس حکم پر عمل درآمد نہ ہونے دیا بلکہ اسمبلی نے 1979ء کے بلدیاتی قانون کو ختم کر کے نیا قانون لاگو کر دیا گیا۔

ووٹ خریدنے کا رجحان : فورٹ عباس میں بلدیاتی الیکشن کے موقع پر مختلف وارڈوں میں ووٹ خریدنے کا قدیم رجحان ہے۔ ہر بلدیاتی الیکشن میں ووٹ خریدے جاتے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات میں ہر گروپ کا کثیر سرمایا خرچ ہوتا ہے۔

باب دہم

ادبی' سیاسی' مذہبی' ثقافتی' سماجی و دیگر سرگرمیاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس میں بھی ملک بھر کی طرح مذہبی گروپ' مذہبی جماعتیں' سیاسی تنظیمیں موجود ہیں۔ اور اپنے اپنے دائرہ کار میں سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں کاروباری اور پیشہ وارانہ یونینز بھی کام کر رہی ہیں۔ **اہلسنت بریلوی:** تحصیل فورٹ عباس میں 75 فیصد آبادی مسلکِ اہلسنت بریلوی عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے اولیائے عظام سے یہاں لوگ خصوصی عقیدت رکھتے ہیں اہلسنت کی مساجد میں صلوۃ وسلام آذان کے ساتھ پڑھا جاتا ہے قل' ساتواں' دسواں' چہلم' کونڈوں کی رسموں پر بھی عمل کیا جاتا ہے مزارات پر حاضری عام ہے اور پیروں کے سلاسل سے منسلک ہزاروں مرید علاقہ میں موجود ہیں۔ بریلوی مسلک کی سیاسی جماعت جمعیت العلمائے پاکستان اور غیر سیاسی پلیٹ فارم جماعت اہلسنت ہے۔ **جمعیت العلمائے پاکستان** 1970ء کے الیکشن سے قبل فورٹ عباس میں قائم ہوئی تھی۔ یہ جماعت کسی بھی دور میں منظم اور فعال نہیں رہی۔ سنی کنونشن یا ملک گیر احتجاج کے موقع پر یہاں سے نمائندگی ہوتی رہی ہے۔ 1987ء میں جمعیت العلمائے پاکستان کے مرکزی صدر مولانا شاہ احمد نورانی' عبدالستار نیازی کے رویے کے خلاف تحصیل وٹی کے تمام عہدیدار مستعفی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد جمعیت علمائے پاکستان کی تنظیم ختم ہو گئی۔ جمعیت کے قائدین مولانا شاہ احمد نورانی' عبدالستار نیازی' غلام علی اوکاڑوی' اکبر ساقی محمد اقبال اظہری' مولانا عبدالتواب صدیقی' مولانا غلام مہر علی' مولانا الٰہی بخش، عبدالعزیز چشتی' محمد اصغر مجددی، حاجی حنیف طیب، میاں جمیل میاں خلیل احمد، میاں سعید احمد شرقپوری، خواجہ محمد معصوم، مولانا سعید احمد اسعد، مولانا حامد سعید کاظمی، محمد اشرف جلالی، مظہر سعید کاظمی اور دیگر علمائے کرام پیران عظام فورٹ عباس کا دورہ کر چکے ہیں جمعیت علمائے پاکستان نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور ہر سیاسی، مذہبی، سماجی کاموں میں بھر پور حصہ لیا ہے۔ دیگر جماعتوں سے بھر پور تعاون کا سلسلہ جاری ہے **عید میلاد النبی ﷺ:** فورٹ عباس میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ہر سال باقاعدگی سے جلوس نکالا جاتا ہے۔ جو شہر کی معروف سڑکوں سے گزر کر غلہ منڈی مسجد میں اختتام پذیر ہوتا ہے بعد ازاں جلسہ عام میں میلاد مصطفیٰ کے موضوع پر مقررین تقاریر کرتے ہیں اور بعد میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے اس موقع پر شہر میں چراغاں کے ساتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسے سجایا بھی جاتا ہے۔ شہر میں اہلسنت بریلوی مسلک کی مساجد زیادہ ہیں ربیع الاول میں ہر وارڈ میں میلاد کی محافل منعقد ہوتی ہیں دیہات میں پورے مہینے یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ سالانہ محفل نعت: 1975ء سے ہر سال سالانہ محفل نعت منعقد ہو رہی ہے ہر سال ملک کے معروف نعت خواں اس روحانی محفل میں شریک ہوکر بارگاہ رسالت ماب ﷺ کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ محمد یوسف میمن، عبدالستار نیازی، شہباز قمر فریدی، شیر علی ساقی، قاری زبید رسول، قاری صداقت علی، قاری محمد مشتاق، محمد علی ظہوری، تاج الدین تاج، مہر الحق گولڑوی، محمد شریف دیوانہ، شبیر گوندل، عمران یوسفی، ارباب ظفر، عبدالروف روفی اور دیگر نعت خواں حضرات یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ شب قدر، شب برآت عشرہ محرم: شب قدر، شب برات کے موقع پر شہر کی تمام مساجد خصوصاً غلہ منڈی میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔ ذکر اذکار، نوافل، تلاوت میں لوگ ساری رات مشغول رہتے ہیں ان دونوں مقدس راتوں میں لوگ قبرستان میں قافلے کی شکل میں قبور کی زیارت اور فاتحہ خوانی کے لیے جاتے ہیں۔ عشرہ محرم میں قبرستان میں قبور کی مرمت اور حاضری کا سلسلہ تیز ہو جاتا ہے۔ عشرہ محرم میں پانی کی سبیلیں لگانا دیگیں پکا کر نیاز تقسیم کرنا عام دستور ہے۔ شہادت حضرت امام حسین کے موضوع پر بھی جلسے ہوتے ہیں۔

دعوت اسلامی: 1993ء میں اہلسنت کی تبلیغی جماعت دعوت اسلامی کے پروگرام کا آغاز ہوا شہر اور دیہات کی اکثر مساجد میں فیضان سنت کا درس دیا جا رہا ہے۔ اس جماعت سے وابستہ افراد کی انفرادیت سبز پگڑی ہے۔ جو اکثر دیکھنے کو ملتی ہے۔ چند نوجوانوں نے دعوت سنت کے اس کام کا آغاز کیا ہر جمعرات بعد از نماز عشاء دعوت اسلامی کا ہفت روزہ اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں شہر و دیہات کے سینکڑوں لوگ اس روحانی اجتماع میں شرکت کرتے ہیں ہفت روز اجتماع کا خصوصی حصہ اندھیرے میں رقت آمیز دعا ہے جس میں لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر مغفرت طلب کرتے ہیں۔ **جماعت اہلسنت**: اہلسنت بریلوی مسلک کی غیر سیاسی تنظیم جماعت

اہلسنت ہے فورٹ عباس میں بھی عوام اہلسنت کے حقوق کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہے۔اس کی گراں قدر خدمات ہیں۔مولانا غلام رسول خطیب جامع مسجد غلہ منڈی اس کے پہلے صدر تھے۔ دوسرے صدر چوہدری محمد نصر اللہ ایڈووکیٹ تھے۔راقم 1975ء سے 2000 تک جنرل سیکرٹری رہا ہے۔انجمن طلباء اسلام: انجمن طلباء اسلام 1969ء میں راقم نے قائم کی اس کا مسلسل تین سال ناظم اور بعدازاں ضلعی سیکرٹری بھی رہا۔انجمن طلباء اسلام علاقہ کی طلباء کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔75 فیصد لوگ سنی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے اکثر طلباء اس سے وابستہ ہیں۔انٹر کالج فورٹ عباس کی پہلی یونین انجمن طلباء اسلام کی بنی تھی اور ہر سال کالج یونین کے انتخابات میں اسے واضح برتری حاصل رہی ہے۔اس کا مقابلہ اسلامی جمعیت طلباء سے رہا ہے۔انجمن طلباء کی پہلی جماعت تھی جو فورٹ عباس میں سب سے پہلے قائم ہوئی۔کالج یونین کی پابندی کے باعث انجمن کی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔طلباء سے رابطہ اور ان کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہی ہے۔تحریک ختم نبوت،تحریک نظام مصطفیٰ میں انجمن کے عہدیداروں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔طلباء کے دلوں میں عشق مصطفے کے شمع فروزاں کرنے ،اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے،طلباء کی روحانی تربیت کرتی ہے،طلباء کے اعزاز میں دعوتی پارٹیاں ،افطار پارٹیاں اور خصوصی اجتماعات کا سلسلہ جاری ہے انجمن کے سابقین کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز کر چکی ہے جو اس کی سرپرستی کرتے ہیں۔انجمن سرفروشان اسلام : 16 جون 1996ء کو انجمن کے بانی سید ریاض احمد گوہر شاہی نے چوک فوارہ فورٹ عباس میں جلسہ عام سے خطاب کیا اور انجمن کے مشن ذکر قلب کی وضاحت کی کہ کس طرح انسان کا قلب اللہ اللہ کرنے لگتا ہے۔جلسے کے انتظامات بڑے وسیع پیمانے پر کیئے گئے۔فقیر والی کے سرفروشوں جن کی قیادت خالد مسعود بزمی نے کی تھی۔یہ بہت کامیاب جلسہ تھا لیکن جلسہ سے قبل اہلحدیثوں کے مجلہ الدعوۃ نے مخالفانہ پروپگنڈہ کیا۔جس کا یہ اثر تھا کہ ریاض گوہر شاہی کے مشن کی زبردست مخالفت ہوئی۔انجمن سر فروشاں اسلام فقیر والی نے کئی ماہ مسلسل یہاں ہفت روزہ اجتماع منعقد کیے۔لیکن انکی کوششیں بار آور نہ ہوسکیں۔اور فورٹ عباس میں انجمن سرفروشان اسلام پروان نہ چڑھ سکی۔لیکن 277/HR میں پانچ نوجوان نہ صرف اس مشن کو قبول کر چکے تھے۔وہاں ہر روز محفل ذکر گزشتہ کئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سالوں سے جاری ہے۔ **جماعت اسلامی:** جماعت اسلامی فورٹ عباس میں 1948ء میں حاجی محمد اقبال نے قائم کی۔ یہ پہلے جماعت کے ممبر اور امیر تھے۔ جو مسلسل 1995ء تک 47 سال امیر جماعت اسلامی فورٹ عباس رہے۔ جماعت اسلامی کے تحصیل امیر صوفی سلامت علی مرحوم رہے ان کے بعد چوہدری ابراہیم اور بعد ازاں حاجی محمد صدیق، جان محمد، غلام سرور تحصیل امیر رہ چکے ہیں۔ جماعت کے ارکان کی تعداد 17 اور متفق معاونین کی تعداد سینکڑوں ہے چک 279 کچھی والا، یتیم والا، چک 301 اور مروٹ میں جماعت کے یونٹ کام کر رہے ہیں۔ جماعت ملک میں ہونے والے تمام انتخابات میں اپنے امیدوار کھڑے کرتی ہے۔ جماعت کی طرف سے تربیتی کنونشن اور بڑے بڑے سیاسی اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں جماعت اسلامی فورٹ عباس کی منظم اور متحرک جماعت ہے جس نے ہر سیاسی، مذہبی، سماجی، کام میں حصہ لیا ہے۔ دیگر جماعتوں سے رابطہ بھی ہے۔ جماعت کے تحت شباب ملی، الخدمت فاؤنڈیشن اور حزب المجاہدین کام کر رہی ہیں۔ تحصیل بھر کے تقریباً درجن بھر نوجوان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ جامع مسجد اور مدرسہ رحمانیہ بھی جماعت کے تحت ہے۔ **جمعیت علمائے اسلام:** جمعیت علمائے اسلام 1970ء میں یہاں قائم ہوئی باقاعدہ دفتر بنایا گیا عہد یداران موجود ہیں لیکن سیاسی جماعت کے طور پر یہ جماعت فعال اور متحرک نہیں اس کے جماعت کے دو گروپوں میں تقسیم ہونے کے باعث یہاں بھی دو گروپ بن گئے تھے۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی، محمد علی جالندھری، ضیاء القاسمی، مولانا دوست محمد قریشی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا فضل الرحمان، حاجی فقیر محمد، مولانا سلیمان طارق، ضیاء الرحمان فاروقی، مولانا اعظم طارق، مولانا غلام اللہ اور دیگر علمائے کرام یہاں کا دورہ کر چکے ہیں۔ **جماعت اہلحدیث:** قیام پاکستان کے بعد مقامی طور پر اہلحدیث کے چند گھرانے تھے۔ یہ لوگ دیگر مساجد میں نماز پڑھتے تھے۔ ان کی اپنی کوئی مسجد نہ تھی۔ 1980ء سے قبل مسجد دارالسلام ریلوے ڈگیوں کے پاس بنائی گئی۔ دوسری مسجد ڈگی محلہ میں بنائی گئی۔ سال 2004 تک سعودی عرب کے مخیر حضرات کے تعاون سے فورٹ عباس، کچھی والا اور دیگر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیہاتوں میں 18 مساجد تعمیر کی گئیں۔ جس پر تقریباً پونے دو کروڑ روپے صرف ہوئے۔ پانچ سے سات لاکھ میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ فورٹ عباس میں نئی مساجد کی تعمیر سے اہلحدیث کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ مسلک اہلحدیث کے رسائل اور کتب کی سپلائی جاری ہے۔ بڑے بڑے جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ جہادی تنظیم لشکر طیبہ کی تحت بھی علاقہ کے نصف درجن سے زائد نوجوان شہادت کا رتبہ پا چکے ہیں۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ کے بڑے بڑے اجتماع منعقد ہو چکے ہیں۔ اہلحدیث فورٹ عباس میں منظم اور فعال ہیں۔ **پاکستان جمہوری پارٹی:** نواب زادہ نصر اللہ کی پارٹی نے 1970ء کے الیکشن میں اپنا امیدوار کھڑا کیا۔ چوہدری محمد صدیق احباب پٹرولیم والے صوبائی امیدوار تھے پاکستان جمہوری پارٹی فورٹ عباس میں چوہدری محمد صدیق کے گرد ہی گھومتی تھی۔ مرحوم آخر وقت تک جمہوری پارٹی سے منسلک رہے۔ نواب زادہ نصر اللہ خان نے 1970 اور 1997ء کے انتخابات میں جلسوں سے خطاب کیا۔ عبدالرشید قریشی ایڈوکیٹ ہارون آباد بھی اس پارٹی کے اہم عہدیدار تھے۔ جمہوری پارٹی کی یہاں باقاعدہ کوئی تنظیم بن سکی۔

تحریک ختم نبوت: 1953ء میں جب تحرک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو اس وقت فورٹ عباس بہت چھوٹا قصبہ تھا یہاں سے سیاسی، مذہبی جماعتوں کے کارکن بہاولنگر جا کر گرفتاری پیش کرتے تھے 25 مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو مرزائیوں نے مارا پیٹا۔ یہ واقعہ تحریک ختم نبوت کے آغاز کا سبب بنا۔ ملک بھر میں مظاہرے شروع ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع اور تحصیل سطح پر بنی۔ فورٹ عباس میں بھی مجلس عمل ختم نبوت قائم ہوئی۔ احتجاجی جلوس کے مشتعل لوگوں نے قادیانیوں کے گھروں کو آگ لگا دی۔ اس خبر کو بی بی سی نے نشر کیا۔ مولانا غلام رسول، مولانا عبیداللہ، حاجی محمد اقبال، ڈاکٹر محمد افضل، صابر حسین شاہ نے طلباء تنظیموں اے ٹی آئی اور اسلامی جمعیت کے ہمراہ بھرپور جدوجہد کی۔ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں طلب کر کے اس کے باطل مذہب کو بیان کرنے کا موقع دیا۔ تمام ممبران پر انکے کفر کی حقیقت ظاہر ہوگئی تو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا 7 ستمبر 1974ء کو پوری قوم نے یوم تشکر منایا۔ فورٹ عباس میں قادیانی مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ تو یہاں باقاعدہ تحریک چلی اور حکومت نے قیادیانی مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علیحدہ دفن کر دیا۔ **پاکستان مسلم لیگ** : پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ فورٹ عباس میں شروع ہی سے قائم تھی۔ مسلم لیگ کے جس طرح گروپ بنتے رہے اور ہر صاحب اقتدار نے مسلم لیگی کا سہارا لیا۔ ایوب دور سے پہلے بھی مسلم لیگ تھی۔ ایوب دور میں کنونیشن مسلم لیگ بنی۔ ملک محمد قاسم لیگی ایم این اے رہے۔ 1970ء میں کنونیشن مسلم لیگ شکست کھا گئی۔ ملک قاسم نے مسلم لیگ کا دامن تھامے رکھا۔ 1977ء میں مسلم لیگ نے قومی اتحاد کے ذریعے الیکشن میں حصہ لیا مارشل لاء نفاذ کے بعد ضیاء الحق نے 1985ء میں غیر جماعتی الیکشن کروائے تو جونیجو وزیر اعظم بنے تو فورٹ عباس میں چوہدری محمد صدیق ایم پی اے نے مسلم لیگ قائم کی اور اپنے گھر کے باہر دفتر کا بورڈ لگایا۔ 1988ء میں صوفی محمد بشیر ایم پی اے بنا تو اس نے اپنے ہم خیال لوگوں پر مشتمل مسلم لیگ بنائی اور اپنی آڑھت کی دکان پر مسلم لیگ کے دفتر کا بورڈ لگایا۔ چوہدری عبدالغفور نے مسلم لیگ کے ایم این اے کی حیثیت سے فورٹ عباس اور ہارون آباد میں مسلم لیگ کی تنظیمیں تشکیل دیں۔ مسلم لیگ ہر دور میں موجود رہی لیکن اپوزیشن میں اس کا کردار کوئی نہ رہا ہے۔ مسلم لیگ کے نظریاتی ووٹ حلقہ میں موجود ہیں اس کی سیاسی حیثیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا مسلم لیگ کے سربراہ نواز شریف دو مرتبہ فورٹ عباس کا دورہ کر چکے ہیں۔ نواز شریف کے بعد جنرل مشرف کے دور میں مسلم لیگ ق بنائی گئی۔ تو مقامی لوگ ق لیگ میں شامل ہو گئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی 1968ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے اس پارٹی کی بنیاد رکھی۔ 1970ء کے الیکشن میں فورٹ عباس میں یہ پارٹی قائم ہوئی۔ 1970ء کے بعد ہر الیکشن میں اس پارٹی کے امیدواروں نے انتخابات میں حصہ لیا اور انہیں کامیابی بھی ملی۔ پیپلز پارٹی کے نظریاتی ووٹ حلقہ میں موجود ہیں یہ پارٹی بھی ایک قوت رکھتی ہے اقتدار میں آنے کے بعد اس کے کارکنوں کی شنوائی نہیں ہوتی اپوزیشن میں اس کے کارکنوں کی قربانیاں قابل تعریف ہوتی ہیں۔ پیپلز پارٹی کی تنظیمیں تقریباً ہر سطح پر موجود ہیں اس پارٹی میں کے قیام سے آج تک پارٹی کے عہدیداروں کا انتخاب نہیں ہوا بلکہ نامزدگیوں سے کام چلایا جا رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو، نصرت بھٹو یا بے نظیر بھٹو نے ابھی تک فورٹ عباس کا دورہ نہ کیا ہے۔ پارٹی کارکن بھٹو کی برسی، پارٹی اجتماعوں میں شریک ہوتے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلکہ وزیر اعظم اور وزیروں سے ملاقات کر کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

تحریک استقلال : اصغر خان کی تحریک استقلال فورٹ عباس میں صرف ایک مرتبہ قائم ہوئی تھی ۔ دفتر کا قیام اور عہدیداروں کا چناؤ عمل میں آیا۔ بعد ازاں ملک بھر کی طرح یہ تنظیم فورٹ عباس میں بھی دم توڑ گئی۔ اسلامی جمعیت طلباء: انجمن طلباء اسلام سے ناراض ہو کر چند نوجوانوں نے اسلامی جمعیت طلباء کی بنیا رکھی یہ طلباء کی دوسری بڑی منظم اور فعال تنظیم ہے جو اپنے قیام سے آج تک کام کر رہی ہے۔ کالج یونین انتخابات میں انجمن طلباء اسلام سے ہمیشہ مقابلہ رہا ہے طلباء کے اجتماع، تربیت گاہیں، تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک آزادی کشمیر کے سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مقامی نوجوانوں کو جہادی تربیت دلانے اور کشمیر بھجوانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے تحریری، تقریری ادبی تفریحی پروگرام جمعیت منعقد کرتی رہتی ہے۔ جمعیت کے ماہنامے رسالے اور دیگر کتب طلباء میں تقسیم کرنے کا موثر پروگرام ہے۔ جمعیت طلباء اسلام: فورٹ عباس میں جمعیت طلباء اسلام کا نام کبھی کبھار سننے میں آتا رہا ہے۔ لیکن بطور تنظیم کبھی بھی مقامی طور پر منظم نہ ہوئی بلکہ کئی بار یہ جماعت بنی اور ختم ہوئی۔ انجمن سپاہ صحابہ: انجمن سپاہ صحابہ فورٹ عباس میں 1990ء میں قائم ہوئی شہر و علاقہ کے در و دیوار پر'' کافر کافر شیعہ کافر جو نہ جانے وہ بھی کافر'' کے نعرے تحریر کر دیے گئے۔ شیعوں کے خلاف مکمل نفرت کا آغاز ہو گیا۔ تحصیل سٹی اور علاقائی یونٹ کی تنظیمیں تشکیل دی گئیں۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا اعظم طارق، مولانا علی شیر حیدری نے یہاں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ فورٹ عباس میں فوارہ چوک اور سڑکوں کے نام پر تنازعہ اٹھا تھا لیکن اسے بخوبی حل کر لیا گیا۔ مقامی طور پر مذہبی تصادم یا قتل و غارت نہ ہوئی لیکن یہاں کے کارکن دیگر شہروں میں قتل و غارت کے الزام میں ملوث پائے گئے۔ مقامی کارکنوں کو مخالف فرقہ کے لوگوں کے خلاف منظم دہشت گردی کے الزام میں پکڑا بھی گیا اور کچھ کارکن مفرور ہو گئے۔ امن عامہ کے سلسلہ میں جب بھی گرفتاریاں عمل میں آئیں تو مقامی کارکنوں نے اخباری بیانات میں سپاہ صحابہ سے لاتعلقی کا اعلان کیا تاکہ قید و بند کی صعوبتوں سے بچا جا سکے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے حرکت الانصار کے پلیٹ فارم سے فوجی تربیت حاصل کی اور افغان جنگ میں بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حصہ لیا۔ مظہر نامی نوجوان طالبان کے ہمراہ افغانستان میں شہید ہو گیا۔ شکیل احمد کو بہاول پور میں پولیس مقابلہ میں ہلاک کر دیا گیا۔ **تحریک انصاف** : معروف کرکٹر عمران خان نے سیاسی میدان میں آنے کے بعد تحریک انصاف کے نام سے سیاسی جماعت قائم کی۔ اور انتخابات میں امیدوار کھڑے کیے فورٹ عباس کے قومی اسمبلی کے حلقہ کے امیدوار رانا عقیل الرحمان تھے۔ عمران خان کے دورہ کا اعلان بھی کیا گیا۔ لیکن دورہ کی منسوخی نے برا اثر ڈالا تحریک کے امیدوار شکست کھا گئے۔ انتخابی شکست کے بعد تحریک کی تنظیم سازی کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔ **ضیاء الحق شہید فاؤنڈیشن** : ضیاء الحق شہید فاؤنڈیشن فورٹ عباس میں بھی قائم ہے ضیاء الحق کے بڑے فرزند اعجاز الحق نے فورٹ عباس میں ضیاء الحق شہید روڈ کا افتتاح کیا اور تختی کی نقاب کشائی کی اور جلسہ عام سے خطاب کیا۔ **کاروباری اور پیشہ وارانہ تنظیمیں**:

1-انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی فورٹ عباس، مروٹ، کھچی والا 2-انجمن تاجراں 3-انجمن کلاتھ مرچنٹس 4-انجمن باربرز 5-انجمن پان سگریٹ فروش 6-انجمن جنرل سٹورز اینڈ بوٹ ہاؤسز 7-انجمن ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹس 8-انجمن فوٹو سٹیٹ اینڈ بک ڈپو 9-انجمن زرگراں 10-واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین 11-انجمن پلیداراں 12-آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن (اپیکا) 13-انجمن ملازمین درجہ چہارم 14-پریس کلب فورٹ عباس 15-نیشنل پریس کلب 16-پوسٹل سٹاف یونین 17 ٹرانسپورٹرز ایسوسی ایشن 18-میڈیکل سٹور یونین 19-انجمن پٹواریاں 20-انجمن نمبرداراں 21-مزدور یونین 22-انجمن بھٹہ خشت 22-بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس

فورٹ عباس میں شیعہ اور محرم الحرام: قیام پاکستان سے قبل شیعہ حضرات کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی امام بارگاہ بنائی گئی۔ بعد ازاں 1970ء کے قریب محمد طفیل شاہ نے شیعوں کے لیے مسجد بنائی اس کے ساتھ ہی امام بارگاہ بنائی گئی فورٹ عباس میں دو امام بارگاہیں ہیں۔ قصبہ کھچی والا میں بھی امام بارگاہ ہے۔ **تحصیل بھر میں عشرہ محرم کا پروگرام**

7 محرم: جلوس علم سید بھٹی کے مکان سے امام بارگاہ خورد پہنچتا ہے۔ 7 محرم: جلوس مہندی، رمضان کھلو کے مکان سے امام بارگاہ خورد پہنچتا ہے۔ 9 محرم: جلوس جھولا۔ 10 محرم: جلوس تعزیہ، ذوالجناح امام

بارگاہ خورد سے امام بارگاہ کلاں تک اور پھر یہاں سے واپسی۔ **دیہات کا پروگرام** 9 محرم: چک 226/9-R جلوس ذوالجناح۔ 9 محرم: چک 259/HL جلوس ذوالجناح۔ 10 محرم: چک 242/HL جلوس ذوالجناح۔ 10 محرم: چک 171/7R جلوس ذوالجناح۔ 10 محرم: چک 188/7R جلوس ذوالجناح۔ 11 محرم: چک 169/7R جلوس ذوالجناح۔ 14 محرم: چک 212/9R جلوس ذوالجناح۔ 20 محرم قصبہ کھچی والا جلوس ذوالجناح۔ چہلم کے موقع پر مذہبی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ قلعہ مروٹ میں مسجد کے بارے میں شیعوں اور سپاہ صحابہ کے درمیان تنازعہ تھا۔ 1985ء سے قبل عام لوگ شیعہ کے پروگرام میں شرکت کرتے تھے اس کے بعد عام لوگوں کو روک دیا گیا تا کہ کوئی تخریب کاری نہ ہو سکے۔ عشرہ محرم میں سخت حفاظتی اقدامات ہوتے ہیں۔ شیعہ مذہبی تقریبات صرف شیعوں تک محدود ہو کر رہ گئیں۔

فورٹ عباس میں جھوٹے قادیانی نبی کے جھوٹے صحابی: علاقہ فورٹ عباس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والے دو افراد موجود تھے جنہیں قادیانی صحابی کا درجہ دیتے ہیں۔ چوہدری رحمت اللہ اور چوہدری طالع مند نے مرزا قادیانی سے بیعت کی تھی۔ انہیں صحابی کا درجہ دیکر بہت متبرک سمجھا جاتا تھا۔ یہ دونوں افراد ربوہ کے موصی قبرستان میں دفن کیے گئے ہیں ہر قادیانی پر لازم ہے کہ وہ اپنی آمدن اور جائیداد کا کچھ حصہ قادیانیوں کی ملکی تنظیم کے حوالے کرے اس کے بدلے اسے موصیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت ملتی ہے۔ اگر کوئی قادیانی کسی بھی مجبوری کے باعث وہاں دفن نہ کیا جا سکے تو اس کے لیے مخصوص جگہ پر قبر بنا کر اس کے نام کی تختی لگا دی جاتی ہے قادیاں کی تعداد فورٹ عباس میں بہت کم ہے فورٹ عباس شہر ڈیرہ باجوہ چک 327/HR,213/9-R,278/HR اور دیگر دیہات میں قادیانیوں کی رہائشیں موجود ہیں۔ قادیانی جماعت میں پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے عہدوں پر لوگ فائز ہوتے ہیں قادیانی ترغیب و تحریص سے مسلمانوں کو مرتد کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

فورٹ عباس میں غیر مسلم عبادت گاہیں اور وقف اراضی: قیام پاکستان سے قبل فورٹ عباس شہر میں ایک مندر اور ایک گردوارہ تھا۔ جہاں ہندو اور سکھ اپنی اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے تھے۔ گردوارہ کو پرائمری ماڈل سکول میں تبدیل کر دیا گیا جبکہ مندر سکول روڈ پر موجود تھا۔ اس میں لوگوں نے رہائشی مکانات بنا لیئے اور فرنٹ پر دکانیں موجود ہیں۔ بلدیہ فورٹ عباس نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عیسائی اقلیت کے لیے باقاعدہ اراضی فراہم کی عیسائیوں کی بستی میں گرجا گھر تعمیر کیا گیا جہاں آج بھی عیسائی اپنی عبادت کرتے ہیں گرجا گھر پر صلیب کا نشان نصب ہے۔ اس کا افتتاح ممتاز عیسائی پادری ابراہیم سردھانے کیا تھا۔ چوہدری عبدالغفور نے 1985ء میں اقلیتوں کے لیے علیحدہ پرائمری سکول منظور کیا تھا۔ تاکہ عیسائی بچے اپنے مذہب کے مطابق تعلیم حاصل کرسکیں۔ کرسمس کا تہوار عیسائی بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں اور اس موقع پر ڈرامہ سٹیج کیا جاتا ہے۔ تحصیل فورٹ عباس کے 130 دیہات میں متروکہ وقف زرعی اراضی موجود ہے جو بذریعہ نیلام عام تین سالہ مدت کے لیے کاشت کاروں کو دی جاتی ہے۔ فورٹ عباس میں نماز عیدین وعید گاہ: قیام پاکستان کے بعد اکثر مساجد میں نماز عیدین ادا کی جاتی تھی بعدازاں بے بی پارک بلدیہ لان، سکول گراؤنڈ میں بھی نماز عید ادا کی جاتی رہی۔ صدر ایوب خان کے دور میں کئی بار دو عیدیں منائی گئیں آدھا شہر ایک دن اور آدھا شہر دوسرے دن عید الفطر مناتا رہا۔ رویت ہلال کمیٹی کے قیام کے بعد چاند دیکھنے کا مسئلہ حل ہوگیا۔ شوکا بستی میں عید گاہ بنائی گئی تھی۔ پورے شہر نے مشترکہ طور پر نماز عید ادا کی یہ جگہ متنازعہ تھی۔ 1987 میں موجودہ عید گاہ کے لیے تین ایکڑ اراضی خرید کی گئی آج فورٹ عباس میں عید کا سب سے بڑا اجتماع عید گاہ میں ہوتا ہے۔ عید الفطر کی نماز دیوبندی امام اور عید الاضحیٰ کی نماز بریلوی امام پڑھاتا ہے۔ عید گاہ کے علاوہ بھی درجن بھر مقامات پر عید کے چھوٹے چھوٹے اجتماعات ہوتے ہیں۔

انجمن اصلاح معاشرہ: انجمن اصلاح معاشرہ کے روح رواں صوفی محمد بشیر ہیں انہوں نے اپنی ذاتی کوششوں سے سرمایا خرچ کرکے بجلی کے کھمبوں پر قرآن واحادیث کے احکامات پر مبنی چھوٹے چھوٹے بورڈز پر لکھوا کر آویزاں کراوائے۔ اسکے علاوہ دورو سلام کے فضائل پر مبنی، اصلاح معاشرہ کے لیے اسلامی اشتہارات شائع کروائے اور انہیں مفت تقسیم کروایا۔ مساجد، دفاتر میں آویزاں کروایا۔ سچے موتی کے عنوان سے شائع ہونے والے چھوٹے کتابچے بھی اپنے سرمایہ سے شائع کروائے۔ اصلاحی تبلیغی کام شوق سے کرتے ہیں۔ دینی مدارس اور مساجد کی تعمیر میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا غریب یتیموں اور بیواؤں کی بھی مالی معاونت کرتے ہیں اور اصلاح معاشرہ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں۔

شاہین آرٹ کونسل : شاہین آرٹ کونسل کے روح رواں محمد اقبال تھے۔ جس نے فورٹ عباس میں تفریحی پروگراموں کا آغاز کیا۔ نیلام گھر کی طرز پر سٹیج شو، مزاحیہ خاکے، ڈرامے اور ورائٹی شو پیش کیے۔ مقامی فنکاروں کو فن کے اظہار کے مواقع فراہم کیے۔ 1995ء میں ڈرامہ گھر گھر تماشا کے سٹیج پر فلمی ولن ادیب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہ میں نے 400 فلموں میں شیطان کی نمائندگی کی اور بدی کے کردار ادا کیے۔ اپنے کرداروں کے باعث میں واجب القتل ہوں کیونکہ قدرت نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ میں شیطان اور برے لوگوں کی نمائندگی کروں۔ میں نے فلم میں جو کردار ادا کیے ہیں۔ لوگ خوش ہیں اب میں ولن کے کردار سے ہٹ بھی جاؤں تو لوگ یقین نہیں کریں گے انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ماں جیسی مقدس ہستی کو اوئے بڈھی سے پکارا۔ لوگ اس پر داد تحسین دیتے ہیں لیکن میرا دل کڑھتا ہے انہوں فورٹ عباس کے لوگوں کی اخوت و محبت بھائی چارے کی تعریف کی اور کہا کہ فورٹ عباس کے نام سے حضرت عباس علمبردار کے نام کی بو آتی ہے۔ عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی، عارف لوہار، منصوری، ملنگی، ٹیڈی کمہار، اللہ دتہ لونے والا، اکرم راہی اپنے اپنے فن کا مظاہرہ مختلف میلوں میں کر چکے ہیں لیکن ایرانی سرکس میلہ 190/7-R میں دوبار اپنے شو کر چکی ہے۔ مہدی حسن گلوکار کی بیٹی کی شادی فورٹ عباس کے ایک نوجوان رانا ریاض احمد سے ہوئی تھی بیٹی کی شادی کے بعد مہدی حسن نے فورٹ عباس آئے تو انہوں نے اپنے فن گائیکی کا مظاہرہ کیا۔

فورٹ عباس میں سینما کی مخالفت:

فورٹ عباس کے قیام سے لے کر 1979 تک مقامی لوگوں نے سینما کی بھرپور مخالفت کی اور یہاں سینما کو نہیں چلنے دیا گیا۔ ملک بھر میں مثال دی جاتی تھی کہ ایک شہر ایسا بھی ہے جہاں لوگ سینما کو پسند نہیں کرتے اگر کبھی انتظامیہ نے سینما کی منظوری دے دی عوام نے سینما پر پتھراؤ کر کے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ 1979 میں چوہدری محمد صدیق چیرمین بنا تو اس نے خود سینما کی اجازت لے کر دی اس وقت سے یہاں ٹورنگ سینما کام کر رہا ہے۔ سینما کی پختہ عمارت آج تک نہیں بن سکی 1987 میں وی سی آر کے ذریعے فلم دیکھنے کا رجحان عام ہو گیا۔ شہر میں ویڈیو سنٹر کھل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گئے۔ ہوٹلوں اور چائے خانوں پر وی سی آر کے ذریعے فلمیں دیکھنے کا سلسلہ عام ہے۔1999ء سے کیبل نٹ ورک کے کنکشن کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہوا۔2000 سے وی سی آر کی جگہ سی ڈی پلیئر نے لے لی۔

فورٹ عباس میں مزارات

☆ مزار سید کفائت اللہ شاہ واسطی فورٹ عباس ☆ مزار بابا مراد علی چشتی چشتیہ کالونی فورٹ عباس ☆ مزار حاجی شیر شاہ پھولڑہ فورٹ عباس ☆ مزار سید شاہ دین بخاری ولہر فورٹ عباس ☆ مزار سید کرم علی شاہ ولہر فورٹ عباس ☆ مزار بابا فضل حسین شاہ کچھی والا فورٹ عباس ☆ مزار سید نشان علی شاہ مروٹ روڈ فورٹ عباس ☆ مزار سید شبیر حسین شاہ 225/9R فورٹ عباس ☆ مزار سید عباس حسین شاہ 212/9R فورٹ عباس ☆ مزار سید نورنگ شاہ قلعہ میر گڑھ فورٹ عباس ☆ مزار سید چراغ علی شاہ چک نمبر 282/HR فورٹ عباس ☆ مزار سید ذوالفقار علی شاہ چک نمبر 282/HR فورٹ عباس ☆ مزار سید محمد حسین شاہ 190/7R فورٹ عباس ☆ مزار بابا لنگر شاہ تنوں مجنوں فورٹ عباس ☆ مزار پیر دودھلاں جنگل دودھلاں فورٹ عباس ☆ مزار سائیں شاہ محمد ڈگی محمد فورٹ عباس ☆ مزار سائیں ریاض حسین مروٹ روڈ فورٹ عباس

غبارے پر دنیا کا سفر کرنے والے فورٹ عباس پر سے گزرے: برما کے تین باشندے اسی فٹ لمبے اور چالیس فٹ چوڑے غبارہ پر بیٹھ کر دنیا کا سفر کر رہے تھے کہ 13 اپریل 1998 کو فورٹ عباس کی فضائی حدود میں سفر کرتے ہوئے گزرے کئی مقامی لوگ بہت بڑے غبارے کو فضا میں اڑتے ہوئے دیکھ کر ڈر کر سہم گئے۔ اور توبہ استغفار کرنے لگے کہ پتہ نہیں آسمان پر کون سی بلا نازل ہو رہی ہے۔ جو فضا میں تیر رہی ہے۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ بلا فورٹ عباس پر نہ گر جائے لوگ اپنے آپ کو بچانے کے لئے چھپ گئے۔

مانیٹرنگ سیل کا قیام: جنرل پرویز مشرف نے اقتدار سنبھالنے کے بعد ملک بھر میں تحصیل اور ضلعی مقامات پر مانیٹرنگ اینڈ کمپلینٹ سیلز کا قیام کیا فورٹ عباس میں یہ سیل قائم ہوا کرنل محمد شاہد پہلے انچارج تھے۔ بعد ازاں میجر حضرات اس کے انچارج رہے۔ مانیٹرنگ سیل نے سینکڑوں شکایات کو نمٹایا۔ لوگوں کو انصاف میسر آیا محکمہ جات کی نگرانی کی گئی اور تمام محکمہ کو ہفتہ میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بدھ کے دن ایک مشترکہ جگہ پر بٹھانے کا اہتمام کیا۔ تاکہ لوگ اپنے مسائل ایک ہی جگہ پر حل کرائیں۔

فورٹ عباس واپڈا میں آرمی آفیسران کی آمد: نواز شریف دور میں واپڈا کو مستحکم کرنے کے لئے تحصیل و ضلعی سطح پر آرمی کی ٹیمیں بھجوائی گئیں۔ فورٹ عباس میں بھی میجر خاں محمد کی قیادت میں آرمی ٹیم نے کام شروع کیا۔ درجنوں افراد کے خلاف بجلی چوری کے الزام میں مقدمات درج ہوئے۔ واپڈا کے ڈوبے ہوئے لاکھوں روپے کی ریکوری ہوئی۔ واپڈا میں پائی جانے والی بدعنوانیوں اور بے قاعدگیوں کا خاتمہ ہوا۔ آرمی آنے کی وجہ سے واپڈا کو استحکام نصیب ہوا۔ اور ادارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا۔

جنوبی ایشیا کے ساتھ فورٹ عباس میں زلزلہ: 26 فروری 2001 کو 7 بج کر 15 منٹ پر فورٹ عباس کے لوگوں نے زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس کیے۔ لوگ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے کوئی جانی مالی نقصان نہ ہوا لیکن چند گھنٹوں بعد ریڈیو ٹی وی کی خبروں سے پتہ چلا کہ یہ زلزلہ پورے پاکستان سمیت افغانستان سری لنکا، چین، ایران اور بھارت میں بھی آیا ہے۔ سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان بھارت میں ہوا جہاں دس ہزار سے زائد لوگ جاں بحق ہوئے۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے بھارتی حکومت نے ہنگامی حالت کا نفاذ کر کے بیرونی دنیا سے امداد طلب کی۔

فورٹ عباس میں نئے اور پرانے کھیل

فورٹ عباس میں پرانے کھیل گلی ڈنڈا، کھتی پوں، شٹر چھیکی، کوٹلا شپاکی، پتی کنڈیاں مرغوب کھیل رہے ہیں۔ شہر اور دیہات میں نوجوان کبڈی اور کشتی کرتے تھے۔ لوگ ڈنڈ پیلتے تھے۔ دیسی دوسرے سے زور آزمائی کرتے۔ باتھ کی کلائی و پنجہ کرتے اور اپنے اپنے کھیل بھی کھیلے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ کرکٹ، فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال، ہینڈ بال، ٹیبل ٹینس، کراٹے اور بیڈمنٹن کھیلی جاتی ہے۔ اب فورٹ عباس ہی نہیں قصبات و دیہات گلی محلوں میں کرکٹ شوق سے کھیلی جاتی ہے۔ لڑکیاں ککلی، رسی ٹاپنا، کوٹلا شپاکی، گوٹی ڈالنا کھیلتی ہیں۔ اس کے علاوہ نوجوان پتنگ بازی کرتے ہیں۔ لڈو، کیرم بورڈ، پلے ڈ، ویڈیو گیم، بارہ ٹینی، شطرنج کھیلتے ہیں۔ نوجوانوں کی ایک تعداد بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کلبوں میں پہنچ کر کمپیوٹر گیم میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔1985 سے کرکٹ کا فروغ ہوا ۔عوام الناس نے اسے بڑی شدت کے ساتھ اپنایا۔ترانہ کرکٹ اس کی عملی تفسیر ہے۔

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا کرکٹ کی فیلڈ میں ہے سارا جہاں ہمارا

گیندوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں بلا ہے سیالکوٹی قومی نشاں ہمارا

فورٹ عباس میں کرکٹ بڑوں نوجوانوں اور بچوں کا پسندیدہ کھیل ہے۔ایک درجن سے زائد کرکٹ کلب موجود ہیں۔

فورٹ عباس میں بسنے والے مرد عورتوں کے ہندوانہ نام

(مردوں کے نام)ادمیرا، روڑا، بجوارہ، امبارہ، لانا، کاکا، کاکو، عیدو، شارے خان، نامراد، حاکو خان، پولا، جندوڈا، بڑو لے خان، نھو، مہنگا، سوجا، ماہیا، سمندا، سپاہیا، بڈھن خان، بارش علی، مانک، نانکہ، ویرا، نکا، کرموں، لھبا، گابا، بگو، پھولا، جیوا۔عورتوں کے نام: بکھاں، مرماں، شکائی، پھجاں، راجاں، دھاپاں، ماہی، خانن، سوداں، نکی، شرماں، جاناں، کموں، نگریا، شاہدا، دریاں، زیباں، روڑی، چوڑی، کرماں، مہنگی، گاماں، بخشائی۔

فورٹ عباس میں ٹرانسپورٹ و جنرل بس سٹینڈ:

فورٹ عباس میں پہلے پہل ریلوے پھاٹک کے قریب لاری اڈا تھا۔بعدازاں ہارون آباد روڈ پر اڈا منتقل ہو گیا۔1980 میں مروٹ روڈ پر جنرل بس سٹینڈ بنا کر اڈا وہاں منتقل کیا گیا۔

☆فورٹ عباس سے فیصل آباد صبح تین بجے سے رات دس بجے تک بسیں چلتی ہیں۔☆فورٹ عباس سے بہاول پور ہر آدھ گھنٹہ بعد بس چلتی ہے۔☆فورٹ عباس سے ہارون آباد ہر بیس منٹ بعد بس روانہ ہوتی ہے۔☆فورٹعباس سے چشتیاں ہر پچیس منٹ بعد بس چلتی ہے۔☆فورٹ عباس سے صادق آباد، ملتان، سرگودھا، اسلام آباد کے لئے بھی بسیں چلتی ہیں۔☆فورٹ عباس میں چوہدری فلائنگ کوچ، صدام فلائنگ کوچ، کاشی فلائنگ کوچ کے نام سے ویگنوں کے اڈے موجود ہیں۔☆ایک سروے کے مطابق فورٹ عباس سے دیگر شہروں کو جانے والی بسوں کی تعداد 250 اور فلائنگ کوچز کی تعداد 120 ہے۔تقریباً پانچ ہزار سے زائد افراد آمدورفت میں رہتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس میں سائیکل رکشہ اور آٹو رکشہ کی آمد

1989 میں مرکز قومی بچت کا ملازم پہلا رکشہ لایا۔ پھر رکشوں کی تعداد بڑھ گئی۔ 1993 میں پہلا آٹو رکشہ فورٹ عباس میں آیا۔ وزیراعظم نواز شریف نے بہاول پور میں جلسہ عام کے دوران یہ کہہ کر سائیکل رکشہ کی سواری پر پابندی لگادی کہ یہ انسانیت کی تذلیل والی سواری ہے۔ دور غلامی کی نشانی کو ختم کر کے سائیکل رکشہ مالکان کو متبادل روزگار دینے کا اعلان کیا۔

فورٹ عباس ضلع بناؤ تحریک:

فورٹ عباس کے صحافیوں نے جس میں راقم بھی شامل تھا 1983 میں فورٹ عباس ضلع بناؤ تحریک شروع کی۔ ضلع بناؤ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ صوفی سرفراز احمد ممبر مجلس شوری اس تحریک کے صدر تھے۔ فورٹ عباس شہر اور دیہات میں وال چاکنگ کرائی گئی۔ ضلع بنانے کے بارے میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اخبارات میں خبریں مکتوب شائع ہوئے۔ اخباروں نے اداریے لکھے۔ فورٹ عباس کے اکثر معززین اور سرکردہ لوگوں نے ضلع بنانے کی مخالفت کی۔ جس کی وجہ سے یہ تحریک زور نہ پکڑ سکی۔ اور دم توڑ گئی۔

فورٹ عباس میں کوئلہ اور گیس کی تلاش:

فورٹ عباس میں پہلی مرتبہ 1985 میں تیل کی تلاش کے لئے سروے کیا گیا۔ تیل نکالنے کے لئے آزمائشی کنواں کھودا گیا۔ 1992 میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے دوبارہ سروے کیا۔ اور چوڑی والا کے مقام پر کنواں کھودا گیا۔ 1996 میں پنجاب معدنی ترقیاتی کارپویشن کی طرف سے فورٹ عباس سے ہارون آباد سے مفصل سروے کیا گیا۔ اس سروے کے دوران ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ کوئلہ کے وسیع ذخائر کی موجودگی کے بارے میں انکشاف ہوا۔

چولستان میں میٹھے پانی کی تلاش:

صدر جنرل ضیاء الحق کے حکم سے معروف ادیبہ شاعرہ بشری رحمٰن کے خاوند مسٹر عبدالرحمٰن نے امریکہ سے پاکستان پہنچ کر چولستان کا فضائی سروے کیا۔ اور زیر زمین میٹھے پانی کی نشان دہی کی۔ ان کی نشاندہی پر موج گڑھ کے مقام پر میٹھے پانی کا ٹیوب ویل لگایا گیا۔ جس کا افتتاح خود جنرل

ضیاء الحق نے کیا۔ صدر نے اس موقع پر حکم دیا کہ یہاں شمسی توانائی کا پلانٹ نصب کیا جائے۔ دو کروڑ روپے کی لاگت سے پلانٹ کی تنصیب مکمل ہوئی۔ لیکن بعد میں پے در پے حکومتوں کی تبدیلیوں کے باعث اس کا افتتاح نہ ہو سکا۔

فورٹ عباس میں صحافت

ریاست بہاولپور میں 1866ء میں صادق الاخبار کے نام سے ہفت روزہ کا اجراء ہوا یہ ریاست کا پہلا سرکاری اخبار تھا۔ ریاست میں تعلیمی اداروں کے مجلّہ کا آغاز 1920ء میں ہوا۔ ستلج بہاولپور کا پہلا باقاعدہ اخبار تھا۔ کائنات کا اجراء 1946ء میں ہوا۔ انصاف بھی اسی سال جاری ہوا۔ فورٹ عباس میں مندرجہ بالا اخبارات آتے رہتے تھے ان اخبارات کے ذریعے ہی ریاست کی حکومت اور تحریک پاکستان کے بارے میں آگاہی ہوتی تھی۔ 1956ء سے قبل یہاں کسی بھی اخبار کا کوئی نمائندہ یا نامہ نگار موجود نہ تھا۔ سب سے پہلے روزنامہ اخبار کی ایجنسی عبدالرشید خورشید نے حاصل کی۔ روزنامہ انجام اور جنگ جو کراچی سے شائع ہوتے تھے یہاں ایک دن لیٹ پہنچتے تھے۔ اور لوگ باسی اخبار پڑھ کر بھی خوش ہوتے تھے 1958ء میں چوہدری عمر دین نے اخبارات کی ایجنسیاں حاصل کیں اور نامہ نگار بھی بن گیا۔ 1971ء میں اشرف پرویز نے روزنامہ وفاق کی ایجنسی اور نامہ نگاری حاصل کی بعد ازاں وہ نوائے وقت کے نیوز ایجنٹ اور نامہ نگا بھی بن گئے۔

1979ء میں غریب اللہ غازی نے فورٹ عباس کے تیسرے اخبار نویس کی حیثیت سے روزنامہ مغربی پاکستان کے نمائندے کے طور پر کام شروع کیا۔ 1979ء میں یہ پاکستان پریس انٹرنیشنل کے رپورٹر بن گئے بعد ازاں ملک سلطان محمد نے جسارت کراچی سے وابستگی اختیار کر کے صحافت کا آغاز کیا حافظ محمد اختر ثمر نے بھی روزنامہ رہبر سے صحافت میں قدم رکھا۔ انجمن صحافیاں کا قیام: 9 جنوری 1981 کو جناح ہال بلدیہ فورٹ عباس میں مقامی صحافیوں کا اجلاس ہوا اتفاق رائے سے پہلی انجمن صحافیاں کے عہدیدار چنے گئے۔

صدر ملک سلطان محمد اعوان۔ نائب صدر چوہدری عمر دین۔ جنرل سیکرٹری غریب اللہ غازی جوائنٹ سیکرٹری محمد اشرف پرویز۔ خزانچی حافظ محمد اختر ثمر منتخب ہوئے۔

پریس کلب فورٹ عباس کا قیام: غریب اللہ غازی جنرل سیکرٹری ورپورٹر پی پی آئی کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درخواست پر بلدیہ فورٹ عباس نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ 11 نومبر 1986ء کو دی گئی درخواست منظور کر کے متفقہ طور پر دفتر ٹاؤن کمیٹی کے اندر ایک کمرہ برائے پریس کلب تعمیر کرنے کی منظوری دی اور اس کے لئے پراجیکٹ کمیٹی تشکیل دی جس کے زیر نگرانی پریس کلب کا کمرہ تعمیر ہوا۔ 1-چوہدری عبدالغفور کنویئر کمیٹی 2-حاجی محمد اقبال ممبر کمیٹی 3-غریب اللہ غازی ممبر کمیٹی 4-حافظ محمد اختر ثمر ممبر کمیٹی۔۔حاجی محمد اقبال کونسلر نے چیئرمین صوفی محمد بشیر کی موجودگی میں پریس کلب کا سنگ بنیاد رکھا۔1987ء میں پریس کلب کی عمارت تعمیر ہوگئی تو بلدیہ فورٹ عباس نے اسے صحافیوں کے حوالے کردیا۔ مورخہ 10 ستمبر 1987ء کو بیگم نسیم ماجد وفاقی پارلیمانی سیکرٹری نے پریس کلب کا افتتاح کیا پریس کلب کی افتتاحی تقریب میں غریب اللہ غازی صدر پریس کلب کے سپاسنامہ کے جواب میں دس ہزار روپے گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔ جونیجو حکومت کے خاتمہ کے باعث گرانٹ نہ مل سکی۔ چوہدری عبدالغفور نے پریس کلب کے عہدیداروں کی تقریب حلف وفاداری کے موقع پر فرنیچر کیلیے گرانٹ مہیا کی۔ چوہدری عمر دین نے 1989 میں اپنی ذاتی بیٹھک میں نیشنل پریس کلب علیحدہ طور پر قائم کیا۔ اور تادم مرگ اس کے صدر رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کا بیٹا نعیم محمود نیشنل پریس کلب کا صدر رہا۔1990 میں اسسٹنٹ کمشنر صوفی غلام مصطفیٰ نے مخالفت کی بنا پر پریس کلب کو ایک بار سیل بھی کر دیا تھا۔ لیکن چند ہی گھنٹوں بعد صحافیوں کے دباؤ پر پریس کلب کی سیل کھول دی گئی۔ چوہدری غلام نبی اسسٹنٹ کمشنر نے 1997 کے جنرل الیکشن کے لئے پریس کلب کا کمرہ عارضی طور پر حاصل کیا۔ بعد ازاں پریس کلب کے لئے کمرہ واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ غریب اللہ غازی صدر پریس کلب نے بلدیہ کے خلاف سول عدالت سے رجوع کیا۔ سول جج محمد ظفر قریشی نے صحافیوں کے موقف کو درست مان کر انکے حق میں ڈگری دے دی۔ اور سول جج کی ڈگری کے بعد بلدیہ نے عدالت کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے پریس کلب دوبارہ صحافیوں کے حوالے کر دیا۔ نیشنل پریس کلب کے صدر نعیم محمود نے یہ تحریر لکھ کر دی کہ فورٹ عباس میں صحافیوں کو پریس کلب کی کوئی ضرورت نہیں لہذا کمرہ پریس کلب کو نہ دیا جائے۔ فورٹ عباس کے بڑے سیاسی گروپ جب بھی اپنے خلاف کوئی خبر دیکھتے ہیں تو اس اخبار کی سرکولیشن کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ الیکشن 1997 میں چوہدری عبدالغفور کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خلاف خبریں شائع ہوئیں تو انہوں نے بھی روزنامہ نوائے وقت اور ماہنامہ جواں ولولہ لاہور کو دو دو کروڑ روپے کے ہرجانہ نوٹس جاری کیے۔ کہ اندر 15 یوم میں تردید کرو ورنہ ہرجانہ کے دعوٰی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ لیکن صحافیوں کے خلاف دعوی دائر نہ کر سکے۔

نیوز ایجنسیوں کی تہلکہ خیز خبریں : فورٹ عباس پی پی آئی، این این آئی، کے حوالے سے بڑی دلچسپ اور اہم ملکی سطح کی خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ جو پورے علاقہ میں موضوع بحث رہیں 1- فورٹ عباس کی سرحد پر بھارتی فوجوں کا اجتماع ۔2- بھارتی خفیہ ایجنسی را نے فورٹ عباس کے بارڈر کو ڈارک باڈر قرار دے دیا۔3- بھارت نے سیاچن کو غیر فوجی علاقہ قرار دلوانے کے لیے پراپگنڈہ مہم تیز کر دی 4- را کے ایجنٹوں نے 16 بنگلہ دیشیوں کو فورٹ عباس کی سرحد میں دھکیل فائرنگ سے انہیں ہلاک کر دیا۔5- غیر ملکی شخصیات کے شکار پر پابندی لگا دی گئی ۔6- تین انتہائی طاقتور بم پکڑے گئے ۔7- ہوم ورک کے البم میں فورٹ عباس کی بچی نے دس بڑے جانوروں کی تصویروں کی جگہ دس بڑے سیاستدانوں کی تصویریں لگا دیں۔8- بھارت میں طاعون کی مرض پھیلنے پر بلدیہ فورٹ عباس نے ایک روپیہ فی چوہا مارنے پر معاوضہ دینے کا اعلان کر دیا۔ 9- بہاولنگر ضلع دنیا میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنے میں اول نمبر پر ہے۔10- 82 ہندو سرحد عبور کرتے ہوئے پکڑے گئے ۔ سات بھارتی فائرنگ سے ہلاک ۔11- مولانا نورانی' قاضی حسین احمد عبدالستار نیازی کے انٹرویو امیر ترین بھکاری ۔12- بھارت نے گذشتہ 20 برسوں میں پاکستان کے خلاف 15628 مقالات لکھے آل انڈیا ریڈیو اور ٹی وی کے سات ہزار گھنٹے پورے ہو چکے ہیں 900 کتابیں پاکستان کے خلاف لکھیں اور 17 صد فلمیں تیار کیں۔

فورٹ عباس سے بچوں کے رسالہ کی اشاعت : فورٹ عباس سے کوئی ماہنامہ، پندرہ روزہ، ہفت روزہ، ڈیلی اخبار، رسالہ یا جریدہ 2005 تک شائع نہ ہو سکا۔ 1990 میں فیضان بک ڈپو والوں نے ماہنامہ شاہین کے نام سے ایک بچوں کا رسالہ شائع کیا یہ رسالہ صرف دو مرتبہ شائع ہو سکا۔

قاضی حسین احمد کی دعوت پر مقامی صحافیوں کا دورہ کشمیر : امیر جماعت اسلامی قاضی حسین نے صحافی غریب اللہ غازی کی درخواست پر فورٹ عباس 'جماعت اسلامی کو ہدایت کی کہ وہ اپنے خرچہ پر صحافیوں کو کشمیر لے جا کر جہاد کشمیر کے سلسلہ میں جماعت اسلامی کی سرگرمیوں سے متعارف کرائے ۔فورٹ عباس کے دو صحافیوں غریب اللہ غازی اور حافظ محمد اختر ثمر نے 27 رکنی وفد کے ہمراہ آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ اور جہادی سرگرمیوں کا ملاحظہ کیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور خطہ کشمیر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیں۔وادی نیلم اور لائن آف کنٹرول کے علاقہ میں کیرن سیکٹر تک پہنچے۔

فورٹ عباس کے صحافی:

☆ حافظ محمد اختر ثمر روزنامہ نوائے وقت ☆ غریب اللہ غازی پی پی آئی، نیادور، ستلج، ☆ عبدالحفیظ ضیاء تحصیل رپورٹر خبریں ☆ نعیم محمود چوہدری روزنامہ جنگ ☆ شکیل احمد سٹی رپورٹر خبریں ☆ سیف الرحمٰن باجوہ روزنامہ پاکستان ☆ حاجی محمد سلیم زاہد تحصیلی رپورٹر روزنامہ اوصاف ☆ عمر دارازوٹو بیورو چیف روزنامہ مساوات ☆ حاجی دلشاد احمد روزنامہ اسلام ☆ حاجی محمد اقبال عباسی تحصیل رپورٹر خبراں ☆ ندیم فراز ظفر روزنامہ دن ☆ قاری عبدالرحمٰن ہفتہ روز خاور ☆ محمد سلیم سٹی رپورٹر مساوات ☆ محمد امین تحسین رپورٹر اے این این

مروٹ کے صحافی۔۔☆ حافظ اشتیاق احمد روزنامہ نوائے وقت ☆ غلام قاسم قاسمی روزنامہ جنگ ☆ میاں محمد رفیق روزنامہ پاکستان ☆ محمد اعظم وٹو روزنامہ نیادور ☆ محمد کاشف روزنامہ خبریں ☆ میاں مقبول احمد روزنامہ اوصاف

کھچی والا کے صحافی۔۔☆ محمد اشرف حیات روزنامہ خبریں ☆ محمد افضل بھٹی روزنامہ پاکستان ☆ عبدالطیف سہیل روزنامہ نیا دور ☆ عبدالستار خاور روزنامہ نوائے وقت ☆ تنویر ارشد روزنامہ اوصاف ☆ محمد یسین انجم آن لائن فورٹ عباس میں کچھ صحافی زرد صحافت کے علمبردار ہیں۔اور کچھ نے صحافت کی آڑ میں چٹی دلالی کا سلسلہ بھی شروع کیا۔کچھ عرصہ سے خبروں کی اشاعت کا معاوضہ بھی طلب کیا جارہا ہے۔بلیک ملینگ سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔صحافت مشن کی بجائے کاروبار کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

فورٹ عباس کے شاعر، ادیب، مصنف

سیف اللہ خالد:

سیف اللہ خالد فورٹ عباس کے اولین شاعر ادیب، نقاد، اور براڈ کاسٹر ہیں۔مقامی ممتاز عالم دین مولانا عبید اللہ مرحوم کے بڑے صاحبزادے ہیں ان کا مفصل تعارف تاریخ فورٹ عباس کے شخصیات کے باب میں موجود ہے۔گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن میں اردو کے پروفیسر ہیں۔عرصہ دراز سے لاہور میں مقیم ہیں راقم کے پاس ان کی 1973ء شائع کردہ غزل محفوظ تھی جسے شائع کیا جارہا ہے

کیا کچھ نہ تھا صحیفہ رخ پہ لکھا ہوا — بستی میں کوئی شخص نہیں تھا پڑھا ہوا
گھر گھر روائتوں کا تعفن بسا ہوا — در در پہ اک باؤلا کتا مرا ہوا
کس کس پہ میں قصاص کا دعوی کروں کہو — میرا لہو ہے سب کے کفن پر جما ہوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنے حسین جسم کی مجھ کو نہ بھیک دے — زہریلی ناگنوں کا ہوں میں ڈسا ہوا
جلوے نہ بانٹتی پھرو۔ نادان لڑکیو — انمول موتیوں کا بھی سودا بھلا ہوا
میں روشنی کی ایک کرن کی تلاش میں — تاروں کے دیس میں ہوں پریشان کھڑا ہوا
یارو۔ عظیم سیف نے کرلی ہے خودکشی — دیکھو تمام شہر میں ماتم بپا ہوا

ٹی۔ ایچ طارق سندھو ایڈووکیٹ

طارق حسین سندھو فورٹ عباس کے نواحی گاؤں چک 214/9R کے شہری ہیں۔ شاعری کا شوق ساتویں جماعت سے ہوا۔ 2003 میں فورٹ عباس میں وکالت کا آغاز کیا۔ لائیرز ویلفیئر موومنٹ اور بارایسوسی ایشن فورٹ عباس کے سرگرم کارکن ہیں۔

بے وفاؤں سے کنارہ اچھا ہے — بے جان مورتیوں کا نظارہ اچھا ہے
کسی کے ارمان لوٹ کر خوش ہونے سے — غم مانگ لینا ادھارا اچھا ہے
غم کھاتے ہیں اشک پیتے ہیں — عشق والوں کو گزارا اچھا ہے
خودی بیچ کر شاہی ملے تو — اس نفع سے خسارا اچھا ہے
سایہ فگن چہرے پہ رہنے والا — کس قدر گیسوئے آوارہ اچھا ہے
جو خود اچھا ہو طارق اس کے لئے — یہ جہاں سارا اچھا ہے

محمد سبحان : فورٹ عباس کے نواحی دیہات چک 277/HR کے محمد سبحان نے فن پہلوانی کے نام سے پنجابی شاعری کی کتاب لکھی جو 1970 سے قبل شائع ہوئی۔ میاں فضل فرید لالیکا کے بقول فن پہلوانی اور اس کے اسرار و رموز پر پنجابی میں یہ پہلی کتاب ہے قصہ رستم ہند، قصہ جنید بغدادی اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے پہلوانوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا۔ نمونہ کلام

حاجی پہلوان اووی ہے بلوچ جی — چکدا جوان تائیں بوچ بوچ جی
رحیم پہلوان ستھرا ہے من دا — چنگا ہے سر پر بڑا سوہنے ون دا
غلام قادر پہلوان ہے جھبیل جی — ڈنڈ مار مارلا وندا ہے تیل جی
دل کے جوان نوں اگے ہے دھردا — جوان اتے چڑھ انگ پورا بھردا

مختار نعیم خاور: مختار نعیم فورٹ عباس کے نواحی گاؤں 212/9R کے رہائشی ہیں۔ بطور معلم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔بطور استاد اپنے پیشہ وارانہ فرائض ادا کر رہے ہیں ۔ذریعہ اظہار اردو اور پنجابی ہے۔

خوشبوؤں کا نصاب پڑھ لوں — گر وہ چہرہ گلاب پڑھ لوں
میں اس جبینِ نیاز مند کی — ہر ادا کو آداب پڑھ لوں
ان کا چہرہ جو ہو مقابل س — سوال پوچھوں جواب پڑھ لوں
وہ سب حوالوں سے معتبر ہے — میں کیوں نہ اس کو جناب پڑھ لوں

بشیر احمد نادم : بشیر احمد نادم فورٹ عباس کی تاجر برادری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں شعر و سخن کے ساتھ ادبی رویوں پر گہری نظر رکھتے ہیں۔علمی و ادبی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے میں کوشاں رہتے ہیں۔نئے شاعروں کو شعر و ادب سے روشناس کرانے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔فورٹ عباس کی ادبی تاریخ میں ان کی گراں قدر خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔روزنامہ نوائے وقت کے ادبی ایڈیشن میں انکا انٹرویو اور کلام شائع ہو چکا ہے۔نمونہ کلام

مکینوں میں کبھی حسن نظر پیدا نہیں ہوتا — وہ گھر ویران ہے جس میں کوئی پودا نہیں ہوتا
جسے جی جان سے چاہا وہ یادوں سے نکل جائے — نہیں اے دوست! دل والوں کے ہاں ایسا نہیں ہوتا
ہزاروں لوگ ملتے ہیں بچھڑتے بھول جاتے ہیں — بھلا سکتے نہیں اس کو جسے دیکھا نہیں ہوتا
وہ دل جس میں تمناؤں نے گھر بسایا ہو — کھلونوں سے بہل جائے نہیں ایسا نہیں ہوتا
کبھی مانوس سا لگتا ہے کوئی اجنبی چہرہ — اگرچہ ہم نے وہ پہلے کہیں دیکھا نہیں ہوتا
یہ سچ ہے کہ ہم نے بھی راہ وفا میں چوٹ کھائی ہے — پھسل کر جو بھی گر جائے وہ نابینا نہیں ہوتا

ازہر ندیم چوہدری ایڈووکیٹ:

ازہر ندیم چوہدری ایڈووکیٹ فورٹ عباس کی دھرتی کے ایک معروف سپوت ہیں-ادیب ،شاعر ،مقرر اور بہترین کمپیئر ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ میں نے قانون کا پیشہ اس لئے اپنایا۔اس پیشہ میں انسان اپنی شخصی آزادی کو برقرار رکھ کر آزادانہ طور پر کام کر سکتا ہے۔انہوں نے کہا شعر و ادب میں کسی بھی معاشرے کا صحیح مقام واضح نظر آتا ہے۔شاعر و ادیب کی زندگی مسلسل متحرک عمل کا نام ہے۔عشق کے بغیر شاعری نہیں ہوتی لیکن عشق کے بارے میں ہر ایک کے اپنے اپنے معیار

ہیں۔عشق انسانی زندگی کا خوبصورت ترین رویہ ہے۔یہ انسانیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔یہ انسان کے باطن کے دریچے کھولتا ہے۔جتنے بھی عظیم فن پارے تخلیق ہوئے۔ان کے خالق کے احساس کو جگانے میں عشق کے سچے جذبے کا بہت کردار ہے۔شاعر شاعری کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔کھرے جذبوں کے منظر عام پر آنے اس کو تسکین ملتی ہے۔لاہور ہائی کورٹ کے بہاولپور بنچ پر بطور ایڈووکیٹ پریکٹس کرتے رہے۔۔فورٹ عباس کے نامور شاعر وادیب بشیر احمد نادم کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔از ہر ندیم کی احمد شمیم مرحوم کی یاد میں خوبصورت آزاد نظم۔

اگر ہم خوبصورت تھے (احمد شمیم مرحوم کی نذر)

ہماری بات میں رقصاں اگر شوخی شرارت تھی ہمارے لب اگر گیتوں کی اک تجسیم کرتے ہیں
اگر ہم چاہتوں کی اس طرح تفہیم کرتے تھے ہماری ذات کے اندر اگر کوئی حرارت تھی
اگر یوں تھا کہ خوشبو بانٹتے تھے،روشنی تقسیم کرتے تھے
ہمارے لفظ کیوں معدوم ہو کر رہ گئے آخر تو پھر یہ رائیگانی کے اندھیرے کیوں اتر آئے
ہمیں کوئی ستارا راہ دکھانے کیوں نہیں آیا ہمارے چار سو کیوں بے سکونی بے یقینی ہے
کہ ہم کس کی ضرورت تھے فضائے وقت سے ماحول سے یہ پوچھتے ہیں اب
اگر ہم خوبصورت تھے۔

ڈاکٹر فوزیہ سیف اللہ : ڈاکٹر فوزیہ چوہدری ہارون آباد میں پیدا ہوئیں۔والد کا نام نذیر احمد چوہدری ہے۔1974 میں ہارون آباد گرلز ہائی سکول سے میٹرک۔گرلز انٹر کالج سے ایف اے۔اسلامیہ یونیورسٹی بھاول پور سے بی اے اور ایم اے اردو کی ڈگری حاصل کی۔1985 میں بطور لیکچرار اردو انٹر کالج فورٹ عباس ملازمت کا آغاز کیا۔1993 میں اسسٹنٹ پروفیسر سلیکٹ ہوئیں۔1998 میں ایسوسی ایٹ پروفیسر منتخب ہوئیں۔1997 میں گرلز انٹر کالج فورٹ عباس کی پرنسپل مقرر ہوئیں۔1998 کو پنجاب یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔1999 کو انٹر کالج نے جب ڈگری کالج کا درجہ حاصل کیا تو ڈگری کالج کی پہلی پرنسپل مقرر ہوگئیں۔محترمہ نے علمی وادبی سرگرمیاں بھی جاری رکھی ہوئیں ہیں۔ان کی کتب سلسلہ ظرافت 1993۔نقد ظرافت 1998۔اردو کی مزاحیہ صحافت 2000 میں شائع ہو چکی ہیں۔ مزید نئی کتب زیر طبع ہیں۔طنز و مزاح ،افسانہ،شاعری،اور تحقیق و تنقید ان کے خاص میدان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں۔گورنمنٹ گرلز کالج فورٹ عباس نے ان کی قیادت میں ترقی کی بہت سی منازل طے کیں۔کالج نے انٹر سے ڈگری کا درجہ حاصل کیا۔2 کنال کی عمارت سے 15 ایکٹر کی نئی عمارت حاصل ہوئی۔طالبات کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔دیگر سرگرمیوں میں بھی کالج نے نمایاں کارکردگی دکھائی۔

غزل

جو نہ خود تک مجھے رسائی دے　　　کبھی اس کو میری جدائی دے
اس سے ملنا ہے ساتھ رہنا ہے　　　دل میرا کب سے یہ دھائی دے
مڑ کے دیکھے نہ جو زمین کی طرف　　　اس کو ایسی نہ تو خدائی دے
میں کہ گرداب ذات کی ہوں اسیر　　　کون آکر مجھے رہائی دے
پھر پلٹ کر کبھی نہ دیکھوں گی　　　اس کے در کی مجھے گدائی دے
کیسے رستے ہیں میرے چاروں طرف　　　پار جن کے نہ کچھ دکھائی دے
اس نے بینائی چھین لی ہے میری　　　غم میں مجھ کو نہ کچھ سجھائی دے

مسٹر ذوالفقار : مروٹ کے ذوالفقار نامی شخص نے معروف لوک گلوکار عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی کی نقل کرتے ہوئے ''میانوالی دورتے نہیں بجنا'' کی طرز پر فورٹ عباس کے حوالے سے اپنا گیت ریکارڈ کروایا۔اور اس کی کیسٹیں فورٹ عباس کے اکثر مقامات پر سنی جاتی ہیں۔یہ گانا یوں ہے۔

کہ فورٹ عباس دورتے نہیں بجناں

اس گیت کی آڈیو کیسٹ فروخت کے لیے فورٹ عباس کی مارکیٹ میں آئی تو اس کیسٹ کو لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ خرید کیا۔راقم نے اس کیسٹ کو خرید کر آئندہ کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔

عبدالحمید ندیم ایڈووکیٹ : ان کا شعبہ وکالت سے تعلق ہے فورٹ عباس میں بہت بڑے ادیب ہیں اور ہر قسم کا نالج رکھتے ہیں۔ادبی وعلمی محافل کی جان ہیں۔لوگ ان سے گفتگو کرنے کے لیے اکثر ان سے ملتے رہتے ہیں۔اردو، انگلش زبان پر انہیں مکمل عبور حاصل ہے۔فورٹ عباس میں ادبی محافل کے انعقاد میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محبوب عالم محبوب : محبوب عالم محبوب فورٹ عباس کے شاعر ہیں اردو شاعری سے دلچسپی ہے ۔نظم اور غزل کہنا پسند کرتے ہیں۔ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ ''بڑی اداس شام ہے''۔نمونہ کلام

دل جلائیں تو کیا تماشا ہو　　خاک اڑائیں تو کیا تماشہ ہو
آبلا پا جو تیری محفل میں　　لوٹ آئیں تو کیا تماشہ ہو
مول گر لوگ حسن کا ائی　　پھر لگائیں تو کیا تماشہ ہو
پینے والوں کو اپنی نظروں سے　　وہ پلائیں تو کیا تماشہ ہو
میرے محبوب وصل کے لمحے　　لوٹ آئیں تو کیا تماشہ ہو

نعمت علی جالندھری: نعمت علی جالندھری 1920ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔1948ء میں انہوں نے پہلی نظم لکھی گذشتہ 58 سال سے سماجی ورکر کی حیثیت سے خدمت خلق میں مصروف ہیں انکا مجموعہ کلام نقش راہ کے عنوان سے منظر عام پر آنا تھا۔جوان کی وفات کے باعث نہ آسکا۔نمونہ کلام

نعمت کچھ بات نہ کر علم خودی کی　　کہ اس دور میں اچھے نہیں ایسے مقالات
کیا خوب کہ کم نظر مولوں کی نظر سے　　مخفی رہیں ابدی! ایسے شرفا کے مضافات
محکوم کے اک سال برابر آزادی کی اک آن　　کس درجہ گراں گذرے ہیں غلامی کے لمحات
آزادی کی عادت ہے دنیا میں پیام ابدیت　　ہر دم ہے غلاموں کی مرگ مفاجات

محمد یٰسین سائر : یہ فورٹ عباس کے معروف کہانی نویس ہیں ماہنامہ آدب عرض ، آداب، سلام عرض، جواب عرض میں انکی لکھی ہوئی بہت سی کہانیاں شائع ہو چکی ہیں۔کہانیوں کے مقابلہ جات میں انہوں نے انعامات بھی حاصل کیے۔یہ معیاری کہانیاں لکھتے تھے اس لیے کئی رسالوں نے پیشکش کی کہ وہ صرف ان کے لیے کہانیاں لکھیں۔اور باقاعدہ معاہدہ کر لیں لیکن انہوں نے آزادانہ طور پر کام جاری رکھا کہانیاں لکھنے میں انکا ایک مقام ہے۔

عبدالمنان محسن: چک 212/9-R سے تعلق ہے۔فورٹ عباس کے رہائشی ہیں۔پنجابی شاعری انکا محبوب مشغلہ ہے۔مختلف موضوعات پر انکی شاعری موجود ہے۔ماہ مقدس رمضان المبارک کے موضوع پر ان کا ایک کتابچہ بھی شائع ہو چکا ہے 1998 میں غریب اللہ غازی کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاجپوشی کے موقع پر ان کی پنجابی نظم نے خوب داد حاصل کی تھی۔

نبی فرمایا روزہ ڈھال اے — اے روزے دا ای سمجھ کمال اے
گناہوں تو بچاوے بہر حال آے — ہون دیوے نہ کدی نقصان اے
روزہ رکھو لو ماہ رمضان اے

محمد معین ناصر مدنی: فورٹ عباس کے نوجوان شاعر ہیں۔ اردو ذریعہ اظہار ہے۔ ان کا نمونہ کلام درج ذیل ہے۔

عطا قبل دیدار نبی سے نگاہ صدیق کر دینا — در مصطفٰے کے غلاموں میں درج میرا بھی نام کر دینا
اور جنہیں ملنے کی چاہت کل خود کریں محبوب — شامل ان غلاموں میں یہ غلام بھی کر دینا
تیری جنت میں بن قصور خضرا کہاں ممکن — عاصی کے دل پہ کندہ نقش خضرا کر دینا
تجلی تیری نظر آئے گی جب مصطفٰے کے چہرے میں — وسیلے نبی سے ناصر کو بھی عطاء وہ نظارا کر دینا

امجد علی فرحان: امجد علی فرحان کچھی والا کے نواحی گاؤں چک نمبر 188/7R غربی سیالاں والا کے رہائشی ہیں۔ صرف تمہیں چاہتے ہیں کے نام سے ان کا مجموعہ کلام 120 صفحات پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ ان کی طرف سے غزلوں پر مشتمل دوسرا مجموعہ کلام غم میرے کیا لگتے ہیں۔ زیر طبع ہے۔

نمونہ کلام

کرب و بلا کی ساعتوں سے ڈسا ہوا تو ہوں — غم کے کئی ٹکڑوں میں بٹا ہوا تو ہوں
میں اپنی نمائش اور کہاں تک لے جاؤں — دشت جہاں کی خاک پہ سجا ہوا تو ہوں
کر ہی لوں گا تشخیص مرض وفا آخر — میں اس وبا کے پیچھے لگا ہوا تو ہوں
پہنچ جائیں گے کسی روز دشمنان وفا مجھے تک — میں ان کی فہرست میں لکھا ہوا تو ہوں
آہ میں بھی ان صدفان گوہر بار کو دیکھ کر — اپنی سطح سے کچھ گرا ہوا تو ہوں
اب پیراہن وفا کی شناخت میں امجد — میں اس راز بے نیاز سے آشنا ہوا تو ہوں
دشت ملامت میں رنج سفر سہتے ہوئے مسافر — لوٹ آ کہ میں تیری خاطر رکا ہوا تو ہوں

خالد انور: کچھی والا کے نواحی گاؤں 186/7R کے رہائشی ہیں۔ آج کل اسلام آباد میں PTCL کے پرائیویٹ سیکٹر میں ٹھیکیدار ہیں۔ ان کی غزلوں پر مشتمل مجموعہ کلام ابتلا کے نام سے

شائع ہو چکا ہے۔ان کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

عکس آنکھوں میں اترا اور صورت بن گیا — پھر وہ چہرا میری زندگی کی ضرورت بن گیا

پیر بخش روہیلا: پیر بخش روہیلا قلعہ میر گڑھ کے رہائشی ہیں۔ چولستان کے نمبر دار ہیں۔ انہیں جوانی میں ایک لڑکی سے عشق ہو گیا تھا۔ جو انہیں نہ مل سکی۔ اس کی جدائی میں انہوں نے اپنا مجموعہ کلام جمع کیا۔ اور ''نواں وارث شاہ'' عرف گلشن دیوان کے نام سے شائع کیا۔ ان کا مجموعہ 184 صفحات پر مشتمل ہے۔

محمد عثمان نعیم: یہ فورٹ عباس کے نوجوان شاعر، صحافی اور طبیب ہیں۔ شاعری شوق سے کرتے ہیں۔

یہ خون دل ہی ہے جو رنگ حنا دیتا ہے — عشق تو اک شعلہ ہے جلتا ہے جلا دیتا ہے
زخم سندر ہو تو سینے کو سجا دیتا ہے — عشق کامل ہو تو طور کو بھی جلا دیتا ہے
آنکھ بند ہے تو مت سوچ سوتا ہے کوئی — سانپ کا زہر بھی بندے کو سلا دیتا ہے
لوگ پری سے پرس رام ہوئے جاتے ہیں — پیسہ ہر عیب زمانے کا چھپا دیتا ہے
بجھے جاتے ہیں رفتہ رفتہ دل کے تمام چراغ — جان کون ہمدردی کے پردہ میں ہوا دیتا ہے
یوں تو اب بھی میرے غم میں شامل ہے نعیم — خود تو روتا نہیں بس مجھے رلا دیتا ہے۔

باب گیارہ

فورٹ عباس کے اہم واقعات

سرکاری ملازم بطور سزا بھجوائے جاتے تھے: فورٹ عباس ملک کا دور افتادہ اور پسماندہ ترین شہر تھا جب بھی کسی ملازم کو سزا دینا مقصود ہوتی تھی تو اس کا تبادلہ فورٹ عباس کر دیا جاتا تھا۔ یہاں تبادلہ کے ذریعہ آنے والا ملازم روتا ہوا آتا تھا۔ لیکن جب علاقے میں پہنچنے کے بعد یہاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہی سے زیادہ مقدار میں مال و دولت سمیٹنے کا موقعہ ملتا تو یہ خوشی سے پھولا نہ سماتا۔ کیونکہ یہ علاقہ بالائی آمدن کے سلسلہ میں ہمیشہ زرخیز رہا۔ گذشتہ ایک دھائی سے یہ علاقہ ملازمین کو سزا معلوم نہیں ہوتا۔ پسماندگی کے باوجود فورٹ عباس کو دیگر شہروں کے ہم پلہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ فورٹ عباس سے جانے والے ملازم کی یہ خواہش کبھی ختم نہیں ہوتی کاش کہ وہ ایک بار پھر دوبارہ فورٹ عباس جائے۔

فورٹ عباس میں آتشزدگی : 1964ء میں زبردست بارش اور طوفان کے باعث مین بازار کی ایک دکان میں آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے پندرہ بیس دکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مالکان دکان آگ بجھانے میں مصروف تھے اور تماشائی حضرات دوکانوں کا سامان لوٹنے میں لگے ہوئے تھے۔ آگ سے بچ جانے والا سامان مقامی لوگ لوٹ کر لے گئے یوں دکانداروں کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔

آتش باز کنبہ جل گیا : 1964ء میں چوک فوارہ کے قریب آتشباز اپنے کنبہ کے ہمراہ رہ رہا تھا اس نے اپنے مکان میں آتشبازی کا بہت سا سامان تیار کر کے برائے فروخت رکھا ہوا تھا کہ ایک چوہے کے پاؤں میں رسی پھنسی ہوئی تھی اس کا سرا سگریٹ کے پھینکے گئے ٹکڑے سے جل اٹھا وہ چوہا جلتی ہوئی رسی کے ساتھ آتشبازی کے سامان میں گھس گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آتشبازی کا سامان بارود کی طرح پھٹنے لگا کنبہ کے چھ افراد کو موقع نہ مل سکا کہ وہ گھر سے باہر نکل سکیں۔ تمام لوگ جل کر کباب کی طرح ہو گئے۔ ان کی میتوں کا اکٹھے جنازہ کرایا گیا۔ اس واقع کے بعد کافی عرصہ تک آتش باز اپنا سامان تیار کرنے سے باز رہے۔

فورٹ عباس سے آبادی کا انخلاء : فورٹ عباس شہر ماضی میں دو مرتبہ خالی ہو گیا تھا پہلی مرتبہ 1964ء میں جب ہزاروں سال بعد بھارتی دریائے گھاگھرا دوبارہ رواں ہو کر فورٹ عباس شہر کے قریب اس کا پانی پہنچ گیا تھا۔ سیلاب کے خوف سے اس وقت تمام شہر کے لوگ اپنا سازوسامان لیکر دیہات اور دیگر شہروں میں منتقل ہو گئے تھے۔ دوسری مرتبہ 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی بھارتی طیاروں نے فورٹ عباس شہر پر بمباری شروع کر دی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھی۔ بھارتی جنگی جہاز ہر روز دن میں دو تین مرتبہ شہر پر بمباری کرتے تھے۔ بھارتی بمباری کے باعث پورا شہر خالی ہو گیا تھا۔ بھارتی بمباری سے رینجرز کا ایک جوان شہید ہو گیا۔ ریلوے پھاٹک مسجد کا مینار گر گیا اس کے علاوہ کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ 1971ء کی جنگ کے دوران ایک رات نہر ھاکڑہ کے قریب 500 پونڈ کے کئی درجن بم گرائے گئے جو بم پھٹ گئے انہوں نے پچاس فٹ گہرے گڑھے بنا دیے تھے کچھ بم زمین گیلی ہونے کے باعث نہ پھٹ سکے۔ جسے بعد میں پاک آرمی کے جوان اٹھا کر لے گئے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگ کے دوران مکمل بلیک آؤٹ رہا۔ کسی شخص کو ماچس یا روشنی جلانے کی اجازت نہ تھی۔

محمد انور غزالی کا قتل: قصبہ کچھی والا کے تعلیم یافتہ زمیندار انور غزالی کو زرعی اراضی کے باعث قتل کر دیا گیا۔ انور غزالی کی بہن صدر جنرل ضیاء الحق سے ملی اور کہا کہ مجھے عام عدالتوں سے انصاف کی توقع نہیں میرے بھائی کا مقدمہ مارشل لاء عدالت میں چلایا جائے۔ صدر ضیاء الحق نے اپنی نشری تقریر میں اس واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بہاولنگر سے ایک بہن میرے پاس آئی کہ مجھے مارشل لاء عدالت کے ذریعے انصاف چاہیے۔ یعنی ملٹری کورٹ سے جلدی انصاف ملتا ہے۔ لہٰذا آج سے میں ملک بھر میں مارشل لاء عدالتوں کے قیام کا اعلان کر رہا ہوں۔ آئندہ بڑے بڑے جرائم کی سماعت مارشل لاء عدالتوں میں ہوگی۔ 1985ء میں میجر جنرل محمد اشرف ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بہاولپور زون سے راقم اور دیگر صحافی ملاقات کر رہے تھے کہ انور غزالی مرحوم آئے اور انہوں نے برملا کہا کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا مجھے تحفظ دیا جائے۔ ڈی ایم ایل اے نے ڈی سی اور ایس پی کو کہا کہ اسے تحفظ دیا جائے لیکن اسے تحفظ نہ دیا جا سکا۔ اور چند روز بعد اسے قتل کر دیا گیا۔

فورٹ عباس کا شہید پائلٹ: خادم حسین ندیم چک 181/7-R کے غریب گھرانے کا نوجوان تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس سے میٹرک کیا اور بعد ازاں پاک فضائیہ میں تربیتی مراحل طے کرنے کے بعد بطور فلائنگ آفیسر زسرگودھا کی فضا میں اپنے جہاز کے ذریعے محو پرواز تھا کہ جہاز کو حادثہ پیش آیا جس کے باعث وہ شہید ہو گیا۔ پاک فضائیہ کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس کی میت لکڑی کے تابوت میں بند کر کے فورٹ عباس پہنچائی گئی اور اس کے آبائی دیہات میں اس کی نعش کو دفن کیا گیا۔ یہ افسوسناک واقعہ 1978ء کا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صدر محمد ایوب خان کا دورہ فورٹ عباس : 1961ء میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان بطور صدر پاکستان فورٹ عباس کینال ریسٹ ہاؤس میں تشریف لائے انکا ہوائی جہاز ریچھ والی ڈہر میں اتارا گیا تھا۔ پولیس کے گائیڈ حاجی غلام قادر نے انہیں شکار کرایا۔ ایوب خان نے دو گھنٹے میں 245 کشمیرے شکار کیے۔ صدر ایوب مین بازار سے گذر رہے تھے کہ انکی کار کے آگے اچانک ایک عورت نمودار ہوئی اور سڑک پر لیٹ گئی۔ انتظامیہ کے لوگوں نے گھسیٹ کر دور پھینکنے کی کوشش کی صدر ایوب نے فوری کار سے اتر کر عورت کو اٹھایا اس نے ایک درخواست پیش کی جس پر انہوں نے حکم صادر کیا۔ کینال ریسٹ ہاؤس میں انہیں چولستان کا روائتی جھومر پیش کیا گیا۔ پشاور سے خٹک ڈانس کے لیے خصوصی دستہ منگوایا گیا تھا۔ صدر ایوب خان نے کینال ریسٹ ہاؤس کے ملازمین کے چھوٹے بچوں کو بلایا اور ان کے ساتھ مل کر گپ شپ لگائی۔

گورنر پنجاب عتیق الرحمان کی کھلی کچہری : 1969ء میں یحیٰی خان کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد فورٹ عباس میں کینال ریسٹ ہاؤس میں گورنر پنجاب جنرل عتیق الرحمان نے کھلی کچہری لگائی۔ وہ بذریعہ ٹرین پہنچے تھے سینکڑوں لوگ اپنے مسائل و مشکلات کے حل کے لیے کھلی کچہری میں پہنچے ایک معمر شخص نے گورنر سے اپیل کی کہ فورٹ عباس کے چوہدری غلام حسین اور محمد طفیل میری بیٹی کو ورغلا کر اپنے گھر لے گئے اور اس کے ساتھ زیادتی کرتے رہے۔ گورنر نے لڑکی کے ساتھ زیادتی کا مقدمہ فوجی عدالت کے سپرد کرنے کا حکم دیا محکمہ تعلیم نے ان کو معطل کر دیا گرفتاری عمل میں آئی اور انہیں مارشل لاء عدالت نے قید کی سزا سنائی۔

گورنر پنجاب محمد عباس عباسی کا دورہ فورٹ عباس 1976 میں نواب محمد عباس عباسی گورنر کی حیثیت سے فورٹ عباس بذریعہ ٹرین تشریف لائے ریلوے گراؤنڈ میں انہوں نے ایک بڑے جلسے سے خطاب کیا۔ پرنس صلاح الدین بھی ان کے ہمراہ تھے جن کے نام پر فورٹ عباس کا نام رکھا گیا تھا جب وہ فورٹ عباس آیا تو لوگ اس امر سے بے خبر تھے۔ گورنر نے اپنے دورہ فورٹ عباس کے بعد مقامی انتظامیہ کو تعریفی خط لکھا تھا۔

گورنر پنجاب سوار خان کی کھلی کچہری : گورنر پنجاب بذریعہ ہیلی کاپٹر فورٹ عباس پہنچے انہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ریسٹ ہاؤس میں کھلی کچہری سے خطاب کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نصیر احمد بھٹی کے خلاف شکایات پیش ہوئیں ایک شخص نے کہا کہ پولیس دفع 107/151 کا غلط استعمال کرتی ہے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ یہ دفعہ کیا ہے تو ڈپٹی کمشنر نے انہیں بتایا کہ نقص امن کے تحت پولیس اس دفعہ کے تحت فریقین کو گرفتار کرتی ہے۔ چوہدری عبدالحق صدر انجمن آڑھتیاں نے ایک ٹیچر عبدالقادر کے بارے میں شکایت کی کہ وہ سکول کے چھوٹے بچوں کے ساتھ برا فعل کرتا ہے۔ اور گذشتہ آٹھ روز سے ایک طالب علم کو لے کر کراچی گیا ہوا ہے۔ اس غلط ٹیچر سے ہماری جان چھڑائی جائے۔ گورنر نے اس کے خلاف مارشل لاء کے تحت کاروائی عمل میں لانے کا حکم دیا۔ فلڈ چینل کی تعمیر اور سائفن بنانے کا حکم بھی دیا۔ ایک نمبردار نے گورنر سے کہا کہ ہم تھانے جاتے ہیں تو ہمیں کرسی پیش نہیں کی جاتی تو گورنر نے کہا کہ کرسی پیش کرنے کا زمانہ گیا آپ اپنی بات کھڑے ہو کر بھی بیان کر سکتے ہیں۔

نواز شریف کا دورہ فورٹ عباس : وزیراعظم پنجاب کی حیثیت سے نواز شریف نے شکار کے لیے فورٹ عباس کا دورہ کیا وزیر اعظم کی حیثیت سے 1992ء میں رانا بھانا چیک پوسٹ پر تشریف لائے۔ دوپہر کا کھانا کھایا رات وہیں بسر کی چیک پوسٹ کے جوانوں کو پچاس ہزار روپے نقد انعام اور چیک پوسٹ کی تعمیر کے لیے ایک لاکھ روپے اور رنگین ٹیلی ویژن دینے کا اعلان کیا۔ اس دورہ کے مواقع پر وہ عوام سے دور ہی رہے۔

فورٹ عباس میں پہلی فوجی نمائش : 1989ء میں مشقوں پر آئے ہوئے فوجیوں نے فورٹ عباس میں یوم دفاع کے موقع پر فوجی ساز و سامان کی نمائش کی۔ گورنمنٹ ہائی سکول میں منعقدہ نمائش میں ٹینک، توپیں، ایئر کرافٹ، جدید رائفلیں، بارودی سرنگ، بارودی سرنگیں تلاش کرنے والے آلات اور دیگر جنگی ہتھیار رکھے گئے تھے۔ پاک فوج کے جوان عوام الناس کو جنگی ساز و سامان کے بارے میں معلومات فراہم کرتے رہے تھے۔ نمائش کے دن شام کا وقت عورتوں کے لیے مخصوص تھا۔

فورٹ عباس میں انوکھی شادی: 1983ء میں فورٹ عباس کے ایک نوجوان کی شادی ہوئی دلہن چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ جو سعودیہ میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے جہیز کا جو سامان دیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ سینکڑوں کی تعداد میں تھا۔ مثلاً پیتل کے برتن 200، چائنا کے برتن 200، ریشمی جوڑے 200، سٹیل کے برتن 200، جوتوں کے جوڑے 200، بڑے صندوق ایک درجن، بستر 5 درجن، واٹر کولر ایک درجن، پیڈسٹل فین ایک درجن، بیڈ ایک درجن جہیز کی تمام اشیاء سینکڑوں یا درجنوں کی تعداد میں تھی۔ دلہا بہت غریب تھا اس کے گھر میں جگہ نہ تھی درجنوں ہمسائیوں کے گھروں میں سامان رکھوایا۔ لاکھوں روپے کا مالک ہونے کے باوجود دلہا شادی کے چند روز بعد مزدوری کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ کاش سسرال والے جہیز کے ساتھ کچھ نقد رقم دے دیتے تو بے چارہ ذریعہ روزگار بنا لیتا۔ نوائے وقت کے سرراہے کالم میں بھی اس پر تبصرہ کیا گیا تھا اور اس انوکھی شادی کی اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

انتہائی سادگی سے شادی: امیر جماعت اسلامی حاجی محمد اقبال نے اپنی بیٹی کی شادی انتہائی سادگی سے سرانجام دی۔ دلہا اور اسکے لواحقین ایک کار میں سوار ہو کر آئے جامع مسجد میں نکاح کی تقریب ہوئی۔ تمام مہمانوں کو چائے کا کپ، دو دو بسکٹ، کھلائے گئے۔ آدھے گھنٹے میں شادی اختتام کو پہنچی اور لڑکی کی رخصتی عمل میں لائی گئی۔ کوئی جہیز نہ دیا گیا۔

فورٹ عباس کے ہیجڑے کا زندگی میں چہلم: قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں الٰہی جان ہیجڑہ اس علاقہ میں قیام پذیر تھا۔ اس کی وفات کے بعد یہ علاقہ گلزار ہیجڑے کو مل گیا عرصہ تیس سال اس نے فورٹ عباس میں گذارے اور اس نے ایک مسجد بھی بنوائی۔ جو خسروں والی مسجد کے نام سے مشہور تھی۔ بعد میں اس کا نام گلزار مسجد رکھا گیا۔ 1970ء میں گلزار ہارون آباد منتقل ہو گیا اور فورٹ عباس کا علاقہ اپنے شاگردوں کو دے دیا۔ گلزار کے شاگرد ہیجڑوں نے اس کی قبل از وقت موت چہلم کی ختم کی محفل برپا کرنے کا فیصلہ کیا۔ 1993ء میں یہ چہلم کی تقریب ایک ہفتہ جاری رہی۔ اس تقریب میں ملک بھر سے ہیجڑوں کو جمع کیا گیا اور بھارت سے بھی ہیجڑوں کی ایک ٹولی شریک ہوئی۔ کل تعداد 350 کے لگ بھگ تھی جو میزبان کے خاص تعلق دار تھے۔ جن سے اسکا لین دین تھا۔ ہیجڑوں کی زبان میں اس تقریب کو پنڈھارا کہا جاتا ہے۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ وہ ساری عمر جن جن سے لیتا رہا ہے وہ اپنی زندگی ہی میں ان کا ادھار چکا دے۔ گلزار ہیجڑے کا چہلم اس طرح کیا گیا کہ اس کو نہلا دھلا کر سلامیاں ڈالی گئیں۔ ہر آنے والے ہیجڑہ نے سلامی میں کم از

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کم دو سوٹ اور اپنی حیثیت کے مطابق نقد رقم نذر کی۔ اسے کفن پہنا کر باقاعدہ لحد میں کچھ دیر لٹایا گیا۔ بعد میں گلزار ہیجڑے نے لحد سے نکل کر مدعو مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ اس چہلم میں کم از کم سات کھانے کھلائے گئے۔ پہلے دن مونگ کی دال، دوسرے دن قورمہ روٹی، تیسرے دن پلاؤ زردہ، چوتھے دن حلیم روٹی، پانچویں دن حلوہ پور، چھٹے دن گوشت روٹی اور ساتویں دن مرغ روسٹ۔ پہلے دن اس تقریب کا افتتاح ہو رہا تھا سارا شہر گرمی کی لپیٹ میں تھا ہیجڑوں کا قافلہ گھڑولی بھرتے ہوئے میزبان کے گھر کی طرف رواں دواں تھا اور کسی ہیجڑے نے یہ گیت گانا شروع کر دیا۔ رم جھم رم جھم پڑے پھوار تیرا میرا نت کا پیار

ہیجڑے تو گیت گاتے ہوئے میزبان کے گھر داخل ہو گئے لیکن برسات کا سلسلہ شروع ہو گیا جو رکنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ یوں برسات کے ساتھ ہیجڑے کا چہلم شروع ہوا جسے پورے دھوم دھام سے منایا گیا۔

سب سے مہنگی شادی: دسمبر 1995ء محمد خالد روف ایم پی اے نے اپنی بہن کی شادی پر بہت زیادہ اخراجات کیے۔ چار ہزار افراد کے بیٹھنے اور کھانا کھلانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ فورٹ عباس میں ہونے والی یہ سب سے بڑی شادی تھی جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے اور لاکھوں روپے لوگوں نے شادی گفٹ کے طور پر دیئے۔

دیہاتی نوجوان فوت ہونے کے 21 روز بعد واپس آ گیا: چک 204/9-R کا اکبر علی لاہور میں مزدوری کا کام کرتا تھا اچانک دیوار گرنے سے یہ فوت ہو گیا۔ اس کے ساتھی محمد عباس اور الٰہی بخش نے اس کی نعش پہچان کر اس کے گاؤں میں پہنچا دی۔ گھر والوں نے نعش کی شناخت کی کہ واقعی ہمارا بیٹا ہے جنازہ پڑھ کر قبرستان میں دفن کر دیا۔ رسم قل بھی ہوئی۔ 20 ویں کا ختم جاری تھا کہ اچانک پتہ چلا کہ اکبر علی گاؤں آ رہا ہے۔ گاؤں کے لوگ اس کے استقبال کے لیے باہر جمع ہو گئے اکبر آیا تو پتہ چلا کہ اس کا 20 ویں کا ختم ہے بعد میں پتہ چلا کہ دفن ہونے والی نعش کے تمام شناختی نشانات زندہ اکبر علی سے ملتے جلتے تھے گھر والے بھی دھوکہ کھا گئے۔ پکائی گئی دیگیں دفن ہونے والے کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر بانٹ دی گئیں

جانوروں کی کھالیں اتارنے کے واقعات: تحصیل فورٹ عباس کے درجنوں دیہات میں جانوروں کو زہریلے ٹیکے لگا کر ہلاک کرنے کے بعد اس کے جسم سے کھال اتار کر فرار ہونے کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

واقعات بھی پیش آتے رہے ہیں۔لوگ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ دس پندرہ ہزار روپے کے مویشی کو چوری کرنے کی بجائے ہلاک کر کے کھال اتارنے میں کیا حکمت ہے۔ جانوروں کی کھالیں اتارنے کے بعد مردہ جسم کو وہیں چھوڑ کر جانے کی وجہ سے علاقہ بھر میں خوف و ہراس پھیل گیا تمام تر پہروں، پولیس گشت کے باوجود کھالیں اتارنے والا کوئی ملزم نہ پکڑا گیا۔لوگ اپنی مویشی خوف کے باعث اپنے گھر باندھنے لگے تھے۔

سولہ سالہ لڑکی آپریشن کے بعد لڑکا بن گئی : 1990ء میں چک R-167/7 کی ظہوراں نامی لڑکی کو زیر ناف درد شروع ہوا اس کا والد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لے گیا جہاں اسے بہاولپور ہسپتال جانے کا مشورہ دیا گیا۔ بہاولپور میں آپریشن کے بعد لڑکی کی جنس تبدیل ہوگئی جس کے باعث سات بہنوں کو بھائی مل گیا۔ظہوراں ظہور احمد بن گیا۔اس میں لڑکوں جیسی ہمت اور جرات تھی مردانہ اعضاء اس کے جسم کے اندر چھپے ہوئے تھے آپریشن کے بعد ڈاکٹر نے انہیں باہر نکالا۔ ڈاکٹروں نے اس کے بال کاٹ کر لڑکا بنا دیا اب یہ مکمل لڑکا ہے۔لیکن تعلیم حاصل نہ کرنے کا اسے افسوس رہے گا فورٹ عباس کی تاریخ میں اس قسم کا پہلا واقعہ ہے۔

چشمے کا ظہور : حافظ قطب الدین کے ڈیرے پر 1964ء میں سراج العلوم کے قریب گنا بیلنے اور رس پکانے والے زمینی گڑھے میں کہیں سے پانی رس رس کر جمع ہوگیا۔حافظ قطب الدین نے مشہور کر دیا کہ یہاں قدرتی چشمہ پھوٹ آیا ہے۔اور یہ پانی بیماروں کے لیے شفا ہے۔اس پروپگنڈے کا اتنا اثر ہوا کہ ریلوے سگنل کے قریب ٹرین کھڑی ہوتی اور بیرون شہروں کے لوگ اس پانی کے حصول کے لیے آتے۔شہر اور دیہات کے لوگ دور دور سے آکر یہاں سے تبرک کے طور پر پانی لے جاتے۔ ہفتہ بعد پانی خشک ہوگیا تو اس چشمے کو جاری رکھنے کے لیے رات کو اس میں پانی ڈالا جاتا رہا۔آخر چوری پکڑی گئی۔اور قدرتی طور چشمہ کا بھانڈا پھوٹ گیا۔اور پھر لوگوں کی آمد و رفت ختم ہوگئی۔

فورٹ عباس میں پہلے کوڑے : 1984ء چک R-211/9 کے نوجوان محمد سرور کو ہائی سکول مسجد کے باہر پہلی بار زنا کے الزام میں پندرہ کوڑے لگائے گئے ڈھائی سال قید اور ایک ہزار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

روپے جرمانہ بھی کیا تھا۔ کوڑے لگانے کے لیے جگہ کا انتخاب بھی عدالت نے کیا تھا۔ دس ہزار افراد کی موجودگی میں کوڑے لگائے گئے۔ کوڑے لگانے والے کو بہاولپور سے خصوصی طور پر بلایا گیا تھا۔

فورٹ عباس میں سب سے پہلی بھوک ہڑتال: 1964ء میں سید محمد اسحاق واسطی بلدیہ کے ملازم تھے انہوں نے بلدیہ کے دفتر کے سامنے چیئر مین محمد علی کے خلاف بھوک ہڑتال کی تھی جو 18 گھنٹے بعد مطالبات پورے ہونے پر ختم ہوئی۔

پانچ لاکھ روپے لیکر فرار ہونے کا واقعہ: عبدالسلام گجر پانچ لاکھ روپے ہارون آباد سے فورٹ آباس لیکر آئے۔ ڈرائیور عبدالستار کی نیت میں فتور آ گیا اور وہ مالک کو کار سے اتار کر فرار ہو گیا۔ فورٹ عباس پولیس نے اس ملزم کو کراچی سے جا کر گرفتار کر لیا۔ پولیس والے کراچی صدر کے ریلوے سٹیشن پر بھکاری بن کر بیٹھے ہوئے تھے کہ ملزم کو آتے دیکھ کر اس کو گرفتار کر لیا اور یوں پولیس نے اچھی کارکردگی کے مظاہرہ پر انعام بھی حاصل کیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی پر فورٹ عباس میں ردعمل: 4 اپریل 1979ء کو ریڈیو کی خبروں میں بتایا گیا کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو نواب محمد احمد کے قتل کے بدلے میں پھانسی دے دی گئی۔ انکی نعش آبائی گاؤں پہنچا کر دفن کر دی گئی تو اس خبر کو سن کر پیپلز پارٹی کے لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔ بہت سے دیوانوں نے اپنے سر دیواروں سے ٹکرائے روتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے ملتے رہے کئی روز تک سوگ کی فضا طاری رہی ریلوے گراؤنڈ میں بھٹو کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مولوی محمد صدیق نے امامت کی۔ ریلوے پھاٹک مسجد میں رسم قل ہوئی۔ دیگیں پکائی گئیں کئی گھروں میں سوگ کے باعث چولہے نہیں جلے۔ عورتوں نے بھی بین کیے۔ اتحادیوں اور جنرل ضیاء الحق کو کوستے رہے۔ بہت سے لوگوں کو یہ یقین تھا کہ بھٹو زندہ ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور آئے گا۔

ضیاء الحق کے حادثہ پر لوگوں کے تاثرات: 17 اگست 1988 کی شام کی خبروں میں ضیاء الحق کے طیارہ کی تباہی اور دیگر جرنیلوں کی موت کی خبر سن کر سب لوگ دم بخود رہ گئے۔ کسی کو یقین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں آتا تھا کہ آیا ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اگلے روز سکول، گراونڈ میں ضیاء الحق اور دیگر جرنیلوں کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پیپلز پارٹی کے لوگوں نے بھی ضیاء الحق کے چاہنے والوں کے ساتھ افسوس کا اظہار کیا۔ ایک شخص نے ضیاء الحق کی موت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا

عجب حادثہ ہے مشینوں کی باضمیری بھی
جہاز بھی اس کے گناہوں کا بوجھ برداشت نہ کر سکا

کچھ لوگ یہ بھی کہتے پائے کہ یہ ادلے کا بدلہ ہے بھٹو کے خاندان کو بھٹو کی شکل نہ دیکھنے دی گی۔ اور فوجیوں نے اس کی میت کو دفن کیا۔ یہ اس کا بدلہ ہے کہ ضیاء الحق کو آگ نے جلا کر رکھ دیا۔ پتہ نہیں اس کے جسم کے ساتھ کس کس کے جسم کے ٹکڑے تابوت میں بند کر کے دفن کیے گئے۔ قدرت نے خوب انتقام لیا اور ضیاء الحق کی بھی شکل کوئی نہ دیکھ سکا۔

ٹی۔ وی نشریات: پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات کے آغاز سے 2000 تک ٹی وی نشریات صاف دکھائی نہ دیتی تھیں۔ لوگوں نے نشریات دیکھنے کے لئے ڈش انٹینوں کا سہارا لیا۔ صدر ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو، وزیر اعظم بے نظیر، وزیر اعظم نواز شریف، عبدالستار لالیکا، چوہدری عبدالغفور نے اپنے اپنے دور میں چشتیاں ٹی وی بوسٹر کے قیام کی نوید سنائی لیکن اس پر عمل نہ ہو سکا۔ مشرف حکومت کے دور میں یہ ٹی وی بوسٹر چالو ہوا۔ 1999 میں فورٹ عباس میں فرسٹ فلائے کیبل کا آغاز ہوا۔ شہر کی اکثر آبادی کیبل کنکشن کے ذریعے ملکی و غیر ملکی چینلز دیکھ رہی ہے۔

مرغیوں اور بکریوں کے تلف کرنے کا حکم: ایوب خاں کے دور میں ایک فوجی وزیر خوراک نے بے شمار ٹیمیں بنائی جو خوراک کو ضائع ہونے سے بچا سکیں۔ بہت سی تجویزوں میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ملک کی تمام بکریوں اور مرغیوں کو تلف کیا جائے۔ کیونکہ بکریاں پودوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ اور مرغیاں کھیتوں کی مٹی کو کرید کر بیج کھا جاتی ہیں۔ وزیر خوراک نے مرغی رکھنے والوں کو پچاس روپے فی مرغی جرمانہ کیا۔ مرغیوں کی تلفی کے لئے گھر گھر تلاشی کا کام شروع ہوا۔ تو ایک گاؤں میں وزیر موصوف خود پہنچے۔ گاؤں کے لوگوں نے اپنی مرغیاں ٹوکروں کے نیچے بند کر دیں۔ ایک میراثی نے اپنی حاضر جوابی سے اپنی مرغیوں کو ذبح ہونے سے بچا لیا۔ وزیر نے پوچھا کہ تم نہیں جانتے کہ مرغیاں کھیتوں سے بیج کھا جاتی ہیں۔ تو میراثی نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۔وزیر نے پوچھا تم اپنی مرغیوں کو کیا کھلاتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ میں ہر صبح ان کا ٹوکرا اٹھانے کے بعد ہر مرغی کو ایک ایک آنہ دے دیتا ہوں۔ کہ وہ کھیت میں بیج کھانے کی بجائے جو چاہے خرید کر کھائے۔اس مہم کے دوران فورٹ عباس کے علاقے کے لوگوں کو بھی اپنی مرغیوں اور بکریاں اونے پونے داموں فروخت کرنا پڑیں۔جس گھر میں بکری کی موجودگی کی مخبری ہوتی ۔مارشل لاء کی طرف سے اس کی شامت آجاتی۔کافی عرصہ تک ملک مرغیوں اور بکریوں کے وجود سے پاک رہا۔

بانوریے: تحصیل فورٹ عباس میں بانوری قبیلہ کے غیر مسلم مرد و خواتین رہتے ہیں۔جو آج کے جدید اور ترقی یافتہ دور میں ہر قسم کے مردہ جنگلی جانور کھاتے ہیں۔سور ان کی من پسند غذا ہے۔سور جس علاقہ کی فصلوں کو زیادہ نقصان پہنچاتے ہوں۔تو اس علاقے کے لوگ ان سے رابطہ کرتے ہیں ۔یہ لوگ موقع پر پہنچ کر تیز دھار نیزوں بھالوں اور شکاری کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔شکار کردہ سور کو ایک بڑے بانس میں لٹکا کر اسے اپنے کندھے پر رکھ کر جب اپنے گھر کی طرف آتے ہیں تو گھر کے چھوٹے بڑے خوشی سے اچھلتے کودتے ہیں۔جیسے کوئی بڑی نعمت مل گئی ہو۔ایک شادی پر شکار کردہ ساٹھ سور تحفے کے طور پر لے جاتے ہوئے راقم نے بھی دیکھا ہے۔بانوری جب شکار میں زیادہ مصروف ہوں تو اپنے استعمال کے کپڑے دیگر علاقہ کے ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں۔جس فصل میں بانوری کے کپڑے لٹکا دے جائیں تو سور اس کی بو سونگھ کر فصل کے قریب نہیں آتا ہے۔بانوری عورتیں مارواڑی طرز کی چولی اور گھاگھرے میں ملبوس نظر آتی ہیں۔ان کے بازوؤں پر بڑے بڑے سفید چوڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔

خانہ بدوش: فورٹ عباس، کھچی والا، مروٹ، قصبوں اور دیگر دیہات کے اردگرد باہر کھلی فضا میں خانہ بدوش قبائل کے ڈیرے اکثر نظر آتے رہتے ہیں۔یہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔اور کسی بھی ایک جگہ اپنے مستقل گھر نہیں بناتے۔گردش میں رہنے کو یہ لوگ مقدم سمجھتے ہیں۔خانہ بدوشوں کے ہاں شادی مرگ بچوں کی پیدائش اور دیگر تمام امور سفر کے دوران ہی سرانجام پاتے ہیں۔صحیح معنوں یہی لوگ مہاجر ہیں۔جن کی زندگی ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مکانی میں گزر جاتی ہے۔

بناسپتی گھی کی آمد 1960 میں محمد شریف نامی دوکاندار سب سے پہلے اپنی دوکان پر بناسپتی گھی کا ٹین اور ڈبے لایا۔ لوگوں نے اسے بہت برا بھلا کہا کہ تم جعلی گھی کیوں لائے ہو اسے زمین میں دفن کر دو یا جلا دو۔ تمہارے خلاف جلوس نکالیں گے اور تمہارا بائیکاٹ کریں گے۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے اس گھی کو خریدنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل لوگ بناسپتی گھی خرید کرتے اور اسے چھپا کر لے جاتے تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ یہ دیسی گھی کی بجائے بناسپتی گھی جا رہا ہے۔ دوکاندار بھی کھلے عام فروخت کرنے سے گریز کرتا تھا۔ پھر ایسا وقت آیا کہ دیسی گھی لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہو گیا۔ اور ہر شخص بناسپتی گھی استعمال کرنے لگا۔

لڈو پیر کی آمد: 1970 میں ایک پیر آیا جو ہر وقت آیت کریمہ کا ورد کرتا رہتا تھا۔ جب اس کے پاس پچاس ساٹھ آدمی اکٹھے ہو جاتے تو یہ اپنے ہاتھوں میں کرامت کے ذریعے بہت بڑا لڈو پیدا کر کے دکھاتا اور حاضرین کو کھلاتا۔ یہ پیر جس طرف بھی جاتا بڑوں اور بچوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ساتھ چلتا۔ پھر کچھ دیر بعد یہ دوبارہ شعبدہ بازی دکھاتا۔ لوگ اس کی کرامت دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور ہزاروں روپے اس کی نذر کرتے رہے۔ لڈو پیر ایک دن رات تاریکی میں ہزاروں روپے لے کر فرار ہو گیا۔ اور لوگ اپنی رقموں کے لئے ہاتھ ملتے رہ گئے۔

بھارتی خفیہ ایجنسی را کی کاروائیاں: 17 اگست 1993 کو نوائے وقت میں فورٹ عباس کے حوالے سے خبر شائع ہوئی کہ بھارتی بارڈر سیکورٹی فورس نے خفیہ اداروں کے ذریعے 16 بنگلہ دیشیوں کو فورٹ عباس کے قریب سرحد سے غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل کرایا۔ جب پاکستانی حکام نے اس پر احتجاج کیا تو ان لوگوں کو واپس لینے کی بجائے ان پر فائرنگ شروع کر دی اور 16 بنگلہ دیشی ہلاک ہو گئے۔ اسی بھارتی ریڈیو نے یہ اعلان کیا کہ بھارتی سرحدی حکام نے 16 دہشت گردوں کو بھارت میں داخل ہونے کی کوشش ناکام بنا دی۔ بھارتی خفیہ ایجنسی را نے بنگلہ دیشیوں اور بہاریوں کی یہ ڈیوٹی دے کر انہیں پاکستان بھجوا دیا جو کہ سرحد پر خود رہتے اور بارودی سرنگیں نصب کروانے کے لیے بیگار پر لگا رکھا تھا۔ بھارت موقع ملنے پر ہمیشہ سے ہم وطنوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تخریب کاروں کو بھی پاکستان بھجوایا دیا کرتا تھا۔

82 ہندوؤں کا پاکستان سے فرار ہونے کا منصوبہ : 27 اگست 1996ء رمضان المبارک کو خان پور سے 83 ہندوؤں کا قافلہ ٹرک پر سوار ہوکر 239/H-B پہنچا یہ ہندو بھارتی سرحدی حکام سے بھارت میں داخل ہونے کے بارے میں پہلے ہی گٹھ جوڑ کر چکے تھے یہ تمام لوگ جس میں مرد عورتیں بچے شامل تھے ٹرک کے ذریعے رات کی تاریکی میں گاؤں مذکور میں پہنچے رات کے وقت جب کے دیہات کے لوگ شب قدر کی عبادت میں مصروف تھے تو ہندوؤں نے سرحد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا بھارتی حدود میں داخل ہوکر خاردار تار کے ساتھ نصب گیٹ کے قریب پہنچ گئے ۔اور گیٹ کو کھلوانے کے لیے اسے کھٹکھٹانے لگے اتفاق یہ ہوا کہ جن حکام سے بھارت میں داخل ہونے کا مک مکا ہوا تھا ان کی ڈیوٹی تبدیل ہوگئی ۔ان کی جگہ لینے والی بھارتی سیکورٹی فورس نے فائرنگ شروع کر دی ۔سات افراد موقع پر جان بحق ہو گئے ۔باقی افراد کو ڈیزرٹ رینجر ز نے گرفتار کر لیا خانپور سے قافلہ چلا اور فورٹ عباس کے سرحدی دیہات میں آن پہنچا ۔خانپور سے لے کر فورٹ عباس تک کے درجنوں شہروں کے خفیہ اداروں میں سے کسی کو ان ہندوؤں کی سر گرمیوں کا پتہ نہ چل سکا اور ڈیزرٹ رینجرز کے جوان بھی اس قافلے کو نہ دیکھ سکے انہیں بھی اس وقت پتہ چلا جب بھارتی سیکورٹی فورس نے فائرنگ شروع کی ۔شہریوں کی طرف سے انہیں کفن دیا گیا اور ہندوؤں کے قبرستان چک 255/H-L میں ان نعشوں کو دفن کیا گیا ہندو بہتر مستقبل کے لیے بھارت جانا چاہتے تھے ۔لیکن وہ غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے میں نا کام رہے۔

قرآن کا اعجاز ڈاکو مارا گیا : 1994ء میں اقبال قرآن کمپنی کا تاجر بارک اللہ اور اس کا بیٹا محمد صدیق فورٹ عباس میں قرآن فروخت کرنے والوں سے وصولی کے لیے آیا ۔11 لاکھ تاجر کے پاس تھا اور ایک لاکھ فورٹ عباس سے حاصل کیا بنک بند ہونے کے باعث ڈرافٹ نہ بنوا سکا وہ بذریعہ ویگن جانا چاہتے تھے کہ سجان نامی شخص نے مخبری کی کہ تاجر لاکھوں روپے لیکر جا رہا ہے۔ لال محمد مہر نے سجان کو ساتھ بٹھا کر کرائے کی کار لیکر ویگن سٹینڈ پر پہنچا اور کہنے لگا کہ میں نے بہاولپور جانا ہے تمہیں حاصل پور اتار دونگا منڈی لطیف آباد پہنچ کا چھونا والا کی طرف مڑ گئے ۔پیچھے سے موٹر سائیکل سواروں نے کار کو رکنے کا اشارہ کیا ۔ڈرائیور نے خطرہ بھانپ کر گاڑی کی رفتار بڑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ھادی لیکن مہر لال نے گیئر بدل کر رفتار کم کردی اور موٹر سائیکل سواروں نے کارروائی۔ اور حکم دیا جو کچھ ہے نکال دو۔ سبحان نے دوصد روپے نکال دیئے اور تاجروں سے کہنے لگا جان بچالو اور رقم دے دو۔ تاجروں نے مزاحمت کی ڈاکوؤں نے فائرنگ شروع کردی۔ تاجر کو ڈائریکٹ گولی مارنے لگے تو وہ مہر لال کی اوٹ میں ہوگیا اور یوں گولی ڈاکو کے اپنے ساتھی کو لگی تو وہ حیران رہ گئے اور بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔ مہر لال مرگیا پتہ چلا کہ یہ تمام منصوبہ مہر لال نے بنایا تھا۔ قرآن کا اعجاز تھا۔ کہ لوٹنے والا خود ہی ہلاک ہوگیا اور بارہ لاکھ روپے کی رقم بچ گئی۔ فرمان خدا سچ ہے کہ حلال کی کمائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ڈیزرٹ رینجرز 19 ونگ کا قیام:

قیام پاکستان کے بعد سرحدوں کی حفاظت ڈیزرٹ رینجر کے جوانوں کے سپرد کی گئی۔ سرحد کے ساتھ ساتھ سرحدی چوکیاں بنائی گئیں۔ پہلے پہل فورٹ عباس کی سرحدی چوکیاں کمپنی ہیڈ کوارٹر کے ماتحت تھیں۔ 1993 میں راقم نے اخبارات میں ایک خبر شائع کروائی جو 19 ونگ کے قیام کا موجب بنی۔ خبر درج ذیل ہے۔ روزنامہ خبریں 12 جون 1993ء

فورٹ عباس (پی پی اے) بھارتی خفیہ ادارے را نے فورٹ عباس سرحد کو اندھا بارڈر قرار دے رکھا ہے۔ گذشتہ سالوں میں فورٹ عباس کے قریب پاک بھارت سرحد سے لاکھوں افراد غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ 80 میل لمبی چوڑی سرحد پر صرف سات چیک پوسٹیں ہیں ان چیک پوسٹوں کا درمیانی فاصلہ دس سے پندرہ کلومیٹر تک ہے۔ پاکستانی سرحدی حکام اس جدید اور ترقی یافتہ دور میں بھی گشت کے لیے اونٹ استعمال کر رہے ہیں۔ بھارتی خفیہ ادارے را نے فورٹ عباس کے بارڈر کو ڈارک بارڈر کا نام دے رکھا ہے۔ بھارت نے اپنی سرحد کو سیل کر رکھا ہے لیکن اس کے باوجود سینکڑوں افراد پاکستانی حدود میں داخل ہو رہے ہیں۔ بھارت کے مذموم عزائم میں یہ سرحد معاون ثابت ہو رہی ہے۔ بھارت کی طرح پاکستان میں بھی ہر دو کلومیٹر پر چیک پوسٹ بنائی جائے اور نفری میں اضافہ کیا جائے اور گشت کے لیے گاڑیاں فراہم کی جائیں۔ اس خبر پر اعلیٰ دفاعی حکام نے فوری ایکشن لیا اور اگلے ہی سال 1994 میں فورٹ عباس میں ڈیزرٹ رینجر کے ونگ ہیڈ کوارٹر کا اجراء کیا گیا۔ 19 ونگ فورٹ عباس اور ہارون آباد کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرحدی چوکیوں پر مشتمل ہے۔ پہلے ونگ کمانڈر میجر ہوتا تھا۔ اب کرنل ونگ کمانڈر مقرر کیا جاتا ہے۔ ونگ بننے کے بعد دونوں تحصیلوں کی سرحدی چوکیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اور دن رات سرحد کی خصوصی نگہداشت کی جارہی ہے۔

تو چیز بڑی ہے مست مست : انڈین گانے گا کر راہ چلتی لڑکیوں کو تنگ کرنے والے منچلے ہیرو کی ایک لڑکی نے جوتوں سے مرمت کر ڈالی۔ تفصیل کے مطابق ایک لڑکی سکول سے واپسی کے بعد لاری اڈا کی طرف جارہی تھی ایک منچلے نے چھیڑ خانی شروع کر دی۔ اور یہ گانہ گاتے ہوئے لڑکی کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ توں چیز بڑی ہے مست مست۔ لڑکی نے منچلے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا لڑکا اس لڑکی کے پیچھے چلنے لگا۔ کچھ دور جا کر لڑکی کھڑی ہوگئی اور اپنے پاس بلا کر اونچی ایڑی والا جوتا اتار کر یہ کہتے ہوئے کہ یہ چیز بڑی ہے سخت سخت اور پٹائی شروع کر دی۔ جس سے لڑکے کی ساری شوخی اتر گئی اس نے لوگوں کے سامنے معافی مانگ کر جان چھڑائی۔

ایک ٹیڈی پیسہ میں دو ٹینک، قرض اتارو ملک سنوارو : 1965ء کی جنگ کے دوران دفاعی فنڈ قائم کیا گیا اس وقت مشرقی پاکستان کی آبادی سات کروڑ اور مغربی پاکستان کی آبادی پانچ کروڑ تھی۔ ماہرین نے یہ تجویز پیش کی اگر ہر پاکستانی ایک پیسہ ہر روز دفاعی فنڈ میں جمع کرائے تو 12 لاکھ روپے روزانہ جمع ہوسکتے ہیں اور بارہ لاکھ روپے سے دو ٹینک ہر روز خرید کر فوج کے حوالے کیے جاسکتے ہیں۔ یوں پاکستان دفاعی طور پر مضبوط ہوسکتا ہے۔ پوری قوم نے دفاعی فنڈ میں بھرپور حصہ لیا۔ فروری 1997ء میں نواز شریف نے ملک کو قرضہ سے نجات دلانے کے لیے قرض اتارو ملک سنوارو مہم کا آغاز کیا۔ ملک کے تمام سرکاری ملازمین نے اپنی ایک دن کی تنخواہیں اس فنڈ میں جمع کروائیں فورٹ عباس کے ایک شخص محمد ارشد غازی مالک ٹیکسٹائل مل نے پانچ کرڑور روپے کا عطیہ دیا۔ فورٹ عباس کے لوگوں نے لاکھوں روپے اس کے لیے دیئے۔ ملک کے حکمرانوں نواز شریف اور بے نظیر کے دو1996-1990 تک 26ارب روپے قرضہ حاصل کیئے گئے اور پھر انہیں بڑی بے دردی کے ساتھ بے دریغ خرچ کیا گیا۔

کل قرضہ 20 کھرب 53ارب روپے۔ ہر پاکستانی کے ذمہ قرضہ 18 ہزار روپے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کتنے ممالک 28 ممالک سے۔۔ 1965ء میں قرضہ صرف چار کروڑ ڈالر 96-1955ء تک 43 ارب 33 کروڑ۔ 40 سالوں میں سود کی ادائیگی 23 ارب 92 کروڑ روپے۔ نادہندگان کے ذمہ 1130 ارب روپے

یوم تکبیر: 28 مئی 1998 کو بھارتی حکومت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں پاکستانی حکومت نے چاغی کے مقام پر اپنے چھ ایٹمی دھماکے کر کے دنیا میں پہلی اسلامی ایٹمی مملکت ہونے کا اعزاز حاصل کیا ایٹمی دھماکے کے اگلے روز ملک بھر کی طرح فورٹ عباس میں عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا لوگوں نے خوشی و مسرت کے ساتھ جلوس نکالا۔ حکومت نے ایٹمی دھماکے کے دن کو آئندہ ہر سال شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے ٹی۔ وی پر اس دن کے نام کے بارے میں ملک بھر سے تجاویز طلب کیں۔ فورٹ عباس کی عوام نے اس دن کا نام اپنے طور پر تجویز کر کے بھجوایا۔ تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے حکومت کو اپنی طرف سے اس دن کا نام لکھ کر ارسال کیا۔ ان تمام لوگوں کو نواز شریف نے اپنے دستخط کر کے لیٹر بھجوائے۔ ایٹمی دھماکہ والے دن کا نام یوم تکبیر منظور کیا گیا اور اس نام کے تجویز کنندہ کو حکومت کی طرف سے ایک لاکھ روپے انعام دیا گیا۔

خدمت کمیٹی: نواز شریف نے 1997 میں اقتدار میں آنے کے بعد احتساب کے عمل کو جاری کرنے کا عزم کیا پہلے پہل احتساب کمیٹیاں تشکیل دینے کا اعلان کیا لیکن بعد میں ان کا نام خدمت کمیٹی رکھا۔ 1998 میں فورٹ عباس میں خدمت کمیٹی کے چیئرمین چوہدری محمد رمضان، سیکریٹری چوہدری ذوالفقار علی گوہیر نے دیگر ممبران کے ساتھ اپنے عہدوں کو حلف اٹھایا خدمت کمیٹی میں اکثر مسلم لیگی شامل تھے۔ جنہیں خصوصی طور پر نوازا گیا تھا۔ خدمت کمیٹی نے سینکڑوں شکایات کو نبٹایا لیکن کوئی بڑی کرپشن خدمت کمیٹی نہ پکڑ سکی۔ کئی ممبران خدمت کمیٹی بے قاعدگیاں کرنے اور چٹی دلالی میں مصروف رہے۔ ڈائریکٹر جنرل وزیر اعظم معائنہ سیل برائے خدمت کمیٹی نے فورٹ عباس کا دورہ کیا اور کارکرگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ جنرل مشرف نے خدمت کمیٹیوں کی بساط لپیٹ دی۔

دنیا کا آٹھواں عجوبہ: محمد امین خان کونسلر اپنی عادات و اطوار کے لحاظ سے دنیا کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آٹھواں عجوبہ ہے۔ چھ فٹ قد بھاری بھرکم جسم کے 75 سالہ شخص کو بخار نامی کسی بیماری نے خوش آمدید نہیں کہا۔ صرف ایک بار 107 درجے بخار پر معمولی سی کپکپاہٹ محسوس ہوئی وہ جب ڈاکٹر کو ٹمپریچر دکھانے گیا تو ڈاکٹر تھرمامیٹر کی ریڈنگ کو دیکھ کر خوف کے مارے بھاگ اٹھا دوسرے ڈاکٹر نے اس کا ٹمپریچر دیکھ کر ہسپتال مویشیاں سے رابطہ کرنے کو کہا کیونکہ بخار کی پیمائش والے میٹر میں 108 درجے ہوتے ہیں اور 107 درجے والے مریض کو سرسام ہو جاتا ہے۔ اور موت یقینی ہو جاتی ہے۔ موصوف نقطہ انجماد کی شدید سردی میں بھی نصف بازو کی قمیض پہنتے ہیں سویٹر جرسی یا کوٹ کبھی نہیں پہنا۔ ایک بار موصوف نے صبح منہ اندھیرے نہر پر چہل قدمی کر رہے تھے کہ ایک بس کے ڈرائیور نے انہیں بغیر کوٹ، کمبل کے دیکھا موصوف نے سکوٹر سٹارٹ کیا اور شہر آنے لگے بس ڈرائیور نے جب موصوف کو اپنے پیچھے آتا دیکھا تو خوف کے مارے بس کی رفتار تیز کر دی ڈرائیور فورٹ عباس پہنچ گیا۔ لیکن جب اڈے پر پہنچ کر بس سے اترا تو خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا کہ پتہ نہیں کیا بلا تھی جو شدید سردی میں آدھی بانہوں کی قمیض پہنے سکوٹر پر میرا پیچھا کر رہی تھی۔ ڈرائیور تین دن بخار میں مبتلا رہا۔ انہوں نے ایک شخص سے شرط لگائی تو 24 بوتلیں سیون اپ پی کر اور ایک سالم مرغا کھا کر سب کو حیران کر دیا۔ 72 عدد کونین کی گولیوں کا محلول چھین کر پی لیا۔ یہی وجہ ہے کہ مچھر ان کے قریب آنے سے گھبراتا ہے۔ 24 ابلے انڈے کھا کر بھی ہشاش بشاش رہا فورٹ عباس کے صحافیوں نے ان سے گزارش کی کہ وہ اپنا جسم کسی میڈیکل ریسرچ سینٹر کو وقف کر دیں۔ تاکہ بعد از موت میڈیکل کے طالب علم اور سائنس دان ان کے جسم پر تحقیق کر کے نئے انکشافات کر سکیں اور ان کی تحقیقات آئندہ کے لیے فلاح کا کام دے سکے۔

145 سالہ شخص کی 115 سالہ بیوی : مروٹ کے نواحی قصبہ چک 339/HR میں مراد بخش نامی شخص جو 1915ء میں فوج سے ریٹائر ہو تھا 145 سال کی عمر میں 1995ء میں فوت ہوا آخری عمر تک بینائی درست تھی۔ دوبارہ دانت نکل آئے تھے اور بال سیاہ ہو گئے تھے۔ اور باقاعدہ جماعت سے نماز پڑھتے تھے ان کی دوسری بیوی ہاجراں بی بی جس کی عمر 115 سال تھی 1997ء میں فوت ہوئی۔ فورٹ عباس تحصیل کے سب سے زیادہ عمر پانے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

والوں میں یہ جوڑا سرفہرست ہے۔

معروف قصبہ ٹبہ عالمگیر: نہر ھاکڑہ کے کنارے ایک بہت بڑا باغ ہے یہ باغ تحصیل فورٹ عباس کا سب سے پرانا اور بڑا باغ ہے جسے جج والا باغ کہتے ہیں ۔ عالم علی خان جو سیشن جج ریاست بہاولپور تھے ان کی سادگی شرافت اور انصاف پسندی کے بہت چرچے تھے ان کو موتیوں والا جج بھی کہتے ہیں ۔ ان کے نام پر ہی ٹبہ عالمگیر ریلوے سٹیشن نام رکھا گیا۔ اس باغ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ ہندوستان کے مشہور شہر سہارنپور سے عمدہ قسم کے آم کے پودے یہاں لگائے گئے تھے اس قصبہ میں تحصیل بھر میں سب سے پہلے حفظ قرآن کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ نابینا قاری عبدالغفار نے یہاں سینکڑوں طلباء کو قرآن حفظ کرایا۔ راقم کی پہلی درسگاہ بھی ٹبہ عالمگیر کی مسجد ہی ہے اس مردم خیز قصبہ نے جو نامور لوگ پیدا کیے ان کی تفصیل درج ہے۔

1- سر رحیم بخش نواب بہاولپور کے اتالیق اور ریاست بہاولپور کے وزیر اعظم تھے 2- عالم علی خان ریاست میں سیشن جج تھے ۔ 3- صوفی عبدالحمید پنجاب مسلم لیگ کے صدر اور دولتانہ حکومت میں چار وزارتوں کے وزیر تھے۔

4- صوفی عبدالوحید ریاست بہاولپور اسمبلی کے ممبر تھے ۔ 5- صوفی سرفراز خان ضیاء الحق کی نامزد وفاقی کونسل ومجلس شوریٰ کے رکن رہے ۔ 6- رانا عقیل الرحمان، رانا حبیب الرحمٰن فورٹ عباس کے کونسلر رہے۔ 7- رانا عتیق الرحمٰن ناظم یونین کونسل 264/HR رہے ہے۔

سجادہ نشین ماڑی شوق الٰہی کی فورٹ عباس میں پیدائش: سید فیض علی بخاری فورٹ عباس کے سرحدی دیہات 237/9R میں پیدا ہوئے پیدائش کے بعد ان کی والدہ وفات پا گئیں تو انہوں نے ملکیرا خاندان کی ایک خاتون کا دودھ پیا۔ بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے ایک بزرگ نے اچانک نمودار ہو کر کہا کہ تم بھیڑ بکریاں چرانے کے لیے نہیں امت کی پیشوائی کے لیے پیدا ہوئے ہو۔ کم سن فیض علی نے مہار شریف میں تعلیم حاصل کی فورٹ عباس کی جٹ خاتون خمسہ سے شادی کی ماڑی شوق الٰہی چشتیاں کے قریب معروف خانقاہ ہے اس کے مریدین وعقیدت مندوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے ماڑی شوق الٰہی اور فیض علی بخاری کے بارے میں مکمل طور پر جاننے کے لیے کتاب تحفہ کیمیا فیضو یہ اہل ذکر نامی کتاب مرتبہ محمد سعید فیضوی بہاولنگر کا مطالعہ کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چمن سے فورٹ عباس تک دن کو رات ہوگئی : 20اکتوبر1995ء صبح 8 بجے مکمل سورج گرہن سے دن کی سفیدی کملاگئی ۔میلی میلی دھوپ سے ماحول سوگوار لگتا تھا ۔ فورٹ عباس میں 96فیصد حصہ سیاہ تھا ۔سورج گرہن چاند کے سورج کے سامنے آجانے کے باعث ہوتا ہے ۔ جب چاند سورج کے آگے سے گزر جاتا ہےتو گرہن ختم ہوجاتا ہےاس دن مساجد سے اعلان ہوا کہ ہمارے گناہوں کی شامت اعمال ہے ۔سورج گرہن ہوا لوگوں نے نوافل پڑھے سکولوں میں فوری چھٹی ہوگئی ۔ بچے ماحول کی سوگوای کو دیکھ کرگھروں میں سہم گئے ۔ سورج گرہن کو دیکھنے کے لیے ایکسرے فلم یا ویلڈنگ کے دوران استعمال ہونے والے شیشہ سے کام لیا جاسکتا ہے ۔نوائے وقت نے اگلے روز بہت بڑی سرخی لگائی کہ چمن سےفورٹ عباس تک دن کو رات ہوگئی ۔اس روز پورے ملک میں سورج گرہن دیکھا گیااس سے قبل1978ء میں بھی مکمل سورج گرہن ہوا تھا ۔

فورٹ عباس کا پہلوان چھٹی سیف گیمز کے وکٹری سٹینڈ پر : لیاقت علی فوجی چک 327/HR یکم اگست کو رستم ضلع بہاولنگر بنا ۔ 1987ء میں پاکستان آرمی کا چیمپئن بنا اور گولڈ میڈل حاصل کیا ۔ 1990ء میں انٹرنیشنل چیمپئن شپ میں براؤن میڈل، 1994ء میں رستم پاکستان نمبر 4 بنا ڈھاکہ میں ہونے والے ساؤتھ ایشین سیف گیم میں پہلوانی کا لوہا منوا کر اور تمام پہلوانوں کو شکست دیکر 25دسمبر 1995ءکو وکٹری سٹینڈ پرسب سے اونچا کھڑے ہوکر نہ صرف پاکستان بلکہ علاقے کا نام روشن کیا ۔یوں لیاقت علی فوجی کو ساؤتھ ایشین چیمپئن شپ کے ساتھ انٹرنیشنل پہلوان ہونے کا شرف حاصل ہوا ۔انٹرنیشنل پہلوان ایک حادثہ میں فوت ہوچکے ہیں ۔

نقارے اور سحری پارٹیاں : فورٹ عباس میں بجلی کی آمد سے قبل افطاری کے وقت تمام مسجد میں نقارے بجائے جاتے تھے ۔نوجوان روزہ دار نقارے پر پورے زور سے چوٹیں لگاتے تھے کہ اس کی آواز دور دور تک پہنچے تاکہ ۔ ۔ افطاری کرسکیں ۔اس وقت نقارہ بجانا ثواب سمجھا جاتا تھا ۔ جو شخص نقارے کی آواز کو کسی وجہ سے نہ سن سکتا تھا وہ پھر آذان کی آواز سن کر افطاری کرتا ۔ آذان اس وقت اکثر مساجد میں چھت پر کھڑے ہوکر دی جاتی تھی ۔تاکہ مؤذن کی آواز دور دور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تک پہنچے۔صبح سحری کے وقت سے پہلے اٹھ کر نوجوانوں کی ایک پارٹی گلیوں ،محلوں میں دروازے کھٹکھٹا کر روزہ داروں کو اٹھاتی جاتی تھی۔اور نعتیں ،نظمیں مل کر پڑھتی اور اکثر یہ شعر پڑھتی تھی۔

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

روزہ دارو اٹھو سحری کا انتظام کرلو۔یہ آوازیں سحری پارٹی گلی گلی کوچے کوچے میں لگاتی۔بجلی کی آمد کے بعد اب یہ دونوں چیزیں گمنامی میں چلی گئیں۔آج کا نوجوان اس کا نام تک نہیں جانتا۔اب سحری کے وقت لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا جاتا ہے کہ روزہ دارو اٹھو اور سحری کا انتظام کرلو۔سحری کا وقت ختم ہونے میں اتنی دیر رہ گئی ہے۔

سب سے زیادہ حج کرنے والا شخص : سید محمد حسین شاہ المعروف سائیں جی بابا حضرت کفایت اللہ شاہ واسطی کے گدی نشین تھے۔انہوں نے راقم کو بتایا کہ سکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر دل میں شوق پیدا ہوا کہ پوری دنیا کی سیر کی جائے۔ایک درویش سے شوق کی تکمیل کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ تمہارے پاس اتنی رقم ہونی چاہیے کہ تم اس کے بل بوتے پر ہر جگہ جا سکو۔اگر ایسا نہیں تو دنیا کو چھوڑ دو۔محمد حسین درویش بن گھر سے نکل کھڑا ہوا۔چلتے پھرتے ایران ،عراق ،قطر ،بحرین ،مصر ،دوبئی ،ترکی ،انڈونیشیا ،ملائشیا ،برطانیہ سعودی عرب میں گیا۔ہندوستان اور پاکستان کے تمام مزارات کی زیارت کی۔سیر وسیاحت کے دوران ریاست حیدرآباد دکن کے ڈائریکٹر جیل سے شناسائی ہوئی جس نے ریاست کے خرچہ پر حج پر جانے والوں کی فہرست میں نام لکھوا دیا۔سید محمد حسین نے جب دکن کی شاہی مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے شخص سے اس کا تذکرہ کیا کہ میں سرکاری طور پر حج پر جارہا ہوں تو وہ یہ سن کر زاروقطار رونے لگا۔کہ میں دو سال سے اس امید پر مسجد میں ٹھہرا ہوا ہوں کہ شاید میرا نام بھی حج پر جانے والوں میں آجائے سید محمد حسین نے اپنا نام حج پر جانے والوں کی فہرست سے نکلوا کر اس بزرگ کا نام لکھوایا۔حج کی اس قربانی کا صلہ انہیں یہ ملا کہ وہ ہر سال حج کرنے لگے اور سال میں دو تین مرتبہ عمرے کی سعادت ملتی وہ اکثر کہتے تھے کہ نیکی کا بدلہ دس دنیا میں ،ستر آخرت میں ملتا ہے۔لیکن مجھے ایک حج کی قربانی کے باعث 70 حج دنیا میں ہی مل گئے۔سائیں محمد حسین نے اپنے مرشد کی وفات کے بعد قبر کفایت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اللہ شاہ واسطی پر ڈیرہ جمایا۔ بغیر کسی سرکاری گرانٹ چندے کے بہت بڑا مزار اور مسجد تعمیر کر دی۔ 31 سال مرشد کے در پر گزار دیئے لیکن شہر میں کسی کے ہاں شادی، مرگ، عیادت، پر نہیں گئے۔ اس آستانہ پر موت آئی اور اپنے مرشد کے پہلو میں جگہ پائی۔ اور یہ ثابت کر گئے کہ مرشد سے محبت ہو تو ایسی ہو۔

فورٹ عباس میں اذان اور نماز کا ایک وقت ہونا۔ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر شوکت درانی نے ضلع بھر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کو جمع کر کے اپیل کی کہ وہ نمازوں کا ایک وقت مقرر کریں تو حنفی اور اہلحدیث حضرات ایک وقت مقرر کرنے پر رضامند ہو گئے پورے شہر میں ایک ہی وقت اذان ہوتی۔ آذان کے فوری بعد پولیس گشت کرتی اور نماز نہ پڑھنے والوں کو پکڑ کر تھانے لے جاتی۔ مساجد میں جگہ کم پڑ گئی۔ اور یوں صرف ڈپٹی کمشنر کی دلچسپی سے ضلع بھر کے شہروں اور قصبات میں ایسی فضا پیدا ہو گئی کہ لوگ جوق در جوق مساجد میں جانے لگے۔ رونقیں بڑھ گئیں۔ اور پرانے زمانے کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ ایسا سعودی عرب میں ہوتا تھا اب ضلع بھر اور فورٹ عباس میں بھی ہونے لگا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کے تبادلے کے بعد یہ نیک سلسلہ رک گیا اور پھر دوبارہ نہ شروع ہو سکا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اگر کچھ کرنے کا جذبہ ہو تو پھر تمام رکاوٹیں خود بخود دور ہو جایا کرتی ہیں۔

بھارتی دہشت گردوں، تخریب کاروں، جاسوسوں کی آمد : بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے اس نے کبھی وطن عزیز کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور سازشوں کے ذریعے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کو دولخت کرنے کے بعد بھی اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہے۔ بھارت کی طرف سے پاکستان میں دہشت گرد، تخریب کاروں اور جاسوس بھجوانے کا محفوظ ترین راستہ فورٹ عباس تصور کیا جاتا تھا۔ وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق علی نے الزام لگایا تھا کہ بھارت فورٹ عباس کی سرحد کے ذریعے تخریب کار بھجوا کر سندھ میں تخریب کاری کروا رہا ہے۔ اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ لاکھوں بنگالی، بہاری، برمی مسلمانوں کے ساتھ انڈیا نے اپنے تربیت یافتہ لوگ بھی پاکستان میں داخل کیے۔ فورٹ عباس میں بنگالی، بہاری اور برمی پہنچ کر اپنا لباس تبدیل کر کے فوری طور پر کراچی اور اندرون سندھ روزانہ ہو جاتے ہیں ہفت روزہ تکبیر کی رپورٹ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مطابق جنرل ضیاء الحق کے طیارے کو تباہ کرنے والے تخریب کار فورٹ عباس کی سرحد عبور کر کے پاکستان پہنچے تھے 92-11-16 کو پاکستان ٹیلی ویژن سے ملکی سالمیت اور الذوالفقار کے موضوع پر 25 منٹ کی دستاویزی فلم دکھائی گئی جس میں الذولفقار کے قیام سے تمام دہشت گرد تخریب کاروں کی تفصیلات بتائیں۔ الذولفقار کے رکن عبدالمالک نے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ بھارت جانے کے لئے دو راستے زیادہ استعمال ہوتے تھے پہلا فورٹ عباس کا راستہ ہے ۔ پاکستان میں قید ہونے والے جاسوس نے اپنی جاسوسی کی کہانی لکھی تو اس نے بھی اس کتاب میں بتایا کہ میں فورٹ عباس کے راستے پاکستان میں داخل ہوا تھا۔ بھارت کو اپنی سرحد پر خاردار تار لگانے اور روشنیاں نصب کرنے باوجود اسے اطمینان نہیں اس لئے اس نے سرحدی علاقے میں ایسے پیالے نما آلے زمین میں دبا دیئے ہیں۔ جونہیں کسی شخص کا پاؤں اس پیالے پر پڑتا ہے پیالہ نما آلہ شور مچانا شروع کر دیتا ہے۔

پاک بھارت جنگیں اور فورٹ عباس : 1965ء کو چھ ستمبر کے دن جب بھارت نے پاکستان پر بزدلانہ حملہ کیا تو پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔ فورٹ عباس جیسے دور افتادہ علاقے میں وہی جوش اور جذبہ تھا جو لاہور اور سیالکوٹ کے لوگوں میں موجود تھا۔ 1965ء کی جنگ عملی طور پر فورٹ عباس میں محسوس نہیں کی گئی حکومت پاکستان کی ہدایت کے مطابق بلیک آوٹ کر دیا گیا تھا۔ نماز مغرب کے بعد کسی بھی گھر یا دکان میں روشنی یا آگ جلانا ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ جب بھی ریڈیو پر خبریں نشر ہونے کا وقت ہوتا تو لوگ سینکڑوں کی تعداد میں تازہ جنگی صورت حال سے آگاہی کے لیے ریڈیو کے اردگرد جمع ہو جاتے جب ریڈیو سے یہ اعلان ہوتا کہ فلاں مقام پر پاک فوج نے دشمن کا طیارہ مار گرایا۔ تو خبریں سننے والوں کے فلک شگاف نعروں سے شہر گونج اٹھتا۔ اس وقت کے جنگی ترانوں نے بھی قوم میں نیا جوش ولولہ پیدا کیا۔ 1971ء میں 3 دسمبر کی رات کو بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی نے اپنی قوم کے نام نشری تقریر میں کہا۔ کہ ہم پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ یہ تقریر راقم نے بھی انڈیا ریڈیو سے سنی اور بھارتی حکومت نے صبح کو اسے سچ کر دکھایا۔ سات بجے صبح تین بھارتی جہازوں نے فورٹ عباس پر زبردست بمباری کی۔ اس بمباری کے نتیجہ میں ڈیزرٹ رینجرز کا جوان شہید ہو گیا۔ شہر پر ہر روز تین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرتبہ بمباری کو دیکھ کر آبادی کا انخلاء شروع ہوگیا۔ ہر گھر کے سامنے اور دفاتر میں مورچے کھودے گئے۔ جب بھی خطرے کا سائرن بجتا لوگ اپنے گھروں اور دفتروں سے نکل کر مورچوں میں پناہ لیتے۔ 14 دسمبر کی شب جہاں آرمی ٹھہری ہوئی تھی اس جگہ درجنوں پونڈ کے بم گرائے گئے جو نشانے پر نہ گرے اور پانی سے بھرے ہوئے کھیت میں گرے جو بم پھٹے 50 x 40 چوڑے اور گہرے گڑھے بن گئے۔ 16 دسمبر 1971 کو سقوط ڈھاکہ مشرقی پاکستان ہوا اس المیہ پر اندرا گاندھی نے کہا کہ ہم نے مسلمانوں سے ایک ہزار سالہ ہند پر حکومت کرنے بدلہ لے لیا ہے اور دو قومی نظریہ کو بحیرہ عرب میں ڈبو دیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی دنیا میں انوکھی مثال ہے کہ ملک کی اکثریت یہ کہہ کر علیحدہ ہو جائے کہ اقلیت مجھ پر ظلم کرتی ہے۔ پاکستان کا دولخت ہونا غیر اسلامی اور غیر آئینی تھا۔

اسلام آباد، کراچی لاہور پاکستانی قصبوں کی سپر پاور: معروف کالم نگار' ادیب' شاعر عطاالحق قاسمی 1991ء میں فورٹ عباس تشریف لائے ان کے ساتھ ایک ادبی نشست رکھی گئی تھی۔ بلدیہ ہال میں ان کا استقبال کیا گیا تقریب میں مقامی شعراء نے بھی اپنا کلام سنایا اور قاسمی صاحب نے اپنی شائع شدہ کتابوں سے کالم پڑھ کر سنائے واپس لاہور جا کر انہوں نے اسلام آباد، کراچی، لاہور پاکستانی قصبوں کی سپر پاور کے عنوان سے کالم لکھا اس میں لکھتے ہیں کہ میں گذشتہ دنوں فورٹ عباس گیا تو وہاں مجھے مسلسل اپنا وزیرآباد یاد آتا رہا فورٹ عباس میں 28 گھنٹوں کے قیام کے بعد مجھے احساس ہو کہ وزیرآباد کے مقابلے پر فورٹ عباس تو پیرس ہے۔ یہاں ایک چوک ہے بلکہ اس میں فوارہ بھی ہے جس روز پانی میسر ہو فوارہ بھی چلتا ہے فورٹ عباس کے ترقی یافتہ ہونے کا اندازہ اس سے لگائیں کہ یہاں ٹی وی نشریات نہیں پہنچتیں۔ ٹی وی صرف اس روز دکھائی دیتا ہے جب آسمان پر گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں۔ جب گھٹائیں چھائی ہوں تو کون بدذوق ٹی وی دیکھتا ہے یہاں ٹیلی فون کی صورت حال بھی عجیب ہے لوکل کال بھی آپریٹر سے مانگنا پڑتی ہے سمہ سٹہ سے یہاں ایک ٹرین بھی آتی ہے پھر واپس چلی جاتی ہے مگر اس کا حال فلم سات لاکھ کے ڈائیلاگ کے مطابق ہے کہ تمہیں ورثے میں سات لاکھ روپے ملے ہیں گن سکتے ہو خرچ نہیں

کرسکتے ۔اس ٹرین کی نوعیت بھی کچھ اس قسم کی ہے جو سفر چار گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے یہ ٹرین اسے بارہ گھنٹے میں طے کرتی ہے ٹرین خالی ہونے کے باعث چہل قدمی کی بجائے جوگنگ کرتی ہے جب میں نے اسے دیکھا تو وہ بیس میل کی سپیڈ سے بھاگ رہی تھی بھارت کی سرحد پر واقع قصبے میں صرف دو انٹرمیڈیٹ کالج ہیں ایک لڑکوں کے لیے اور دوسرا لڑکیوں کے لیے ۔لڑکے تو بی اے کرنے کے لیے شہر بدر ہو جاتے ہیں لڑکیاں ضمنی انتخاب کے لیے دعائیں مانگتی ہیں کہ وزیر اعظم آئے اور تمام مسائل حل کرنے کا اعلان کرے ۔ بہاولنگر سے فورٹ عباس تک راستے میں جگہ جگہ ملک محمد قاسم، عبدالستار لالیکا، چوہدری عبدالغفور، منظور احمد موہل اور دیگر قومی وصوبائی امیدواروں کی اپیلیں دیواروں پر درج نظر آئیں جس علاقے میں اتنے ڈھیر سارے رہنما ہوں ۔ وہاں مسافر کو منزل کے لیے سرگرداں نہیں ہونا چاہئے ۔ایک قصبے میں مقیم میرا ایک دوست اپنے بچوں کو لیکر اسلام آباد گیا ایک ہفتے بعد اس کے چھوٹے بیٹے نے کہا ابو کب پاکستان چلیں گے ۔ چھوٹے شہر ہمارے مفتوحہ علاقے ہیں جہاں کے باسیوں کو ہم نے جنگی قیدی بنا کر رکھا ہوا ہے جزیے کے طور پر ان سے اجناس اگانے کا کام لے رہے ہیں ۔ہم ویسے تو سپر پاور نہیں بن سکے ۔ چھوٹے چھوٹے شہروں کا استحصال کر کے خود کو تسلی دیتے ہیں کہ اسلام آباد بھی سپر پاور ہے ۔ پاکستان کا قیام عدل کے قیام کے لیے ہوا تھا خدا کی اس سرزمین پر عدل قائم کریں جو قومیں عدل قائم نہیں کرتیں وہ تباہ ہو جایا کرتی ہیں ۔

بارودی سرنگیں: فورٹ عباس کی عوام نے بارودی سرنگیں کا نام سنا تھا۔ لیکن اسے دیکھنے کا موقع نہیں ملا ۔13 دسمبر 2001 کو نئی دہلی میں بھارتی پارلیمنٹ پر تخریب کاروں نے حملہ کر دیا ۔ بھارتی حکومت نے الزام لگایا کہ اس دہشت گردی میں پاکستان شامل ہے ۔ پاکستان نے پیش کش کی کہ وہ سانحہ کی مشترکہ تفتیش کرائے ۔حکومت ہند نے انکار کر دیا ۔ پارلیمنٹ میں حملہ کے وقت ایک صد سے زائد پارلیمنٹ ارکین موجود تھے ۔لیکن کسی بھی رکن کی دھوتی پر کوئی سلوٹ نہ ابھر سکی۔ بھارت نے مرنے والے دہشت گردوں کی تصاویر اخبار اور ٹی ۔وی پر جاری نہ کیں۔ پارلیمنٹ پر حملہ کا بہانہ بنا کر اپنی بارہ لاکھ فوج سرحدوں پر لے آیا ۔ مجبورا پاکستان کو بھی اپنے دفاع کے لئے فوج سرحد پر لانا پڑی ۔حکومت پاکستان نے دفاعی مقاصد کے پیش نظر اپنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرحدی علاقوں میں بارودی سرنگوں کا جال بچھا دیا۔ بارڈر تک جانے کی ممانعت کر دی۔ سرحدی دیہات خالی کر دیے گئے۔ تقریباً ایک سال لوگ خوف و ہراس کی فضا میں رہے۔ اکثر لوگ محفوظ مقامات پر منتقل ہوئے۔ بنکوں نے اپنے فالتو سرمایہ اور لاکرز میں موجود اشیاء محفوظ مقامات پر منتقل کر دیں۔ بھارت نے اپنی فوجوں کی واپسی کا اعلان کیا تو پاکستان نے بھی اپنی فوجیں سرحدوں سے ہٹا لیں۔ پاکستانی بارودی سرنگیں اعلیٰ کوالٹی کی تھیں جنہیں اٹھا کر دوبارہ ڈبوں میں پیک کر دیا گیا۔ انڈیا کی بارودی سرنگیں گھٹیا کوالٹی کی تھیں جنہیں اٹھانے کی بجائے اڑا گیا۔ پاکستانی سرحدی عوام کو بھارتی بارودی سرنگیں اڑانے کے دھماکے کئی ہفتہ سنائی دیتے رہے۔ بلکہ دھماکوں سے اٹھنے والا دھواں اور گرد وغبار سرحدی لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بنا رہا۔ حکومت پاکستان نے جن علاقوں میں بارودی سرنگیں بچھائی تھیں ان کے مالکان کو باقاعدہ بنک کے ذریعے لاکھوں روپے کی ادائیگی کی گئی۔

فورٹ عباس میں پرائز بانڈ پرچی جواء: ملک بھر میں سے جب سے پانچ ،دس، پچاس ،اور سو روپے کے چھوٹے انعامی بانڈ ختم کیے گئے ہیں۔ اس وقت سے پورا ملک پرائز بانڈ پرچی جوئے کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ 1995 سے فورٹ عباس میں پرائز بانڈ پرچی سسٹم کے تحت جوئے کی لعنت میں ہزاروں لوگ مبتلا ہیں۔ تحصیل فورٹ عباس کے لوگ پرچی مافیا کے ہاتھوں راتوں رات امیر بننے کے جنون میں کنگال ہو گئے ہیں۔ ہر پندرہ دن بعد ہونے والی قرعہ اندازی کے موقع پر بھاری رقم کے انعام کے لالچ میں لوگ اپنی جمع پونجی داؤ پر لگاتے ہیں۔ فورٹ عباس میں غربت وافلاس کے مارے لوگ امیر بننے کے لالچ میں ہر ماہ تقریباً پچاس لاکھ روپے جوئے میں ہار رہے ہیں۔ معاشی طور پر پرچی جوئے نے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رکھا ہے۔ پرچی جواء تو پندرہ دن بعد ہوتا تھا۔ ملکی اور غیر ملکی ٹی وی چینلوں پر ہر روز ہونے والے جوئے میں بھی مقامی لوگ پھنس چکے ہیں۔ کھیلوں کی ہار جیت پر بھی لوگ اپنی رقمیں داؤ پر لگاتے ہیں۔

لوگوں نے ساری رات کھلے آسمان تلے گزاری: ستمبر 2001ء رات کا ذکر ہے کہ شب دو بجے شہر کی مساجد سے اعلان کیا گیا کہ بہاولنگر سے بہت بڑا طوفان 80 میل کی رفتار کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ساتھ فورٹ عباس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جس سے مکانوں کی چھتیں اکھڑ جائیں گی۔ لہذا لوگ محفوظ مقامات پر پناہ حاصل کر لیں۔ پورا شہر گھروں نکل کھڑا ہوا سڑکوں، چوراہوں اور کھلے میدانوں میں لوگ اپنے بچوں سمیت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ ہائی سکول کے گراؤنڈ میں سب سے زیادہ لوگ جمع تھے۔ خوف وڈر سے لوگوں نے ساری رات کھلے آسمان تلے گزاری۔

جادو ٹونہ کا عروج: ماضی میں فورٹ عباس میں جادو ٹونہ کا بھی عروج رہا ہے۔ کالے علم کے ماہر عامل دشمن پر ہانڈی کا وار کیا کرتے تھے ہانڈی میں لوہے کی کیلیں باریک میخیں، بلیڈ کے ٹکڑے، پیپر پنیں ڈال کر اسے کالے علم کے زور پر فضا میں اڑایا جاتا اور مطلوبہ دشمن کے گھر بھجواتا۔ ہانڈی متعلق شخص کے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اس کا نام لیکر آواز دیتی جونہی وہ شخص اپنا نام سن کر دروازہ کھولتا ہانڈی ٹوٹ جاتی۔ ہانڈی میں موجود کیلیں، بلیڈ، سوئیاں اس شخص کے جسم میں داخل ہو جاتیں۔ وہ شخص چند لمحوں میں تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا۔ آج بھی بہت سے عامل محبت وعداوت کے بارے میں ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں۔ سادہ لوح لوگ آج بھی نام نہاد پیروں جعلی عاملوں، کے ہتھے چڑھ کر عقل وایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

فورٹ عباس وبائی مرض کی لپیٹ میں: 2 جولائی 2004 کو محلہ لائن پار سے تین بچے الٹی اور پیچش کے مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال پہنچے ایک بچہ راستہ ہی میں دم توڑ گیا اس دن کے بعد شہر کے تمام علاقے اس مرض کی لپیٹ میں آ گئے ہسپتال میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ EDO ہیلتھ فورٹ عباس پہنچ گئے ڈویژنل اور صوبائی حکام صحت نے فورٹ عباس میں ڈیرے ڈال دیے عالمی ادارہ صحت کی ٹیم پہنچ گئی۔ لوگوں کے پینے کا پانی اور دیگر استعمال کی جانے والی اشیاء کے نمونہ جات حاصل کر کے لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے بھجوائے گئے۔ تشخیص یہ سامنے آئی کہ پانی میں نقصان دہ بیکٹریا موجود ہے۔ برف کے کارخانے بند کر دیے گئے۔ پانی ابال کر پینے کی ہدایت کی گئی۔ شہر کے سیوریج سسٹم کی صفائی کی گئی۔ ڈاکٹروں کی ہنگامی ٹیموں نے دن رات ایک کر کے متاثرہ لوگوں کا علاج کیا۔ حفاظتی اقدامات کی بدولت وبائی مرض پر آہستہ آہستہ کنٹرول حاصل کر لیا گیا۔ خبریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد وبائی مرض کا جائزہ لینے کے لئے خود فورٹ عباس پہنچے اور انہوں نے جناح ہال میں مقامی حکام وعوام سے ملاقات کر کے صورت حال سے آگاہی حاصل کی۔ وبائی مرض میں فوت ہونے والوں کے گھروں میں جا کر تعزیت کی اور ہسپتال میں زیر علاج لوگوں کی تیمارداری کی اور مریضوں میں جوس کے ڈبے تقسیم کیئے۔ وبائی مرض سے تقریباً 4200 افراد متاثر ہوئے۔ 1600 افراد نے ہسپتال میں داخل ہو کر اپنا علاج کروایا۔ اس موقع پر بی بی سی وائس آف امریکہ پی ٹی وی جیو ٹی وی اور دیگر اداروں نے اپنی نشریات جاری کیں۔ مقامی اخبارات کے نمائندوں نے لمحہ بہ لمحہ صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے ہر روز خبریں ارسال کیں۔ تاکہ ملک اور علاقہ کے لوگ باخبر رہیں۔

فورٹ عباس میں ڈلیوری بذریعہ سرجری کا نیا ریکارڈ: فورٹ عباس میں اکثر بچوں کی پیدائش عام سادہ طریقہ سے دائیوں کے ہاتھوں ہوتی رہی ہے۔ لیکن جب سے مقامی طور پر لیڈی ڈاکٹرز کی بہتات ہوئی ہے۔ یہاں اب بغیر اپریشن کے بچے کی پیدائش کا تصور ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اب اکثر عورتوں کے ہاں ڈلیوری بذریعہ سرجری ہو رہی ہے۔ یہ سب ڈاکٹرز کا ہوس زر میں مبتلا ہونے کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ نارمل ڈلیوری کو بھی سرجری کے ذریعے انجام پر پہنچا رہے ہیں۔ تاکہ اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈلیوری مریضوں سے زیادہ سے زیادہ رقم بٹور سکیں۔ بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں ڈاکٹرز مسیحا کی بجا قصاب کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔ جس علاقے میں ستر، اسی سال سے اکثر ڈلیوریز نارمل طریقے سے ہو رہی تھی۔ اب اس علاقہ کی عورتوں کو بار بار ڈلیوری اپریشن کے ذریعے نکما بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹرز کی طرف سے بے جا اپریشن کو انسانیت سوز سلوک کہا جا سکتا ہے۔ عوام الناس کی طرف سے اس پر چپ سادھ لینا بھی تعجب خیز ہے۔ جب سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نئی بلڈنگ میں منتقل ہوا ہے۔ ہسپتال میں سرکاری طور پر ڈلیوری کو ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر حضرات آوٹ ڈور مریضوں کو دیکھنے اور شعبہ حادثات کے مریضوں کا علاج کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔ سرکاری ہسپتال میں بیٹھ کر مریضوں کو اپنے اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھجوانے کا فرض ادا کرتے رہتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس میں آنے والی اہم شخصیات :

1-مولانا عطااللہ شاہ بخاری نے1952ء میں غلہ منڈی میں جلسہ سے خطاب کیا تھا انکے ہمراہ محمد علی جالندھری بھی تھے ۔2-چوہدری محمد علی سابق وزیراعظم نے1964ء میں جلسہ عام سے خطاب کیا وہ مادرملت کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں فورٹ عباس آئے تھے انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کو ووٹ دینے کی تلقین کی تھی 3-ملک قاسم فورٹ عباس میں دومرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر بنے وہ فیلڈ مارشل ایوب خان کے دست راست تھے اور کنونیشن مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری رہے انہوں نے بھی فورٹ عباس کے بہت سے دورے کیئے ۔4-خان عبدالولی خان نے فورٹ عباس کا دورہ کیا اور غلہ منڈی میں جلسہ عام سے خطاب کیا انہوں نے ازراہ مذاق کہا کہ بھٹو کہتا ہے کہ ولی خان کا قد بہت بڑا ہے۔اس میں میرا کوئی قصور نہیں اپنے باپ سے کہتے کہ تمہارا قد لمبا بناتا۔

5-ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان نے پنجاب کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے فورٹ عباس کا دورہ کیا۔لوگوں سے مسائل معلوم کیئے6-مولانا شاہ نورانی، عبدالستار نیازی نے فورٹ عباس میں سب جماعتوں کے لیڈروں سے زیادہ دورے کیے ۔7-مولانا عبیداللہ درخواستی نے1976ء میں جامع مسجد میں جلسہ عام سے خطاب کیا ۔ 8-نواب زادہ نصراللہ خان نے - 1993 1970ء میں انتخابی جلسوں سے خطاب کیا۔9-میاں طفیل محمد نے جماعت اسلامی کے امیر کی حیثیت سے غلہ منڈی فورٹعباس میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔10-مولانا فضل الرحمان نے مدرسہ سراج العلوم میں خطاب کیا ان دنوں الذوالفقار کے لوگوں نے طیارہ اغواء کر رکھا تھا۔انہوں نے کہا کہ طیارے کے اغواء کی کوشش قابل مذمت ہے لیکن جس جنرل نے بندوق کی سنگین نوک پر پورے ملک کو یرغمال بنا رکھا ہے میں طیارے کے ساتھ ملک کو ہائی جیک کرنے والوں کی بھی مذمت کرتا ہوں۔

11-نواب زادہ افتخار احمد انصاری مذہبی امور کی حیثیت سے1978ء میں جمہوری پارٹی کے دفتر کے افتتاح کے لیے تشریف لائے ۔ پارٹی ورکز سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے سانپ پکڑ لیا ہے اس کا اشارہ بھٹو کی طرف اب اس کا سر کچل دینا باقی ہے ۔ کیونکہ سانپ اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کا سر نہ کچلا جائے۔ 12- شہزادہ سعید الرشید عباسی وفاقی وزیر کی حیثیت سے کینال ریسٹ ہاؤس میں پی پی کارکنوں سے میٹنگ کے لیے آئے۔ 13- اعجاز الحق، ہمایوں اختر عبدالرحمان انہوں نے 1993 اور 1990 میں فورٹ عباس کا دورہ کیا۔ ضیاء الحق شہید روڈ کا افتتاح کیا اور ضیاء الحق فاؤنڈیشن کے ورکرز سے گفتگو کے ساتھ جلسوں سے خطاب کیا۔ 14- قاضی حسین احمد جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے فورٹ عباس آئے۔ جامع مسجد میں جلسہ سے خطاب کیا، انہوں نے سوالوں کے جواب بھی دیئے 15- پروفیسر غفور احمد نے فورٹ عباس میں درجن بھر دورے کیے۔ 16- چوہدری رحمت الٰہی نے بھی فورٹ عباس کا دورہ کیا۔ 17- منور حسن نے بھی چوک فوارہ میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ 18- میجر محمد اسحاق مزدور کسان پارٹی کے سربراہ اور سوشلسٹ لیڈر فورٹ عباس آتے رہتے تھے شیر کاٹن فیکٹری کے مالکان میں شامل تھے۔ یہ راولپنڈی سازش کیس میں ملوث رہے تھے ۔19- بابائے سوشلزم شیخ محمد رشید فورٹ عباس میں گرداور رہ چکے ہیں۔ بعد میں ترقی پسند اور سوشلسٹ بنے۔ ضیاء الحق مارشل لاء میں انکی گرفتاری بڑی عجیب تھی یہ عورت کا لباس پہنے گھونگھٹ نکالے دودھ دھو رہے تھے۔ کہ پولیس نے پکڑ لیا۔ 20- حمزہ ایم اے نے مادر ملت کی انتخابی مہم اور جمہوری پارٹی کے امیدواروں کی مہم کے لیے فورٹ عباس میں جلسوں سے خطاب کیا۔ 21- میجر جنرل محمد اشرف ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے فورٹ عباس آئے راقم اور دیگر صحافیوں سے ملاقات میں انہوں نے کہا کہ فورٹ عباس کے لوگ بڑے زبردست ہیں جنہوں نے اسسٹنٹ کمشنر اور ڈی ایس پی کو معاف نہیں کیا مقدمات بنوائے۔ 22- مولانا ضیاء الرحمان فاروقی، مولانا اعظم طارق نے سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے فورٹ عباس کا دورہ کیا ۔ اور دفعہ 144 کے نفاذ کے باوجود چوک فوارہ میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ 23- ظفر جمال بلوچ ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ نے لطیفہ سنایا کہ گورنر کھر ایک کالج میں بطور مہمان خصوصی گئے تقریب کے اختتام پر طلبہ نے کہا کہ سر آٹوگراف دے جائیں۔ گورنر آٹوگراف کو جانتے تو نہ تھے کہنے لگے ملک کا خزانہ خالی ہے جونہی خزانہ میں پیسے آئے آٹوگراف مشینیں فراہم دی جائیں گی 24- حضرت خواجہ محمد معصوم نے بھی کئی مرتبہ روحانی دورے کیے اور درود وسلام کی محافل سجائیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

25-مولانا محمد شریف وٹو نائب امیر جمیعت العلمائے اسلام نے مسجد اللہ اکبر میں خطاب کیا اور کہا کہ طوطا کلمہ پڑھ لیے تو مسلمان نہیں ہو جاتا۔ اسلام پر مکمل ایمان سے ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔

26-چوہدری محمد حسین چٹھہ مسلم لیگی رہنما نے پاک کاٹن فیکٹری میں جلسہ سے خطاب کیا پیر پگاڑہ کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ساری خدائی ایک طرف اور جورو کا بھائی ایک طرف مخدوم زادہ حسن محمود پیر پگاڑہ کے سالا تھے ان کے کہنے پر مسلم لیگ کی صدارت پگاڑہ نے سنبھال لی۔ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ جہاں پہنچے آپ کا قدم شریف نہ رہے ربیع نہ رہے خریف انہوں نے کہا کہ روس میں ریاستیں اٹھ کھڑی ہوئیں دس سال بعد روس ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا انکی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ 27-حاجی محمد حنیف طیب نے وفاقی وزیر کی حیثیت سے بے بی پارک میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مزار حضرت داتا گنج بخش پر دعا مانگی کہ مجھے مرشد کی تلاش میں مدد دی جائے مجھے خواب میں مولانا احمد سعید کاظمی سے بیعت ہونے کے لیے کہا گیا۔ 28۔ مولانا سمیع الحق نے بلدیہ لان فورٹ عباس میں جلد عام سے خطاب کیا۔

فورٹ عباس میں آنے والے دیگر لیڈروں کے اسمائے گرامی۔

عبدالرشید ایڈووکیٹ، مولانا غلام علی اوکاڑی، مولانا فتح محمد، حافظ محمد ادریس، پیر محمد اشرف، مولانا محمد اکبر ساقی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا دوست محمد قریشی، مولانا محمد سلمان طارق، مولانا عبدالتواب صدیقی، میاں جمیل احمد شرقپوری میاں خلیل احمد شرقپوری، میاں سعید شرقپوری، مولانا غلام اللہ، مولانا عبدالقادر آزاد، میاں مقصود، میاں عبدالستار لالیکا، میاں عالم علی لالیکا، عرفان اللہ مردت، محمد اقبال اظہری، محمد طفیل سالک، شکیل احمد صدیقی، محمد عارف مبین، مولانا الہی بخش، مولانا سعید احمد اسد، شبیر حسین حافظ آبادی، محمد یوسف میمن، محمد علی ظہوری تاج الدین تاج، خورشید احمد، قاری زبید الرسول، قاری صداقت علی، عبدالستار نیازی، مہدی حسن، عطاءاللہ عیسی خیلوی، منصور ملنگی، اللہ دتہ لونے والا، ٹیڈی کمہار، عارف لوہار، حاجی فقیر محمد، محمد افضل سندھو، عبدالقادر شاہین، فیصل صالح حیات، محمد انور سہیل، امجد علی چشتی، مولانا عبدالعزیز چشتی، مولانا عنایت اللہ سانگلوی، مولانا محمد شفیع اوکاڑی، مولانا منظور احمد شاہ، مولانا محمد اصغر مجددی، محمد خان لغاری، مولانا حامد سعید کاظمی، مولانا ارشد سعید کاظمی، مولانا محمد حنیف ملتانی، مولانا عبدالمجید، میجر جنرل غلام صفدر بٹ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خادم حسین وٹو، خالد رانجھا، نعیم اللہ شاہانی، طارق عزیز، عبدالروف روفی، سرکاری آفیسرز کی آمد: فورٹ عباس میں پولیس ریلوے، تعلیم، انہار، واپڈا، فوج، شکار، جنگلات، محکمہ مال کے اعلیٰ سرکاری حکام و آفیسر ہر سال باقاعدگی سے سالانہ اور ماہانہ دورے کرتے ہیں کھلی کچہریاں لگائی جاتی ہیں۔

پہلے پہل گھروں میں استعمال ہونے والی چیزیں

چنگیر یا چھابی: یہ روٹیاں رکھنے کے کام آتی ہے۔ گاؤں کی عورتیں اور لڑکیاں عام طور پر چنگیر اور چھابیاں خود بناتی تھیں۔ یہ گندم کے پودے کے تنے جس کو ناڑ کہتے ہیں سے بنائی جاتی ہیں ماہر عورتیں چنگیروں میں رنگدار بیل بوٹے اور مختلف ڈیزائن اور ڈھکنے دار بھی بناتی ہیں۔ اب پلاسٹک کے چھابوں اور پلاسٹک کے ہاٹ پاٹ نے انکی ضرورت کو بڑی حد تک ختم کر دیا گیا۔ **بیلنی چرخا:** فورٹ عباس کے ہر دیہات میں یہ دونوں بنیادی ضرورت میں شمار ہوتے تھے۔ بیلنی سے کپاس کے بنولے اور روئی علیحدہ علیحدہ کی جاتی تھی۔ اور بعد میں روئی کو دھن کر چرخے کے ذریعے اس کا دھاگہ بنایا جاتا تھا۔ پہلے دور میں لڑکیوں کو جہیز میں چرخا بھی دیا جاتا تھا۔ چرخے سے کاتے گئے سوت کو جولاہے لے جاتے اور اس کا کپڑا، کھیس دریاں وغیرہ بنا دیتے۔ ٹیکسٹائل کی ترقی نے چرخے کا وجود ختم کر دیا اور اب جولاہے بھی کم تعدا میں رہ گئے ہیں۔ **حقہ:** شائد ہی کوئی گھر ایسا ہو جس میں حقہ نہ ہوتا ہو گا بڑے بزرگوں کے لیے حقہ تازہ کرنا خدمت میں شمار کیا جاتا تھا۔ گاؤں میں محفلیں اور چوپال حقہ کے گرد گھومتی تھی۔ شادی غمی میں حقہ برابر ساتھ رہتا تھا۔ حقہ کی سجاوٹ پر ڈھیروں روپے خرچ ہوتے تھے۔ حقہ کی کئی قسمیں ہوتی تھیں۔ چھوڑا، صراحی، حقی، گٹے والا حقہ، چلکر دار حقہ، سگریٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ نے حقہ کی قدر و قیمت ختم کر دی ہے۔ حقہ بہت کم نظر آتا ہے نئی نسل سگریٹ اور سگار کی دلدادہ ہے۔

بھڑولہ: پہلے پہل اناج رکھنے کے لیے مٹی سے بنے بڑے تندور کی شکل میں بنا کر اناج جمع کیا جاتا تھا۔ اس کی نچلی سطح پر سوراخ ہوتا تھا جس سے اناج نکالا جاتا تھا۔ اب بھڑولا جستی چادر کا بنایا جانے لگا ہے۔ دیہات کے ہر گھر میں یہ اب بھی موجود ہے۔ **چاٹی مدھانی:** چاٹی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور مدھانی دودھ بلونے کے کام آتی ہے ہر گھر میں صبح صبح دودھ ہاتھ سے بلویا جاتا تھا۔ اب بجلی کی مدھانی نے لکڑی کی مدھانی کو ختم کر دیا ہے۔ **چھیکا** : چھیکا صحن یا چھت کے ساتھ رسی باندھ کر لٹکایا جاتا تھا۔ اس میں سالن کی ہانڈی، دودھ کی دیگچی اور کھانے کی دوسری اشیاء، رکھی جاتی تھیں۔ چھیکا میں پڑی اشیاء کو کھلی ہوا لگتی رہتی اور یہ جانوروں سے بھی محفوظ رہتی۔ اب فریج اور ڈیپ فریزر نے چھیکا کے وجود کو ختم کر دیا اب لوگ متذکرہ اشیاء کو فریج میں رکھتے ہیں۔ **دستی پنکھا** : بجلی کے آنے سے قبل پکھی یا پکھا ہر گھر کی بنیادی ضرورت میں شمار ہوتا تھا۔ کھجور کے پتوں سے اور ناڑ سے تیار ہوتی تھی۔ عورتیں کروشیے سے پنکھا تیار کرتیں اور جھالریں لگاتیں۔ شادی میں پنکھوں کی کافی تعداد دلہن کو دی جاتی تھی۔ بڑے بڑے دفاتر اور زمینداروں کے گھروں میں چھت پر کپڑے کا بڑا سا پنکھا لگاتے اور اسے رسی کے ذریعے کھینچ کر ہوا حاصل کرتے کینال ریسٹ ہاؤس، دفتر تحصیلدار اور بڑی بڑی دکانوں میں اس قسم کے پنکھے لگے ہوتے تھے۔ بجلی کی آمد نے ہر قسم کے پنکھوں کے وجود کو ختم کر دیا۔ **چکی** : پتھر کے دو پاٹ کو اوپر تلے رکھ کر چکی تیار کی جاتی تھی پہلے تمام گھروں میں عورتیں اس چکی کے ذریعے ہاتھ سے آٹا پیس کر روٹی پکاتی تھیں۔ راقم کے گھر میں چکی موجود تھی والدہ صبح سویرے اٹھ کر چکی کے ذریعے آٹا پیس کر صبح کا ناشتہ تیار کرتی تھی۔ آٹا پیسنے کی مشینوں اور فلور ملوں نے دستی چکی کو بھی ختم کر دیا۔ **ھارہ** : یہ گول پیالہ نما ہوتا ہے جس میں اوپلے دہکا کر کوئی چیز پکنے یا دودھ کڑھنے کے لیے رکھ دیا جاتا تھا۔ دھیمی دھیمی آنچ پر ھارہ میں چیز پک جاتی تھی۔ اب اوون نے ھارے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ **ٹوکہ** : پہلے پہل دستی ٹوکہ سے چارہ کاٹ کر مویشیوں کو ڈالا جاتا تھا۔ بعد ازاں ٹوکہ مشین رائج ہوئی تو اسے آدمی چلا کر چارہ کاٹتے تھے۔ بعض میں ٹوکہ مشین کو اونٹ یا بیل کے ذریعے بھی چلایا جانے لگا۔ اور پھر ٹریکٹر کے ذریعے بھی اس سے کام لیا جانے لگا۔ آج کل بجلی کی موٹر کے ذریعے ٹوکہ مشین چلائی جا رہی ہے۔

کپاس کی چنائی : پہلے کی طرح عورتیں اور لڑکیاں اب بھی کپاس چنائی کا کام کرتی ہیں کپاس کو چننے کے لیے ابھی تک کوئی مشین ایجاد نہیں ہوئی۔ دیہاتوں میں عورتیں چنائی کا کام کرتی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں۔شہروں سے بھی عورتیں کے غول دیہاتوں میں کپاس کی چنائی کے لیے جاتے ہیں۔

گندم کی کٹائی : پہلے گندم مرد اور عورتیں مل کر کاٹتے تھے۔اور بیلوں کے ذریعے اسے گاہتے تھے اور پھر ہوا چلنے پر اڑائی کرتے تھے اب یہ تمام کام مشینوں نے سنبھال لیا ہے۔ **پرات، بٹھل :** پرات میں کنالی کی جگہ آٹا گوندھا جاتا ہے۔پرات میں عورتیں کپڑے بھی دھوتی ہیں۔بٹھل بھی گھریلو استعمال کا لوہے کا ایک برتن ہے۔جو گھروں میں کثیر مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ **کڑچھی پلٹا :** یہ دونوں چیزیں چمچے کی شکل کی ہوتی ہیں چیزیں تلنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ **چھج :** چھاج کے ذریعے گھریلو عورتیں گندم، جو، دالیں اور دیگر اشیاء صاف کرتی تھیں۔یہ سرکنڈے سے تیار کیا جاتا تھا۔جدید دور میں چھاج بھی ناپید ہو گیا ہے موجودہ نسل اس کے استعمال کو نہیں جانتی۔ **موڑھا' پیڑھی :** موڑھا دو طرح کا ہوتا ہے سادہ، بازو والا یہ رسیوں اور کانوں کی مدد سے تیار ہوتا ہے۔اب موڑھے کا رواج ترک ہو گیا ہے بلکہ اس کی جگہ نت نئے ڈیزائن کے فرنیچر نے لے لی ہے۔اب اعلیٰ سے اعلیٰ فرنیچر لوگ خرید کرتے ہیں کسی وقت موڑھا اچھے ڈیرہ کی شان تھا۔اب پیڑھی بھی گھروں میں نایاب ہو چکی ہے۔ **تھاپا۔اوکھلی موصل :** کپڑے دھونے کے ڈنڈے کو تھاپا کہا جاتا تھا عورتیں گھروں میں یا نہر اور کھال کے کنارے بیٹھ کر کپڑے کو تھاپے سے کوٹ کوٹ کر دھوتی تھیں۔کپڑوں کو کوٹنے سے میل نکل جاتا تھا۔لکڑی اور سیمنٹ کی اوکھلی بھی اکثر گھروں میں ہوتی تھی۔واشنگ مشین اور گرینڈر مشین نے ان پرانی چیزوں کو ختم کر دیا۔ **رنگین منجا اور رنگین پیڑھی :** پیڑھی بیٹھنے اور رنگین چارپائی سونے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔یہ دونوں دلہنوں کے لیے اہم چیزیں ہوتی ہیں اب انکی جگہ سنگل اور ڈبل بیڈ فوم والے نے لے لی ہے۔اور پیڑی کی جگہ خوبصورت کرسیاں رواج پا گئیں۔پلاسٹک کی کرسیاں مضبوطی اور پائیداری کے لحاظ سے مثالی ہیں۔ **مٹی کا چولہا اور تندور انگیٹھی :** دیہات میں ہر گھر میں مٹی کا چولہا اکثر گھروں میں تندور ہوتا تھا۔انگیٹھی ہوتی تھی اب کی جگہ پر گیس کے چولہے اور بجلی کے ہیٹر' مٹی کے تیل کے چولہے بھی گھروں میں موجود ہیں۔شہر اور دیہات میں ماچھنیں تندور پر آٹے کے عوض روٹیاں پکا کر رہتی ہیں۔ہوٹلوں کے تندور پر روٹی کی اجرت لی جاتی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لوک ورثہ:۔ آج جو اشیاء لوک ورثہ ہیں ماضی میں یہ اشیاء ہماری تہذیب و تمدن کا ایک حصہ تھیں۔ ماضی میں ہم ان اشیاء کو استعمال کر کے فخر کرتے تھے اب ہم انہیں لوک ورثہ سمجھ کر فخر کرتے ہیں۔ ماضی میں استعمال ہونے والی چیزیں۔ چرخہ، دستی پنکھا، آٹا پیسنے والی چکی، چاٹی، صراحی، مٹی کا سرخ مٹکا، چھاج، روٹی پکانے والا چکلہ بیلن، اوکھلی، مٹی کا دیا۔ کوہلو، اونٹ، بارہ سنگا، توا، ہران، اور اس کے قسم کی دیگر اشیاء کے ماڈل اب لوک ورثہ ہیں۔ جنہیں ہم خوشی سے ساتھ دیواروں پہ نصب کرتے ہیں۔ الماریوں اور مخصوص جگہوں پر بطور ڈیکوریشن پیس کے سجاوٹ کے طور پر رکھتے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ لوگوں نے ان اشیاء کے متبادل کو اپنا لیا متذکرہ اشیاء جدید ٹیکنالوجی کے دور میں اب استعمال کے قابل نہ رہیں۔ دور دراز کے دیہات جو ترقی و خوشحالی سے نا آشنا ہیں یہاں اس کا استعمال اب بھی عام ہے متذکرہ بالا اشیاء ہماری پہچان ہیں۔ لوک ورثہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں ماضی میں رہنے والوں کے رنگ ڈھنگ کیسے تھے۔ لوک ورثہ تاریخ کے صفحوں پر ہر دور میں اپنے رنگ بکھیرتا ہے۔

یہ ہے فورٹ عباس والوں کا مزاج:۔ کسی بھی ملک یا شہر کے لوگوں کے چہروں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ملک یا شہر میں حالات کیسے ہیں۔ عدل و انصاف، معاشی ترقی کی رفتار، امن و امان کی صورت حال، سماجی و اخلاقی اقدار، کرپشن کی رفتار، یہاں کا کلچر، موسم، آب و ہوا تفریح کے مواقع کیسے ہیں اور لوگ کس قدر خوشحال ہیں اور ان کا مزاج کیسا ہے۔ فورٹ عباس میں 55 فیصد لوگ خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ اکثر شہریوں کی آنکھیں افسردہ، چہرے مرجھائے، جسم نیم مردہ ہیں یہاں کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ آپس میں گفتگو کے ذریعے تبادلہ خیال کرنے اور تفریح کے مواقع میسر نہیں۔ جسکی وجہ سے لوگوں میں قوت برداشت کا فقدان ہے۔ ذرا سی بات پر زبان سے انگاروں کی برسات ہونے لگتی ہے۔ یہاں ایک دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ نہیں معمولی سی بات پر گالی پتھراؤ اور گھونسے سے بات کی جاتی ہے۔

جس کی لاٹھی اس کی بھینس، اس معاشرے میں لوٹ کھسوٹ انتہا پر، انصاف کا کھلے عام قتل قانون طاقتور کے ہاتھوں کھلونا بنا ہوا ہے۔ مراعات یافتہ طبقہ اور کرپٹ سرکاری ملازم دھوکہ فریب اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جعلسازی کرنے والے مزے لوٹ رہے ہیں یہاں کی اکثریت ڈپریشن زدہ افراد کی ہے تلخ باتیں ہر طرف بجھی آنکھیں ہر کوئی اپنے آپ سے بیزار دکھائی دیتا ہے۔ اپنے مسائل کے حل کے لیے تانے بانے بن رہا ہے۔ اپنی سوچوں میں گم چلا جا رہا ہے۔ اپنے ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کوہلو کے بیل کی طرح دن رات چکر کاٹ رہا ہے۔ اس چکر کے دوران جب اس کا کسی کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے تو محبت کی بجائے اس کے چہرے پر غصہ ہوتا ہے۔ اور بات بات ایک دوسرے سے لڑنے لگتے ہیں۔ قوت برداشت کا فقدان ہو گیا۔ کسی کی غلطی کو معاف کرنے پر تیار نہیں کیا ان سب باتوں کو ہم اپنا مزاج کہیں گے۔ اخلاقی قدریں دم توڑ رہی ہیں اندر کرب ہونے کے باعث خوش اخلاقی سے ملنا ناپید ہے۔ کسی کو مستقبل کا خوف کسی کو بہتر روزگار کا خوف' کسی کو کاروبار کا خوف' کسی کو زندگی کا خوف' کسی کو افسروں کا خوف کسی کو نظر نہ آنا والے خوف ہے۔ جس کے باعث 95 فیصد لوگ ڈپریشن کا شکار ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے یہاں اسے سیریس بیماری سمجھ کر اس کا علاج نہیں کیا جا رہا۔ یہ تمام باتیں چہروں سے نمایاں ہیں۔ گفتگو اور عادات واطوار سے جھلکتی ہیں۔ اس تمام صورت حال کو اگر پورے ملک میں پھیلا دیا جائے تو یہ ہمارا مزاج اور اگر دنیا بھر میں پھیلا دیا جائے تو یہ بین الاقوامی مزاج کہلائے گا۔ یہ مزاج پہلے نہ تھا حالات کیساتھ ساتھ بدلا ہے

فورٹ عباس کی عوامی رسمیں

فورٹ عباس کی زندگی جس قدر حسین اور ہمہ گیر ہے اس میں اس قدر اشتراک عمل بھی موجود ہے۔ اس کا مظہر یہاں کی عوامی رسمیں ہیں جس طرح افراط وتفریط ہمارے لیے گوناگوں الجھنوں کا موجب بنتی ہے۔ اس طرح ان الجھنوں کی شدت کے ساتھ پابندی بھی تکلیف کا باعث ہوتی ہے لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ ان رسموں کی بدولت زندگی میں ہماہمی اور دلکشی بھی موجود ہے۔ ان سے کنبوں اور خاندانوں کی نسبتیں مضبوط ہوتی ہیں۔ بلکہ یکجہتی اور یگانگت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بچے کی پیدائش : بچے کی پیدائش پر گھر والے مٹھائی تقسیم کرتے ہیں جس گھر میں زچگی ہو اس کے دروازے کے ماہر نیم یا سرس کے پتے باندھے جاتے ہیں ننھیال والے بچے کے لیے زیور اور بچی کے لیے گھی شکر اور جوڑے لیکر آتے ہیں اس کا تعلق ان کی مالی حیثیت سے ہوتا ہے۔ بہنیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور پھوپھیاں بچے کے لیے جوڑے لیکر آتی ہیں دیہات میں امیر لوگ ایسے موقع پر بیٹی کو زیور یا گائے بھینس دیتے ہیں نانک چھک دیجاتی ہے۔ **منگنی** : منگنی کے موقع پر لڑکے اور لڑکی والے ایک دوسرے کے گھر جوڑا کوئی زیور اور نقدی لیکر جاتے ہیں۔ منگنی کی انگوٹھی کی رسم ادا کی جاتی ہے منگنی کو سگائی بھی کہتے ہیں منگنی کی تقریب میں رشتہ دار اور دوست شریک ہوتے ہیں۔ **مایوں کی رسم**: شادی سے چند روز قبل مایوں کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ ہمسایاں بہنیں، چچیاں، پھوپھیاں، اور دیگر رشتہ دار خواتین جمع ہوکر لڑکے اور لڑکی کو ابٹن لگاتی ہیں۔ اس موقع پر پرانے گیت اور نئے گانے ڈھولک کی تھاپ پر گائے جاتے ہیں۔ **مہندی کی رسم**: پہلے پہل نائن مہندی گھول کر تمام حاضر عورتوں میں تقسیم کرتی تھی۔ اب تو مہندی دلہا اور دلہن کی سہیلیوں رشتہ داروں کے ہاں سے آتی ہے۔ لڑکیاں ہاتھوں میں شمع جلائے پورے جلوس کے ساتھ مہندی لیکر جاتی ہیں۔ **سہرا بندی**: دولہا کو نہلا کر اور نئے شادی کے مخصوص جوڑا پہنا کر سہرا باندھ کر بٹھایا جاتا ہے۔ اس کے دوست احباب رشتہ دار اسے سہرا بندی کے موقع پر سلامیاں دیتے ہیں سلامی کی رقم عموماً اس سے زیادہ دی جاتی ہے جو دلہا کے والد نے ایسے موقع پر ان کے ہاں دی تھی گویا یہ سلامیاں اور اس کی رقم مالی تعاون ہوتا ہے۔ **دولہا کو سلامی** : دلہا جب برات لیکر دلہن کے گھر پہنچتا ہے تو دلہن کے گھر والے کئی رسمیں ادا کرتے ہیں جوتا چرانے کا لاگ' دودھ پینے کا لاگ' اور اپنے علاقے اور برادریوں کے رواج کے مطابق رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ دلہن کی رخصتی سے قبل اس کے گھر والے اور عزیز و اقارب عورتیں نئے دلہا کو سلامی دیتی ہیں۔ **جہیز** : لڑکی والے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق جہیز دیتے ہیں اب زمانہ ترقی کر گیا اب ناک رکھنے کے لیے دیکھا دیکھی جہیز میں بہت سا سامان دیا جاتا ہے۔ اب تو لڑکے والے جہیز کا خود تقاضا کرتے ہیں اور ایک لسٹ دیتے ہیں کہ ہمارے بیٹے کو یہ کچھ دیا جائے۔ جہیز کی بدولت بیٹی کو نیا گھر سجانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

میلا : دیہی اور شہری زندگی میں ایک اہم رسم میلا ہے۔ جب کوئی نازک اور مشکل وقت سامنے آئے تو اسے حل کرنے کے لیے دو طریقے استعمال کیے جاتے ہیں ایک طریقہ یہ ہے کہ معزز افراد ایک فریق کی استدعا لیکر دوسرے فریق تک پہنچتے ہیں اسے میلا کہتے ہیں بعض اوقات ایسے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گھر کی بیٹی یا بہن دوسرے فریق کے گھر جا کر جھولی پھیلا کر سوال کرتی ہے کہ میرا سوال پورا کردو۔ ایسے موقع پر بہن بیٹی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے عورتیں اپنا دوپٹہ اور مرد اپنی پگڑی پاؤں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے ٹھوکر مار کر دور پھینک دو یا اٹھا کر سر پر رکھ دیں۔ عموماً لوگ پگڑی اور دوپٹے کو سر پر رکھ دیتے ہیں اور دست شفقت بھی۔ **قل، چہلم** : کسی بھی شخص کی وفات کے بعد اگلے دن یا تیسرے دن ایصال ثواب کے لیے چنوں پر یا کھجور کی گٹھلیوں پر کلمہ پڑھا طیبہ پڑھا جاتا ہے۔ دوست احباب رشتہ دار قل کی محفل میں شریک ہوتے ہیں قرآن پاک کی تلاوت دیگر اذکار جمع کر کے مرنے والے کی روح کو ثواب پہنچایا جاتا ہے۔ دسواں، بیسواں اور چالیسواں یا چہلم بھی کیا جاتا ہے۔ چہلم کے موقع پر بھی تمام رشتہ دار، عزیز، دوست احباب اور ہمسائے جمع ہوتے ہیں اور ختم شریف پڑھنے کے بعد طعام کھلایا جاتا ہے۔ **عرس، میلے** : فورٹ عباس شہر اور علاقے بھر میں مقررہ تاریخوں میں عرس اور میلوں کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ ان علاقائی میلوں میں نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کی ٹولیاں شرکت کرتی ہیں۔ عرس کے موقع پر قرآن خوانی، چادر پوشی قوالی، وعظ، نعت خوانی، اور تقاریر ہوتی ہیں۔ محافل سماع بھی ہوتی ہے۔ **دعوت ولیمہ** : لڑکے اور لڑکی کی شادی پر بہت بڑی دعوت کی جاتی ہے اس دعوت طعام کھانے کے بعد بطور تحائف رقم نذر کرتے ہیں اس کے لیے باقاعدہ ایک آدمی بیٹھا ہوتا ہے جو دی جانے والی رقم کو اس کے نام کے ساتھ نوٹ بک میں تحریر کرتا ہے۔ **رسم ختنہ و سالگرہ** : رسم ختنہ کے موقع پر دوست احباب کے لیے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے ختنہ کے موقع پر بھی طعام کھانے کے بعد لوگ رقم نذر کرتے ہیں پڑھے لکھے لوگوں میں بچوں کی سالگرہ کا رجحان بھی فروغ پا رہا ہے۔ سالگرہ کی تقریب میں بھی تحفے تحائف دیے جاتے ہیں۔ **کونڈوں کا ختم، شب برات کا حلوہ** : اکثر گھروں میں 22 رجب کو کونڈوں کا ختم دلایا جاتا ہے اور شب برات کے موقع پر مختلف حلوے اور میٹھی ڈش پکائی جاتی ہے۔ اور ختم دلانے کے بعد حلوہ یا میٹھی ڈش ایصال ثواب کے لئے لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ شب برات اور شب قدر کے موقع پر شب بیداری کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فورٹ عباس اور اس کے قصبوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ

☆ پھولڑہ: یہ صدیوں پرانا قصبہ ہے یہاں قدیم تاریخی قلعہ ہے معروف اطالوی ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر تساوری نے اس قلعہ اور قصبہ کا بانی دکھو پھلانی قرار دیا۔

☆ ۔فورٹ عباس: ریاست بہاول پور کے آخری حکمران نواب صادق پنجم نے اپنے بڑے بیٹے اور ولی عہد کے نام پر 1927 میں قصبہ کا نام فورٹ عباس رکھا تھا۔

☆ٹبہ عالمگیر: نہر ہاکڑہ کے کنارے ایک بستی ہے عالم علی خان المعروف موتیاں والا جج ریاست بہاول پور میں سیشن جج تھے ان کے نام پر قصبہ کا نام ٹبہ عالمگیر رکھا گیا تھا۔ٹبہ عالمگیر پر ریلوے اسٹیشن بھی تھا جو ختم ہو گیا ہے۔

شہباز والا: نہری نظام کے اجراء کے وقت انگریزوں نے ریسٹ ہاؤس کا نام شہباز والا رکھا تھا۔ریسٹ ہاؤس شہباز والا کے نام پر چک نمبر 227/9R کے قریب شہباز والا کے نام سے ریلوے اسٹیشن قائم کیا گیا۔

☆ کھچی والا: قصبہ کھچی والے کے مقام پر میاں ارجن سلطان کھچی کا ٹوبہ تھا ان کی زرعی اراضی بھی تھی اور کھچی قوم کے بہت سے افراد یہاں رکھتے تھے اس لیے کھچیوں کی مناسبت سے اس جگہ کا نام کھچی والا رکھا گیا میاں اللہ یار کھچی نے بتایا جب ریلوے ٹرین کا آغاز ہوا تو کھچی قوم کے افراد محض اس لئے کھچی والا کا چھوڑ کر چک 260/HR میں چلے گئے کہ کہیں ہمارے بچے گاڑی تلے آ کر نہ کچلے جائیں۔

رفیق آباد: 166/7R کے مال آفیسر مولوی محمد حنیف اور غلام نبی چیئرمین یونین کونسل نے کوشش کر کے اپنے ناموں کی بجائے رفیق بامعنی دوست یعنی رفیق آباد کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نام سے ریلوے اسٹیشن منظور کروایا۔ **مائی دی جھگی:** یتیم والا روڈ 1979 میں جب زیرِ تعمیر تھی تو چوک کے قریب ایک بوڑھی عورت نے جھونپڑی ڈال کر پانی کے گھڑے رکھ دیے تا کہ آنے جانے والے لوگ پانی پیتے رہیں۔ اس عورت کی جھونپڑی کو لوگوں نے مائی دی جھگی کہنا شروع کر دیا۔ **میر گڑھ:** یہاں تاریخی قلعہ ہے یہ سردار نور محمد خاں نے تعمیر کرایا تھا اور اس کا نام اس نے میر گڑھ رکھا تھا قلعہ کے ارد گرد شروع ہی سے آبادی چلی آ رہی تھی۔ **جام گڑھ:** یہاں قلعہ اور قدیم بستی ہے جام خاں معروفانی نے یہاں قلعہ تعمیر کرایا لوگوں نے اس کے نام کی مناسبت سے اسے جام گڑھ کہنا شروع کر دیا تھا۔ **قریش، رصافہ، کاظمین، منصورہ:** ماضی میں فورٹ عباس سے قط العمارہ جانے والے ریلوے سیکشن پر ان ناموں سے اسٹیشن موجود تھے بہاول پور کے عباسی حکمران عراق سے ہجرت کر آئے اس لئے انہوں نے قریش رصافہ کاظمین منصورہ یزمان قط العمارہ بغداد الجدید جو عراق کے بڑے بڑے شہروں کے نام ہیں ان کے نام فورٹ عباس کے اسٹیشنوں کے نام رکھے گئے۔ **مروٹ:** قلعہ اور قصبہ مروٹ دریائے ہاکڑہ کی پرانی گزرگاہ پر ایک بلند ٹیلے پر واقع تھے یہ قصبہ ملتان سے دہلی جانے والی کچی شاہراہ کا اہم پڑاؤ تھا۔ تجارتی قافلے یہاں آتے جاتے ہوئے ٹھہرتے تھے اس قلعہ کو چتوڑ کے حاکم مہروٹ نے تعمیر کروایا تھا صدیوں بعد لفظ مہروٹ بگڑ کر مروٹ بن گیا۔

مردم شماری: مارچ 1998 فوج کی نگرانی میں مردم شماری ہوئی۔ فوجی آفیسران نے بھی مردم شماری کے اعداد و شمار کو گھر گھر جا کر خود چیک کیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سیف اللہ خالد

نصیر احمد کسر

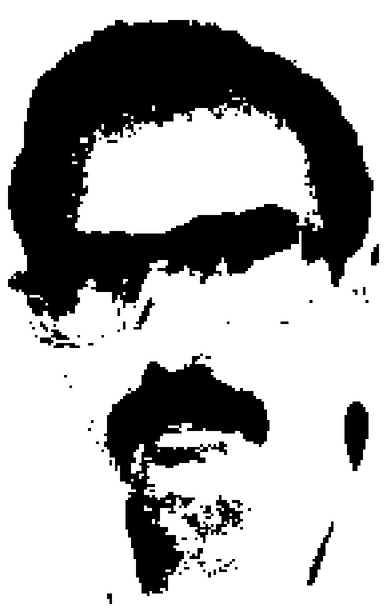

ڈاکٹر راؤ شاہد تسلیم

محمد رؤف خالد

میاں عرفان اللہ

چوہدری بشیر احمد

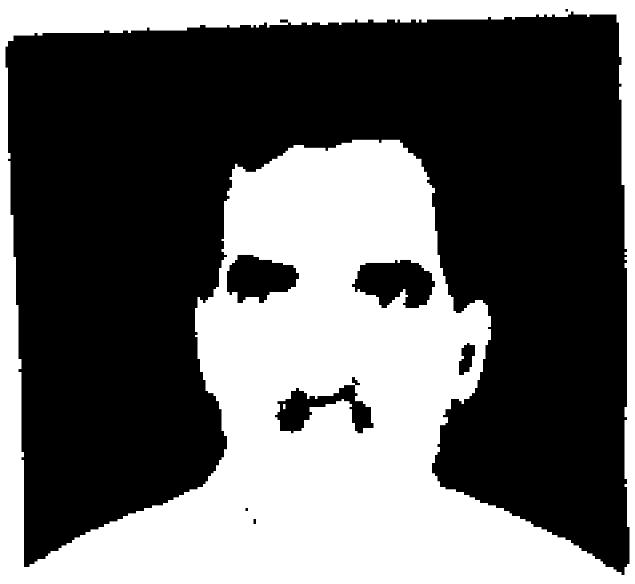

چوہدری نعیم انور

حاجی مختار احمد

محمد ارشد عدیل

ذوالفقار علی گوہیر

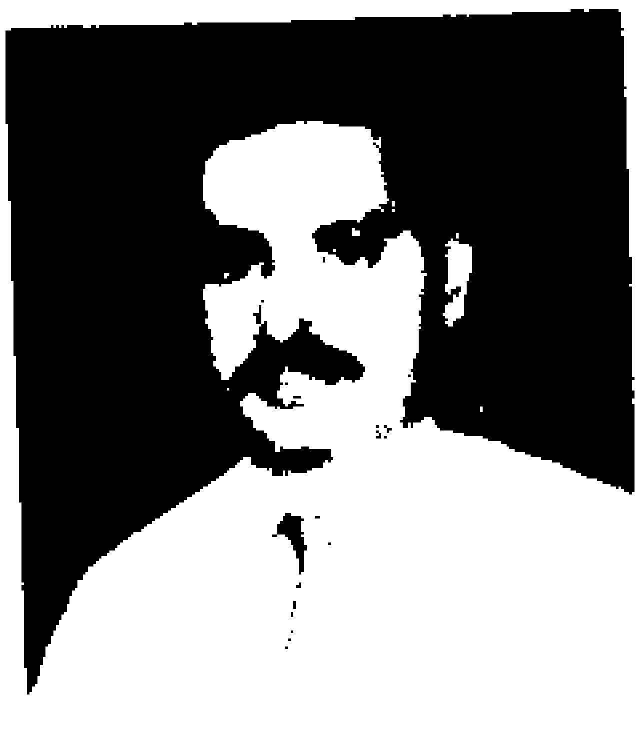

نسیم چوہدری

رزاق احمد کسر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

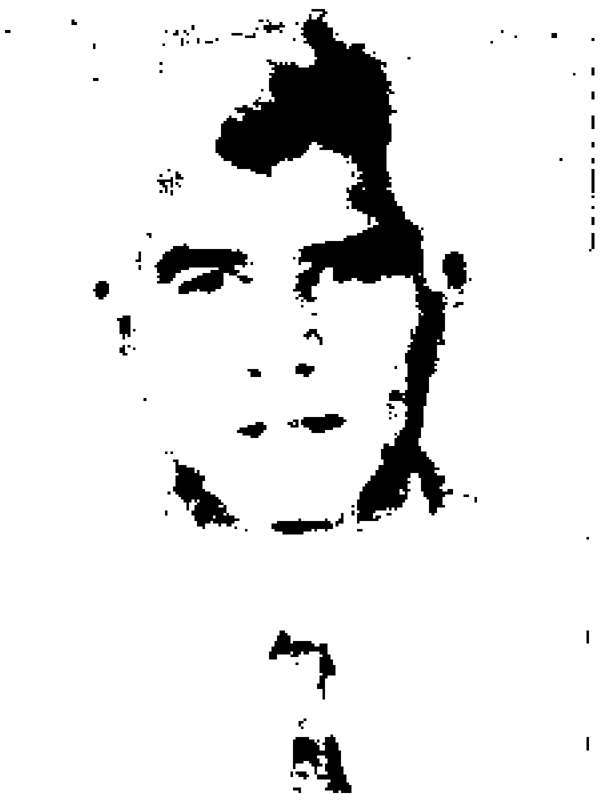

حبیب اختر جیلانی

فضل عباس

محمد سلیم زاہد

نثار احمد کسر

عالم علی گجر

محمد رمضان ملکیرا

حافظ اشتیاق احمد

چوہدری محمد جاوید

رانا عبدالمجید

شاہد محمود

سعید احمد رضا

محمد نواز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

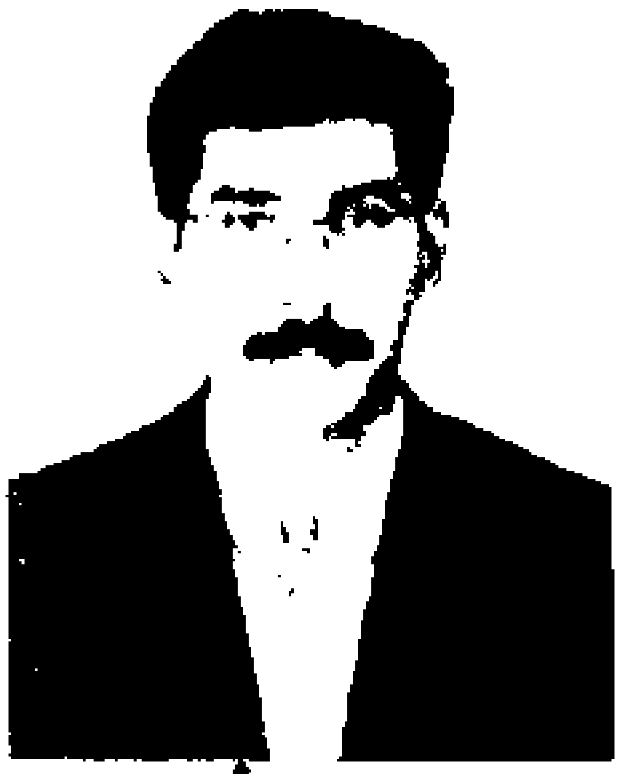

محمد عثمان نعیم

غلام سرور

محمد اکرم

عمردراز وٹو

طارق حسین سندھو

علی احمد

محمد انور ساقی

عبدالرزاق گورایا

غلام قاسم قاسمی

وارث علی سندھو

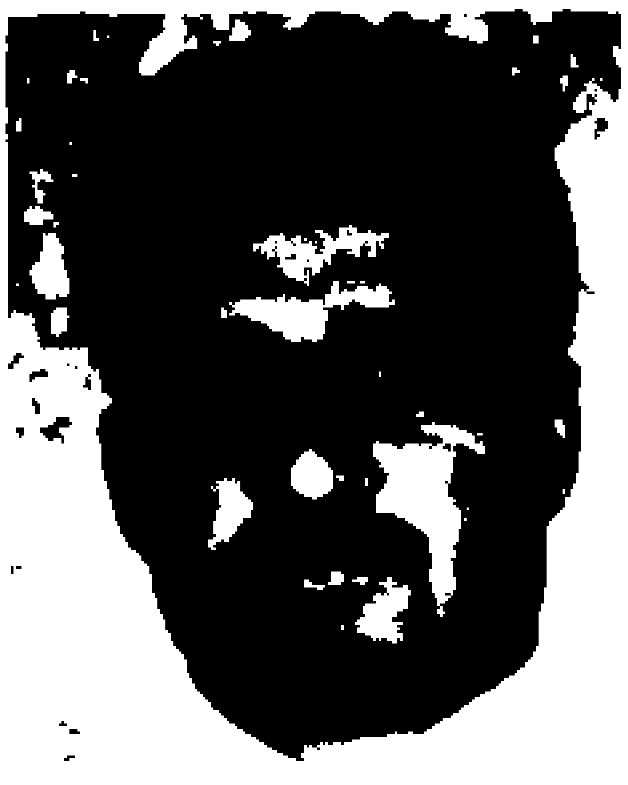

طارق محمود

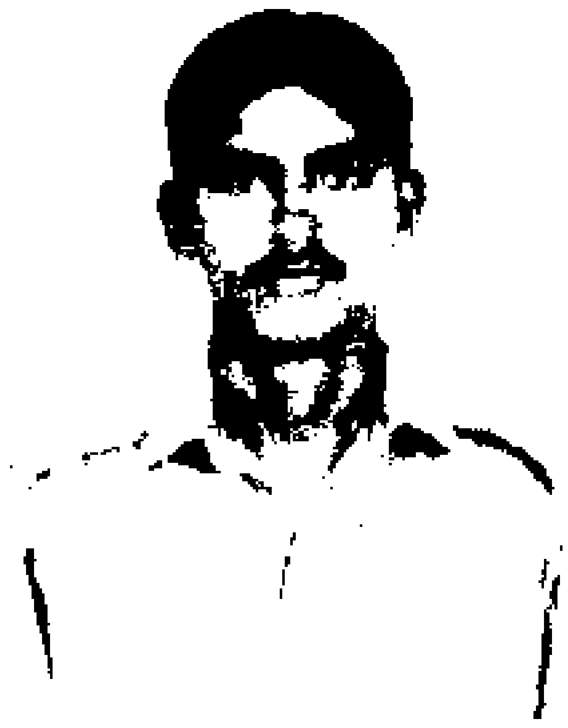

محمد اقبال پاشا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

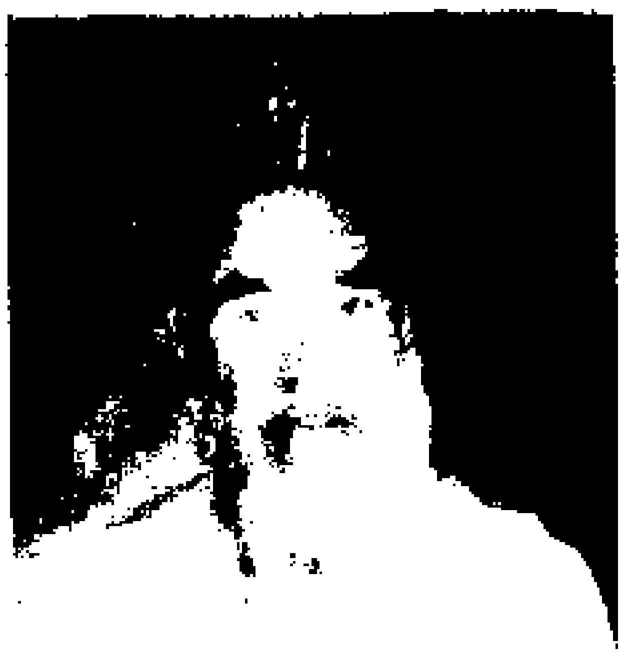

صوفی محمد بشیر

حاجی غلام رسول

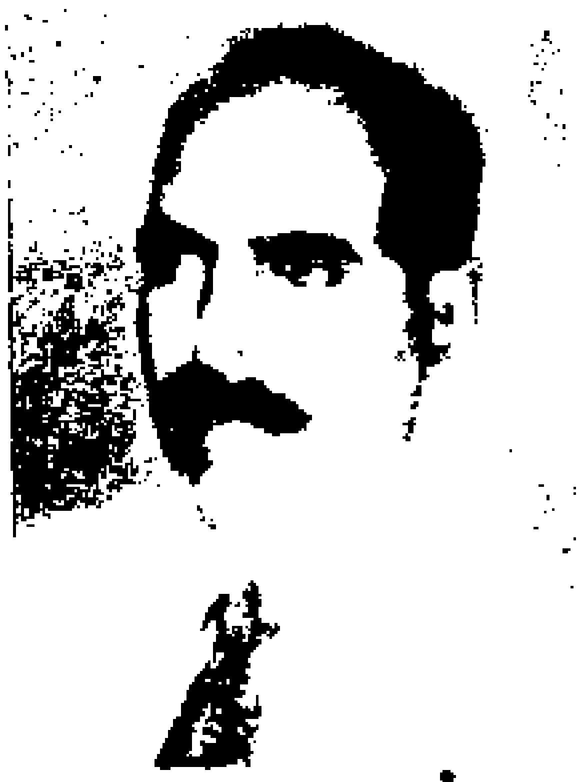

غضنفر سعید

حاجی محمد سعید

اصغر علی مہار

امجد علی

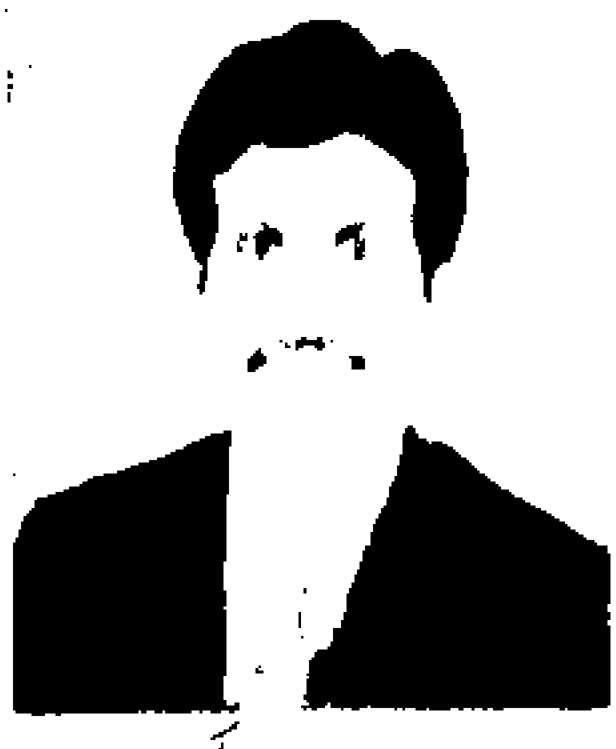

محمد عرفان ملکیرا

محمد ظفر اقبال

رانا عتیق الرحمان

چوہدری محمد اسلم

حاجی رشید احمد

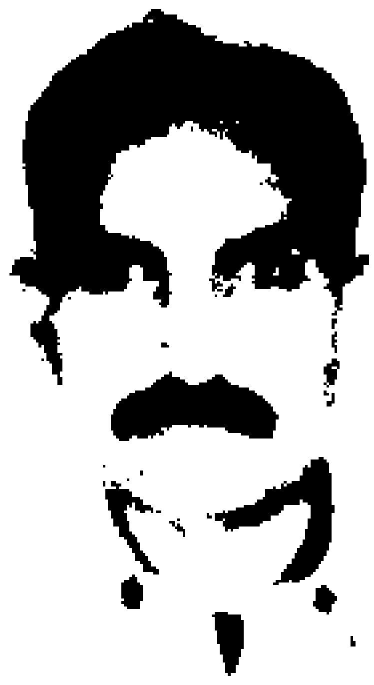

محمد حسین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد شفیق عابد

محمد احمد صابری

حاجی عرفان شوکت

افتخار احمد

محمد اختر پرویز

منیر احمد

حافظ اعجاز حیدر

محمد اقبال عباسی

سیٹھ محمد شریف

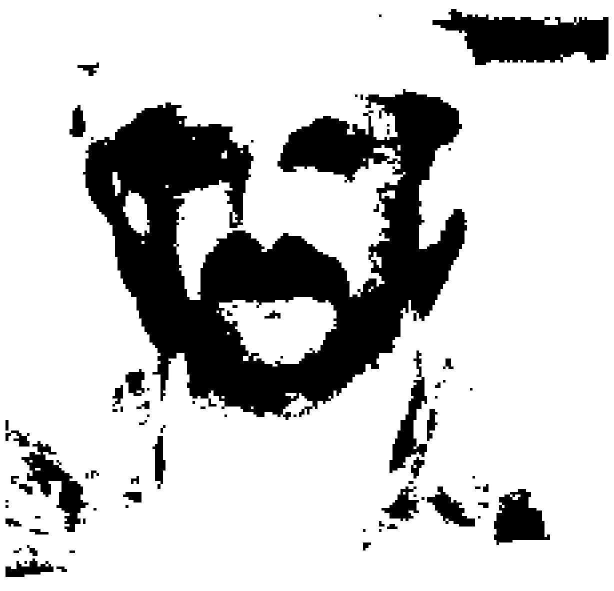
منظور احمد قریشی

میاں محمد رفیق

حاجی فیاض حسین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد اعجاز الحق

حافظ عبدالمجید

معراج دین قادری

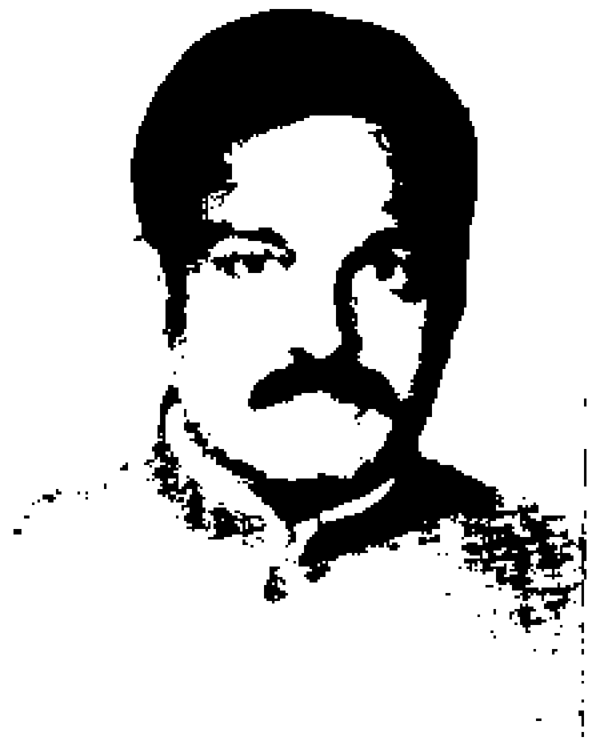

ملک عبداللطیف

ندیم اختر

ندیم اعجاز

حاجی محمد اشرف

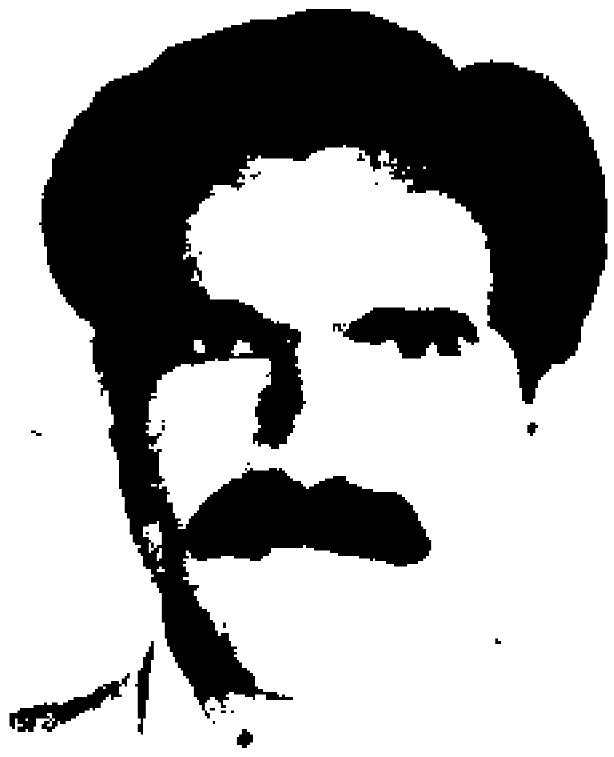

راؤ محمد یونس

شکیل جابر

محمد بلال

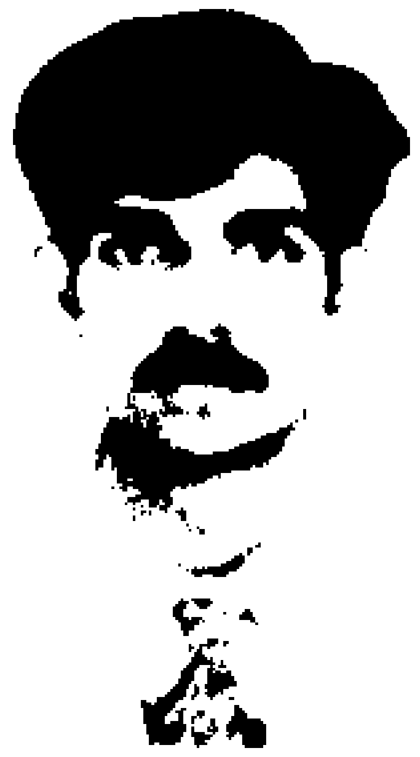

مبشر سلیم

مدثر سلیم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

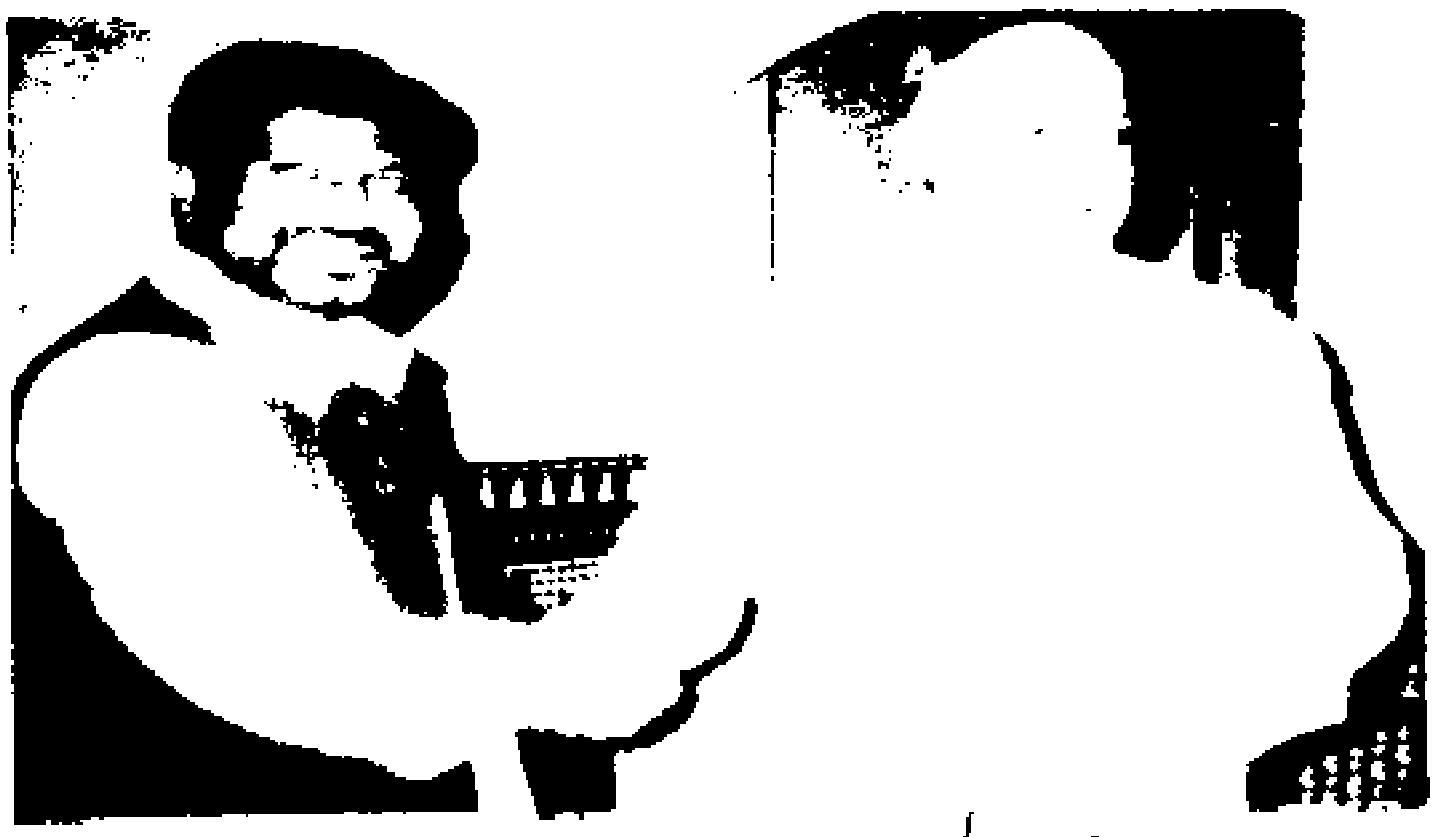

حافظ محمود الحسن نواز شریف کے ساتھ

حبیب اللہ غازی

سمیع اللہ غازی

محمد معین غازی

محمد متین غازی

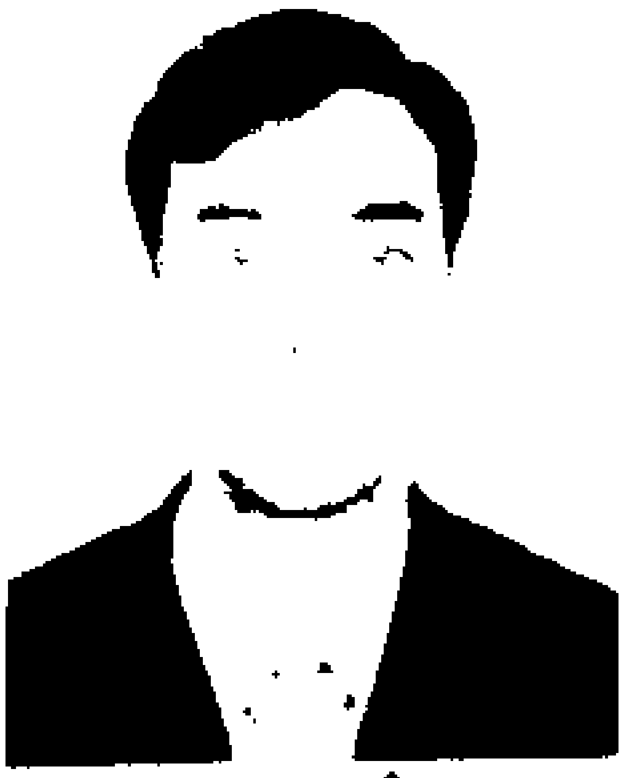

نسیم سحر

شازم گوھر

نعیم طاہر

حاجی غلام محمد

غلام مسیح

حاجی غلام رسول

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سلیمان قادری

ارشاد علی کلو

رانا غلام نبی

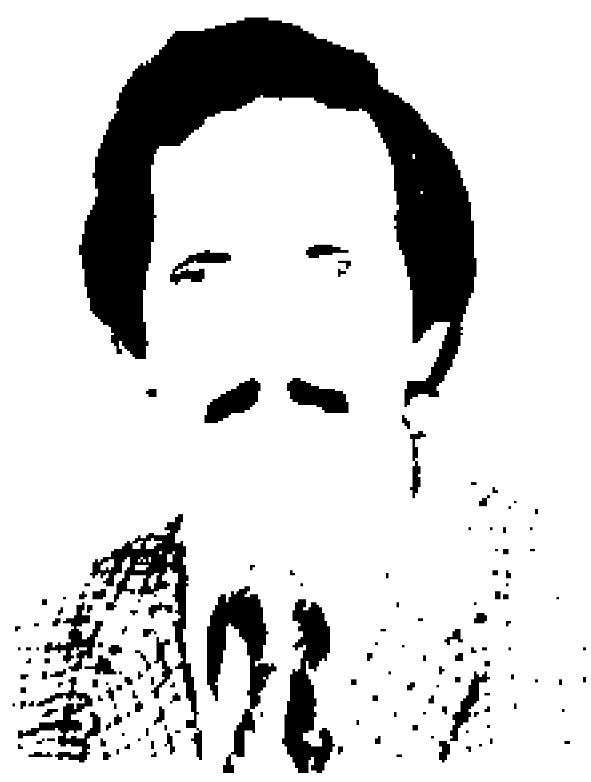

خان محمد اشرف

مختار نعیم خاور

افتخار علی شاہ

نواب سر صادق محمد بانی فورٹ عباس کی چار نایاب تصاویر

صادق محمد خامس

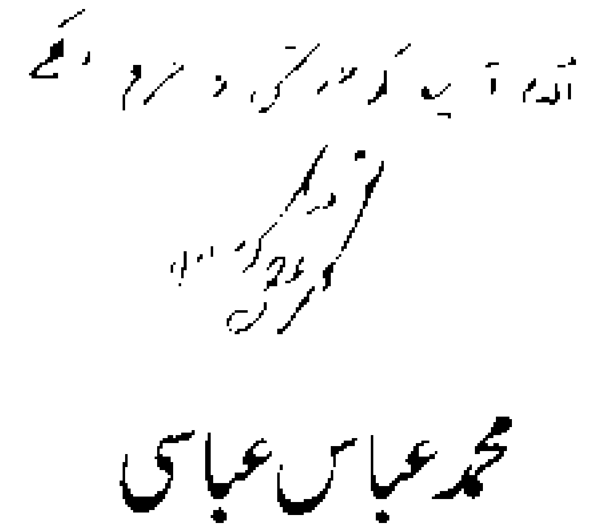

محمد عباس عباسی
سے لیا گیا آٹو گراف

جن کے نام پر فورٹ عباس
کا نام رکھا گیا

محمد عباس عباسی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باب 12

چوہدری محمد نصیر کسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بہاولنگر

چوہدری محمد نصیر کسر ولد حاجی محمد خان کسر 1955ء میں کھچی والا کے گاؤں 210/9R میں پیدا ہوئے۔ایم اے ایجوکیشن اور ایم اے اسلامیات کی ڈگری رکھتے ہیں۔1975ء میں بطور ٹیچر ملازمت کا آغاز کیا 1987ء میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر ترقی ہوئی۔تحصیل فورٹ عباس کے اکثر ہائی سکولوں میں صدر مدرس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔فورٹ عباس ہائی سکول میں پہلی مرتبہ 5 سال ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے گزرے۔دوسری مرتبہ 2003ء فورٹ عباس آئے تو انہیں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بہاولنگر کے عہدہ پر ترقی دی گئی۔ضلع بھر میں سینئر ہیڈ ماسٹر اور ممتاز ماہر تعلیم ہیں۔انہوں نے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا عہدہ چیلنج سمجھ کر قبول کیا۔دفتر کا چارج سنبھالنے کے بعد روائیتی سستی بے قاعدگی کو ختم کیا۔اساتذہ کی رخصت اور پنشن کیس جو التواء میں پڑے تھے انہیں نپٹایا۔دفتری امور کو تیز کیا اور آنے والے ہر خط اور درخواست فوری جواب دینے کا طریقہ کار کو جاری کیا۔حکومت کی ہدایات کے مطابق ضلع بھر کے سکولوں کا دورہ کر کے تعلیمی وانتظامی کارکردگی کو بہتر بنانے میں انتھک محنت وجدو جہد کی۔اپنی مدد آپ کے تحت ضلع بھر کے ہائی سکولوں کے درمیان آرائش وزیبائش اور صاف ستھرا رکھنے کا مقابلہ منعقد کروایا اور سکولوں کے اساتذہ اور طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔تعلیمی مقاصد کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ کوشاں ہیں۔انہوں نے اپنی نگرانی میں ضلع بہاولنگر کی 13000 ہزار طالبات میں سہ ماہی بنیادوں پر مبلغ 600 روپے فی کس کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر تقسیم کیا گیا۔وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ضلع بھر کی پرائمری سکولوں کے زیر تعلیم بچوں کو مفت کتابیں فراہم کی گئیں۔حکومت نے تعلیمی سلیبس مقرر کیا ہے اس پر انہوں نے سختی سے عمل کروایا۔چوہدری محمد نصیر کسر علم وادب کے پیکر مجسمہ حسن اخلاق، متحرک وفعال منتظم ہیں۔انتہائی مخلص، محنتی، فرائض کی بجاآوری کی قابلِ تقلید مثال ہے۔

چوہدری ذولفقار علی گوہیر ایڈووکیٹ

چوہدری ذولفقار علی گوہیر کا آرائیں فیملی سے تعلق ہے۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سے ایل ایل بی پاس کرنے کے بعد 1991ء میں شعبہ وکالت سے منسلک ہوئے اچھے سول وکیل کی شہرت رکھتے ہیں۔وکلاء کی فلاح وبہبود کیلئے متحرک رہے اپنے دورہ صدارت میں اندرون بار اور بار اور بنچ کے مثالی تعاون کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فروغ دیا۔فورٹ عباس میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت کا قیام،سول کورٹ کیلئے اراضی کا حصول اور بار کی لائبریری میں توسیع ان کے اہم کام ہیں۔ان کی بطور صدر حلف برداری کی تقریب میں وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا صدر ہائی کورٹ و ڈسٹرکٹ کورٹ کی شرکت بار کی یادگار تقریب تھی۔معاشرہ میں قانونی سمجھ بوجھ کے فروغ کیلئے اخبارات میں قانون اور معاشرہ کے عنوان سے کالم بھی لکھتے رہے ہیں۔قانون کی تحقیق کا ادارہ لاء ویژن قائم کر رکھا ہے جس کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔پاکستان لاء پر صفحہ اوّل کی ویب سائیٹ www.lawvision.com ان کی پروڈکٹ ہے۔پاکستانی لاء پر ملک میں صرف پانچ ویب سائیٹ ڈیولپ ہوئیں ان میں لاء ویژن کی ویب سائیٹ جامع اور وسیع ہے۔پاکستان میں پہلی مرتبہ CDs کی شکل میں قوانین پبلش کروا رہے ہیں۔ان کی کئی قانونی کتب زیر ترتیب ہیں۔سیاسی اور سماجی شعبہ میں متحرک ہیں۔نواز شریف دور میں فورٹ عباس تحصیل خدمت کمیٹی کے روح رواں رہے۔ان کی راہنمائی میں خدمت کمیٹی نے ایک سال کے عرصہ میں 4500 سے زائد مقدمات اور سرکاری معاملات طے کیے۔ان کی قابلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایٹمی توانائی کمیشن پاکستان نے ملک بھر کے تین سو وکلاء میں سے صرف ان کا بطور سینئر لاء آفیسر ہیڈ کوارٹر اسلام آباد انتخاب کیا۔کچھ عرصہ سروس کی وکالت سے دلی لگاؤ کی وجہ سے ملازمت چھوڑ کر دوبارہ فورٹ عباس وکالت شروع کردی۔ان کے مقدمات جیتنے کا گراف انتہائی بلند ہے۔محنتی وکیل کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

محمد خالد اقبال سینئر ہیڈ ماسٹر فورٹ عباس

محمد خالد اقبال چوہدری عبدالغفور کے ہاں 1959ء چک نمبر 181/7R میں پیدا ہوئے۔مڈل تک تعلیم چک نمبر 213/9R سے حاصل کی بعد ازاں ان کا کنبہ مروٹ منتقل ہوگیا انہوں نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول مروٹ سے پاس کیا۔بی اے،بی ایڈ کے بعد ایم اسلامیات ایم تاریخ کی ڈگری حاصل کی 1984ء میں بطور SV ٹیچر ملازمت کا آغاز کیا 1985ء میں SST پرموشن ہوئی 1987ء میں پبلک سروس کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوپن میرٹ پر دوسری پوزیشن حاصل کی اور براہ راست ان کی بطور ہیڈ ماسٹر تقرری ہوئی۔1994ء کے بعد ہائی سکول 58 فتح،ہائی سکول 135 مراد،ہائی سکول 331/HR میں صدر مدرس رہے خیر پور ٹامیوالی میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے فرائض بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرانجام دیئے۔ 1997ء میں دوبارہ مروٹ ہائی سکول میں تقرری ہوئی۔ 1999ء میں انہیں 19 واں گریڈ ملا۔ 2001 تا 2004 بہاولپور تعلیمی بورڈ کے ممبر رہے۔ ضلع بہاولنگر کے سینئر ترین ہیڈ ماسٹر ہیں۔ جنوری 2004ء فورٹ عباس میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع بھر میں اوّل اور دوئم جبکہ تحصیل بھر میں دو مرتبہ اوّل ہیڈ ماسٹر ہونے کا اعزاز معہ کیش پرائز اور تعریفی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ادارہ میں طلباء کی زیادہ تعداد اور بہتر تعلیمی معیار بیک وقت دونوں موجود ہوں تو اِسے عمدہ کارکردگی کہا جا سکتا ہے۔ طلباء کی تعداد گھٹا کر اچھا رزلٹ دیکھانا ملک وقوم، علاقہ اور طلباء کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ انہوں نے ٹیچرز کو ڈیوٹی کی ادائیگی کا سختی سے پابند بنایا اور اساتذہ کے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں سے اٹھوا کر سرکاری سکول میں داخل کروایا۔ ادارہ کے نظم ونسق کو بہتر بنا رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ مقامی سکول کے طلباء کی تعداد کم از کم سولہ صد ہو جائے۔ ملک میں غیریب لوگوں کی تعداد 55% ہے اس لیے لوگ بچوں کو پڑھانے سے گریز کرتے ہیں اور انہیں فکر معاش میں ڈال دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت، مذہبی انتہا پسندی نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا اور اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے کی کوشش کی اپنا عقیدہ چھوڑو نہیں اور دوسرے کے عقیدہ کو چھیڑو نہیں پر عمل کیا جائے۔ تو ہر قسم کے تعصب، گروہ بندی، بنیاد پرستی کا خاتما ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ ابھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں ہوش کے ناخن لیں ورنہ ہم مٹ جائیں اور ہماری داستاں ختم ہو کر رہ جائے گی۔

میاں غلام سرور سیاسی وسماجی اور مذہبی راہنما

میاں غلام سرور ولد جان محمد 1951ء میں پیدا ہوئے ان کے والد نے سندھ میں ٹھیکہ پر زمین حاصل کر کے کاشتکاری شروع کر دی کچھ عرصہ تحصیل فیض گنج ضلع خیر پور میں رہے۔ انہوں نے گورنمنٹ ہائی سکول بھنگو بہن سے میٹرک پاس کیا۔ ممتاز کالج خیر پور سے ایف اے پاس کرنے کے بعد تجارت کا پیشہ اپنایا۔ 1980ء میں روہڑی میں 240 ایکٹر رقبہ خرید کیا۔ کاشتکاری کے ساتھ آڑھت بھی کرتے رہے۔ روہڑی کے بڑھے بڑھے زمیندار وڈیرے ان کے گاہک تھے۔ ان کے نام پر گورنمنٹ پرائمری سکول غلام سرور آرائیں قائم کیا گیا جو آج بھی موجود ہے۔ سندھ میں چوری، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان کی بڑھتی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوئی وارداتوں سے تنگ آ کر واپس پنجاب میں آ گئے۔ 1993ء میں انہوں نے کینال ریسٹ ہاؤس کے قریب 9 ایکٹر اراضی خرید کی۔ ان کا یہ رقبہ کمرشل حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ سرور کالونی کے نام سے انہوں نے پلاٹوں کی فروخت شروع کر دی ہے۔ 1980ء میں جماعت اسلامی سے سندھ میں وابستگی ہوئی۔ 1998ء میں فورٹ عباس میں جماعت اسلامی کے تحصیل امیر بنائے گئے۔ بعدازاں سٹی امیر بھی بنے۔ دوبارہ تحصیل امیر اور متحدہ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ اسمبلی کے کسان ممبر، انجمن بہبود مریضاں کے جنرل سیکرٹری، الخدمت فاؤنڈیشن کے صدر ہیں۔ شہادت عالمیہ کا کورس کر چکے ہیں۔ جو ایم اے کے مساوی ہیں۔ سیاست کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ خادم قوم کا درجہ پانے کے متمنی ہیں۔ ان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ یہ چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ اپنے عزت ووقار کی بحالی کیلئے متحد ہو جائیں۔ پاکستانی قوم کو امت مسلمہ کے حال پر ترس کھاتے ہوئے اسے نازک صورت حال سے نکالنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

محمد عثمان نعیم۔ طبیب۔ جرنلسٹ۔ شاعر

محمد عثمان نعیم فورٹ عباس کے گاؤں 269/HR میں پیدا ہوئے۔ بی کام گورنمنٹ کامرس کالج کراچی سے کیا۔ انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ منیجمنٹ اکاؤنٹنگ آف پاکستان میں رجسٹریشن حاصل کی۔ یہ عملی زندگی میں ایک معالج اور طبیب کے طور پر سامنے آنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ 20 جنوری 1996ء کے روزنامہ جنگ نے ان کا انٹرویو شائع کیا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے بیچلر آف ایسٹرن میڈیسن اینڈ سرجری کے نام سے ڈگری کا اجراء کیا تو انہوں نے اس ڈگری کے حصول کیلئے داخلہ لیا۔ طب ان کے خاندان میں سو سال سے زیادہ عرصہ سے موجود ہے۔ ان کے پردادا حکیم خواجہ احمد طبیہ کالج دہلی میں پروفیسر تھے ان کے دادا حکیم عبدالحکیم فورٹ عباس میں طب کی ایک جانی پہچانی شخصیت تھے ان کے والد حکیم جی ایم نعیم نے خاندانی مسند سنبھال رکھی ہے۔ عثمان نعیم اپنے پردادا حکیم خواجہ احمد کی 1870ء میں لکھی ہوئی فارسی کی کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں اس کتاب کے منظر عام پر طب کی دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ ان کی اپنی کتاب "جنت ماں کے قدموں تلے" تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ شہر کے غریب عوام کیلئے فری ڈسپنسری کا قیام عمل میں لانا چاہتے ہیں تاکہ یہاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے غریب اور مستحق مریض مُفت ادویات حاصل کر سکیں۔ عثمان نعیم محض زاہد خشک نہیں بلکہ ایک فطرت شناس حساس دل بھی رکھتے ہیں۔ صحافت اور شاعری سے انہیں خصوصی لگاؤ ہے۔

فضل عباس صدر انجمن سماجی بہبود تحصیل فورٹ عباس

فضل عباس ولد محمد اکبر مروت کے نواحی گاؤں چک نمبر 303/HR میں 1960ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک آبائی گاؤں سے پاس کیا۔ گورنمنٹ انٹر کالج فورٹ عباس سے ایف اے اور ڈگری کالج ہارون آباد سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ 82-1983ء میں گورنمنٹ فورٹ عباس سٹوڈنٹ یونین کے صدر رہے۔ 1986ء میں عملی زندگی کا آغاز کیا اور آبائی پیشہ زراعت سے منسلک ہو گئے۔ اپنے علاقہ کی یونین کونسل کے کونسلر بھی منتخب ہوئے۔ 2001ء میں ایک رفاعی ادارہ انجمن سماجی بہبود مروت کی سرپرستی کی۔ اسے منظم، فعال، متحرک سماجی ادارہ میں بدل دیا۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن کونسل بہاولنگر کے فعال رکن ہیں۔ انٹرنیشنل ادارہ TVO میں اپنی سماجی تنظیم کو نمائندگی دلوائی۔ یونائیٹڈ نیشن ڈویلپمنٹ پروگرام کے تعاون سے اپنے پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ میں صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر لوگوں تک پانی کی فراہمی شروع کر دی۔ ان کے مستقبل کے منصوبوں میں فورٹ عباس شہر میں ایک O لیول کے معیار کا تعلیمی ادارہ قائم کرنا ہے جو فورٹ عباس کے طلباء کو اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کرے گا۔ فورٹ عباس علاقہ کے سینکڑوں کنبے محض اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کیلئے دیگر بڑے شہروں میں رہائش رکھے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی ادارہ کے قیام کے بعد نا صرف بیرون شہر رہنے والے لوگ واپس آئیں گے بلکہ اُن لوگوں کو بھی تعلیم کے حصول کا موقع ملے گا جو اپنی مالی مجبوریوں کے باعث دیگر شہروں میں اپنی اولاد کو تعلیم دلانے سے قاصر ہیں۔ فورٹ عباس میں اعلیٰ تعلیمی ادارے کے قیام سے مستقبل میں خوشگوار اثرات مرتب ہونگے اور اس اقدام سے نوجوانوں خصوصاً نئی نسل پر تعمیر و ترقی کی راہیں کھل جائیں گیں اور اعلیٰ تعلیم کے باعث فورٹ عباس کی پسماندگی و درماندگی کے خاتما میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ فورٹ عباس میں ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ کی اشد ضرورت عرصہ 57 سال سے محسوس کی جا رہی تھی۔ ہمارا سماجی ادارہ اس ضرورت کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ فورٹ عباس ایک تاریخی علاقہ ہے اور ملک کی اہم شکارگاہ ہے اس لیے یہاں بیرون شہر سے آنے والے مہمانوں کیلئے ایک معیاری ہوٹل کی ضرورت ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پروفیسر سیف اللہ خالد

فورٹ عباس کے اولین صاحب کتاب، شاعر، نقاد، محقق، اور براڈ کاسٹر ہیں۔

تعلیم و تربیت: ☆ پیدائش 5 جنوری 1948

☆ حفظ قرآن و ابتدائی تعلیم جامع مسجد، پرائمری، گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس 1958 ☆ تحصیل علوم اسلامی، جامعہ العلوم ملتان 1962 ☆ میٹرک پرائیویٹ فورٹ عباس 1962 ☆ انٹرمیڈیٹ انٹر کالج بہاولپور 1964 ☆ بی۔ اے ایس ای کالج بہاولپور 1966 ☆ ایم۔ اے ایجوکیشن آئی ای آر پنجاب یونیورسٹی 1969 ☆ ایم۔ اے اردو پنجاب یونیورسٹی 1972 ☆ ڈپلومہ فن ادارت انشاء ترجمہ 1981

منصبی مصروفیات:

☆ سینئر انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس 1971 تا 1975 ☆ لیکچرار اسسٹنٹ پروفیسر اردو خواجہ فرید گورنمنٹ کالج رحیم یار خاں ☆ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن لاہور 1975 تا حال ☆ نگران بزم اقبال، ادبی تقریبات---- گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن لاہور۔ ☆ ممتحن مقالات ایم۔ اے اردو

غیر منصبی مصروفیات:

☆ براڈ کاسٹر ریڈیو پاکستان ادارت: ☆ مدیر مجلہ پیام سحر، خواجہ فرید کالج رحیم یار خاں 1976 ☆ نگران و مدیر اعلیٰ مجلہ فاران، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن لاہور 1980 تا حال ☆ مینجنگ ایڈیٹر، ماہنامہ نیا شعور لاہور۔ مطبوعات: ☆ (شاعری) 1: ریشم جیسے خواب 2: کبھی تو چاند نکلے گا تحقیق و تنقید 1:: پاکستان میں اردو ادب کے پچاس سال (2:) دیباچے سے فلیپ تک (3:) پچاس تحقیقی و تنقیدی مقالات ترتیب و تہذیبِ نو اصلاح سخن ☆ نثری تقریریں ☆ محراب درسیات: گلستان ادب ☆ فروغ ادب ☆ شرح مرقع ادب ☆ گلزار اردو ☆ میزان ادب زیرِ تدوین: اقبال کے خواب، سات رنگوں کا دھیان،

رکنیت: پاکستان رائٹرز گلڈ لاہور ☆ حلقہ ارباب ذوق لاہور ☆ حلقہ ادب لاہور

اعزازات: سلور میڈلسٹ نیشنل ٹیلنٹ سکالر تعلیمی بورڈ لاہور ☆ اعزاز یافتہ، شاعر، مقرر، ایس ای کالج بہاولپور ☆ گولڈ میڈ بلمغہ حسن کارکردگی، جمیعت العباسیہ ویلفیئر سوسائٹی فورٹ عباس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عبدالرؤف ارشد پرنسپل ڈگری کالج فورٹ عباس

عبدالرؤف ارشد چک 166/7.R کے چوہدری محمد ابراہیم کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ہائی سکول 132/6.R سے میٹرک، ہارون آباد سے ایف ایس سی، ساہیوال ڈگری کالج سے بی ایس سی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے کیمسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ محکمہ تعلیم میں 1982ء سے بطور لیکچرار ملازمت کا آغاز کیا۔ 1992ء میں فورٹ عباس تشریف لائے۔ انٹر کالج کے پرنسپل کے عہدہ کا چارج سنبھالا۔ انکی سربراہی میں کالج نے بہت سے تعمیر و ترقی کے مراحل طے کیے۔ ان کمانڈ رقبہ کمانڈ ہوا۔ ناہموار ٹیلوں کو ہموار کر کے گراؤنڈ بنائے گئے۔ سٹاف کی کمی کے باوجود، تعلیمی لحاظ سے بہتر رزلٹ ادارہ کی نیک نامی کا باعث ہے۔ سائنس مضامین میں بہتر کارکردگی عمل میں آئی۔ مقامی درسگاہ کا شمار ڈویژن کے اچھے کالجز میں ہوتا ہے۔ عبدالرؤف کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ فورٹ عباس انٹر کالج کے آخری اور ڈگری کالج کے پہلے پرنسپل ہیں۔ ان کی سربراہی میں ادارہ کو ڈگری کا درجہ ملا۔

ستمبر 2001ء سے کالج میں کمپیوٹر لٹریسی کا آغاز ہو گیا ہے۔ D.I.T,I.C.S اور P.G.D کورسز کروائے جا رہے ہیں۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی نے دس کمپیوٹر فراہم کیے ہیں۔ کمپیوٹر ٹریننگ کے لئے طلبہ جوق در جوق داخلے کے لئے آ رہے ہیں۔

انھوں نے ایک ملاقات میں بتایا موجودہ نظام تعلیم اُن لوگوں کا تشکیل دیا ہوا ہے جو فیلڈ سے تعلق نہیں رکھتے اور ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر تعلیمی پالیسی تشکیل دیتے ہیں۔ اس میں رٹہ کو اوّلیت حاصل ہے حافظہ یا ذہانت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ پرائمری اور مڈل تک تعلیم سے اکثر ایسے اساتذہ منسلک ہیں جن کی اپنی تعلیم حالت اچھی نہ ہے۔ سمسٹر سسٹم بہت اچھا نظام ہے لیکن ہمارے ہاں فیورٹ ازم کے باعث یہ بھی ناکام ہو گیا ہے۔ اس کی بہتری کے لئے اقدامات کرنا ہونگے۔

پیغام:

ہم سب سے پہلے پاکستانی اس کے بعد کچھ اور ہیں۔ پیار محبت کا پیامبر بن کر ہر پاکستانی اور طالب علم عملی زندگی میں کام کرے ہماری کسی بھی حرکت سے ملک و قوم کا وقار مجروح نہیں ہونا چاہئے۔ سچے مسلمان پکے پاکستانی بن کر وطن عزیز کی عزت و عظمت کی سربلندی کے لئے کام کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزدور سے سائنسدان بننے والا پُرعزم نوجوان محمد احمد ظفر

محمد احمد ظفر فورٹ عباس کے ہونہار سپوت اور قابل فخر نوجوان ہیں انکی زندگی کا آغاز غلہ منڈی فورٹ عباس میں پیلداری سے شروع ہونے والا سفر انتھک محنت، جدّ و جہد کی بدولت سائنسدان بننے تک پہنچتا ہے۔عزم و ہمت کی لازوال داستاں رکھنے والے پُرعزم نوجوان محمد احمد ظفر فورٹ عباس کے معروف پہلوان محمد حسین قوم جوئیہ کے فرزند ہیں۔1977ء میں پیدا ہوئے ،فورٹ عباس ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اپنے والد کے ہمراہ غلہ منڈی میں مزدوری شروع کردی۔میٹرک پاس کرنے سے قبل والدین نے پندرہ سال کی عمر میں شادی کردی۔محنت مزدوری کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی سفر جاری رکھا، ایف ایس سی کرنے کے بعد دو سال صرف اس لئے ضائع ہو گئے کہ فورٹعباس میں ڈگری کالج نہ تھا۔لیکن اس نوجوان نے ہمت نہ ہاری اور محنت مزدوری کرنے کے ساتھ ساتھ ہارون آباد ڈگری کالج سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فورٹ عباس میں پرائیویٹ سائنس ٹیچر کے طور پر طالبات کو پڑھاتے رہے ہیں۔سینکڑوں طلبہ نے اُن سے ٹیوشن پڑھ کر اپنے مستقبل کو سنوارا۔ایم ایس سی کے لئے یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو چھ بچوں کے باپ تھے،لیکن مخدوش خانگی حالات کے باوجود اعلیٰ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔اور انہوں نے ایم ایس سی فزکس کی ڈگری اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے حاصل کی۔شمسی توانائی پر مکمل ریسرچ کا ارادہ رکھتے ہیں۔جی۔آر۔ای۔کے امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں۔اس امتحان میں کامیاب ہونے والے طالب علم کو حکومت پاکستان سکالرشپ کے تحت پی۔ایچ۔ڈی کرواتی ہے۔محمد احمد ظفر اس وقت پاکستان ویکیوم سوسائٹی کے ممبر شپ ہولڈر ہیں۔فورٹ عباس کو اس پرعزم نوجوان پر فخر ہے۔

غلام مصطفےٰ رشید پرنسپل گورنمنٹ کامرس کالج فورٹ عباس

نام	غلام مصطفےٰ رشید ولد حاجی عبدالرشید
پیدائش	28/10/0960 چک نمبر 272/H.R
میٹرک	گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس 1977ء
ایف۔اے	گورنمنٹ انٹر کالج فورٹ عباس 1979ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بی۔اے	گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں 1982ء
ایم۔اے	(ایم۔اے اقبالیات، ایم۔اے اردو) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
	آغاز ملازمت بطور لیکچرار کمرشل انسٹیٹیوٹ 1988ء
پرنسپل	قائم مقام پرنسپل 1989ء تا حال پانچویں مرتبہ مقرر ہوئے۔

☆ خدمات:

تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کالج کے لئے پانچ ایکڑ اراضی مخصوص کرنے کی تحریک 1992ء میں شروع کی اور 2004ء میں کالج اراضی کا قبضہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ادارہ کے نظم ونسق اور تعلیمی کارکردگی کو بہترین بنایا۔ساڑھے چھ لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے منظور کروائے۔ 2001ء میں اپنی مدد آپ کے تحت دو کمپیوٹر حاصل کر کے کمپیوٹر کلاس کا اجراء کیا۔ہم نصابی سرگرمیوں میں کالج کا نام روشن کیا۔طلبہ کو لاہور، ملتان، بہاولپور، مری اور اسلام آباد کا مطالعاتی دررہ کروایا۔غلام مصطفےٰ رشید فورٹ عباس میں انتہائی شریف، خوش مزاج اور پر خلوص شخصیت کے حامل ہیں۔ادارہ کی بہتری اور ترقی کے لئے نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی فعال رکھتے ہیں۔فورٹ عباس جیسے پسماندہ علاقے میں رہ کر علم وہنر کی روشنی بکھیرنے والا روشن مینار قابل تعریف وتوصیف ہیں۔انکی اہلیہ مسز نسیم مصطفےٰ اسسٹنٹ پروفیسر ہیں گورنمنٹ ڈگری کالج میں وائس پرنسپل کے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔کئی مرتبہ قائم مقام پرنسپل رہ چکی ہیں۔

علامہ مفتی محمد خالد چشتی صاحب

خطیب غلہ منڈی فورٹ عباس

علامہ مفتی محمد خالد چشتی شعبہ درس نظامی کے ایک مستند عالم دین ہیں۔ان کے والد حافظ یار محمد چک نمبر 5 فواڑ واہ کی معروف مذہبی شخصیت ہیں۔آپ 1972ء میں پیدا ہوئے فارسی کی ابتدائی کتب صدر عیدگاہ چشتیاں سے پڑھیں۔صرف ونحو اور عربی ادب پڑھنے کے لئے سردار گڑھ رحیم یار خاں چلے گئے۔وہاں مولانا مفتی محمد ارشاد سے علمی فیض حاصل کیا اور اپنے استاد محترم کے ہمراہ میاں چنوں آگئے۔بعد ازاں نواں جنڈانوالہ میں منطق، فلسفہ، اصول فقہ، احادیث اور تفاسیر کی کتب پڑھیں۔دورہ حدیث مکمل کر کے مدرسہ گلستان محدث اعظم نواں جنڈانوالہ سے سند فراغت حاصل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد عملی زندگی کا آغاز کیا۔ 1995ء میں فورٹ عباس کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ فریدیہ کنز العلوم میں خطابت کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔ دو سال تک مسجد فاروقیہ وارڈ نمبر 15/ میں بھی منصب خطابت پر فائز رہے۔ جامعہ مظہر العلوم میں فتویٰ دینے کا شعبہ آپ کے سپرد ہے۔ علاقہ بھر سے لوگ فتوی کے حصول کے لئے رابطہ کرتے ہیں۔ غلہ منڈی مسجد میں درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا جو 18 جولائی 2000 کو اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد درس قرآن کا آغاز کیا کچھ عرصہ کے لئے یہ فورٹ عباس چھوڑ گئے تھے۔ مولانا غلام رسول نقشبندی کی وفات کے بعد ان کے جانشین کے طور پر ان کا انتخاب ہوا۔ اور بطور خطیب غلہ منڈی مسجد دوبارہ ان کا تقرر ہوا۔ اسلامی تبلیغی اصلاحی پمفلٹ شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ الدعا کے نام سے ان کی پہلی تصنیف 2004 میں منظر عام پر آئی یہ دعا کے موضوع پر جامع کتاب ہے علامہ محمد خالد بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ مسلک اہلسنت کے مستند عالم ہیں۔ اللہ تعالی ان کے علم و عمل میں بہت زیادہ اضافہ فرمائے تا کہ وہ علمی و ادبی میدان میں مزید جوہر دکھانے کے قابل ہوں۔ اور منفرد مثالی مقام پا سکیں۔

حاجی غلام رسول — مالک غلام رسول ٹاؤن

حاجی غلام رسول 1922ء میں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم پائی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے پہل ڈاہرنوالہ میں آئے۔ بعد ازاں فورٹ عباس کینال ریسٹ ھاؤس روڈ پر زرعی اراضی خرید کی۔ فورٹ عباس شہر میں بزنس شروع کیا۔ ان کے کاروبار نے خوب عروج پایا۔ انھوں نے زندگی بھر کسی پر کوئی مقدمہ دائر کیا اور نہ ہی یہ خود کسی مقدمہ میں ملوث رہے۔ انتہائی خوش مزاج اور ملنسار تھے ، مذہب سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اپنی زندگی میں آٹھ ایکڑ رقبہ اپنے دینی مدرسہ رحیمیہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ تین مرتبہ ٹاؤن کمیٹی کے کونسلر منتخب ہوئے۔ فورٹ عباس میں سب سے پہلی فریج 1962 میں خرید کر لائے تھے، جو مٹی کے تیل سے چلتی تھی۔ 1956 میں موٹر سائیکل ، 1960 میں ٹیپ ریکارڈر، 1972 میں کار خرید کی تھی۔ 1954 میں انہوں نے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کیا تھا۔ تین حج اور تین عمرے ادا کئے ، حاجی غلام رسول کا شمار معروف زمینداروں اور تاجروں میں ہوتا تھا۔ کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ایشن کے صدر رہے ہیں ان کے بیٹوں نے ان کی وفات کے بعد ان کے نام سے غلام رسول ٹاؤن بنا کر رھائشی پلاٹ فروخت کر دیے ہیں۔ فورٹ عباس کی رھائشی سکیموں میں غلام رسول ٹاؤن ایک اچھا اضافہ ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چوہدری غلام محمد جٹ   معروف تاجر

غلام محمد ولد کالو پنسوتہ جٹ تھے۔ 1901ء میں مند پور جالندھر میں پیدا ہوئے۔ حقیقی ماموں نے پرورش کی ، قیام پاکستان کے وقت بے سرو سامانی کی حالت میں فورٹ عباس آئے۔ 1948ء میں نیلامی میں بولی دیکر دکان حاصل کی ۔ غلام محمد ،عزیز محمد کے نام سے کریانہ کی دکان کھولی۔ زرعی اراضی خرید کی ،شیر کاٹن فیکٹری میں سولہواں حصہ تھا۔ کاروبار پر مکمل توجہ دی۔ اور امانت و دیانت کے اصولوں کو اپنایا۔ قدرت نے کاروبار میں زبردست ترقی دی۔ لیور برادرز، پاکستان ٹوبیکو کمپنی، نمک، سیمنٹ، چائے، صابن، صرف اور دیگر روزمرہ استعمال کی اشیاء کے ڈسٹری بیوٹر رہے ہیں۔ چوہدری غلام محمد نے ہر قسم کی فضول سرگرمیوں سے اجتناب کیا۔ خود کو صرف کاروبار تک محدود رکھا۔ چوہدری غلام محمد کے تین بیٹے عزیز محمد، محمد صدیق مرحوم اور محمد سعید رضا ہیں۔ ان کے پوتے محمد رؤف خالد کو ممبر پنجاب اسمبلی بننے کا موقع ملا۔ فورٹ عباس کی کاروباری زندگی میں غلام محمد ،عزیز محمد ایک منفرد نام کی حیثیت رکھتا تھا۔ چوہدری غلام محمد نے 1982 میں وفات پائی۔

حاجی مختار احمد   مینجر نیشنل بنک کھچی والا

حاجی مختار احمد کا آبائی گاؤں 327/H.R مروٹ ہے۔ 1953 میں پیدا ہوئے۔ ایس۔ ای کالج بہاولپور سے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد نیشنل بنک میں اسسٹنٹ کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ مروٹ، فورٹ عباس، کھچی والہ ہارون آباد، یتیم والہ میں موجود نیشنل بنک کی برانچوں میں تعینات رہے۔ 2000ء میں گولڈن شیک ہینڈ سکیم کے تحت ملازمت سے سبکدوش ہونے کے لئے انھوں نے درخواست گزاری جو ہیڈ آفس کی طرف سے ان کا سروس ریکارڈ اچھا ہونے پر مسترد کر دی گئی ۔ کہ آپ کی خدمات کی ابھی ضرورت ہے۔ انھوں نے بتایا کہ موجودہ دور میں بینکنگ رولز تبدیل ہو گئے ہیں۔ پہلے زیادہ سے زیادہ ڈیپازٹ کارکردگی سمجھا جاتا تھا لیکن اب زیادہ سے زیادہ قرضے دینا بنک کی کارکردگی میں شمار ہوتا ہے نیشنل بنک کی انتظامیہ کی طرف سے عمدہ کارکردگی پر انہیں میڈل، تعریفی سرٹیفکیٹ، خصوصی اسناد اور ہزاروں روپے کے کیش پرائز سے نوازا گیا۔ آفیسر بننے سے پہلے چھ مرتبہ بنک سٹاف یونین کے صدر رہ چکے ہیں۔ بنک کی طرف سے تین مرتبہ فریضہ حج کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ادائیگی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔2001 میں انہیں گریڈون میں ترقی دی گئی۔حاجی مختار احمد کا گھرانہ فورٹ عباس کی چند فیملیوں میں سے ایک ہے جس کے تمام اہل خانہ پوسٹ گریجوایٹ ہیں۔انکے بڑے فرزند محمد عمران خالد نے ایم بی اے۔آئی ٹی کیا ہوا ہے۔انٹرنیشنل مینجمنٹ کے سلسلہ میں انہیں آئر لینڈ ڈبلن یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا ہے۔دوسرا بیٹا محمد کامران بی بی اے کی ڈگری کے حصول کے لئے یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں۔تینوں بیٹیاں ماسٹر ڈگری ہولڈر ہیں۔حاجی مختار احمد انتہائی پُر خلوص شخصیت کے مالک ہیں۔حاجی مختار احمد نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ عام آدمی ہو یا سرکاری ملازم ہم سب کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داریاں خلوص نیت سے نبھائیں۔وطن کی مٹی کا ہم پر قرض ہے،دھرتی کا قرض چکانے کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہنا ہوگا۔یہ وطن ہے تو سب کچھ ہے وطن کے بغیر ہم اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گے۔

محمد اشرف خان مینجر ایم سی بی

محمد اشرف کے والد صدر دین نے 1927 میں فورٹ عباس میں نہری نظام کے اجراء کے وقت ایک مربع اراضی گجرات سے یہاں پہنچ کر خرید کی تھی۔قیام پاکستان کے بعد مزید اراضی خرید کی۔1954 میں محمد اشرف خان گاؤں 210/9.R میں پیدا ہوئے۔انھوں نے فورٹ عباس سے میٹرک پاس کیا،ایس ای کالج بہاولپور سے بی۔اے کی ڈگری کے حصول کے بعد 1978 میں مسلم کمرشل بنک میں بطور آفیسر بھرتی ہوئے۔1983 میں انہیں ترقی دیکر بنک مینجر بنا دیا گیا۔ملازمت کے دوران فورٹ عباس،فقیر والی چشتیاں،مروٹ،صادق گنج،بہاولنگر،ھارون آباد،حاصل پور،میں تقرری رہی۔ڈپلومہ ان بنکنگ ہولڈر بھی ہیں۔متعدد ریفریشر کورسز بھی کیے۔عمدہ کارکردگی کی بدولت کئی مرتبہ کیش پرائز،تعریفی اسناد بھی حاصل کیں۔انھوں نے کہا کہ اب بنکنگ جدید طریقوں سے ہم آہنگ ہوگئی ہے۔پہلے جہاں ایک چیک کی ادائیگی کے لئے دس منٹ کا وقت لگتا تھا اب یہ کام دو منٹ میں مکمل ہو رہا ہے۔اب کھاتہ داروں اور دیگر ضرورت مندوں کو بنک کی طرف سے رقوم کی فراہمی کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔تاکہ سرمایہ حرکت میں آئے اور لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔محمد اشرف خان کا خاندان عرصہ دراز سے سلطان العارفین حضرت حق باھو سرکارؒ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سلسلہ سے بیعت رکھتا ہے۔اور انکی روحانی غلامی پر فخر محسوس کرتا ہے۔محمد اشرف خان ہر سال تقریباً چار پانچ مرتبہ حضرت سلطان باہو سرکارؒ کے مزار شریف پر حاضری دیتے ہیں۔ہر ماہ گیارہویں شریف کے ختم کا باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں۔انھوں نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ اللہ تبارک وتعالی کے نیک اور صالح بندوں سے وابستگی رکھنا اور انکی صحبت اختیار کرنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔اس سرمائے کے حصول کے لئے ہمیں کوشاں رہنا چاہیے۔

محمد سعید رضا　　　پاکستان ٹوبیکو کمپنی فورٹ عباس

محمد سعید رضا چوہدری غلام محمد جٹ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔1952 میں پیدا ہوئے فورٹ عباس سے میٹرک پاس کرنے کے بعد بہاول نگر کے ڈگری کالج میں داخل ہوئے۔ایف۔اے تک تعلیم پائی بعدازاں والد کے ہمراہ کاروبار سے منسلک ہوگئے۔غلام محمد،عزیز محمد کے نام سے جاری کاروبار میں تمام بھائی مشترکہ طور پر شریک رہے ہیں۔کوئی بھی ایجنسی ایسی نہ تھی،جو ان کے ہاں موجود نہ تھی۔کاروبار انتہائی عروج پر رہا۔1982 میں والد کی وفات کے بعد 1984 میں تمام بھائیوں نے کاروبار آپس میں بانٹ لیا۔محمد صدیق نے والد کی دکان سنبھال لی۔عزیز احمد اور محمد سعید رضا نے علیحدہ ہوکر مشترکہ کاروبار شروع کیا۔اور اپنی فرم کا نام غلام محمد،عزیز محمد ہی رکھا۔1995 میں محمد سعید رضا نے اپنے بھائی سے کاروباری علیحدگی اختیار کرلی اور پاکستان ٹوبیکو کمپنی ان کے حصے میں آئی۔انھوں نے دیگر کمپنیوں کے حصول کے بعد اپنا علیحدہ بزنس جاری رکھا۔1967 میں شادی ہوئی ،چار بیٹے ہیں۔بڑا بیٹا محمد بابر سعید کینیڈا میں ملازم ہے۔جڑواں بیٹے محمد نعمان سعید،محمد فاران سعید انکے ساتھ کاروبار میں شریک ہیں۔سلیمان سعید بی اے میں زیر تعلیم ہے۔محمد سعید رضا جناح آفیسرز کلب کے صدر،کریانہ ایسوسی ایشن کے صدر رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بزنس میں کامیابی کے لئے ایمانداری کے ساتھ محنت سے کام کرنا نہایئت ہی ضروری ہے،محنت میں عظمت مضمر ہے۔

محمد رمضان ملکیرہ　　　سابق چیئرمین یونین کونسل 264/H.R

محمد رمضان ملکیرہ 1934 میں قادر بخش کے ہاں فورٹ عباس کی قدیم بستی پھولڑہ میں پیدا ہوئے۔مڈل تک تعلیم پائی،ان کے خاندان کے پاس پشت در پشت ذیلداری رہی ہے۔ان کے دادا،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پردادا اور ان کے نانا ذیلدار تھے۔ان کے خاندان کے آخری ذیلدار پھولڑہ میاں اللہ داد ملکیرہ تھے۔جو 1975 میں فوت ہو گئے۔رمضان ملکیرہ نے چک نمبر 269/H.R میں کریانہ کی دکان کھولی۔1962 میں سب سے پہلے ایوب خان کی طرف سے منعقدہ بی ڈی الیکشن لڑا اور نمبرداری طویل مقدمہ بازی کے بعد حاصل کی۔دو مرتبہ یونین کونسل کے چیئرمین اور دو مرتبہ کونسلر رہ چکے ہیں۔ان کی یونین کونسل 24 دیہات پر مشتمل تھی۔271/H.R سے 240/H.R تک ہر گاؤں میں پختہ ڈگیاں اور پرائمری سکول طلبہ اور طالبات کے لئے بنوائے۔ان کی کوشش ہوتی تھی کہ حلقہ کے لوگوں کے تنازعات پنچائتی طور پر حل کیے جائیں۔یہی وجہ تھی کہ لوگ تھانے کچہریوں کی بجائے ان کے پاس آتے اور اپنے مقدمات کا فیصلہ پنچائتی طور پر چاہتے تھے۔پنجاب بیت المال کے ممبر رہے۔انجمن آڑھتیاں فورٹ عباس کے متحرک اور فعال ممبر ہیں۔علاقہ کی دیہی اور شہری ریاست کے ماہر ہیں۔میاں عبدالستار لالیکا مرحوم کے قریبی ساتھیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔انھوں نے ماضی کے اوراق پلٹتے ہوئے کہا کہ قلعہ پھولڑہ کے ارد گرد مہر برادری بہت بعد میں آئی۔پہلے پہل ملکیرہ برادری کی یہاں ذیلداری تھی اور اسی برادری کے لوگ یہاں کثرت سے آباد تھے۔قدیم بستی پھولڑہ فورٹ عباس بننے سے پہلے تجارتی منڈی تھی اونٹوں کے قلعے فلے یہاں سامان لے کر پہنچتے تھے۔چولستان کے لوگ بھی، کھار بھیڑوں کی اون اور اپنے پالتو جانور فروخت کر کے گزر بسر کرتے تھے۔اس وقت اس امر کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی کہ کوئی سوار اپنی سواری اونٹ یا گھوڑے پر سوار ہو کر دیہی آبادی سے نہیں گزر سکتا اور عام طور پر لوگ ننگے سر پھرنا معیوب سمجھتے تھے۔

چوہدری محمد افضل فیلڈ آفیسر محکمہ زراعت

چوہدری محمد افضل کھچی والہ کے نواحی گاؤں 166/7.R کے زمیندار چوہدری محمد رفیق کے صاحبزادے ہیں۔1963 میں اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد رحیم یار خان سے دو سالہ فیلڈ اسسٹنٹ کا ڈپلومہ حاصل کر کے محکمہ اصلاح آبپاشی میں ملازمت اختیار کی۔انہیں 2002 میں ڈاؤن سائزنگ کے تحت محکمہ زراعت میں شامل کر دیا گیا۔دوران تعلیم کبڈی کے بہترین کھلاڑی رہے۔ہائی سکولوں کے کبڈی کے میچوں میں ضلعی سطح پر کھیلنے کا موقع بھی ملا۔ضلعی سطح کے کبڈی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے کھلاڑی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔زرعی یونیورسٹی میں بھی کبڈی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ان کے بھائی اشتیاق فورٹ عباس میں کوکا کولا مشروب کے ڈسٹری بیوٹر ہیں۔مشروب کمپنی کی طرف سے انکی رہنمائی میں کبڈی ٹورنامنٹ کروایا گیا۔جس کا پہلا انعام دس ہزار روپے دوسرا انعام پانچ ہزار روپے تھا اس کے علاوہ درجن بھر کھیلوں کے ٹورنامنٹ منعقد کروانے میں کمپنی کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔چوہدری محمد افضل جہاں زراعت کے فیلڈ میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ علاقہ میں کھیلوں کو پروان چڑھانے اور اسے فروغ دینے اور لوگوں کو صحت مند تفریح مہیا کرنے میں بھی پیش پیش ہیں۔انھیں اپنے بھائی کی مشروب کمپنی کا مکمل تعاون حاصل ہے۔چوہدری محمد افضل محکمہ زراعت سے وابستہ ہیں اس لئے انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ زمیندار بیج منظور شدہ استعمال کریں۔محکمہ زراعت کی ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے تو کاشتکار کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

چوہدری محمد اسلم

سابق چیئرمین یونین کونسل چک نمبر 264/H.R فورٹ عباس

چوہدری محمد اسلم ولد محمد اسحاق 1935 میں یزمان کے گاؤں 107/D.B میں پیدا ہوئے۔ان کے والد نے 1938 میں فورٹ عباس کے گاؤں 258/H.R میں زرعی اراضی حاصل کی،اور پھر یہاں سکونت اختیار کر لی۔میٹرک پاس کرنے کے بعد گاؤں میں کریانہ کی دکان کھولی۔1960 میں فورٹ عباس میں آڑھتی کی حیثیت سے کاروبار شروع کیا۔جو 1985 تک جاری رہا۔سیاست کا آغاز 1964 میں گاؤں کی کونسلر شپ سے کیا۔دو مرتبہ یونین کونسل کے چیئرمین اور آٹھ مرتبہ کونسلر منتخب ہوئے۔پہلی مرتبہ 1979 میں رانا محمد افضل کے خلاف عدم اعتماد کے بعد اور دوسری مرتبہ 1992 میں بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔بطور چیئرمین بہت سے ترقیاتی کام کروائے،گاؤں میں بوائز پرائمری سکول اور گرلز مڈل سکول بنوایا۔گاؤں کی تمام پلیاں تعمیر کرائیں،حلقہ میں پختہ ڈگیاں ،سکول اور مرکز صحت بنوائے۔ولہر ہائی سکول کی عمارت اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر ہوئی تو اس کی نگرانی کے فرائض ادا کیے۔گاؤں کے لوگوں کے پینے کے پانی کے لئے 1959 میں پہلا کنواں تعمیر کروایا۔علاقہ میں سب سے پہلے ٹیوب ویل نصب کرنے کا اعزاز بھی انہیں حاصل ہے۔ان کے چار بیٹے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسلسلہ روزگار کینیڈا میں مقیم ہیں۔ یہ خود کینیڈا، امریکہ برطانیہ، ہالینڈ، دوبئی، سوئٹزرلینڈ، ابوظہبی کی سیر کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے ہمیشہ سیاست کو خدمت خلق سمجھ کر اپنایا۔ اور کوئی کرپشن نہ کی۔ میرا دامن رشوت، چٹی، دلالی اور ہیرا پھیری سے پاک ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ سیاست کو عبادت سمجھ کر اختیار کیا جائے، تجارت سمجھ کر نہیں۔ پاکستان کی خدمت کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے ہر ایک کو ممکن حد تک کوشش کرنی چاہیے۔

چوہدری غضنفر سعید ناظم یونین کونسل 61 سٹی فورٹ عباس

غضنفر سعید فورٹ عباس کے معروف تاجر، شاعر، ادیب بشیر احمد خادم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ 1959 میں پیدا ہوئے، میٹرک پاس کرنے کے بعد 1973 میں گولڈن کلاتھ ہاؤس کے نام سے تحصیل بازار میں بزنس شروع کیا۔ 1985 سے انکی صوفی بشیر گروپ سے وابستگی رہی 1985,1988,1990,1993,1997,2000 کے انتخابات میں صوفی بشیر گروپ کی انتخابی مہم کی ٹیم کے سرگرم ممبر رہے۔ ان کے مفید اور موثر مشوروں کو قبول کر کے عمل بھی کیا جاتا رہا ہے۔ ضلعی حکومتوں کے اجراء کے بعد حاجی جاوید اقبال کے تحصیل ناظم بننے کی وجہ سے ناظم کی سیٹ پر ضمنی الیکشن میں حصہ لیا، زبردست کامیابی حاصل کی، ناظم منتخب ہوئے۔ ناظم بننے کے چند ماہ بعد ہی صوفی بشیر گروپ سے اصولوں کی بنیاد پر اختلافات کے باعث علیحدہ ہو گئے۔ یونین کونسل 61، سال 2001 میں معرض وجود میں آئی۔ ابتداء میں یونین کونسل کے پاس کوئی فنڈ نہ تھا۔ حکومت نے مبلغ -/22034 روپے کی ماہانہ گرانٹ بابت کرایہ دفتر، بل بجلی، ٹیلیفون، سٹیشنری فراہم کرنا شروع کی۔ اس کے بعد ناظم، نائب ناظم اور دیگر عملہ کی تنخواہوں کے سلسلہ میں 50 ہزار روپے ماہانہ جاری کیئے۔ اس کے علاوہ یونین کونسل کا کوئی ذریعہ آمدن نہ تھا۔ عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے مناسب ٹیکس نافذ کیئے۔ تین سالوں کے دوران یونین کونسل کے فنڈ سے پونے نو لاکھ روپے ترقیاتی کاموں میں خرچ کیئے۔ ضلعی گورنمنٹ کی طرف سے 2004 میں تقریباً سینتالیس لاکھ روپے کے منصوبے مکمل کیئے۔ حلقہ کے ایم این اے محمد اعجاز الحق کی طرف سے پچاس لاکھ روپے کے منصوبوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ یونین کونسل 61 تحصیل فورٹ عباس کی واحد یونین کونسل ہے جس کا سٹاف مکمل ہے۔ غضنفر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سعید نے ضلعی نظام کے بارے میں بتایا کہ بہت سی خامیوں کے باوجود کامیاب نظام ہے۔صدر پرویز مشرف کے حسن انتظام پر داد دیتا ہوں۔کہ عام آدمی کو نچلی سطح پر شرکت کا موقع ملا۔ضلعی نظام چلانے والوں میں بھی خامیاں ہیں، آپس میں عدم تعاون کی وجہ سے موثر نتائج برآمد نہ ہو سکے۔مجسٹریٹ کو ضلعی حکومت کے ماتحت کر دیا جائے تو کافی مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔غضنفر سعید انتہائی ذہین، ملنسار اور خوش خلق شخصیت کے مالک ہیں۔اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ نفرت کی سیاست ختم، میرا پیغام محبت ہے جہاں تک بھی پہنچے۔

منظور حسین قریشی صدر انجمن پٹواریان تحصیل فورٹ عباس

منظور حسین قریشی ولد عطاء محمد قریشی چک نمبر 175/7.R میں 1954 میں پیدا ہوئے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد بسلسلہ روزگار فورٹ عباس میں حاجی ظفر اللہ ایڈووکیٹ کے ہاں منشی کے طور پر کام کرتے رہے۔1978 میں چکوال سے پٹوار کا امتحان پاس کیا۔1984 میں بطور پٹواری محکمہ مال میں ملازمت مل گئی۔دوران ملازمت مختلف چکوک کے لئے پٹواری کے فرائض سرانجام دیئے۔اور پٹواریوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔2004 میں انہیں انجمن پٹواریان فورٹ عباس کا صدر منتخب کیا گیا۔انھوں نے انجمن پٹواریان کو متحرک اور فعال کیا۔انجمن کی طرف سے ہر سال دو پٹواریوں کو عمرہ کی ادائیگی کے لئے بھیجنے کا بندوبست کیا۔پہلی قرعہ اندازی میں دو پٹواریوں کے نام نکلے جو عمرہ کر چکے ہیں۔پٹواری کی اچانک وفات پر 50 ہزار روپے، بیماری پر 25 ہزار روپے ، بیٹی کی شادی پر 50 ہزار روپے دینے کا پروگرام بنا کر اس پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔انھوں نے مطالبہ کیا کہ پٹواری کو سکیل نمبر 9 دیا جائے۔ماہانہ الاؤنس پندرہ کی بجائے 500 روپے کر دیا جائے۔سٹیشنری الاؤنس دس روپے ماہوار سے بڑھا کر 300 روپے کیا جائے۔ہر حلقہ میں پٹوار خانے تعمیر کئے جائیں۔نائب تحصیلدار کی براہ راست بھرتی بند کی جائے۔اور محکمانہ ترقی دی جائے۔ فیس انتقالات میں حصہ پٹواری تین روپے سے بڑھا کر 66 روپے کیا جائے۔ہاؤس رینٹ موجودہ سکیل کا 45% دیا جائے۔میڈیکل الاؤنس -/120 روپے کی بجائے -/1000 روپے دیا جائے۔پٹواریوں کو بلاسود آسان اقساط پر موٹر سائیکل فراہم کئے جائیں۔پٹواریوں کے بچوں کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرکاری ونیم سرکاری اداروں میں مفت تعلیم دی جائے۔پٹواریوں کو رہائشی مکان اور 1/2 مربع زمین دی جائے۔انھوں نے بتایا کہ 80 فیصد پٹواری کرپشن سے نفرت کرتے ہیں،لیکن باامرِ مجبوری وصول کرنے سے گریز نہیں کرتے۔اگر حکومت پٹواریوں کی تنخواہ مناسب مقرر کردے تو پٹواریوں سے کرپشن دور ہوسکتی ہے۔پٹواری 8 گھنٹے کی بجائے 24 گھنٹے کا ملازم ہے۔اضافی ڈیوٹی کا بھی معاوضہ دیا جائے۔انھوں نے اپنے ایک پیغام میں اپنے پٹواری بھائیوں سے کہا کہ وہ کسی بھی جائز کام کو نہ روکیں فی الفور اسے کریں۔اس سے عوام بھی خوش اور اللہ تبارک و تعالی بھی راضی ہونگے۔عوام کو چاہیے کہ وہ ملازمین کو غلط کاری پر مجبور نہ کریں ہر ایک نے دنیا وآخرت میں اپنے ایک ایک قول وفعل کا حساب دینا ہے۔اس لئے آخرت کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔

حاجی محمد حسین سکھیرا سابق بنک آفیسر فورٹ عباس

حاجی محمد حسین سکھیرا ولد حاجی محمد صدیق فورٹ عباس کے نواحی گاؤں چک نمبر 273/H.R کے رھائشی تھے۔میٹرک کے بعد نیشنل بنک فورٹ عباس میں بطور کیشئر ملازم ہوئے۔1991 میں آفیسر گریڈ (II) میں ترقی پائی۔دوران ملازمت بنک ملازمین کی یونین کے جنرل سیکرٹری رہے۔نیشنل بنک کے مرکزی صدر جمیل نشتر نے 1970 میں حج پرائز سے نوازا۔ریجنل ہیڈ اور زونل ہیڈ کی طرف سے متعدد بارکیش پرائز اور تعریفی اسناد ملیں۔سٹیٹ بنک کی طرف سے جعلی نوٹ کو پکڑنے کے بارے میں خصوصی تربیت حاصل کی۔تمام سروس فورٹ عباس میں رہی،دوران ملازمت کوئی شکایت نہ ہوئی۔1970 میں گولڈن ہینڈ شیک کے تحت ملازمت سے فراغت حاصل کی۔عوامی سماجی بھلائی کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔تنظیم اسلامی سے وابستگی ہے مدرسہ اسلامیہ جامعہ صدیقیہ وارڈ نمبر 5 کے صدر ہیں۔ان کا بیٹا مظہر حسین جہاد افغانستان میں شہید ہوا۔

حاجی فیاض حسین ٹھیکیدار

فیاض حسین ولد حاجی محمد حسین 1947 میں پیدا ہوئے۔مکینیکل ڈپلومہ ہولڈر ہیں۔دس سال ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے وابستہ رہے۔مروٹ،بہاولنگر کے روٹ پر ان کی بسیں چلتی تھیں۔1987 میں ٹھیکیداری شروع کی۔فورٹ عباس ہی نہیں بلکہ ضلع بہاولنگر میں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرنے کا سہرا ان کے سر ہے۔فورٹ عباس تحصیل کے تقریبا ۵۰ فیصد عمارتوں کے ٹھیکہ جات انہیں ملتے ہیں۔ٹھیکیدار یونین کے ضلعی نائب صدر رہے ہیں۔ضلعی نظام کے اجراء پر تبصرہ کرتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوئے انہوں نے کہا کہ اس نظام میں ناظمین اور کونسلرز نے اپنے اپنے حلقہ کے تعمیراتی کاموں کے لئے اپنے اپنے ٹھیکیدار کھڑے کئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہر مقام پر ٹھیکیداروں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔اور تعمیراتی کام غیر تربیت یافتہ ٹھیکیداروں کے ہاتھوں سرانجام پانے لگا ہے۔حاجی فیاض کا شمار فورٹ عباس کے قدیم ٹھیکیداروں میں ہوتا ہے۔

رزاق احمد کسر — سماجی وسیاسی رہنما فورٹ عباس

رزاق احمد کسر قصبہ کھچی والہ کے معروف زمیندار چوہدری سلطان احمد کسر کے اکلوتے فرزند ہیں۔ 1995 میں پیدا ہوئے۔ان کے والد انتہائی مذہبی شخصیت تھے 1955 میں بھٹہ خشت کے کاروبار سے منسلک ہو گئے۔رزاق احمد کسر نے ایف اے تک تعلیم پائی۔والد کی وفات کے بعد بھٹہ خشت کے کاروبار کو سنبھال لیا۔بھٹہ خشت یونین کے 24سال صدر رہے 1979 کے بلدیاتی الیکشن سے سیاست کا آغاز کیا۔یونین کونسل 226/9.R اور مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد کے صدر منتخب ہوئے۔قصبہ کھچی والہ کے علاقے سے ممبر ضلع کونسل منتخب ہونے کا موقع ملا۔تو علاقہ کے عوام کی بھرپور نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیا۔سیاسی طور پر اکثر مسلم لیگ سے وابستگی رہی۔مسلم لیگ کے تحصیل جنرل کونسلر کی ذمہ داریاں بھی احسن طریق سے نبھائیں۔انہوں نے بتایا کہ میری زندگی کا مشن ہے کہ لوگ رنجش اور جھگڑوں کو ختم کر کے صلح، امن اور آشتی سے رہیں۔انہوں نے اپنے دور میں 29 لاکھ روپے سے کمیونٹی گرلز سکول، 41 لاکھ روپے سے چک نمبر 165/7.R,171/7.R کو بجلی فراہم کی۔دس لاکھ روپے سے 165/7.R میں پختہ سڑک تعمیر کرائی۔کھچی والہ واٹر سپلائی، 165/7.R واٹر سپلائی، 178/7.R واٹر سپلائی چک نمبر 171/7.R میں ڈگی بنوائی۔اور دیگر ترقیاتی منصوبے مکمل کروائے۔انہوں نے ضلعی نظام کے بارے میں کہا کہ یہ بہت اچھا نظام ہے پہلے سے زیادہ ترقیاتی کام ہوئے۔عوام کے لئے اس نظام میں زیادہ آسانیاں ہیں۔ارکان اسمبلی عوام کی خدمت کم اور تھانیداری زیادہ کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ناکام رہے۔انہوں نے بتایا کہ پنجاب میں سب سے زیادہ اینٹوں کا ریٹ -/2800 روپے فی ہزار اور -/1800 روپے دوئم اینٹ کا ریٹ ہے۔پنجاب بھر میں سب سے کم ریٹ -/1200 روپے اور دوئم اینٹ -/550 روپے ضلع بہاولنگر میں ہے۔اس لئے یہاں بھی پنجاب کے برابر ریٹ ہونا چاہیے۔انھوں نے اپنے پیغام میں کہا ٹاؤٹ حضرات معاشرے میں بدامنی قائم رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔صلح، امن اور بھائی چارے کے فروغ کے لئے کام کرنا چاہیے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد عرفان ملکیرا   اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس

نام   محمد عرفان ملکیرا ولد محمد رمضان ملکیرا (جوئیہ راجپوت)

تاریخ پیدائش 1987-09-03   اول تا سوئم الفاروق فاؤنڈیشن سکول فورٹ عباس

پرائمری مدرسہ جامعہ رضویہ مظہر العلوم فورٹ عباس پرائمری نمایاں نمبروں سے پاس

میٹرک   گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس (سکالرشپ حاصل کی)

انٹر   گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں ضلع بہاولنگر

بی۔اے   گورنمنٹ کالج لاہور۔ایم اے تاریخ گورنمنٹ کالج لاہور

ملازمت   لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور شعبہ تاریخ ستمبر 2000 تا جون 2003

سی ایس ایس   2001 آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس 2002 انکم ٹیکس

محمد عرفان ملکیرہ ڈائریکٹوریٹ آف انکم ٹیکس ٹریننگ اینڈ ریسرچ اقبال ٹاؤن لاہور میں بطور اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس تربیت مکمل کر چکے ہیں۔کتاب کی اشاعت تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوں گے۔سکول کی تعلیم کے دوران بہترین مقرر رہے۔اعلی تعلیم نے انہیں بے مثال مقرر بنا دیا تھا۔آل پنجاب بین الکلیاتی تقاریر اور مباحثوں کے مقابلے جیت چکے ہیں۔ایک اچھے شاعر ہیں بہت سی نظمیں اور غزلیں رقم کر چکے ہیں۔ملک وقوم کی خدمت کرنے کے جذبے سے سرشار محب وطن نوجوان ہیں۔ جو اپنے پختہ عزائم کو پورا کرنے کے لئے سچی لگن سے آگے بڑھ رہے ہیں۔خداوند تعالی انہیں نیکی کی راہ پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔(آمین)۔

حاجی محمد ارشد عدیل

☆ مینجنگ ڈائریکٹر مارننگ ٹی کمپنی ☆ سابق ممبر ضلعی بیت المال کمیٹی بہاولنگر

☆ سابق نائب کپتان یونیورسل کرکٹ کلب فورٹ عباس 1978 ☆ فنانس سیکرٹری کریانہ ایسوسی ایشن فورٹ عباس ☆ سٹی بیڈمنٹن چیمپین جناح آفیسرز کلب 1999

محمد ارشد عدیل مقامی تاجروں اور کاروباری حلقوں میں معروف نام ہے۔تھوڑے ہی عرصہ میں کاروباری طور پر زیادہ ترقی کی منازل طے کیں۔گزشتہ ۳۳ سالوں سے کریانہ کے کاروبار سے منسلک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہے۔اس عرصے میں انہوں نے اپنے ادارے کی چائے مارننگ ٹی کے نام سے متعارف کروائی۔۲۰۰۳ سے کریانہ کو خیر آباد کہہ کراپنی تمام تر توجہ اورتوانائیاں اپنی کمپنی کی چائے کی سیل میں مصروف کر رہے ہیں۔اپنے ضلعے بھر کے شہروں کے علاوہ بیرونی اضلاعی شہروں میں بھی چائے کی ترسیل جاری رکھے ہوئے ہیں۔مستقبل قریب میں چائے کے کاروبار کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔چائے تیار کرنے کے لئے فیکٹری اور سپلائی کے لئے دفتر شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔انھوں نے کہا کہ امانت دیانت ہمارا اشعار ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایمان ویقین کا بول بالا ہے۔جو شخص اپنے کمائے ہوئے رزق سے باقاعدہ زکوۃ ادا کرتا ہے اللہ تعالی اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔زکوۃ کے ذریعے پاک ہونے والے مال کو نہ چور چرا سکتا ہے۔نہ آگ جلا سکتی ہے۔اور نہ ہی پانی نقصان پہنچا سکتا ہے۔انہوں نے اس بات کا عزم کیا کہ گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے والے بچے اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں تعلیم دی جائے۔اور جو بچے والدین کی غربت کے باعث تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔والدین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو برائے تعلیم سکولوں میں بھجوائیں ،میں ان کے تعلیمی اخراجات برداشت کرونگا۔تعلیم کے فروغ،ناخواندگی کے خاتمہ،نئی نسل کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ہر شخص اپنا اپنا کرادار ادا کرے۔انھوں نے اپنے شہر کے عمائدین سے کہا کہ وہ تعصب اور پارٹی بازی سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کریں۔ارشد عدیل کو شاعری کا بھی شوق رہا ہے لیکن اب صرف بزنس کا جنون ہے۔خرم ٹاؤن کے نام سے رہائشی سکیم بھی آباد کر رہے ہیں۔

محمد ندیم اختر رانا (ثناءخوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محمد ندیم نے پہلی نعت 1989 میں دربار بابا کفایت اللہ شاہ صاحب عرس کے موقع پر پڑھی۔پہلی نعت سننے کے بعد علامہ غلام رسول نے اسی وقت سٹیج پر کہا تھا کہ بچے کی نعت خوانی کے سلسلہ میں تربیت میں کرونگا۔محمد ندیم اختر رانا فورٹ عباس کی معروف سماجی شخصیت ہیں۔دوران تعلیم انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی کرنے کا شوق ہوا۔1988 سے شروع ہونے والا نعت خوانی کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔پاکستان ائیر فورس میں بطور ٹیکنیشن ملازمت کا آغاز کیا۔اور میڈیکل بنیاد پر 1997 میں ائیر فورس سے فراغت ملی۔کراچی میں تعیناتی کے دوران مقابلہ حسن نعت میں شرکت کی۔مقابلہ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نتائج کے مطابق انہیں دوسری پوزیشن حاصل ہوئی۔ایئر کموڈور شبیر احمد قائم خوانی نے مقابلہ میں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے عمرے کا ٹکٹ دیا۔1995 میں ماہ ربیع الاول میں ثناء خوانی کی بدولت عمرہ کی سعادت حاصل کی۔اس وقت تک سینکڑوں اجتماعات میں نعت کے ذریعے گلہائے عقیدت نچھاور کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔حضرت مولانا غلام رسول نے نعت خوانی کی ترغیب دلائی،اور اس شوق کو پروانچڑھانے میں معاونت کی۔انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ان کا شمار ثناء خوانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے سالانہ اور ماہانہ پروگراموں میں محمد علی ظہوری قصوری،قاری صداقت علی عبدالمصطفےٰ سعیدی کے ہمراہ درجنوں مرتبہ نعت پیش کرنے کا موقع ملا۔توصیف پیغمبر توفیق الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔نعت خوانی سے دل کو سکون ملتا ہے۔اور یہ سلسلہ دنیا اور آخرت میں باعث بخشش اور رحمت ہے۔سماجی کاموں اور اخلاقی سرگرمیوں کی ادائیگی باعث اطمینان وسکون ہے۔میں شہنشائے کل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنی امتی ہونے کے باعث جناب کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت ومحبت پیش کرتا رہوں گا۔اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ،خالد محمود خالد،عبدالستار نیازی،مولانا ظہوری،اور سید ناصر حسین شاہ کا کلام شوق سے پڑھتے ہیں۔نعت گوئی میں ان کے استاد سید عبدالرحمٰن قادری آف کراچی اور رانا محمد سلیم حامد آف فورٹ عباس ہیں۔نعت گوئی کے اسرار ورموز کے بارے میں ان سے مکمل رہنمائی حاصل کی۔رانا محمد سلیم چشتی نعت گوئی کے بارے میں باکمال استاد ہے۔اوران گتھیوں کو انہوں نے پل بھر میں سلجھا دیا۔جو دیگر بڑے بڑے نعت خوان اسے حل کرنے میں ناکام رہے۔انہوں نے لوکل گورنمنٹ کے الیکشن 2001 میں حصہ لیا۔352 ووٹ حاصل کئے۔آئندہ بھی لوگوں کی رائے کے احترام میں اپنے فیصلے مرتب کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔انکی مشہور نعتیں ☆ کرم آج بالائے بام آگیا ہے ۔زباں پہ محمد ﷺ کا نام آگیا ہے۔(خالد محمود خالد)☆ نہیں ہے کوئی دنیا میں ہمارا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں تو آپ ہی کا ہے سہارا یا رسول اللہ ﷺ (سید مشتاق قادری گولڑہ شریف)☆ آپ سا دونوں جہاں میں نظر آیا ہی نہیں کیونکہ اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں (شہزاد احمد شہزاد)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نسیم محمود چوہدری غیر ملکی چھ زبانوں پر عبور رکھنے والے سوشل ورکر۔

چوہدری نسیم محمود فورٹ عباس کے مایہ ناز طبیب وحکیم محمد یعقوب عالم کے فرزند ہیں۔ 1967 میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ ایس۔ سی تک تعلیم حاصل کی اور ۱۹۸۱ میں بیرون ملک چلے گئے۔ بنکاک، ملائشیا، سنگا پور، کوریا، جاپان، تائیوان اور تھائی لینڈ میں اپنی زندگی کے قیمتی آٹھ سال گزارے۔ اور ان ملکوں کی زبانوں پر عبور حاصل کیا۔ لیکن زیادہ وقت جاپان میں رہے۔ گڈ ڈریس، گڈ ورکنگ اور گڈ ٹائمنگ پر انہیں جاپان کی طرف سے سالانہ ایوارڈ ملا۔ پٹرولیم انجنیئر کا چار سالہ ڈپلومہ حاصل کیا۔ مٹسوبشی اور شیل کمپنی کے جدید پٹرول پمپ کی تنصیب وتیاری کا مکمل کام جانتے ہیں۔ ممبر آف الیکٹرانک ایسوسی ایشن بھی رہے۔ تائیوان شپنگ کمپنی شپ پارٹس اور مینوفیکچرنگ کے شعبہ سے وابستہ رہے۔ انٹرنیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن سے بھی تعلق قائم رہا۔ جاپان میں مسلم لیگی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ سیالکوٹ کے ایک شہری کو انشورنس کی رقم مبلغ ستائیس لاکھ روپے دلانے میں مکمل تعاون کیا۔ سماجی سرگرمیوں کے تحت وزیر آباد میں حوا میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام خوبصورت ہسپتال جاپانی امداد سے بنوانے میں مدد کی۔ محنت میں عظمت ہے مقولے پر عمل طور پر مکمل پیرا ہو کر بیرون ملکوں میں پاکستانیوں کے بارے میں یہ سوچ بدلنے کی کوشش کی کہ یہ کام سے جی چراتے ہیں۔ جاپان کی دھرتی میں فورٹ عباس کے اس سپوت کی محنت کا پسینہ بھی شامل ہے۔ بیرون ملک رہتے ہوئے ان ملکوں کی چھ زبانوں پر عبور حاصل کیا۔ انگریزی، تائیوانی، تھائی لینڈ، جاپانی، اسپین اور ہانگ کانگ کی زبانیں روانی سے بولتے ہیں۔ انہیں سیاست سے سخت نفرت ہے۔ سماجی اور رفاع عامہ کے کاموں میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں۔ اصلاحی کمیٹی فورٹ عباس کے صدر رہے ہیں۔ فورٹ عباس کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کا پیغام ہے کہ ہر شخص کو سماجی بھلائی کے کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔ سچی لگن، اچھی سوچ اور کام سے مخلص ہو تو کامیابی خود بخود قدم چومتی ہے۔

چوہدری محمد افضل پرنسپل سعد پبلک گرلز ہائی سکول فورٹ عباس۔

محمد افضل فورٹ عباس کی معروف جٹ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانیت کی فلاح بذریعہ تعلیم پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور زیر تعلیم بچوں کو اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار محبت اور تعلیم وتربیت دینے کا سلسلہ جاری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رکھے ہوئے ہیں۔خود گریجوایٹ ہیں اوران کی اہلیہ ماسٹر ڈگری رکھتی ہیں۔دونوں میاں بیوی باہم مل کر اپنے نصب العین کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔1999 میں اپنے بیٹے سعد کے نام سے سکول کا آغاز کیا۔تھوڑے عرصہ بعد محکمہ تعلیم سے اسکی رجسٹریشن مکمل کروائی۔اس مڈل سکول میں ساڑھے چار سو کے قریب بچے زیر تعلیم ہیں۔پرائمری تک مخلوط اور چھٹی سے مڈل تک طلباء اور طالبات علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں پڑھتے ہیں۔۲۲معلمات کی خدمات سے استفادہ کیا جارہا ہے۔پرائمری اور مڈل کے نتائج شاندار رہے طلباء وطالبات نے سکالرشپ حاصل کی۔سکول میں غیر نصابی سرگرمیاں بھی موجود ہیں۔قومی دنوں پر تقاریب کا انعقاد، درس قرآن، درس حدیث ہوتا ہے، بزم ادب، مینا بازار، مطالعاتی دورے، صاف ستھرے ہوادار کمرے اور لائبرری کی سہولت موجود ہے۔لائبریری میں دوسے صد سے زائد کتب موجود ہیں۔تعداد کتب بڑھا کر پانچ فیصد کی جائے گی۔تعلیمی معیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔جدید، تجربہ کار اور محنتی اساتذہ کا تقرر کیا علم کی روشنی پھیلانے اور جہالت کے اندھیروں کے خاتمہ میں سعد گرائمر ہائی سکول تادیر اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے بہتر تعلیمی ادارے کا انتخاب کریں۔اور والدین کو اپنے بچوں کے تعلیمی ادارے سے رابطہ ضرور رکھنا چاہیے۔تاکہ انہیں بچوں کی تعلیمی حالت سے آگاہی ہو۔ہمارے ادارے سے فارغ ہونے والے طلبہ ہمارے ادارے کے سفیر ہیں۔یہ جب بھی اپنے ادارے میں آئیں ہم انکی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔فورٹ عباس کے اچھے اور معیاری اداروں میں اس کا شمار ہے۔14 اگست، اقبال ڈے، عید میلاد النبی ﷺ، سالانہ تقریب تقسیم اسناد، مدرڈے منایا جاتا ہے۔
3 کنال جگہ، کمرے ۲۰ عدد گراؤنڈ اسمبلی موجود ہے۔بہتر انتظامات کیے جاتے ہیں۔سپیکر کا استعمال، ڈائس پرچم کشائی، ہر کلاس کے بچے کو اسمبلی میں موقع دیا جاتا ہے۔نعت اور نماز کی تعلیم دی جاتی ہے۔سائنس لیبارٹری بھی ہے۔

حاجی نعیم انور نائب ناظم یونین کونسل ۶۱ فورٹ عباس

حاجی محمد نعیم انور فورٹ عباس کی ممتاز سیاسی وسماجی فعال شخصیت ہیں۔حاجی غلام رسول کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔1956 میں پیدا ہوئے۔ایف۔اے کی تعلیم ایس۔ای کالج بہاولپور سے حاصل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی۔ 75-1974 میں عملی زندگی میں قدم رکھا۔ 1978 میں اتحاد آئس فیکٹری مروٹ روڈ پر قائم کی۔ 1985 سے پنجاب کریانہ سٹور کے نام سے ہول سیل کا کاروبار شروع کیا۔ نعیم اینڈ کمپنی کے نام سے بروک بانڈ چائے کے ڈسٹری بیوٹر رہے ہیں آجکل بہاولپور، لودھراں، یزمان، فورٹ عباس کھچی والہ ان علاقوں میں لیور برادرز کے ڈسٹری بیوٹرز کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ 1985 میں رائس فیکٹری کو چالو کیا۔ مردان، پشاور، لکی مروت، بنوں، کوھاٹ، نواب شاہ، حیدرآباد، کراچی اور دیگر شہروں میں چاول بھجواتے ہیں۔ اور اپنے والد محترم کے نام پر حاجی غلام رسول ٹاؤن کی بنیاد رکھی۔ یہ فورٹ عباس کا خوبصورت اور صاف ستھرے ماحول والا علاقہ ہے۔ سیاسی زندگی کا آغاز دوران تعلیم ہوا۔ انجمن طلباء اسلام فورٹ عباسکے جنرل سیکرٹری اور ایس۔ ای کالج بہاولپور یونٹ کے صدر رہے۔ تحریک ختم نبوت میں ان کیخلاف مقدمہ درج ہوا۔ اور حوالات میں بند رہے۔ تحریک نظام مصطفے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تحریک نظام مصطفے میں ان کے خلاف تین مقدمات درج ہوئے۔ یہ صوفی ایم بشیر گروپ کے اہم رکن رہے ہیں۔ ارشد لیڈر ایم۔ پی۔ اے کے دور میں انکے امیدوار کو شکست دے کر کونسلر منتخب ہوئے۔ درج ذیل عہدوں پر رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا۔

☆سابق ممبر مسلم لیگ صوبائی کونسل پنجاب ☆سابق جنرل سیکرٹری آئس فیکٹری یونین ضلع بہاولنگر ☆صدر کریانہ ایسو سی ایشن فورٹ عباس ☆سابق نائب صدر انجمن تاجران فورٹ عباس ☆سابق ممبر ڈسٹرکٹ کرائم کنٹرول کمیٹی بہاولنگر ☆سابق ممبر ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی بہالنگر ☆سر پرست انجمن بہبودی مریضاں فورٹ عباس ☆کنوینیر پلاننگ کمیٹی فورٹ عباس ☆کنوینیر مالیات کمیٹی فورٹ عباسبطور نائب ناظم کارکردگی بتاتے ہوئے کہا ہے کہ بلدیہ کی جائداد کو اونے پونے داموں لوگوں نے ناجائز طور پر الاٹ کرا رکھا تھا۔ ناجائز الاٹمنٹ کو منسوخ کر کے ان قطعات کو کھلے عام نیلام کیا گیا ہے۔ یونین کونسل کی ہر گلی اور مکان کو نمبر الاٹ کیا گیا ہے۔ گمنام گلیوں اور محلوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ ہر مکان پر مکان نمبر اور گلی نمبر کی پلیٹ لگوائی گئی۔ صفائی پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ کوڑے کرکٹ کے لئے ڈرم نصب کیے گئے ہیں۔ بلدیہ کے اخراجات کو کنٹرول کر کے کم کیا گیا ہے۔

پیغام:

دیانت دار شخص کو ووٹ دیا جائے، وہ کسی بھی گروپ کسی برادری یا دھڑے سے تعلق رکھتا ہو دیانت دار قیادت ہی صحیح کام کرسکتی ہے۔ دیانت دار لوگوں کے آگے آنے سے ترقی و تعمیر ممکن ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سر سید سائنس گرلز پبلک ہائی سکول فورٹ عباس ایک نظر میں

☆ پرنسپل ادارہ چوہدری غلام سرور گورایہ

☆ رجسٹریشن بطور مڈل سکول 01/10/96 ☆ رجسٹریشن بطور ہائی سکول 03/06/1997 ☆ بہاولپور تعلیمی بورڈ سے الحاق 12/12/1997 ☆ رقبہ سکول ۴ کنال ۲ مرلے ☆ تعداد طالبات ۳۵۰ ☆ تعداد سٹاف ممبران 17 اکثریت ایم ایڈ۔ بی اے بی ایڈ۔ ☆ تعداد تدریسی کمرہ جات 14 ☆ نصاب اردو انگلش میڈیم ☆ مستقبل کے منصوبہ جات 100x28 ہال کمرہ، لیبارٹری، لائبریری ☆ خصوصی مالی معاونت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے 18 لاکھ روپے ☆ ادارہ سے فارغ التحصیل 107 طالبات

سر سید سائنس پبلک گرلز ہائی سکول فروغ تعلیم کا ایک قافلہ ہے۔ تعلیمی سائنسی شعور کی بیداری کا کاروان ہے۔ یقین محکم عملِ پیہم اور محبت عالم کے اصولوں پر گامزن رہ کر تعلیم نسواں کے لئے سرگرم عمل ہے۔ تعلیمی کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن رکھتا ہے۔

چوہدری امجد علی ناظم یونین کونسل 226/9.R

چوہدری امجد علی ۵ جون ۱۹۶۰ کو چوہدری محمد شریف کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم فورٹ عباس سے حاصل کی۔ دوران تعلیم انجمن طلباء اسلام سے وابستہ رہے، بعد ازاں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا۔ انہیں گورنمنٹ انٹر کالج فورٹ عباس کے پہلے طالب علم ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ہارون آباد کالج سے بی۔اے کی ڈگری کے بعد بہاؤالدین یونیورسٹی ملتان سے وکالت کا امتحان پاس کر کے 1987 میں وکالت کا آغاز کیا۔ 1989 میں انکم ٹیکس پریکٹیشنر کے طور پر پہچان ہوئی۔ اس وقت سے آج تک انکم ٹیکس کے مقدمات کو نبٹانے میں کوشاں رہے ہیں۔ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری 1990 دو مرتبہ صدر 1999-1993 میں منتخب ہوئے۔ سیاسی زندگی کا آغاز مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے کیا۔ مسلم لیگ کے تحصیل صدر رہے ہیں۔ 1991 کے بلدیاتی انتخابات میں ممبر ضلع کونسل اور بعد ازاں وائس چیئر مین ضلع کونسل رہے۔ عام انتخابات میں ہمیشہ مسلم لیگی امیدواروں کی حمایت کی اور انہیں کامیاب کروایا۔ نئے ضلع حکومتی نظام کے اجراء کے بعد اپنے حلقہ کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یونین کونسل کے ناظم منتخب ہوئے۔ یونین کونسل کے علاقے کی تعمیروترقی کے لئے تعلیمی کمیٹی، ترقیاتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ اختیار میں فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہی ہیں۔ ضلعی حکومتی نظام بہت اچھا ہے۔ عوام کو براہ راست انتخاب میں اقتدار میں شرکت کا موقع ملا۔ لوگوں کے مسائل حل ہورہے ہیں جوں جوں یہ نظام آگے بڑھے گا اس کے موثر نتائج برآمد ہونگے۔ انہوں نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ حلقہ میں بیواؤں، یتیموں، بے سہارا لوگوں اور غریب طالب علموں کی امداد کے لئے ٹرسٹ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ فورٹ عباس میں اچھا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ نہ ہے اس کمی کو پورا کیا جائے۔

پیغام:

کرپشن ملک وقوم کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے۔ کرپشن سے پاک معاشرے کی تشکیل عوام وحکومت دونوں کا کام ہے۔ کرپشن سے نجات وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عوام کرپشن کے خاتمہ کے لئے حکومت کا ہاتھ بٹائیں تاکہ یہ معاشرتی ظلم اپنے انجام کو پہنچ سکے۔

رانا عتیق الرحمٰن ناظم یونین کونسل 264/H.R فورٹ عباس

رانا عتیق الرحمٰن عالم علی خان المعروف موتیوں والا جج کے پوتے اور صوفی عبدالوحید ممبر قانون ساز اسمبلی بہاولپور سٹیٹ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی صوفی سرفراز احمد خان ضیاء الحق دور میں وفاقی مجلس شوریٰ کے ممبر رہے ہیں۔ سر رحیم بخش پرائم منسٹر ریاست بہاولپور ان کے دادا کے تایازاد بھائی تھے۔ انکے جد امجد اور خاندان کے تمام لوگ بزرگان دین سے خصوصی عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا عبدالقادر رائے پوری کے حکم سے ٹبہ عالمگیر میں زمین خرید کی اور اسے آباد کیا۔ فورٹ عباس کے علاقے میں سب سے پرانا اور بڑا باغ ان کے آباؤ اجداد نے قائم کیا جسے جج والا باغ کہا جاتا ہے۔ رانا عتیق الرحمٰن یکم مارچ ۱۹۷۰ء کو ٹبہ عالمگیر میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس سے میٹرک پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کرنے کے بعد ہارویسٹ کمپنی میں بطور سیلز آفیسر ملازمت کرنے سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ ایک سالہ ملازمت کے بعد غلہ منڈی فورٹ عباس میں عالمگیر کمیشن شاپ کے نام سے کاروبار شروع کیا۔ اور خاندانی روایات کے مطابق سیاست میں دلچسپی لینا شروع کی۔ انہوں نے بتایا کہ یونین کونسل چک 264/H.R میں رانا محمد افضل مرحوم کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بعد انکے فرزند رانا محمد اسلم نے سیاست شروع کی، تو ہم نے کئی بار ان سے مل کر مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ہمیں اس قابل نہ سمجھا کہ ان کا تعاون حاصل کیا جائے۔ ہم نے مجبوراً ان کے مخالف گروپ سے اتحاد کر کے ان کے خلاف میدان میں آ گئے۔ رانا محمد اسلم کے نائب ناظم تحصیل بننے کے باعث یونین کونسل 264/H.R کے ضمنی الیکشن میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ اپنے مخالف امیدوار کو شکست دے کر ۲۴۶ ووٹوں کی اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ ناظم چونکہ ضلعی اسمبلی کا ممبر بھی ہوتا ہے، اس لئے ضلعی اجلاس میں فورٹ عباس شہر اور علاقے کے مسائل کو پیش کیا۔ یونین کونسل میں انصاف کمیٹی، مالیات کمیٹی، تعلیمی کمیٹی، صالحتی کمیٹی بنائی گئی۔ پسماندہ یونین کونسل کے دیہات ،سڑکوں، پینے کا پانی، ٹیلیفون، نالیاں، سیوریج اور مالکانہ حقوق سے محروم ہیں۔ 263/H.R,265.H.R,262/H.R,267/H.R,264/H.R,268/H.R, 269/H.R,270/H.R دیہات میں ٹیلیفون کی سہولت نہ ہے ان دیہات کے لئے P.C.O منظور کروایا جائے گا۔ لوگوں کے مسائل پنچایتی طور پر حل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ تھانوں میں پہنچ کر اپنے وقت اور پیسہ کے ضیاء سے بچیں۔ آئندہ سیاست میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کار کے مطابق چٹی دلالی سے بچ کر لوگوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اسی اصول پر لوگوں کے مسائل حل کرانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ سیاست دانوں میں مجھے صرف بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح پسند ہے۔ پرویز مشرف حکومت نے سابقہ بلدیاتی نظام کو ختم کر کے ضلعی حکومت کا جو نظام رائج کیا ہے، اس میں عام آدمی کو حکومت میں نمائندگی ملی ہے۔ پرویز مشرف نے اپنی دانش وحکمت سے ملک کو پیش آنے والے ہر بحران سے نکالا ہے۔ جمہوری حکومتیں ان بحرانوں سے نمٹنے میں ناکام رہی ہیں۔ حکومت نے ممبران اسمبلی کے لئے بی۔ اے تعلیم لازمی قرار دے کر بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ قانون سازی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

پیغام:

ہم مسلمان ہیں ہمیں برادری ازم سے ہٹ کر سوچنا ہوگا۔ آپس کی لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کر کے نظام شریعت کے نفاذ کے لئے کوشش کریں ملک کی ترقی کے لئے اپنی تمام تر قوت وصلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ ملک سلامت ہے تو ہم سب کی بقاء ہے۔ ہر پلیٹ فارم پر اپنے علاقے کی ترقی وتعمیر کے لئے کاوشیں جاری رکھیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چوہدری ظفر اقبال ناظم سٹی یونین کونسل 62 فورٹ عباس

☆ سابق اعزازی ڈسٹرکٹ گیم وارڈن بہاولنگر ☆ سابق اعزازی تحصیل گیم وارڈن فورٹ عباس ☆ ناظم یونین کونسل 62 فورٹ عباس سٹی ☆ ممبر ڈسٹرکٹ اسمبلی بہاولنگر ☆ صدر انجمن اصلاح مریضاں فورٹ عباس ☆ ممبر چیمبر آف کامرس بہاولپور ☆ ممبر مرکزی جنرل کونسل مسلم لیگ پاکستان ☆ کینیڈین شہرت یافتہ ☆ سابق تحصیل صدر مسلم لیگ (ق) فورٹ عباس

چوہدری محمد ظفر اقبال فورٹ عباس کے معروف تاجر، سابق ایم پی اے و چیرمین صوفی محمد بشیر کے بڑے صاجزادے ہیں۔ 1955 میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ 1978! میں گڈز اڈا منظور کرایا۔ زمیندارہ سے بھی منسلک ہیں۔ اعزازی گیم وارڈن ضلع دو مرتبہ اور تحصیل گیم وارڈن ایک مرتبہ مقرر ہوئے۔ غیر قانونی شکار کی حوصلہ شکنی کی۔ شکار کرنے والوں کو بھاری جرمانے کیئے۔ اپنی ذاتی گاڑی پر سوار ہو کر دورے کیئے۔ جنگلی حیات کی حفاظت کی۔ 1990 میں کینیڈا روانہ ہوئے۔ 1995 میں جب کینیڈا سے واپس ہوئے تو کینیڈین شہریت کے حامل تھے۔ 2001 میں ضلعی حکومتوں کے پہلے الیکشن میں سٹی ناظم منتخب ہوئے۔ یونین کونسل 62 نئی معرض وجود میں آئی تھی۔ اور اس علاقہ میں ترقیاتی کام نہ ہونے کے برابر تھے۔ تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کے منصوبے مکمل کیئے۔ سٹریٹ لائٹ، پختہ سڑکیں، تفریح پارک، واٹر سپلائی سکیم کا اجراء کیا۔ سیوریج اور سولنگ کا جال بچھایا۔ سیاسی طور پر مسلم لیگ سے وابستگی رہی۔ انہوں نے ضلعی نظام کے بارے میں بتایا کہ یہ بہت اچھا نظام ہے۔ اگر اقرباء پروری اور برادری ازم اور کرپشن سے پاک رہے۔ عوامی رائے کے احترام میں آئندہ سیاست کرنے کا ارادہ ہے۔ چوہدری ظفر اقبال کا بڑا بیٹا عفان ظفر ڈاکٹر بن رہا ہے۔

شاہد انجم ممبر پنجاب اسمبلی فورٹ عباس

☆ نام شاہد انجم ولد چوہدری عبدالمجید ☆ تاریخ پیدائش 1965-02-25

☆ تعلیم بی۔اے ☆ بزنس زرعی ادویات ☆ صدر ریلوے کرکٹ کلب 1998 تا حال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ سیاسی پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین ☆ الیکشن 2002 میں حاصل کردہ ووٹ 27475 ☆ صدر پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین تحصیل فورٹ عباس ☆ پسندیدہ شخصیت محترمہ بینظیر بھٹو ☆ پسندیدہ شاعر علامہ محمد اقبال ☆ پسندیدہ مشغلہ ملکی و علاقائی سیاست میں حصہ لینا ☆ پسندیدہ کھیل ھاکی

☆ سیاسی رائے لولی لنگڑی جمہوریت آمریت سے بہتر ہوتی ہے۔ جمہوری پارٹیوں کو مضبوط سے مضبوط ہونا چاہیے۔ ☆ پارٹی سے وابستگی پارٹی جنون کی حد تک ہے پارٹی کی سیاست کرتے ہیں۔ ☆ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نظام پیپلز پارٹی کے منشور کا حصہ تھا۔ جس پر عمل کیا گیا۔ اس نظام میں چیک اینڈ بیلینس سسٹم ہونا چاہیے۔ پولیس ضلع ناظم کے ماتحت ہونی چاہیے۔

☆ کارکردگی حزب اختلاف میں ہونے کے باعث کوئی کارکردگی نہ ہے۔

چوہدری عبدالمجید صدر انجمن آڑھتیاں فورٹ عباس

چوہدری عبدالمجید غلہ منڈی فورٹ عباس کے معروف تاجر ہیں۔ بھٹی کارپوریشن کے نام سے 1982 میں کمیشن ایجنٹ کے طور پر کام شروع کیا۔ انجمن آڑھتیاں کے گذشتہ 27 سال سے بلا مقابلہ سینئیر نائب صدر منتخب ہوتے رہے ہیں۔ 2004 سال سالانہ الیکشن میں انہیں انجمن آڑھتیاں کا صدر منتخب کیا گیا۔ انجمن آڑھتیاں کے متحرک اور فعال رہنما کی حیثیت سے سرگرم عمل رہے۔ آڑھتیوں کے حقوق کا تحفظ اور مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ غلہ منڈی کے مقررہ قوائد وضوابط کے مطابق منڈی کے لوگوں کے معاملات وتنازعات کونبٹاتے ہیں۔ یونائیٹڈ انڈسٹری کے نام سے مروٹ روڈ پر نئی کاٹن فیکٹری قائم کی ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے شاہد انجم نے پہلی مرتبہ براہ راست صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے کامیاب ہوگئے۔ چوہدری عبدالمجید نہایت ہی شریف، خوش مزاج اور ملنسار شخصیت ہیں۔

محمد انور ساقی (نعت خواں)

محمد انور ساقی ولد محمد شریف 1977 میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ سب سے پہلی نعت 1990 میں عرس سید کفایت اللہ شاہ واسطی کے موقع پر پڑھی۔ مولانا غلام رسول نے انہیں اپنے زیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سایہ رکھ کر تربیت کی۔ وہ مذہبی پروگراموں میں اپنے ساتھ رکھتے۔ انکی وجہ سے عوام میں شہرت ملی۔ اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ اگر مولانا غلام رسول کی شفقت حاصل نہ ہوتی تو یہ کبھی بھی ثناء خوانوں میں شامل نہ ہوتے۔ بہاولنگر، پاکپتن، منچن آباد، چشتیاں، وہاڑی، ہارون آباد، حاصل پور، ڈاہرانوالہ، مروٹ، کھچی والا، فقیر والی، یزمان، بہاولپور اور لاہور میں نعتیں پڑھنے کا موقع ملا۔ زیادہ تر کلام اپنے پیر و مرشد مولانا الیاس قادری کا پڑھتے ہیں۔ محمد علی ظہوری اور عبدالستار نیازی کی تحریر کردہ نعتیں بھی پڑھتے ہیں۔ ربیع الاول کے پورے مہینے میں ان کی طرف سے ثناء خوانی کا سلسلہ عروج پر ہوتا ہے۔ مہتمم قاری محمد اسحاق کی خصوصی کاوشوں سے بستی اخلاق کی مسجد مہر علی کی امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مسجد میں پڑھنے والے بچوں کو نعت خوانی سکھاتے ہیں۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ ثناء خوانی کی محافل سجاتے رہیں۔ کیونکہ توصیف پیغمبر میں ہماری بقاء کا راز مضمر ہے۔ ان کے تین چھوٹے بھائی محمد اجمل ساقی، محمد شاہد ساقی، محمد زاہد ساقی نعت پڑھتے ہیں۔ انکی نعتوں کی آڈیو کیسٹ تیار ہو رہی ہے۔ جلد ہی مارکیٹ میں آجائے گی۔

حبیب اختر جیلانی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت فورٹ عباس

فورٹ عباس میں محکمہ زراعت کے قیام کے بعد درجنوں آفیسر آئے لیکن حبیب اختر جیلانی جیسا فرض شناس اور نیک سیرت آفیسر کوئی نہ آیا۔ جس نے زمین اور زراعت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا۔ یہ پہلے آفیسر ہیں جنھوں نے لوگوں کو بتایا کہ ہم پہلے مسلمان اور بعد میں کاشتکار ہیں۔ خداوند تعالی نے ہمیں زمین امانت کے طور پر دی ہے۔ اس لئے ہمیں زمین کے ساتھ خیر خواہی کرنی چاہیے۔ جس طرح ہر ذی شعور شخص اپنی بیوی بچوں سے محبت کرتا ہے۔ اسی طرح زمین کاشتکار کی بیوی اور فصل اس کی اولاد ہے۔ لہذا زمین سے اپنے بیوی بچوں جیسا پیار بھرا سلوک کرنا چاہیے۔ زمین کا ذرہ ذرہ ہر وقت ذکر الہی میں مصروف ہوتا ہے۔ زمین اپنے اوپر اکڑ کر چلنے والے کو ہر روز ستر مرتبہ پکارتی ہے۔ کہ تو نے میرے اندر سمانا ہے۔ ایسے حالات میں انسان کو فحش گانوں کی کیسٹ چلا کر ہل چلانے سے گریز کرنا چاہیے۔ فحش گانوں کی نحوست سے فصل میں برکت اٹھ جاتی ہے۔ اس لئے فصل کاشت کرتے وقت سورۃ واقعہ کی تلاوت اور فصل کی تیاری کے دوران سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرنی چاہیے۔ فصل میں فحش گفتگو اور گانے سے کسان کو معاشی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کاشتکاروں نے جدید

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مشینری کھادوں اور زرعی ادویات کے استعمال سے زمین کو مردہ کر دیا اور اسکی صحت کا خیال نہیں رکھا۔زمین کی من پسند خوارک ، جانوروں کا پیشاب اور گوبر ہے۔اس کے لئے جانوروں کو کھیتوں میں باندھنا چاہیے۔لیکن ہم کھاد پر بھروسہ کر رہے ہیں۔جس نے ٹھنڈی زمین کو گرم کر رکھا ہے۔گندم کی فصل تین پانی کی واریوں سے پکتی تھی۔اب دس مرتبہ پانی لگانا پڑتا ہے۔ہم ٹریکٹر کے ذریعے ہل چلا کر زمین کو گرم کرتے ہیں۔ٹریکٹر کی تیز رفتاری زمین کو بجلی کے جھٹکے کی طرح محسوس ہوتی ہے۔اس لئے زمین کو ٹھنڈا کرنے کی ضرورت ہے۔اگر ہم زمین کی صحت کا خیال رکھیں اور پودے کو زمین سے خوارک حاصل کرنے کے بھرپور مواقع دیں تو زیادہ پانی اور کھاد کے استعمال میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔کھادوں کی وجہ سے فصل گہرے سبز رنگ اختیار کرتی ہے۔جسکی وجہ سے فصل کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔انھوں نے بتایا کہ قدرت نے ہمیں ایک دانہ سے سات سو دانے دینے کا وعدہ کیا ہے۔لیکن ہم اپنی نااہلی اور غیر اسلامی طریقوں کی وجہ سے ایک دانے سے سات سو کی بجائے چالیس دانے حاصل کر رہے ہیں۔اس سے قبل جب کھاد سپرے کا استعمال نہیں تھا، کاشتکار ایک دانے کے بدلے میں ایک سو بیس دانے حاصل کرتا تھا۔کاشتکار زراعت میں اسلامی اصولوں سے انحراف کر رہا ہے۔زمیندار اگر مسلمان بن کر زراعت کو آگے بڑھائے تو اسے رشوت ستانی ،سود، کھاد سپرے سے نجات مل سکتی ہے۔جب تک کاشتکار خود صحیح مسلمان نہیں بن جاتا اس وقت تک پریشانیاں اس کا مقدر رہیں گی۔حبیب اختر جیلانی سلسلہ غوثیہ سے وابستہ ہیں۔اور اپنی ملازمت کے دوران اسلامی زراعت کے اصولوں کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔یہ محنتی اور فرض شناس آفیسر معاشرے کا قیمتی سرمایہ ہے۔

رانا نبی بخش مرحوم نائب تحصیلدار

رانا نبی بخش 1908ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے 1927ء میں بطور پٹواری سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے فورٹ عباس کے گاؤں 284/H.R میں رہائش پذیر ہوئے۔محکمہ مال میں گرداور آفس قانون گو کے فرائض بھی سرانجام دیے۔بعدازاں ترقی کر کے نائب تحصیلدار کے عہدہ پر متمکن ہوئے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ بڑے محنتی، مخلص اور پنچایتی لیڈر رہتے تھے۔اپنی بے باک شخصیت کی وجہ سے علاقے میں اپنا مقام رکھتے تھے۔رشوت سے سخت نفرت تھی۔ ہمیشہ لوگوں کی خدمت کی۔ 1971ء میں بطور نائب تحصیلدار ریٹائر ہوئے۔ضلع بہاولنگر میں مختلف مقامات پر انتظامی عہدوں پر فائز رہنے کی وجہ سے یہاں کے لوگ انہیں اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد بھی عام لوگوں سے میل جول جاری رکھا اور انکے دکھ سکھ میں شریک ہوتے رہے۔طویل عمر پائی 1993ء میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔آبائی گاؤں کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ان کے بڑے صاحبزادے رانا عبدالستار ریٹائرڈ ویٹرنری آفیسر اور چھوٹے صاحبزادے عبدالمجید ریٹائرڈ مینیجر نیشنل بنک ہیں۔

حافظ ارشاد حسین شمسی　　روحانی رہنما

حافظ ارشاد حسین شمسی ولد محمد علی کھچی والا کے نواحی گاؤں 187/7.R میں 1968ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی۔مدرسہ تعلیم القرآن کھچی والا سے قرآن مجید حفظ کیا۔میٹرک مدرسہ خیرالمدارس ملتان شریف سے پاس کیا۔آستانہ عالیہ شاہ شمس طبریز سبزواری رحمۃ علیہ سے وابستہ ہوئے۔1987ء میں سید نیر عباس سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی،اور روحانی فیض حاصل کیا۔تھوڑے ہی عرصے میں روحانی تعلیم وتربیت کے ذریعے توجہ باطنی،کرم ہائے بے پایاں سے مالا مال ہوگئے۔اپنے گاؤں پہنچ کر ضرورت مندوں کی حاجتوں کو پورا کرنا شروع کردیا۔ہر طبقہ کے لوگ ان سے ملتے ہیں۔اپنے اپنے ظرف اور حیثیت کے مطابق فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔حافظ صاحب کے آستانہ پر لوگ جوق در جوق حاضر ہوتے ہیں۔اور اپنی تشنگی کو بجھاتے ہیں۔حافظ ارشاد حسین کے متعدد ملکوں میں مریدین وعقیدت مند موجود ہیں۔ان سے بیعت ہونے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے۔سندھ کے علاقہ بدین،نواب شاہ،ٹھٹھہ،سجاول،کراچی،ماتلی،گھارو،تلپار میں بھی عقیدت مند موجود ہیں۔اکثر سالانہ دوروں پر ان شہروں میں جاتے ہیں۔فرقہ واریت سے گریز کرتے ہیں۔ہر قسم کی تصانیف پڑھتے ہیں۔لیکن سب سے زیادہ عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ہر قسم کے جسمانی وروحانی امراض کا تسلی بخش علاج کرتے ہیں۔اپنڈکس،کینسر،دمہ،ٹی بی،شوگر،زبان بندی اور جادو ٹونہ کا علاج کلام الٰہی کی برکت سے ہوجاتا ہے۔اور لوگ خوشی خوشی فیض اور شفایابی حاصل کرتے ہیں۔مبارک آباد سٹیشن کے قریب 34 مرلے جگہ پر مسجد اور مدرسہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔نواب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شاہ میں سرکار مدینہ مسجد، بدین میں مساجد کی خدمت کر رہے ہیں۔فورٹ عباس کے شہر اور گرد ونواح خصوصا لاہور، کوئٹہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، بہاولپور، گجرات، جہلم، اسلام آباد، پشاور، اوکاڑہ، ساہیوال چاروں صوبوں میں آپ دورہ کرتے ہیں۔اور روحانی فیض پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے۔

اصغر علی مہار نائب ناظم یونین کونسل چک 260/H.R

اصغر علی مہار ولد حافظ محمد عبداللہ مہار 1971ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کو قیام پاکستان کے بعد چک 261/H.R میں ساڑھے پانچ مربع اراضی الاٹ ہوئی تھی۔علاقہ کے معروف زمیندار اور جانی پہچانی شخصیت ہیں۔اصغر علی مہار نے اسلامیہ یونیورسٹی سے بی۔اے کیا۔تعلیم سے فراغت کے بعد پیرا ڈائز کارپوریشن کے نام سے آڑھت کا کاروبار شروع کیا۔ضلعی حکومتوں کے نظام کے اجراء پر یونین کونسل چک 260/H.R کے نائب ناظم منتخب ہوئے۔یہ یونین کونسل ضلعی نظام کے اجراء کے موقع پر وجود میں آئی تھی۔ اس کے حلقہ میں 12 چکوک شامل ہیں ۔ ولہر شریف، 261/H.R,260/H.R,259/H.L,258/H.L,240/H.L,240/H.B,241/H.L, 239/9.R,239/9.R,239/H.B,242/H.L, گجروالی، 237/9.R ملکیراں والی، 237/9.R ٹاوریاں والی، 238/9.R کے چکوک شامل ہیں۔جو بہت ہی پسماندہ ہیں۔ اصغر علی مہار نے تحصیل کونسل کے ممبر کی حیثیت سے فنڈز حاصل کیے۔کروڑوں روپے کی لاگت سے سڑکیں تعمیر ہوئیں۔دیگر ترقیاتی منصوبے مکمل کروائے۔اس یونین کونسل میں عملہ محدود لیکن کارکردگی بہتر ہے۔اس حلقہ کے چکوک 259/H.L,242/H.L,240/H.L,241/H.L, 239/9.R,258/H.L, ابھی تک بجلی کی سہولت سے محروم ہیں۔ بلکہ کئی دیہات کو ٹیلیفون کی سہولت مہیا نہیں کی جاسکی۔اس یونین کونسل میں گرلز ہائی سکول کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔محکمہ صحت کے مرکز میں ڈاکٹر کی تعیناتی کی جائے۔بارڈر ایریا ہونے کی وجہ سے زمینداروں کو اپنے ہی رقبہ سے درخت کاٹنے کے لئے اوکاڑہ چھاؤنی سے منظوری لینا پڑتی ہے۔ایک درخت کاٹ کر اس کی جگہ دو درخت لگانے کا حکم صادر کیا جائے تو نہ صرف زمینداروں کی ضرورت پوری ہوگی بلکہ درختوں میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔انھوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ ملک کی ترقی وخوشحالی کیلئے زراعت کو ترقی دینا وقت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ زراعت ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسے صنعت کا درجہ دیکر اسکی بہتری کے لئے اقدامات کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔

حاجی محمد سلیم زاہد

☆ صدر انجمن تاجران جنرل مرچنٹ فورٹ عباس

☆ تحصیل رپورٹر روزنامہ اوصاف فورٹ عباس

☆ صدر نیشنل پریس کلب فورٹ عباس

☆ صدر فورٹ گروپ آف سپورٹس فورٹ عباس

حاجی محمد سلیم زاہد فورٹ عباس کے معروف تاجر و زمیندار چوہدری نزیر احمد کے بڑے صاجزادے ہیں 1958ء میں فورٹ عباس کے نواحی گاؤں چک نمبر 272/H.R میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس سے میٹرک پاس کرنے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کرتے ہوئے مین بازار میں جنرل سٹور اینڈ بوٹ ہاؤس کا اجراء کیا۔ بزنس کرنے کے ساتھ ساتھ شہر میں جاری عوامی سماجی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیکر اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔۔ ہمیشہ مسلم لیگی امیدواروں کو نہ صرف ووٹ دیے بلکہ اپنی بساط سے بڑھ کر سیاسی طور پر سپورٹ بھی کرتے رہے۔ وراثت میں ملنے والی اراضی اور مزید ٹھیکہ پر حاصل کر کے کاشتکاری کے پیشہ کو بھی بڑے شوق سے اپنایا ہوا ہے۔ بازار میں موجود پھڑی فروشوں ، ریڑھی والوں کو پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے میں بڑی معاونت کرتے رہے ہیں۔ ناجائز تجاوزات کے نام پر آئے روز تنگ کرنے اور پھڑی فروشوں اور ریڑھی والوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان کی بے لوث خدمات اور چھوٹے غریب تاجروں سے ہمدردی نے لوگوں کو ان کا گرویدہ بنا دیا۔ انکی بے پناہ خدمات کے اعتراف کے طور پر شہر بھر کے چھوٹے چھوٹے تاجروں نے انہیں پانچ سال کے لئے اپنا صدر منتخب کر لیا۔ انہوں نے کبھی اپنے تاجر ساتھیوں کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی، اور انکی توقعات پر پورے اترے۔ پوری محنت، جانفشانی اور لگن کے ساتھ تاجروں کے مسائل کے حل اور حقوق تحفظ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ حاجی محمد سلیم زاہد نے 2002ء میں ملتان سے روزنامہ اوصاف کے اجراء کے بعد فورٹ عباس میں تحصیل رپورٹر مقرر ہوئے۔ قلیل عرصہ میں مقامی آسمان صحافت پر ایک درخشندہ ستارے کی حیثیت سے چمک رہے ہیں اور اپنی روشنی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے عوام و خواص دونوں کو یکساں مستفید کر رہے ہیں۔ صحافتی میدان میں آمد کے تھوڑے عرصہ بعد عامل اور متحرک صحافیوں کی تنظیم نیشنل پریس کلب کا انھیں صدر منتخب کر لیا گیا۔ پریس کلب کے صدر کی حیثیت سے صحافیوں کے مسائل کو حل کرنے انکے حقوق کے تحفظ انکی عزت و وقار میں اضافے کے لئے سرگرمیوں میں مصروف رہے ہیں۔ مقامی طور پر تمام صحافیوں میں اتحاد و اتفاق قائم ہونا انکی دیرینہ خواہش ہے، جسکی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔ حاجی محمد سلیم نوجوان نسل میں کھیلوں کے فروغ جیسے اہم فریضے سے بھی غافل نہیں ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو مثبت اور تعمیری سرگرمیوں میں مصروف رکھنے کے لئے فورٹ کرکٹ کلب کی صدارت قبول کی اور کھیلوں کے میدان کو آباد کرنے کی جدو جہد میں شریک ہوئے۔ کھلاڑیوں کی مکمل رہنمائی کرتے ہیں۔ کھلاڑیوں میں سپورٹس مین سپرٹ پیدا کرنے کے لئے مناسب ہدایات دیتے اور اقدامات کرتے ہیں۔۔ فورٹ کرکٹ کلب انکی قیادت میں تھوڑے عرصے میں فورٹ گروپ آف سپورٹس میں تبدیل ہو گیا۔ کھیلوں کے اس بڑے گروپ نے حاجی محمد سلیم زاہد کی قیادت کے تحت دو فلڈ لائٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ جو فورٹ عباس کھیلوں کی تاریخ میں ایک منفرد مثال ہے۔ کھیلوں کی دنیا میں فورٹ گروپ آف سپورٹس کا ایک اہم مقام ہے۔ 2002ء کے ضلعی حکومتوں کے الیکشن میں حصہ لیا، جنرل کونسلر منتخب نہ ہو سکے۔ لیکن عوامی سماجی شخصیت ہونے کے باعث کونسلر سے زیادہ لوگوں کے کام کرواتے ہیں۔ مسائل سے دوچار لوگوں کے کام آنا ان کا شیوہ ہے۔ آئندہ بھی الیکشن میں عوامی تائید و حمایت حاصل کر کے علاقہ و شہر کے لئے کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حاجی محمد سلیم کا مقامی طور پر متحرک اور فعال لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ جو ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ انکی والدہ صاحبہ حفیظ بیگم خاتون جنرل کونسلر ہیں۔ خواتین کی خدمت کرنے میں مصروف ہیں۔ فورٹ عباس کی کاروباری دنیا میں حاجی محمد سلیم ایک نام ہے جو اپنی پہچان رکھتا ہے۔ ویلکم شوز اور سلیم بوٹ ہاؤس کے نام سے جوتوں کے بڑے بڑے سٹور ہیں جو انکی ملکیت ہیں۔

مدثر سلیم۔ مبشر سلیم۔ معروف کھلاڑی

مدثر سلیم اور مبشر سلیم حاجی محمد سلیم زاہد کے صاحبزادے ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد والد کے ساتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گفتگو سے خریداروں کا دل جیتنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اچھے شاپ کیپر ہیں دکانداری کا ہنر انہیں والد کی طرف سے وراثت میں ملا۔ اس لئے اسے بخوبی استعمال کرتے ہیں۔ مبشر سلیم۔ مدثر سلیم کاروبار کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی بھرپور دلچسپی لیتے ہیں۔ دونوں بھائی کرکٹ کے بہترین کھلاڑی ہیں۔ 1995ء سے پرنس کرکٹ کلب سے وابستہ رہ کر کھیل رہے ہیں۔ بہترین بیٹنگ کرتے ہیں۔ اور کپتانی کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کا کہنا ہے کہ کھیل انسانی جسم کی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے۔ کھیلوں کے ذریعے مثبت سرگرمیاں پروان چڑھتی ہیں۔ کھیلوں کے گراؤنڈ آباد کرنے والی قوموں کے ہسپتال ویران رہتے ہیں۔ کھیلوں سے منہ موڑنے والے بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں یا منشیات کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ ایک صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ رکھتا ہے۔ لہذا کھیلوں میں حصہ لینا قومی وملی فریضہ ہے۔

راؤ محمد یامین خان مرحوم سابق کونسلر و نمبردار

راؤ محمد یامین خان ولد محمد اشرف علی خان تحصیل ھانسی کے گاؤں بوانی کھیڑا میں 1915 میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ زمینداری سے وابستہ تھے۔ اپنے گاؤں میں واحد پڑھے لکھے تھے اس لئے اپنے تمام گاؤں والوں کے خطوط لکھتے اور پڑھتے تھے۔ سماجی کاموں سے لگاؤ تھا۔ اس لئے ان کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل حیدر آباد دکن چلے گئے۔ قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے جہانیاں آئے۔ 1948ء میں فورٹ عباس آگئے اور مہاجرین کو کلیم الاٹ کرنے میں مدد دیتے رہے۔ 1951ء میں چک نمبر 274/H.R کے نمبردار مقرر ہوئے، ٹاؤن کمیٹی کے سب سے پہلے ہاؤس کے کونسلر منتخب ہوئے۔ اس وقت ایوان صرف چھ ممبران پر مشتمل ہوا کرتا تھا۔ ایوان میں تین ممبران راؤ ارشاد علی، راؤ عبدالوحید اور راؤ یامین راجپوت برادری سے تعلق تھا۔ چوہدری غلام نبی آرائیں کی حمایت سے راؤ ارشاد علی خان پہلے چیئرمین بنے تھے۔ پابند صوم وصلوۃ تھے عمر بھر سینما کی مخالفت کی اور ٹورنگ سینما کو پتھراؤ کر کے بھگانے والوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے محمد یونس کو سربراہ نمبردار مقرر کر دیا تھا۔ 1985ء میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکے صاحبزادے راؤ محمد یونس 1977ء کے الیکشن میں کونسلر منتخب ہوئے۔ 1999ء کے بلدیاتی الیکشن میں مخلوط برادریوں پر مشتمل مسلم اتحاد تشکیل دیا۔ اور اس پلیٹ فارم سے الیکشن لڑا۔ اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گروپ کے لوگوں کو الیکشن لڑوایا۔ شہر کی دونوں یونین کونسلوں سے نوافراد انکے پلیٹ فارم سے کونسلر منتخب ہوئے۔ راؤ محمد یونس نے بتایا کہ ضلعی نظام کا تجربہ کامیاب ہے، حکومت کو اسے جاری رکھنا چاہیے۔ راؤ محمد یونس عوامی سماجی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

چوہدری بشیر احمد - انجینئر

چوہدری بشیر احمد ولد عبدالغنی 1946ء میں مروٹ کے نواحی گاؤں 325/H.R میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول ڈاہرانوالہ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد سندھ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی خیر پور میرس سے ایسوسی ایٹ انجینیر کا تین سالہ ڈپلومہ حاصل کیا۔ 1968ء میں محکمہ پبلک ہیلتھ میں بطور سب انجینیر بھرتی ہوئے۔ سندھ سے ملازمت کا آغاز کیا۔ حیدرآباد، ٹھٹھہ، کوٹری، میر پور خاص، عمرکوٹ، تھرپارکر، چھاچھروہ، کنڑی، نواب شاہ میں دوران ملازمت وقت گزارا۔ ون یونٹ خاتمہ کے بعد انکی خدمات پنجاب حکومت کے سپرد کر دی گئیں۔ پنجاب حکومت کے ماتحت ہونے کے بعد رحیم یار خان اور صادق آباد میں چار سال گزارے۔ 1987ء میں بطور سب انجینئر فورٹ عباس تبادلہ کے بعد آئے۔ 1992ء میں انھیں ایس ڈی او کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی۔ فورٹ عباس شہر اور اردگرد کے دیہات خصوصاً چولستان میں بہت سے ترقیاتی منصوبے مکمل کروائے۔ اربن ایریا سیوریج سسٹم، شہر کی واٹر سپلائی، ٹبہ عالمگیر، کچھی والا، 195/H.B, 197/H.B,
212/9.R,213/9.R,285/H.R,325/H.R,328/H.R,308/H.R,311/H.R,313/H.R,173/7.R
میں واٹر سپلائی سکیمیں بنوائیں۔ اور چولستان کے 12 ٹوبہ جات تعمیر کروائے۔ مذہبی کتب کا مطالعہ شوق سے کرتے ہیں۔ اسلامی کتب کے مطالعہ نے انکی کایا پلٹ دی۔ اور رزق حلال کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ زندہ ضمیر نے انہیں مزید سرکاری ملازمت کرنے سے روک دیا۔ ریٹائر منٹ حاصل کی۔ بعدازاں سرور اینڈ کمپنی میں بطور انجینئر بہاولنگر میں ایک سال کام کیا۔ وہاں سے واپسی کے بعد فورٹ عباس میں ٹھیکہ داری سے وابستہ ہو گئے۔ انھوں نے کہا کہ شعبہ انجینیر نگ میں کرپشن موجود ہے۔ جو ملک وقوم کے لئے سخت نقصان کا باعث ہے۔ انجینیر اور میڈیکل شعبہ درست ہو جائے تو ملک کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ دونوں شعبوں میں خدمت خلق ہے۔ اور اس کا اجر خداوند تعالی دیتا ہے۔ انھوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ طہارت و پاکیزگی سے بے شمار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فائدے پہنچتے ہیں۔اس لئے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا ہم سب کا مذہبی وملی فریضہ ہے۔

فورٹ گروپ آف سپورٹس فورٹ عباس

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے نہ صرف ہمارا جسم ہی مضبوط اور توانا ہوتا ہے بلکہ اس سے ہمارا ذہن بھی تیز ہوتا ہے۔اور ہم میں اخلاق اور کردار کی بلندی بھی آتی ہے۔اس حقیقت سے بھی کسی کو انکار ممکن نہیں کہ اچھی صحت اور تندرستی کے بغیر جسمانی و دماغی اور اخلاقی صلاحیتوں کی تکمیل کھیلوں کے بغیر ناممکن ہے۔لڑکپن اور بچپن کا زمانہ جسم کی بالیدگی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس زمانے میں جسم اور ذہن دونوں ترقی پزیر ہوتے ہیں۔فورٹ گروپ آف سپورٹس ان ہی مقاصد کی تعمیر وتکمیل کے لئے وجود میں آیا تا کہ ہر امیر غریب چھوٹے بڑے کو کھیل کے میدان میں آگے بڑھنے کا موقع ملتا رہے۔فورٹ عباس میں پہلے سے موجود کلبوں میں مخصوص افراد کی اجارہ داری تھی۔اپنی ذاتی پسند اور ناپسندیدگی کی بناء پر کلبوں میں کھلاڑیوں کو شامل کیا جاتا تھا۔اس طرح نوجوان کھلاڑیوں کی کثیر تعداد کلبوں سے علیحدہ ہوگئی۔محسن جی کی قیادت میں کھلاڑیوں کو فورٹ کرکٹ کلب کے نام سے 1999ء میں ایک پلیٹ فارم میسر آیا۔جس کے صدر حاجی محمد سلیم زاہد تھے۔دن رات کی انتھک محنت و کاوش کی بدولت کھلاڑیوں کو منظم اور کھیلوں کو فروغ دیا گیا۔اپنے قیام کے دو سال بعد ہی یہ کلب فورٹ عباس میں کھیلوں کے بڑے گروپ میں تبدیل ہوگیا۔اسے فورٹ گروپ آف سپورٹس فورٹ عباس کا نام دیا گیا۔فورٹ گروپ آف سپورٹ میں فٹ بال، ہاکی کلب، کراٹے کلب شامل ہیں۔واسکٹ بال، بیڈمنٹن ، والی بال اور دیگر کھیلوں کے کلبوں کو بھی شامل کرنے کی کوششیں تیزی سے جاری ہیں۔فورٹ گروپ آف سپورٹس کے ذریعے فورٹ عباس کے عوام کو دو بہترین فلڈ لائٹ ٹورنامنٹ دیکھنے کو ملے۔ان ٹورنامنٹس میں لاہور، ملتان ، فیصل آباد، بہاولپور، وہاڑی ، عارفوالہ، پاکپتن اور ساہیوال کی مضبوط ٹیموں نے شرکت کی۔اور تفریح کے بہترین لمحات سے مفت لطف اندوز ہوئے۔فورٹ گروپ آف سپورٹس نے چند ہی سالوں میں کھیلوں کے افق پر اپنا نام اور مقام بنایا جو مقامی طور پر اور کسی کو حاصل نہیں۔فورٹ گروپ آف سپورٹس میں محسن جی اور ایم۔ساجد کی کھیلوں سے سچی لگن اور حاجی محمد سلیم زاہد کی قیادت نہ ہوتی تو یہ کلب کبھی بھی شہرت کی بلندیوں پر نہ پہنچ سکتا۔فورٹ گروپ آف سپورٹس کی مثبت اور تعمیری کھیلوں کی سرگرمیوں کے باعث فورٹ عباس کے کھلاڑیوں کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جسموں کی نشوونما، نوجوانوں میں قوت برداشت، طاقت، جرأت، مستعدی، خوداعتمادی اور خودداری پیدا ہو رہی ہے۔ یہ وہ اوصاف ہیں جن کی مدد سے قومیں اپنا مستقبل سنوارتی ہیں۔ قدرت بھی مدد فرماتی ہے۔ جب کوشش انسان ہوتی ہے کے مصداق کینیڈا سے پلٹنے والے نوجوان اکبر علی بندیچھ نے فورٹ گروپ آف سپورٹس کو کھیلوں کے فروغ کے لئے پچاس ہزار روپے کا عطیہ دیا جو فورٹ عباس کی تاریخ میں ایک اہم ریکارڈ ہے۔ اکبر علی بندیچھ نے اس نامور کھیلوں کے گروپ کی سرپرستی قبول کرلی۔ فورٹ گروپ آف سپورٹس نے سرپرستی قبول کرنے پر ایک پروقار مگر سادہ تقریب میں انکی دستار بندی کرائی اور انکے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ اکبر بندیچھ کی سرپرستی، حاجی محمد سلیم زاہد کی قیادت اور محسن جی کی کاوشوں کی بدولت فورٹ گروپ آف سپورٹس سچی لگن میں مگن اپنی منزل کی جانب کشاں کشاں رواں دواں ہے۔ اور اوج ثریا کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اس کھیلوں کے بڑے گروپ میں فٹ بال کلب کے صدر مبشر محمود چوہدری ہیں۔ ھاکی کلب کے صدر حاجی اسداللہ طارق ہیں جو اپنی ٹیموں کے ہمراہ شامل ہیں۔

سیٹھ محمد عبداللہ

سیٹھ محمد عبداللہ کا تعلق مروٹ کے گاؤں 301/H.R سے ہے۔ بسلسلہ کاروبار گذشتہ 40 سال سے کراچی میں مقیم ہیں۔ زرعی اجناس کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں۔ جوڑیا بازار کراچی میں عبداللہ اینڈ سنز کے نام سے ان کی ایک فرم کام کر رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں بزنس میں ترقی دی اور دنیاوی دولت سے نوازا تو انہوں نے بھی اللہ کی دی ہوئی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہیں کیا۔ کراچی میں دینی، مذہبی، اور سماجی بھلائی کی سرگرمیوں میں نہ صرف بھرپور حصہ لیتے ہیں بلکہ بھرپور مالی معاونت بھی کرتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں روپے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا ان کا وطیرہ ہے۔ فورٹ عباس میں جامعہ رضویہ مظہر العلوم کے لئے بلڈنگ خرید کردی، جامعہ مسجد سبحان اللہ کی تعمیر، جدید ہسپتال میں ٹی بی وارڈ کی تعمیر کے لئے 25 لاکھ روپے عطیہ دینے کا اعلان، ڈاکٹر کیپٹن عبدالغفور کے ذریعے مستحق ٹی بی اور دمہ وغیرہ کے مریضوں کے علاج کے لئے ہر سال لاکھوں کی گرانٹ فراہم کرنا قابل تقلید اقدام ہیں۔ افسوس ہے کہ محکمہ صحت نے ٹی بی وارڈ کے بارے میں خطیر عطیے کی رقم سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر بھی وہ لوگوں کی فلاح و بہبود پر بے دریغ خرچ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرتے ہیں۔انتہائی سادہ، خوش خلق اور پر خلوص شخصیت کے مالک ہیں۔گاہے بگاہے فورٹ عباس آتے رہتے ہیں، فورٹ عباس کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔مقامی معروف شخصیت صوفی محمد بشیر کے سمدھی ہیں۔اکثر ان کے ہاں سیٹھ صاحب کی آمد ہوتی ہے۔سب سے بڑی انفرادیت یہ ہے کہ یہ سود اور سودی کاروبار سے سخت نفرت کرتے ہیں۔

محمد اشرف بھٹی　　اسسٹنٹ کمشنر　　مصور نشان فورٹ عباس

محمد اشرف بھٹی بطور اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس تشریف لائے۔جنرل پرویز مشرف کے اقتدار سنبھالنے کے بعد دیگر عوامی اداروں، مارکیٹ کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس کے ایڈمنسٹریٹر کے عہدہ کا چارج بھی انہیں مل گیا۔انہوں نے اپنے پیشہ ورانہ فرائض بطریق احسن سرانجام دیے۔شہر کی تعمیر و ترقی میں خصوصی دلچسپی لی۔ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع ہوا، جناح ہال کو دوگنا کشادہ کرایا۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے فورٹ عباس کے لئے ایک مونوگرام کا تصور پیش کیا۔جسے نشان فورٹ عباس کا نام دیا گیا۔مختلف لوگوں نے نشان فورٹ عباس کے ڈیزائن پیش کئے، راقم نے بھی نشان فورٹ عباس کا ڈیزائن پیش کیا۔جسے نشان فورٹ عباس کے طور پر منظور کر لیا گیا۔اشرف بھٹی نے نشان فورٹ عباس کو عام کرنے کے لئے اسے عید کارڈ پر چھپوا کر پورے شہر اور دیگر دوسرے شہروں میں بھجوایا۔محکمہ بلڈنگ کی عمارت کے عقب چوک پر نشان فورٹ عباس کا پتھر نصب کرایا۔اس کا افتتاح 23 مارچ 2000ء کو اشرف بھٹی صاحب نے خود اپنے دست مبارک سے کیا۔اس سنگم کا نام چوک نشان فورٹ عباس رکھا گیا ہے۔نشان فورٹ عباس پر درج ذیل عبارت رقم کی گئی ہے۔ جب تک فورٹ عباس قائم ہے، نشان فورٹ عباس بھی قائم رہے گا۔اور اشرف بھٹی کا یہ تاریخی اقدام فورٹ عباس کی طرح زندہ و تابندہ رہے گا۔موجودہ اور آنے والے لوگ فورٹ عباس کے بانی فورٹ عباس کی وجہ تسمیہ اور اسکے قیام کی تاریخ کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے رہیں گے۔فورٹ عباس کی تاریخ میں نشان فورٹ عباس ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

چوہدری عبدالمجید　　سابق مینجر نیشنل بنک

چوہدری عبدالمجید 1954ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم بہاولنگر سے حاصل کی۔میٹرک گورنمنٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہائی سکول فورٹ عباس سے 1969ء میں پاس کیا۔ 1970ء میں گورنمنٹ رضویہ اسلامیہ ڈگری کالج میں داخلہ لے لیا۔ 1972ء میں ایف۔اے کیا۔ بی۔اے میں زیر تعلیم تھے کہ بنک آف بہاولپور مروٹ برانچ میں بطور کلرک تعیناتی ہوگئی۔ بنک آف بہاولپور 1974ء میں نیشنل بنک میں ضم ہوگیا۔ فروری 1976ء میں نیشنل بنک سٹی برانچ میں تعینات ہوئے۔ 1980 کو بطور سینیر اسسٹنٹ ترقی ہوئی۔ یونین سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ 1985ء تا 1989ء ورکرز یونین کے تحصیل سیکرٹری رہے۔ 1990 میں بطور آفیسر ترقی ہوئی۔ اپریل 1992ء میں کھچی والا برانچ کے منیجر تعینات ہوئے۔ بہترین کارکردگی کی بناء پر صدر نیشنل بنک نے تعریفی لیٹر، کیش ایوارڈ -/5000 روپے دیئے اضافی انکریمنٹ سے نوازا۔ اپریل 1995ء کو تبدیل ہو کر مختلف برانچز میں بطور آفیسر ا منیجر خدمات سرانجام دیں۔ 2000ء میں بطور آفیسر فورٹ عباس تعینات تھے، کہ بنک کی طرف سے رضا کارانہ ہینڈ شیک سکیم متعارف کروائی گئی۔ اس سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کی درخواست گزاری۔ سروس کے آخری ڈیڑھ ماہ مروٹ برانچ میں بطور آفیسر خدمات سرانجام دیں۔ اور 2002ء میں رضا کارانہ ہینڈ شیک بنک سکیم کے تحت بنک سے فارغ ہوئے۔ تقریبا 29 سال تک بینکنگ کے شعبہ سے منسلک رہے۔ نہایت ہی شریف اور ملنسار شخصیت ہیں۔

حاجی غلام رسول — صدر انجمن زرگراں

حاجی غلام رسول زرگر ولد حاجی عبدالرحمن منچن آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ انکے والد پیشہ زرگری سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی طور پر اپنے والد سے کام سیکھا اور بعدازاں اپنے تایازاد بھائی جو ان کے استاد بھی ہیں، بہاولنگر میں ان کے پاس کام کرتے رہے۔ 1966ء میں فورٹ عباس آئے۔ اور بابو زرگر کے ہاں ملازمت کی۔ 1970ء میں اپنی ذاتی دکان کھولی۔ کاروبار نے ترقی کی اور ان کے بیٹوں نے غلہ منڈی میں تجارت شروع کر دی۔ تجارت میں عروج حاصل ہوا۔ 1993ء میں انہوں نے طاہر کاٹن فیکٹری کی بنیاد رکھی۔ اور جلد ہی جیننگ کا کام شروع کیا۔ اس فیکٹری کے مینجنگ ڈائریکٹر محمد طاہر ہیں۔ طاہر کاٹن فیکٹری اینڈ آئل انڈسٹریز فورٹ عباس میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ حاجی غلام رسول کے چھ بیٹے ہیں ان میں سے تین بیٹے ان کے ساتھ پیشہ زرگری سے منسلک ہیں۔ اللہ تعالی نے انہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ غریبوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور مستحق افراد کی امداد بھی کرتے ہیں۔مساجد اور دینی اداروں کی تعمیر میں بھی ان کا گرانقدر حصہ ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ انعامی بانڈز نمبر سکیم نے فورٹ عباس کے غریب لوگوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔لاکھوں روپے لوگ ہر ماہ انعام کے لالچ میں ضائع کر رہے ہیں حکومت کو اس پر پابندی لگانی چاہیے۔سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے ہیں۔لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔گذشتہ دس سالوں سے صرافہ ایسو سی ایشن کے صدر ، انجمن تاجران کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ سیاسی وابستگی کوئی نہ ہے۔۔

محمد نواز ہاکی ماچس ڈیلر

محمد نواز ولد محمد صادق 1963ء میں فورٹ عباس میں پیدا ہوئے۔مڈل تک تعلیم پائی۔عملی زندگی کا آغاز جنرل سٹور کے قیام سے کیا۔بسلسلہ روزگار تین سال کراچی اور اسکے بعد لاہور میں بھی کچھ عرصہ گزارا۔1984ء سے جنرل بس اسٹینڈ فورٹ عباس پر اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ہاکی ماچس کے ڈسٹری بیوٹر ہیں۔گولیاں، ٹافیاں بسکٹ اور سگریٹ کے ہول سیل ڈیلر ہیں۔اور کریانہ کے کاروبار کو بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔سماجی کاموں اور کھیلوں کی معاونت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔اپنی بساط کے مطابق غریب اور مستحق لوگوں کی امداد کرنے سے گریز نہیں کرتے۔انھوں نے بتایا کہ قیام پاکستان سے قبل انکے دادا علی محمد برطانیہ کی شہریت رکھتے تھے۔برطانیہ میں زرعی اراضی اور مکان کے مالک تھے۔لیکن قیام پاکستان کے وقت وطن عزیز میں آگئے تو انہیں کلیم داخل کرنے کے باوجود رقبہ اور مکان نہ مل سکا۔محنت مزدوری کر کے گزر بسر کرتے رہے۔وہ صبر و قناعت کا ایک نمونہ تھے۔انھوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ ہمیں چاہیے کہ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سنواریں۔اور وطن عزیز کی بھرپور خدمت کریں۔وطن عزیز ہے تو ہم سب کچھ ہیں ورنہ کچھ بھی نہیں۔

حافظ اعجاز حیدر روڑانچ اسیرِ صحابہ

حافظ اعجاز حیدر روڑانچ 1972ء میں پیدا ہوئے۔ایف۔اے تک تعلیم پائی۔ہارون آباد ایک جلسہ عام میں مولانا حق نواز جھنگوی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عظمت صحابہ کرام کے مشن کو اختیار کیا۔سپاہ صحابہ تنظیم کی ذمہ داریاں قبول کیں یہ ایک پرامن، مذہبی تحریک تھی۔لیکن اس کے پندرہ سولہ کارکنوں کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شہید کر دیا گیا۔اتنی قربانیوں کے باوجود یہ تحریک اپنے مشن پر قائم رہی۔سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرح ہمارے نوجوانوں کے ٹکڑے کیے گئے۔سیدنا عبداللہ بن زبیر کی طرح سر کاٹ کر قاسم چوہدری کو لاہور کی سڑک پر پھینک دیا گیا۔حافظ یحییٰ شہید اور دیگر سینکڑوں نوجوانوں کو چوہنگ کے عقوبت خانوں میں رکھ کر شہید کر دیا گیا۔ان پر چار مقدمات بنائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ھارون آباد امام بارگاہ میں بم دھماکہ۔۲۔میکلوڈ گنج میں پانچ افراد کا قتل

۳۔مبارک آباد پٹرول ایجنسی پر بم دھماکہ۔۴۔بہاولپور دہشت گردی عدالت سے فرار۔

1994ء میں انکے خلاف تین مقدمات ختم ہو گئے۔لیکن 1998ء میں بختیار عالم سپیشل جج دہشت گردی نے دو مرتبہ عمر قید اور ساٹھ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔دوران اسیری 5 سال کا عرصہ گزرا۔بہاولپور، ملتان، لاہور، بہاولنگر اور ھارون آباد کی جیلوں میں قید رہے۔مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق کے ساتھ ڈیڑھ سال مسلسل قید کاٹی۔سیشن کورٹ میں مولانا فاروقی کو بم دھماکے میں شہید ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔تسنیم نواز گردیزی، حافظ سلیمان بٹ، شیخ رشید، شفیع شہوانی، بریگیڈیئر مستنصر، میاں رشید ہینڈل کے ساتھ جیل میں ملاقاتوں کے دوران ان سے تبادلہ خیال ہوتا رہتا تھا۔جیل میں خطرناک ترین قیدی کی ملاقات کروائی جاتی تھی لیکن انکی ملاقات پر پابندی تھی۔ہائی کورٹ کے حکم سے انکے والدین چار ماہ بعد ان سے جیل میں ملاقات کرنے میں کامیاب ہوئے۔7x7 کے کمرے میں پاؤں میں بیڑی ڈال کر 24 گھنٹے بند رکھا جاتا۔اور انہیں ٹہلنے کے لئے وقت نہیں دیا جاتا تھا۔گھریلو کمبل یا رضائی کے استعمال پر پابندی تھی۔جیل کے بوسیدہ کمبل جن سے مٹی جھڑتی تھی میں سانس لینا دشوار ہوتا تھا۔یہ اپنا کھانا علیحدہ نہیں پکا سکتے تھے،پانی کے لئے گھڑا رکھنے پر پابندی تھی۔پنکھے کی سہولت نہ تھی۔ملاقات پر گھریلو سامان نہ دیا جاتا۔ناموس صحابہ کے لئے انہوں نے جو قربانیاں دیں اور قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں خداوند تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔(آمین)

زرعی ادویات کمپنی ٹاکس انٹرنیشنل کے سیلز آفیسر کے طور پر سرگرم عمل ہیں۔

محمد اقبال کمانڈو پاک آرمی

سوار محمد اقبال فورٹ عباس کے نوجوان ہیں۔میٹرک پاس کرنے کے بعد 2001ء میں پاک فوج میں شامل ابتدائی ٹریننگ اے سی سنٹر سے حاصل کرنے کے بعد 23 کیلوری ایف ایف سی سکوارڈن میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تعینات ہوئے۔ایک اچھے اور محنتی ڈرائیور کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔2004ء میں چراٹ کے مقام پر ایس ایس جی کی ٹریننگ کی۔پاک فوج کی کمانڈو ویلڈرن بٹالین میں شامل ہوئے۔آرمی کی طرف سے ہاکی کھیلتے ہیں۔والی بال کے اچھے کھلاڑی ہیں۔فارغ وقت میں ائرگن سے شکار کرتے ہیں۔پاک آرمی میں ڈیوٹی کے دوران محنت ،لگن اور فرض شناسی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔

ملک ہارون الرشید، ملک عبدالطیف — الحیات فلور ملز

ملک حاجی محمد حیات قیام پاکستان کے موقع پر فاضلکا سے فورٹ عباس پہنچے۔ان کے بیٹوں خوشی محمد۔محمد شفیع نے ہوٹل قائم کیا۔1976ء میں ملک محمد شفیع کے بڑے بیٹے عبدالطیف نے مکینیکل کے شعبہ میں کام سیکھنا شروع کیا۔1982ء میں دیسی پتھروں کے ذریعے آٹا پیسنے والی چکی لگادی 1987ء میں فلو ملز کا آغاز کیا۔اور 1990ء میں فلور ملز نے باقاعدہ کام شروع کردیا۔یہ فلور مل عبدالطیف نے خود اپنے ذہن کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بنائی۔جو 200 بوری آٹا یومیہ تیار کرتی تھی۔1992ء میں اس فلور ملز میں مزید توسیع کی گئی اور اس کی کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا گیا۔اور 400 بوری آٹا یومیہ تیار ہونے لگا۔الحیات فلور ملز کے نئے مرچ پلانٹ پراجیکٹ کے لئے اخلاق بستی میں ارضی حاصل کرکے اس پر مزید کام جاری ہے۔اور نیا پراجیکٹ 600 بوری آٹا یومیہ تیار کرے گا۔الحیات فلور ملز نے اپنی دیگر مصنوعات بھی تیار کی ہیں جن میں حیات بیسن۔حیات نمک۔آیوڈین ملا نمک۔حیات سرخ مرچ۔حیات ہلدی۔الحیات فلور ملز آٹا کی تیاری کے وقت سوجی معدہ نہیں نکالتی۔ حیات فلور ملز فورٹ عباس شہر اور علاقے کی آٹا کی ضرورت پوری کر رہی ہے۔مذکورہ حیات ملز کی مصنوعات دیگر شہروں اور فورٹ عباس کے دیہاتوں میں ہول سیل کے نرخوں پر فراہم کی جائیں گی۔الحیات کے پروپرائیٹر ہارون الرشید اور ملک عبدالطیف ہیں۔ان کے والد محمد شفیع ایک درد دل رکھنے والے انسان ہیں۔سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔الحیات فلور ملز بہتر اور کوالٹی کے لئے فورٹ عباس میں ایک معروف ادارہ ہے۔فورٹ عباس کے غریب اور متوسط لوگوں کے آٹا کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔فورٹ عباس میں پہلی فلور ملز لگانے کا اعزاز اس فیملی کو حاصل ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد آصف جاوید ایڈووکیٹ (شاعر)

محمد آصف جاوید ولد محمد اشرف 1978ء میں چک نمبر 213/9R فورٹ عباس میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 213/9R سے میٹرک پاس کیا۔ نہم کلاس سے شعر کہنا شروع کیے اپنے استاد محترم مختار احمد نعیم سے ادبی راہنمائی حاصل کی۔ 1993ء میں بوائے اسکاؤٹس ٹریننگ (مری) بطور یونٹ لیڈر اپنے سکول کی نمائندگی کی۔ 1997ء میں ڈی کام کے بعد گورنمنٹ ایم سی ڈگری کالج چشتیاں سے 1999ء میں بی اے پاس کیا۔ ان دنوں میں اپنی ابتدائی کچی پکی شاعری کا مجموعہ " تنہا ہوگا چاند " ترتیب دیا۔ دسمبر 1997ء پاکستان گولڈن جوبلی روور اسکاؤٹس موٹ بہاولپور میں اپنی انفرادی صلاحیتوں کو قومی سطح پر منوایا اور " کلچر شو" ملک بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ فروری 1998ء کالج میں ادبی کونسل کے چیئر مین بنے اور مارچ 1998ء پنجاب کالجیٹ پنجابی مباحثہ میں سیکنڈ ایوارڈ حاصل کیا۔ ایک اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے کھلاڑی بھی ہیں۔ کالج کے سالانہ سپورٹس مقابلہ جات میں ہائی جمپ، ریلے ریس اور نیزہ تھرو میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ہاکی چمپئن شپ میں شامل ہوئے۔ 26 فروری 1999ء فورٹ عباس کے گاؤں سے تعلق رکھنے والا یہ ہونہار طالب علم ہزاروں لوگوں کی تالیوں کی گونج میں بیسٹ سٹوڈنٹ آف گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں (سیشن 1999-1997) کا ایوارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ 1999ء ایک پرائیویٹ فرم میں ذریعہ معاش ڈھونڈ لیا۔ علم وادب کی پیاس بجھ نہ سکی تو انہوں نے اگست 2000ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور ایم اے پنجابی میں داخلہ لے لیا۔ لیکن ابھی کلاسز ریگولر نہ ہو پائیں تھیں کہ اسے چھوڑ کر ایم آئی ٹی کی تعلیم کی طرف راغب ہوگئے۔ لاہور میں پڑھنے کے دوران اپنا مجموعہ نثر "بات بن بات" ترتیب دیا۔ جنوری 2001ء ابتدائی ٹیسٹ 107 آرمی کمشن پاس کیا اور آرمی کینٹ ڈی بی ایس بہاولپور میں عرصہ 2 ماہ ٹریننگ میں رہے۔ 2004ء میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ فورٹ عباس میں بطور ATMO/ آئی ٹی کے عہدہ پر چند ماہ کام کیا اور فورٹ عباس کورٹ وکالت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شعر وادب سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اُردو اور پنجابی میں نظم، غزل، قطعہ اور رباعی جیسی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ ایک ناول "فٹ پاتھ" اور شعری

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجموعہ " گزرے ساون "ترتیب دے رہے ہیں۔نمونہ کلام ذیل ہے:۔

آج پھر خودکو جلا کے دیکھوں گا
سرِ عام اک چراغاں منا کے دیکھوں گا
لوگ بات بات پہ پتھر اُٹھا لیتے ہیں
میں خودکو آئینوں میں سجا کے دیکھوں گا

سائے شام ڈھلے تک سفر میں رہتے ہیں
کھوئے تیری یاد کی ڈگر میں رہتے ہیں
پھیلتے ہیں رتجگوں کے عذاب آنکھوں میں
لگتا ہے پانیوں کے گھر میں رہتے ہیں

چوہدری محمد افضال باجوہ سنیئر سیلز منیجر اسٹیٹ لائف فورٹ عباس

چوہدری محمد افضال باجوہ ضلع بہاولنگر میں بابائے انشورنس محمد طفیل باجوہ کے فرزند ہیں جنھوں نے 1949ء میں بی اے کرنے کے بعد پرائیویٹ انشورنس کمپنی میں بیمہ زندگی کے کاروبار کو اپنایا اور اسٹیٹ لائف کے قیام کے بعد اس سے وابستہ ہوئے اور تادم مرگ انشورنس کیلئے متحرک رہے۔محمد افضال باجوہ 1959ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد 1983ء میں سیلز نمائندہ کے طور پر اسٹیٹ لائف میں شامل ہوئے۔1984ء میں سیلز آفیسر بنے۔فورٹ عباس میں انہوں نے فیلڈ فورس تیار کی اور بیمہ زندگی کے پیغام کو عام کیا۔1986ء میں سیلز منیجر بنے۔میاں رضاء اللہ سکھیرا،ظفر اقبال عاسی،بابو ارشاد الحق،قربان علی ظفر،عبدالعزیز ظفر،نثار احمد کسرا اور رانا شہزاد اشرف ان کی ٹیم میں سیلز آفیسر کے طور پر شامل تھے۔1993ء میں ملتان زون کے نمبر 1 سیلز منیجر تھے۔ریڈیو پروگرام میں ان کی کارکردگی کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ 2010ء تک فورٹ عباس کے تمام خاندانوں کا بیمہ کرنے میں کامیاب ہونگے۔بیمہ زندگی عوام کیلئے اک انمول تحفہ ہے۔اسٹیٹ لائف اسلامی اصولِ مضاربت کے ذریعے کام کرنے والا قومی ادارہ ہے جو بچت کے ساتھ لوگوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ملک کے تمام مالیاتی اداروں میں سب سے زیادہ منافع دینے والا ادارہ ہے۔بیمہ زندگی کو اپنانا ہر شخص کا قومی و ملی فریضہ ہے۔پاکستان کا ہر خاندان اگر بیمہ دار ہوجائے تو ملک سے قرضہ کی لعنت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔قومی بنکوں نے منافع کی شرح کم کردی ہے اس لیے لوگ بیمہ کمپنی میں جوق در جوق اپنی بیمہ پالیسیوں کے ذریعے سرمایہ کاری کر رہے ہیں جو ملک وقوم کے بہتر معاشی مستقبل کی ضمانت ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد رؤف خالد سابق ایم پی اے فورٹ عباس

محمد رؤف خالد ولد چوہدری محمد صدیق 1961ء میں فورٹ عباس میں پیدا ہوئے۔ ایس ای کالج بہاولپور سے بی اے کا امتحان پاس کیا دورانِ تعلیم طلباء یونین کے الیکشن میں حصہ لیا۔ انٹر کالجیٹ مقابلوں میں پنجاب کے چیمپئن رہے۔ 1985ء میں والد کے ساتھ کاروبار میں شریک ہوئے۔ 1990ء میں پیپلز پارٹی کے امیدوار صوبائی اسمبلی کے طور پر انتخاب لڑا۔ پنجاب بھر میں ہارنے والے امیدواروں میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔ 1993ء کے الیکشن میں 48500 ووٹ حاصل کر کے ایم پی اے بنے۔ انتخابی مہم کے دوران انہوں نے پانچ وعدے کیے تھے (۱) فورٹ عباس بہاولنگر سیکشن پر ریلوے ٹرین کا دوبارہ اجراء (۲) نہری پانی کی کمی کو دور کر کے ٹیل تک پانی پہنچانا۔ (۳) فورٹ عباس ہارون آباد روڈ ڈبل کرنا۔ (۴) واٹر سپلائی سکیم کا اجراء۔ (۵) رشوت خور ملازمین سے رشوت کی رقم واپس کروانا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے وعدوں کو مکمل طور پر پورا کیا کوئی بھی مجھ پر وعدوں کی خلاف ورزی کا الزام نہیں لگا سکتا۔ 1997ء کے الیکشن میں انہیں شکست ہوئی۔ انہوں نے اگست 2000ء ایک مربع اراضی چک نمبر 244/HL میں عبدالغنی حوالدار سے ایک لاکھ روپے میں خرید کی۔ 1976ء میں اس کی الاٹمنٹ ہوئی۔ 1982ء میں اسے دخل مل گیا۔ 1982ء سے 1993ء تک حوالدار خود کاشت کرتا رہا۔ تحصیل دار نے اس رقبہ کی رجسٹری کی ڈپٹی کمشنر نے اس کا پٹہ ملکیت جاری کر دیا تھا۔ ڈائریکٹر انٹی کرپشن ملتان نے ذاتی عناد اور مخالفت کے باعث یک طرفہ انکوائری کر کے احتساب بیورو کو رپورٹ بھجوا دی۔ 8 اگست 2000ء کو انہیں دیگر لوگوں کے ساتھ گرفتار کر کے لاہور لیجایا گیا۔ 45 دن حبسِ بے جا ہاؤس میں رکھا گیا کسی بھی ملزم سے کوئی تفتیش نہ کی گئی۔ دورانِ سماعت دیگر ملزمان نے یہ پیش کش کی کہ ہمارے خلاف پچیس لاکھ روپے کا ریفرنس ہے ہم پچیس لاکھ کی ادائیگی کیلئے تیار ہیں لیکن عدالت نے کہا کہ اس پیش کش پر رؤف خالد کے دستخط بھی کروائے جائیں۔ میں بے گناہ تھا اس لیے میں نے دیگر ملزمان کی پیش کش پر دستخط کرنے سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انکار کر دیا۔ کیونکہ میں نے صاف ستھری زمین خرید کی تھی۔ میرے انکار کے بعد سماعت شروع ہوئی اور مجھے تین سال قید اور سات لاکھ جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ میں نے احتساب عدالت کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ میرے ساتھ محمد ریاض عشرت جو متذکرہ اراضی کا مختار عام تھا اس کی بھی اپیل موجود تھی۔ ریاض عشرت نے جتنی سزا کاٹی اسے کافی قرار دے کر بقیہ سزا معاف کر دی گئی جبکہ میرے جرمانہ کی رقم سات لاکھ سے پانچ لاکھ کر دی گئی۔ محمد ریاض عشرت بارڈر ایریا کمیٹی دفتر لاہور میں ملازم رہا تھا اس نے دفتر کے حکام سے مل کر فراڈ کیے تھے۔ بوگس اور جعلی زمین کی خرید و فروخت اور آلاٹمنٹ کا ماہر تھا اس نے تقریباً 80 مربع اراضی مختلف طریقوں سے فروخت کی تھی۔ 23 اگست 2002ء کو جیل سے رہائی ملی۔ قومی الیکشن میں صوبائی اسمبلی کے کاغذت نامزدگی بوجہ سزا مسترد کر دیئے گئے۔ لاہور الیکشن ٹریبونل نے بھی اپیل خارج کر دی۔ وقت کی کمی کے باعث میں نے اپنا ٹکٹ شاہد انجم کو لیکر دیا۔ 15 سالہ سیاسی زندگی کا یہ انوکھا الیکشن تھا جس میں ضلع کے اکثر سیاست دانوں علی اکبر وینس ضلع ناظم، میاں خادم حسین وٹو، محمد اصغر شاہ، عبدالستار لالیکا، چوہدری عبدالغفور، اعجاز الحق اور ممتاز احمد تمیانہ کی زبردست مخالفت کے باوجود نووارد امیدوار شاہد انجم کو آٹھ ہزار ووٹ کی برتری سے کامیابی دلوائی۔ محمد رؤف خالد نے علاقہ کے لوگوں کے عوامی مسائل کو سننے اور ان کو حل کرنے کیلئے فورٹ عباس، مروٹ اور کچھی والا میں اپنے دفاتر بنا رکھے ہیں۔ جہاں وہ شیڈول کے مطابق پہنچ کر لوگوں کے کام آتے ہیں۔ ان کی اولین خواہش ہے کہ فورٹ عباس جو پنجاب کی قدیم ترین تحصیل ہے اسے ضلع کا درجہ دلوایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ ذاتی طور پر گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے اس تجویز پر مفصل گفتگو کر چکے ہیں کہ فورٹ عباس کی تعمیر و ترقی کا راز اسے ضلع بنانے میں مضمر ہے۔ اس لیے اسے جلد از جلد ضلع کا درجہ دیا جائے۔ فورٹ عباس کے ضلع بننے سے ترقی کے دروازے کھل جائیں گے اور تقریباً 10 لاکھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ محمد رؤف خالد اقتدار میں نہ ہونے کے باوجود لوگوں کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حافظ محمود الحسن (سیکرٹری اطلاعات اوورسیز پاکستان)

حافظ محمود الحسن مسلم لیگ (ن) سعودی عرب کے سیکرٹری اطلاعات ہیں گزشتہ 15 سالوں سے جدّہ میں مقیم ہیں۔فورٹ عباس میں ان کا پورا خاندان مسلم لیگ سے محبت کرتا ہے۔آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم تھے کہ مسلم لیگ سے تعلق قائم ہوا۔میاں نواز شریف کو جب سعودی عرب جلاوطن کیا گیا تو اس وقت یہ خوشی وغم کی کیفیت میں مبتلا تھے۔غم اس بات کا کہ بھاری مینڈیٹ کے حامل وزیر اعظم کو اقتدار سے الگ کر دیا گیا۔خوشی اس امر کی تھی کہ ان کا محبوب لیڈر حجاز مقدس میں ان کے قریب پہنچ گیا۔میاں نواز شریف کے جدہ پہنچنے کے بعد محمود الحسن کا ان سے رابطہ قائم ہوگیا۔ جب چاہیں شاہی محل میں میاں صاحب سے ملاقات کر سکتے ہیں۔نواز شریف کی حمایت میں سینکڑوں اخباری بیانات دیئے اور ان کے تراشے محفوظ کر رکھے ہیں۔میاں صاحب ودیگر مسلم لیگی قائدین کے ہمراہ ان کی سینکڑوں تصاویر فوٹ البم میں موجود ہیں ۔15 جولائی 2003ء کو انہوں نے فورٹ عباس میں عظیم الشان استحکام پاکستان کانفرنس منعقد کروائی ۔مخدوم جاوید ہاشمی، تہمینہ دولتانہ، جعفر اقبال گجر، رانا ثنا اللہ سمیت دیگر اکبرین نے اس کانفرنس سے خطاب کیا۔میاں نواز شریف نے اس موقع پر حافظ محمود الحسن کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا اور اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ حافظ صاحب نے فورٹ عباس جیسے دور افتادہ علاقہ میں پُر وقار جلسہ منعقد کر کے دوسرے کیلئے قابل تقلید مثال پیش کی ہے۔ میں اس کاوش پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اقتدار پر قابض آمریت میں نیوکلیئر اثاثوں پر سودے بازی کی آپ جیسے لاکھوں غیور ہم وطن حرکت میں آجائیں گے۔ کانفرنس نے حکومتی ایوانوں میں لرزا پیدا کر دیا۔تمام کارکنوں کو مبارک باد اور ان کی عظمت کو سلام کہتا ہوں۔حافظ محمود الحسن شبانہ روز مسلم لیگ اور وطن عزیز کیلئے کام کر رہے ہیں۔کارکنوں کے ساتھ رابطہ، موثر تنظیم سازی کارکنوں میں اتحاد و یگانگت کا فروغ یہ وہ عظیم کام ہیں جو ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ان جیسے مخلص، فعال، متحرک اور درد دل رکھنے والے مسلم لیگ کو کارکن میسر آجائیں تو وقت دور نہیں جب ملک سے آمریت کا سایہ اُٹھ جائے۔سادگی، پیار و اخلاق، وطن سے محبت، مضبوط ارادے مستحکم سوچ اور مثبت طرز عمل رکھنے والے مایہ ناز کارکن ہیں۔ان کی زندگی صہبائی کے اس شعر کی عملی تفسیر ہے۔

عزم راسخ ہوں تو دیتے ہیں حوادث کی خراج ...... اس سے ہی نشوونما پاتا ہے ہستی کا خراج

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الحاج محمد اشرف (مرحوم)

الحاج محمد اشرف ولد حاجی محمد دین 1942ء میں چک ہمراج سانگلہ ہل میں پیدا ہوئے۔ پیر طریقت میاں شیر محمد شرق پوری کی ہدایت پر ان کے والد 1945ء میں فورٹ عباس آ گئے۔ دو مربع اراضی خرید کی تعلیم سے فراغت کے بعد والد کے ساتھ کپڑے کے کاروبار میں شرکت کی۔ والد کی وفات کے بعد 1983ء میں کاروبار علیحدہ کر کے سکول بازار میں اپنے نام سے کلاتھ سٹور قائم کیا۔ 1989ء کو شہر میں گیس کی سپلائی کیلئے واک گیس کی ایجنسی حاصل کی 1997ء میں شفیق برادرز گیسولین پٹرول پمپ قائم کیا۔ مذہبی آدمی تھے 272/HR کی مسجد کے انچارج رہے۔ مسجد میں توسیع کر کے اس میں مدرسہ بنوایا فجر، مغرب اور عشاء کی اذانیں ہمیشہ دیں۔ تین مرتبہ حج کی سعادت ملی۔ مزار کفایت اللہؒ پر حاضری دینا معمول تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور درود شریف کا ورد کثرت سے کرتے تھے۔ نہایت ہی عمدہ اخلاق اور ملنسار شخصیت تھے۔ 2001ء شب برات کی مقدس رات کو وفات پائی۔ اُن کے بیٹے محمد جمیل پٹرول پمپ، حافظ محمد شفیق سمیع اللہ کپڑے کی دکان اور مطیع اللہ واک گیس ایجنسی چلا رہے ہیں۔

رشید احمد (عرفان کتاب گھر)

رشید احمد ولد خوشی محمد 1954ء چک نمبر 277 غربی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد 1970ء میں سائیکل سٹور قائم کیا۔ 1979ء سے عرفان کتاب گھر چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے ہر سال سکولوں میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والوں طلباء میں انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ کھیلوں کے فروغ میں اہم کردار ہے۔ ان کے ہاں سرکاری وغیر سرکاری سکولوں کی کُتب، ہر قسم کی کاپیاں، سپورٹس کا سامان، تاج کمپنی کے قرآن مجید اور ہمہ قسم کی سٹیشنری دستیاب ہے۔ عرفان کتاب گھر فورٹ عباس کے کاروباری حلقوں میں ایک اہم مقام اور اپنا نام رکھتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے طلباء کو مفت کتابوں کی فراہمی اور طالبات کو وظیفہ دینا ان کی بہت بڑی حوصلہ افزائی ہے۔ اس سکیم کو جاری رہنا چاہیے۔ فورٹ عباس کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ یہاں کے والدین اپنے تمام بچوں کو تعلیم دلوائیں تا کہ آئندہ نسل ملک کی باگ ڈور سنبھالنے والی ہو جائے۔ کرامت رشید، عمران رشید، عرفان محمود رشید ان کے بیٹے ہیں جنھوں نے کاروبار سنبھال رکھا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انجمن سماجی بہبود مروٹ ﴿بہترین سماجی ادارہ﴾

انجمن سماجی بہبود مروٹ 1985ء میں تحصیل فورٹ عباس کے پسماندہ ترین مروٹ کے گاؤں 306/H.R میں رجسٹرڈ ہوئی۔اس کے بانی حاجی محمد صدیق پہلے صدر منتخب ہوئے اور چک نمبر 306/H.R میں کیمونٹی ماڈل سکول میں بچیوں کو کڑھائی سلائی کورسز کا آغاز کروایا۔1994ء میں تنظیم کے صدر غلام رسول نے وویمن ڈویژن اسلام آباد کی مالی امداد مبلغ آٹھ لاکھ روپے سے کیمونٹی سینٹر کی عمارت تعمیر کی۔مشینری خرید کی عمارت مناسب جگہ پر نہ ہونے کی وجہ سے کیمونٹی ماڈل سکول نہ چل سکا۔ 1994ء سے لے کر 2001ء تک تنظیم کی سرگرمیاں ختم ہو کے رہ گئیں۔10 جون 2001ء کو علاقہ کے معززین کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔جس میں فیصلہ کیا گیا کہ نئی ممبر شپ کر کے اور محکمہ کے افسران کو اعتماد میں لے کر 24 جون 2001ء کو دوبارہ الیکشن کروائے گئے۔نئے الیکشن میں نئی انتظامیہ اور ایگزیکٹو کونسل منتخب ہوئے۔تنظیم کو دوبارہ فعال کیا گیا۔جب نئی کونسل نے چارج سنبھالا تو اس وقت Acount Balance-/495 روپے تھا اور کوئی سروس نہ تھی۔اب تنظیم کے مندرجہ ذیل پراجیکٹ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔(1) واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 303/HR-20 لاکھ روپے 2004 سے شروع (2) کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی انسٹیٹیوٹ کھچی والا لاگت ڈیڑھ لاکھ روپے (3) نان فارمل ماڈل سکول کھچی والا لاگت 50 ہزار روپے (4) کیمونٹی سنٹر کھچی والا لاگت 1 لاکھ روپے تنظیم کے مستقل اثاثہ 10 لاکھ کے ہیں۔آئندہ کی منصوبہ بندی میں دس چکوک کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے۔بیس گاؤں کو جس میں ہوم سکول کے ذریعے بچوں کو تعلیم دینا اور علاقہ مروٹ میں جدید ترین ہسپتال قائم کرنا ہے۔یہ ہمارے آئندہ کے منصوبہ جات ہیں۔ہماری ٹیم خدمتِ خلق عبادت سمجھ کر کرتی ہے۔

معراج الدین قادری ﴿سینئر ایریا منیجر سٹیٹ لائف فورٹ عباس﴾

معراج الدین ولد سراج الدین چک نمبر 295/H.R میں 1969ء میں پیدا ہوئے۔بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔1988ء میں بطور بیمہ ایجنٹ سٹیٹ لائف میں بھرتی ہوئے۔1993ء میں سیلز آفیسر 1995ء میں سیلز منیجر اور 1996ء میں ایریا منیجر کے عہدوں پر ترقی پائی۔سٹیٹ لائف کی طرف سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاؤن سائزنگ کا شکار ہوئے۔انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔فیلڈ میں بطور سیلز منیجر کام کرتے رہے۔لیکن کارپوریشن کے خلاف قانونی جنگ بھی لڑتے رہے۔قانونی طور پر انہیں فتح نصیب ہوئی۔سپریم کورٹ نے 2001ء میں انہیں ایریا منیجر کے طور پر دوبارہ بحال کر دیا۔ایریا منیجر کے طور پر ساہیوال زون میں سر فہرست ہیں۔اور اے کیٹیگری سے تعلق ہے۔ان کے تحت 6 سیلز منیجر 23 سیلز آفیسر 105 بیمہ ایجنٹ (آئی ایس آر) کام کر رہے ہیں۔ان کی فیلڈ فورس بہاولنگر، چشتیاں اور ھارون آباد تحصیل شہروں اور قصبوں میں کام کر رہی ہے۔یہ فورٹ عباس کے سب سے پہلے سٹیٹ لائف کے ایریا منیجر ہیں۔انہوں نے بتایا کہ سٹیٹ لائف حکومتِ پاکستان کا ایک اہم مالیاتی ادارہ ہے۔منافع کے لحاظ سے سٹیٹ لائف پوری دنیا میں نمبر ون ہے۔2004ء میں سب سے زیادہ پریمیم اکٹھا ہوا۔جو کارپوریشن کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔عالمی بنک اور آئی ایم ایف سٹیٹ لائف کو جنوبی ایشیاء کا ایک مستحکم مالیاتی ادارہ قرار دے چکی ہے۔اس میں بچت کی بہترین سکیمیں ہیں۔اب لوگ صرف تحفظ کے لئے ہی نہیں بلکہ سرمایہ کاری کے طور پر بھی اپنی بچتیں جمع کرا رہے ہیں۔انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ آج پاکستان کی معاشی حالت یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والے بچے کے ذمے بھی ملکی قرضہ کی رقم واجب الادا ہے۔ملک وقوم کو قرض سے نجات دلانی ہے تو ہر پاکستانی کو چاہیے کہ وہ بیمہ پالیسی خریدے تاکہ ملک قرضوں کے بار سے آزاد ہو جائے۔ ورنہ اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ کار نہیں ہے۔یہ وقت کی پکار ہے وقت کی پکار پر لبیک کہنا ہر شہری کا قومی وملی ومذہبی فریضہ ہے۔ہم نے من حیث القوم منزل پر پہنچنا ہے اس کے لئے تیاری کرنا ضروری ہے۔

چوہدری نذیر احمد ﴿سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس﴾

چوہدری نذیر احمد ولد محمد ابراہیم 1960ء میں چک 319/H.R مروٹ میں پیدا ہوئے۔بی اے تک تعلیم پائی 1989ء بطور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ملازمت کا آغاز کیا۔دوران ملازمت یزمان، ھارون آباد میں بھی تعیناتی رہی لیکن زیادہ عرصہ فورٹ عباس میں گزارا۔مارکیٹ کمیٹی غلہ منڈی میں کاروبار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔اور زرعی اجناس منڈی میں لانے والے لوگوں کے لئے خدمات سرانجام دیتی ہے۔چوہدری نذیر احمد کا تعلق علاقہ مروٹ سے ہے۔اس حوالے سے انہوں نے بتایا کہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دس پندرہ سال قبل علاقہ مروٹ زرعی اجناس کے لئے پنجاب بھر میں مشہور تھا۔لیکن نہری پانی کی کمی اور وارہ بندی کے باعث یہاں زراعت دم توڑ گئی ہے۔لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے۔علاقہ کے سیاستدانوں اور مقتدر لوگوں نے اس دیرینہ مسئلے کے حل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔اگر پانی کی کمی کا سلسلہ جاری رہا تو علاقہ مروٹ بنجر ہو جائے گا۔پانی کی کمی کے اثرات علاقائی پیداوار پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔لوگ پریشان اور مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن بھی کم ہو رہی ہے۔پانی کی کمی یہاں سنگین اور ہولناک صورت اختیار کر گئی ہے۔اس لئے حکومت کو فوری اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

ندیم اعجاز ﴿صدر گولی ٹافی ایسوسی ایشن فورٹ عباس﴾

ندیم اعجاز ولد محمد یونس 1969ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک تک تعلیم پائی۔محلہ میں کریانہ سٹور کرتے ہیں۔دس سال تک رائس مل اور صابن سازی میں پارٹنر شپ رہی۔ڈسٹ الرجی کے باعث اس کاروبار کو خیر آباد کہنے پر مجبور ہوئے۔1995ء میں گولی ٹافی لگانے کی فیکٹری بنائی۔ٹافی کا کاروبار وسیع پیمانے پر کر رہے ہیں۔فورٹ عباس کے شہر اور گردونواح میں ہول سیل سپلائی جاری ہے۔1997ء میں سیاست کا آغاز کیا۔اپنے حلقہ سے آزاد امیدوار حاجی محمد حنیف کو کامیاب کروایا۔ضلعی نظام کے اجراء کے بعد جنرل کونسلر منتخب ہوئے۔اور اپنے پیریڈ کے دوران تمام انتخابی وعدے پورے کئے۔حلقہ کی گلیوں میں سیوریج،فرش بندی،پختہ سڑکیں بنوائیں۔ترقیاتی کاموں پر 50لاکھ روپے خرچ کرائے۔جو ایک ریکارڈ ہے۔حاجی نعیم انور نائب ناظم کی تجویز پر ڈگی محلہ کو تین ٹاؤنوں میں تقسیم کر کے گلی محلوں اور سڑکوں کے نام رکھے۔اور مکان نمبرز الاٹ کروانے میں معاونت کی۔ناظم غضنفر سعید کی خصوصی معاونت حاصل رہی۔انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ سیاست کو عبادت سمجھ کر کیا جائے۔جو بھی فیصلہ کیا جائے۔عوامی رائے عامہ کے احترام میں کیا جائے۔مخالفت برائے مخالفت سے گریز کیا جائے۔ضلعی نظام سابق نظام سے بہتر ہے۔اس کی کامیابی کے لئے کوششیں کرنا ہونگی۔

سیٹھ محمد شریف (مرحوم)

فورٹ عباس قریشی برادری میں سیٹھ محمد شریف کا نام ہمیشہ نمایاں رہا۔حاجی محمد یٰسین کے چھوٹے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صاجزادے تھے۔قیام پاکستان سے ضلع گنگا نگر سے ہجرت کر کے یہاں پہنچے۔اور اون کا بیوپار شروع کیا۔چولستان کے لوگ ان سے اپنی بھیڑوں کی اون فروخت کرتے ہیں۔دو مرتبہ کونسلر منتخب ہوئے۔ انہوں نے ہمیشہ ترقیاتی کام کرانے کو ترجیح دی۔انتہائی سخی دل تھے۔شہر کے کاموں عوامی سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے با اصول آدمی تھے۔اپنی بات کے پکے اور اپنے موقف پر ڈٹ جانے والے شخص تھے۔چٹی دلالی سے ہمیشہ دور رہے۔اور رشوت لینے دینے والے کی مخالفت کرتے تھے۔سیاسی طور پر کوئی مفاد نہ اٹھایا۔مدرسہ عربیہ سراج العلوم کے بانیوں میں شامل تھے۔مدرسہ کی انتظامی کمیٹی کے ممبر رہے۔مساجد کی تعمیر میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔غریب اور نادار بچیوں کی شادی کرنے میں مدد دیتے۔بے سہارا لوگوں کی ضروریات پوری کرتے وہ اچھی خوبیوں کے مالک اور مکمل سوج بوجھ رکھنے والے رہنما تھے۔قریشی برادری کی خوشحالی کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔گردوں میں پتھری کے مرض میں مبتلا رہے۔متعدد بار آپریشن کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔بار بار گردے واش کرانے پڑتے تھے۔ 28 جون 2000 کو وفات پائی۔ان کے پانچ بیٹے ہیں۔نصر اللہ عرف بارا، محمد صابر، محمد عامر، محمد ماجد محمد عابد، ان کے جانشین کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

چوہدری شاہد محمود

☆تحصیل چیف روزنامہ قوت لاہور ☆بانی ضیاء شہید فاؤنڈیشن اضیاء شہید روڈ
☆ڈیلر لب گیس، مہران گیس، پرل گیس، یونی گیس ☆نائب صدر السلام ویلفیئر سوسائٹی
☆مینجنگ ڈائریکٹر ستارہ گروپ آف LPG ☆ڈیلر راوی موٹر سائیکل

چوہدری شاہد محمود ولد حاجی عبدالحق 1966ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کیا۔1995ء سے پراڈکٹس ستارہ گروپ آف انڈسٹری LPG کے ڈسٹری بیوٹر ہیں۔فورٹ عباس میں گیس کی سپلائی کی کمی کو پورا کیا۔اس وقت 2 ہزار صارفین گیس سے استفادہ کر رہے ہیں گیس کے بزنس کو جدت سے آشنا کیا۔ہوم ڈلیوری کی سروس شروع کی۔ڈیری فارموں پر لکڑی کی بجائے گیس لائٹ سسٹم متعارف کرایا۔2004ء میں مضر صحت پانی کی سپلائی کے باعث فورٹ عباس میں وبائی مرض پھوٹ پڑا۔ہزاروں لوگ متاثر ہوئے۔فورٹ عباس کے لوگوں کی صحت کو تحفظ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دینے کے لئے انہوں نے ستارہ پیور واٹر پلانٹ نصب کیا۔ جس نے 8 ستمبر 2004ء سے پیور واٹر کی سپلائی شروع کی۔ اس پلانٹ سے 24 گھنٹوں میں 2 ہزار گیلن پانی صاف کیا جاسکتا ہے۔ شہر میں 150 صارفین ایک ہزار لیٹر روزانہ صاف پانی استعمال کر رہے ہیں۔ مارکیٹ میں پیور واٹر کی ایک لیٹر پیکنگ 22 روپے میں دستیاب ہے جو مقامی لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔ 20 لیٹر پانی کی ہوم ڈلیوری پر صرف 25 روپے خرچ آتے ہیں۔ تقریباً 1 روپے فی لیٹر صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔ جو W.H.O کے معیار کے مطابق ہے۔ حیرت انگیز کم قیمت پر دستیاب ہے۔ اگر لوگ گردوں میں پتھری، ٹائیفائیڈ، انتڑیوں کی سوزش، پیٹ کی بیماری ہیضہ، جوڑوں کا درد، معدہ کا السر، جلدی بیماریاں، ہیپاٹائٹس بی سی سمیت دیگر بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو صرف صاف پانی پینے کو معمول بنائیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 90 فیصد بیماریاں آلودہ ناقص پانی سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے علاج معالجہ پر خرچ ہونے والی رقم سب سے زیادہ ہے۔ بیماریوں سے بچنے اور علاج معالجہ پر اٹھنے والی رقم کی بچت کے لئے صاف پانی کا استعمال اشد ضروری ہے۔

وارث علی سندھو ﴿سیاسی سماجی رہنما﴾

☆ ڈسٹرکٹ رپورٹر روزنامہ مساوات بہاولنگر ☆ کونسلر یونین کونسل چک نمبر 176/7.R فورٹ عباس
☆ نائب صدر فورٹ عباس پریس کلب فورٹ عباس ☆ سیکرٹری اطلاعات پیپلز پارٹی فورٹ عباس
☆ نمائندہ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن

وارث علی سندھو ولد ابراہیم سندھو 1970ء میں اپنے آبائی گاؤں چک 176/H.R میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کو 1929 میں زرعی رقبہ الاٹ ہوا تھا۔ انہوں نے بی۔اے تک تعلیم پائی۔ سیاسی زندگی کا آغاز ضلعی حکومتوں کے الیکشن میں کونسلر منتخب ہو کر کیا۔ 2001ء میں صحافت سے وابستہ ہوئے۔ نمائندہ کچھی والہ روزنامہ مساوات تحصیل کرائم رپورٹر مساوات کے طور پر اپنے صحافتی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آجکل ڈسٹرکٹ رپورٹر مساوات نائب صدر پریس کلب اور سیکرٹری اطلاعات پی پی پی ہیں۔ 2004ء میں لنگڑیال موٹرز کے نام سے کاروں کا شوروم چلا رہے ہیں۔ اور سٹیٹ لائف میں بطور بیمہ ایجنٹ لوگوں کو بچت اور تحفظ کی طرف راغب کرنے میں معروف ہیں۔ دکھی انسانیت کی خدمت میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہر وقت کوشاں رہنے والے سیاسی واکر ہیں۔ مقامی حکومتوں کا نظام بہت اچھا ہے۔ اسے جاری رہنا چاہیے۔ اپنے پیغام میں کہا کہ اخوت، محبت اور بھائی چارے کا فروغ معاشرے کے لئے اشد ضروری ہے۔ پیار محبت کے پھولوں کی خوشبو سے معطر معاشرہ ہی امن و آشتی کا گہوارہ ہوتا ہے امن وسلامتی کے پھول ہر وقت کھلتے رہنے چاہئیں۔

محمد عرفان طاہر

محمد عرفان طاہر ولد محمد جاوید طاہر 1985-06-08 چک نمبر 302/H.R تحصیل فورٹ عباس میں پیدا ہوئے۔ 2001ء میں میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس سے پاس کیا۔ 2003ء میں ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔ 2002ء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ چوہدری ذوالفقار علی گوہیر ایڈووکیٹ کے جسٹس لاء چیمبر میں کمپیوٹر آپریٹر کے طور پر 2002 سے کام کر رہے ہیں۔ قانونی کتب اور لاء ویب سائٹ کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ مستقبل میں ایڈووکیٹ بننے کا عزم رکھتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو انصاف کے حصول میں مدد کر سکیں۔ ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا شوق ہے پسندیدہ شخصیت بانی پاکستان محمد علی جناح ہیں۔ کھیل کو زندگی کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں۔ کمپیوٹر کے بغیر لوگوں پر تعمیر وترقی کی راہیں نہیں کھل سکتیں خواندہ ہونے کے لیے کمپیوٹر لٹریسی سے آشنا ہونا ضروری ہے۔

شکیل احمد جابر ﴿کھلاڑی کرکٹ﴾

شکیل احمد جابر ولد ملک محمد شفیع 1974ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم پائی اور روزگار کے سلسلہ میں غلہ منڈی فورٹ عباس میں آڑھتی کے ہاں ملازم ہیں۔ دوران تعلیم کھیل کے شوقین تھے۔ اب فورٹ عباس ریلوے کرکٹ کلب کے معروف کھلاڑی ہیں۔ ڈسٹرکٹ سطح پر ہونے والے کرکٹ کے کھیلوں میں بہترین باؤلر کا ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ اپنے کلب کو کامیابی دلانے میں ان کا اہم کردار رہا ہے۔ پانچ سو وکٹ حاصل کر چکے ہیں۔

نثار احمد کسر ﴿سینئر سیلز مینجر سٹیٹ لائف﴾

نثار احمد کسر ولد محمد علی 1955ء میں چک نمبر 210/9.R میں پیدا ہوئے۔ پرائمری آبائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گاؤں مڈل R.277/9 اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس ایف۔اے رضویہ اسلامیہ ڈگری کالج ہارون آباد بی۔اے گورنمنٹ ایم۔اے۔او کالج لاہور 1978 میں یونائیٹڈ کمرشل فنانس کمپنی والہ کے مینجر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔1980ء سے گورنمنٹ کنٹریکٹر کے طور پر کام شروع کیا۔1984 تا 1993 مالک بھٹہ خشت کے طور پر بھی فرائض ادا کیئے۔1994 سے 1997 تک گورنمنٹ کنٹریکٹر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ، پبلک ہیلتھ،ضلع کونسل،لوکل گورنمنٹ ٹاؤن کمیٹی میں مختلف تعمیراتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے۔1987 سے سٹیٹ لائف میں بیمہ ایجنٹ کے طور پر شمولیت اختیار کی۔تعطل کے بعد سیلز مینجر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ان کے پاس 6 سیلز آفیسرز اور 50 آئی ایس آر 2001 سے ساہیوال زون سے منسلک اور فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔سٹیٹ لائف قوم کے افراد کے معاشی تحفظ کا بہترین ادارہ ہے۔فورٹ عباس کے علاقہ میں سٹیٹ لائف کا اعتماد بحال کرنے کی کوششیں کامیاب ثابت ہو رہی ہیں۔لوگ بچت اور تحفظ کے پروگرام کو قبول کرنے میں اپنائیت کا اظہار کر رہے ہیں۔نثار احمد اور اخلاق احمد دونوں حقیقی اور جڑواں ہم شکل بھائی ہیں۔ملنے والے کے لئے دونوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔

غلام مسیح سوہترہ ﴿ممبر تحصیل کونسل فورٹ عباس﴾

غلام مسیح ولد چراغ مسیح 1949ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک پاس کرنے کے بعد بلدیہ فورٹ عباس میں چونگی محرر کی ملازمت اختیار کی۔سوہترہ جٹ فیملی سے تعلق ہے۔ان کا خاندان تین پشتوں سے عیسائی پادری آرہا ہے۔ان کا گھرانہ مذہبی اور دعا گو ہے۔منشیات سے سخت نفرت ہے۔چیرمین صوفی بشیر سے ان بن ہونے پر ملازمت چھوڑنا پڑی۔1979ء کے بلدیاتی الیکشن میں حصہ لے کر سیاست کا آغاز کیا۔چھ مرتبہ کونسلر منتخب ہوئے۔ضلعی حکومت کے نظام میں تحصیل کونسل فورٹ عباس کا ممبر منتخب کیا گیا۔تحصیل بھر میں موجود اقلیت برادری ان پر مکمل اعتماد کرتی ہے۔انہیں تین سالہ دور میں جو بھی فنڈ ملے انہوں نے اقلیتوں کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا۔تحصیل بھر میں اقلیتوں کے 16 کونسلران کے علاوہ ہیں۔190 ملکوں میں کام کرنے والی عالمی تنظیم انجمن کاری تاس سے وابستہ ہیں۔فورٹ عباس میں اس تنظیم کے سرپرست ہیں۔اس کے تحت اقلیتوں کے لئے دستکاری سکول کا اجراء کرایا ہے۔انہوں نے بتایا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ تحصیل فورٹ عباس میں 80 خاندان کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔150 کا خاندان چرچ آف پاکستان (پروسٹنٹ) سے وابستہ ہیں۔فورٹ عباس میں ایک ہی عبادت گاہ (گرجا گھر) ہے جہاں پروسٹنٹ اور کیتھولک باری باری اپنی عبادت کرتے ہیں۔فورٹ عباس میں صرف پانچ خاندان ہندو ہیں۔کرسچن کمیونٹی کے لوگ غریب اور پسماندہ اوران پڑھ ہیں۔اس کے علاوہ بے روزگار بھی۔اس لئے منشیات کے فروغ میں ملوث ہیں۔فورٹ عباس کے پڑھے لکھے لوگ ہمیں اہل کتاب سمجھ کر نفرت نہیں کرتے بلکہ محبت سے پیش آتے ہیں۔البتہ ان پڑھ اور جاہل لوگ میل ملاقات سے گریز کرتے ہیں۔

پیغام:۔ خدارا یہ زندگی چندروزہ ہے۔یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔صرف اپنا ہی نہیں پوری پاکستانی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہیے۔اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو خداوند تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ہم اپنے مسلم بھائیوں کے شانہ بشانہ ملک وقوم کی ترقی کے لئے کام کرنے میں شامل ہیں۔

محمد شفیق عابد ﴿ہیڈ ماسٹر مظہر العلوم پرائمری سکول فورٹ عباس﴾

محمد شفیق عابد ولد نظام الدین 1972 میں چک نمبر 185/7.R میں پیدا ہوئے۔میٹرک پی ٹی سی کرنے کے بعد 1993ء میں بطور مدرس محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔مختلف مدارس میں اپنے فرائض اول مدرس کے طور پر ادا کرتے رہے۔کنز العلوم پرائمری سکول کا جب انہیں چارج دیا گیا تو وہاں صرف 6 بچے تھے۔لیکن جب انہوں نے تبادلہ کے بعد سکول چھوڑا تو ان کی تعداد 106 تھی۔مظہر العلوم پرائمری سکول میں 1994ء میں آئے۔2004ء میں انہیں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر ترقی دی گئی۔تین مرتبہ بہترین استاد کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔اور تین تین ہزار روپے نقد انعامی رقم بھی وصول کی۔پرائمری سکول میں ضلع بھر میں مظہر العلوم میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔جو ساڑھے چار صد سے زائد ہے۔تعلیمی ادارے کی تعلیم وترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔مزید کمروں کی تعمیر اور سکول کی چاردیواری بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کو منظم کرنے میں بھی بے مثال کردار ہے۔

ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ سیکرٹری نشرواشاعت انجمن اساتذہ فورٹ عباس 1995ء تا حال ☆ صدر پنجاب ٹیچرز یونین تحصیل فورٹ عباس 2002 تا حال ☆ ضلعی نائب صدر پنجاب ٹیچرز یونین بہاولنگر ☆ ضلعی ممبر مجلس

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عامہ پنجاب ٹیچرز یونین بہاولنگر☆جنرل سیکرٹری ریلوے کرکٹ کلب فورٹ عباس1994 تا حال ☆ممبر والدین اینڈ ٹیچرز پھول کلب فورٹ عباس2002 تا2004 ☆ سرگرم رکن انجمن نوجوانان اہلسنت فورٹ عباس2000 تا حال محمد شفیق عابد معروف عالم دین مولانا غلام رسول نقشبندی کے بڑے داماد ہیں ۔مولانا کے جانشین قاری محمد اسحٰق کا بھی انہیں خصوصی تعاون حاصل ہے۔ادارے کی سرپرستی کرتے ہیں۔

حافظ عبدالمجید چوھان ﴿خدام الحجاج﴾

الحاج حافظ عبدالمجید چوھان فورٹ عباس کے رہائشی ہیں۔شعبہ ٹیلرنگ سے وابستہ تھے کہ 1982ء میں بطور خدام الحجاج ان کا انتخاب ہوا،ایک سال بطور خدام الحجاج فرائض سرانجام دیئے۔بعدازاں انہیں حکومت سعودیہ کے شعبہ امر بالعروف نہی عن المنکر میں ترجمان کے فرائض سونپے گئے جسے انہوں نے چار سال تک اس ذمہ داری کو پورا کیا۔حافظ عبدالمجید کو منفرد اعزاز حاصل ہے کہ حکومت سعودیہ کے کارندے کے طور پر صدر ضیاءالحق کے ہمراہ بیت اللہ شریف کے اندر جانے کا موقع ملا۔بیت اللہ کے اندر اس جگہ کی صفائی انہوں نے کی تھی جہاں ضیاءالحق نے نوافل ادا کیے۔اس طرح انہیں سات مرتبہ بیت اللہ کے اندر جانے کا اعزاز حاصل ہے۔حافظ عبدالمجید کو غلاف کعبہ کی تبدیلی کے وقت پہلی مرتبہ اور پرنالہ رحمت کی مرمت کرنے کے لئے دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھنے کی سعادت حاصل ہے۔اسی طرح مقام ابراہیمی کے اندر داخل ہوکر صفائی کرنے کا موقع بھی ملا۔حطیم کے اندر پتھروں کی تنصیب کے موقع پر ایک پتھر کو اٹھا کر اسے نصب کرنے کی کوشش میں ذاتی طور پر شریک ہوئے۔حافظ عبدالمجید کی مولانا شاہ احمد نورانی،عبدالستار نیازی،شاہ فرید الحق،سے حرم پاک میں ملاقات ہوئی۔اور عمرہ کی ادائیگی کے بعد قائدین کے بال کاٹنے کا بھی موقع ملا۔حرم پاک میں بطور خادم میر خلیل الرحمٰن،اعجاز الحق،غوث علی شاہ سے ملاقات کی اور زین ضیاء کو وہیل چیئر پر صفا مروہ کی سعی کرائی۔1984ء میں غلاف کعبہ کی تبدیلی کے وقت انہیں غلاف کعبہ کا ایک ٹکڑا ملا جسے انہوں نے اپنے گھر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی زینت بنا کر رکھا ہے۔ حافظ عبدالمجید اپنے بیوی بچوں کو حجاز مقدس کی زیارت کروا چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ بیرون ملک جانے والے افراد اپنے ملک کے سفیر کا کردار ادا کریں۔ بہترین پاکستانی ہونے کا ثبوت دیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے ملک بدنام نہ ہو۔ وہ ملک وقوم کا نام روشن کریں۔

حاجی رشید احمد مروت!

حاجی رشید احمد ولد دوست محمد ساکن 320/HR ہیں۔ مروٹ میں ٹھیکیداری کرتے رہے ہیں۔ 1994ء میں مسقط روانگی ہوئی گزشتہ گیارہ برس سے وہاں ویلڈنگ ورکشاپ قائم کر رکھی ہے۔ ابرا شہر کے واحد مکینک ہیں جو تعمیراتی بلاک کی ڈائی تیار کرتے ہیں۔ پیٹرول پمپ مروٹ میں پارٹنر شپ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کمیونٹی مسقط میں قومی و اسلامی تہوار دینی و ملی جوش جذبے کے ساتھ مناتی ہے۔ خصوصا پاک بھارت میچ میں پاکستانی کی کامیابی پر خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ لوگ دودھ سوڈا، روح افزاء، مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن بھارت کے ہاتھوں شکست پر لوگ افسردہ ہو جاتے ہیں۔ کئی کئی دن ٹی وی نہیں دیکھتے۔ بلکہ کئی لوگوں نے شکست کے صدمہ میں ٹی وی توڑ دیئے۔ انہوں نے اپنے ایک پیغام میں ہم وطنوں سے کہا کہ بیرون ملک جانے کیلئے قانونی اور جائز ذرائع استعمال کریں۔ غیر قانونی طور پر جانے میں بندہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ ایک جو قومی المیہ ہے۔

محمد حسین ...... مسلم پٹرولیم مروٹ

محمد حسین ولد عبداللہ 1969ء میں پیدا ہوئے مڈل پاس کرنے کے بعد سائیکل ورکس کا آغاز کیا۔ بعدازاں کریانہ کے کاروبار سے وابستہ ہو گئے۔ 1992ء سے 325/HR میں پٹرول پمپ ٹھیکہ پر حاصل کیا 2000ء میں مسلم کمیشن شاپ کے نام سے غلہ منڈی مروٹ میں کام کر رہے ہیں۔ ترقی کرتے کرتے مروٹ شہر میں اٹک کمپنی کا پٹرول پمپ قائم کیا۔ 17 اپریل 2005ء کو مسلم پٹرولیم سروس کا افتتاح ریاض حسین پیرزادہ ایم این اے نے کیا اس موقع پر بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا اور ہزاروں لوگوں نے افتتاحی ضیافت میں بھی شرکت کی مسلم پٹرولیم

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے قیام سے ایک پارٹی کی اجارہ داری ختم ہوئی۔ کیونکہ مروٹ کے عوام کا دیرینہ مطالبہ تھا کہ یہاں ایک اور پٹرول پمپ ہونا چاہیے کیونکہ پہلے سے موجود لوگوں کی سروس اچھی نہ تھی۔ مسلم کیمشن شاپ اور مسلم پٹرول مروٹ کے کاروباری حلقوں میں ایک اہم نام ہے اور اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سودی کاروبار سے بچنا چاہیے۔ امانت ،دیانت ،صداقت اور شرافت کو اپنانے والے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔ چوہدری محمد حسین لیاقت علی انٹرنیشنل پہلوان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ جنہوں نے 1993ء کے سیف گیم منعقدہ ڈھاکہ میں وکٹری سٹینڈ پر اول پوزیشن پر کھڑے ہوکر نہ صرف گولڈ میڈل بلکہ ساوتھ ایشین چیمپین شپ کا اعزاز حاصل کر کے وطن کا نام روشن کیا۔

خان محمد اکبر خان ﴿نمبردار﴾

تاریخ پیدائش 1947ء ہے۔ 1964ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1965اور 1971ء دونوں جنگوں میں حصہ لیا۔ 1971 میں بغیر تنخواہ اور کسی لالچ کے گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ عباس کے طلبا ءکو فوجی تربیت دیتے رہے۔ کافی نوجوان ان سے فوجی تربیت حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ 1972ء میں وزیر محمد انورسمہ اور وزیر محمد افضل وٹو فورٹ عباس آمد پر میرا کام دیکھنے پر ان کو خوشی ہوئی۔ اور ڈائریکٹر تعلیمات لاہور سے محکمہ تعلیم میں پی۔ ای۔ ٹی پوسٹ پر میرے آرڈر کرائے۔ میرے والد عبدالسنان خان چک نمبر 266/H.R اور چک نمبر 257/H.R کے مستقل نمبردار تھے۔ انکی وفات کے بعد 1974ء سے میں چک نمبر 266/H.R اور چک نمبر 257/H.L کا مستقل نمبردار ہیں۔ ملک وملت کی خدمت کرنا فخر محسوس کرتے ہیں۔

شازم علی گوھیر ﴿ہونہار طالب علم﴾

شازم علی گوھیر فورٹ عباس کے معروف قانون دان چوہدری ذوالفقار علی گوھیر کے ہونہار پسر ہیں۔ ایف

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایس سی (پری میڈیکل) کے طالب علم ہیں۔ مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں تحصیل بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ میٹرک میں اعلیٰ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں اول آئے۔ اپنے ہم عصر نوجوانوں اور طلباء میں رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مستقبل میں ڈاکٹر بننے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اچھے مقرر ہیں۔ اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ ٹیبل ٹینس کے ضلعی سطح کے کھلاڑی ہیں۔ مطالعہ میں محو رہنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

عمر دراز وٹو ﴿رہنما پیپلز پارٹی فورٹ عباس﴾

عمر دراز وٹو ولد شان محمد 1968ء کو چشتیاں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے چشتیاں سے حاصل کی۔ عملی زندگی میں انہوں نے 1984ء میں پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ پیپلز پارٹی کی مقامی تنظیم کے مختلف عہدوں پر کام کیا۔ 2004ء تحصیل جنرل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی میں ہونے کے باعث قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ پہلی مرتبہ 1983، دوسری مرتبہ 1986 اور تیسری بار 1992ء میں گرفتار ہوئے۔ 1989ء میں گورنر پنجاب ٹکا خان سے گورنر ہاؤس میں ملے۔ محترمہ بینظیر بھٹو وزیر اعظم سے 1989ء میں کینال ریسٹ ہاؤس بہاولنگر 1993ء میں الحمرہ آڈٹ کونسل اور سٹیٹ گیسٹ ہاؤس راولپنڈی میں ملاقات کی۔ 1996ء میں المرتضیٰ ہاؤس لاڑکانہ میں اور گلزار ہاؤس لاہور میں ملاقاتیں کیں۔ آصف زرداری اور بیگم نصرت بھٹو سے بھی ملاقات کر چکے ہیں۔ بحالی جمہوریت میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ روزنامہ مساوات پر بھٹو شہید ایوارڈ دیا فورٹ عباس میں روزنامہ مساوات کے نمائندہ خصوصی رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بیورو چیف کے بعد انہیں روزنامہ مساوات کا ڈویژنل بیورو چیف بنا دیا گیا ہے، یہ اپنے صحافتی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

منیر احمد ﴿خوشنویس اینڈ آرٹسٹ﴾

منیر احمد ولد عبدالحبیب نے نواحی گاؤں 277/H-R غربی میں 1967 میں ایک غریب کسان گھرانے میں آنکھ کھولی۔ انہوں نے ایف اے۔ پی ٹی سی۔ ڈرائنگ ماسٹر۔ الیکٹرو ہومیو پیتھک اور خوشخطی کے کامیاب کورسز کر رکھے ہیں۔ ماڈل ڈرائنگ کے بارے میں انہیں خداداد صلاحیت حاصل

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے۔آرٹ اور خوشخطی کے میدان میں ان کی بہت سی خدمات ہیں۔دوبئی کے آرٹ مقابلہ میں حصہ لے چکے ہیں۔پاکستانی ثقافت اور علاقائی کلچر کو اپنے فن پاروں میں نمایاں جگہ دیتے ہیں۔عمدہ لکھائی جس طرح اچھی شخصیت کا تاثر دیتی ہے۔عمدہ آرٹ بھی اپنے خالق کے باذوق ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔منیر احمد بچوں کو تعلیم وتربیت کے ساتھ خوش نویسی اور آرٹ کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں پر مشتمل ہے۔مظہر العلوم،فورٹ گرائمر سکول،اقراء پبلک سکول،اسامہ ماڈل سکول،اور دیگر پرائیویٹ تعلیمی اداروں نے ان کی خدمات سے بھرپور استفادہ کیا۔بہترین فن پاروں کی تخلیق پر مختلف سماجی اداروں سے میڈل اور خصوصی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔

عبدالرزاق گورایا ﴿جنرل سیکریٹری بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس﴾

عبدالرزاق گورایا ولد محمد یعقوب گورایا چک نمبر 234/9-R میں 1964ء میں پیدا ہوئے۔میٹرک کھچی والا،ایف اے فورٹ عباس اور بی اے کراچی سے پاس کیا۔ایل ایل بی کی ڈگری قائداعظم لاء کالج کراچی سے حاصل کی۔ان کا گھرانہ سیاسی ہے۔ان کے والد تین بار کونسلر بنے اور یہ خود بھی کسان کونسلر رہ چکے ہیں۔2000ء سے سول کورٹ فورٹ عباس میں وکالت کر رہے ہیں۔بار ایسوسی ایشن کے جوائنٹ سیکریٹری رہے ہیں۔2005 میں بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔ضلع ناظم علی اکبر وینس گروپ سے تعلق ہے۔یونین کونسل نمبر 70 چک نمبر 209/9-R کے ناظم کا الیکشن لڑنا چاہتے ہیں،حافظ اجلال حیدر صدر بار کی قیادت میں سینئر ممبران کے ہمراہ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ سے ملاقات کر کے فورٹ عباس کے لیے مزید ایک سول جج کی تقرری کا مطالبہ منظور کرا چکے ہیں بار کی تعمیر وترقی کے لیے تین لاکھ روپے حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کر چکے ہیں۔انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ عدالتوں کو لوگوں کے مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کرنا چاہیے تا کہ لوگوں کو انصاف کی فراہمی میں تاخیر نہ ہو سکے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حاجی محمد سلیمان ----- سابق سیکریٹری یونین کونسل چک 327/HR

حاجی محمد سلیمان 1936ء میں ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے میٹرک ، ایم بی ہائی سکول ناندلیانوالہ سے پاس کیا ، فٹ بال ، والی بال کے کھیل میں پنجاب سلیکٹڈ کھلاڑی کے طور پر معروف رہے ، کھیل کی بنیاد پر براہ راست پولیس میں ہیڈ کانسٹیبل کے عہدہ پر بھرتی ہوئے۔ 1966ء میں بطور سیکریٹری یونین کونسل دوبارہ ملازمت کا آغاز کیا ، یونین کونسل چک 327/HR میں بطور سیکریٹری تقرری ہوئی ، یہ اعزاز بھی ان کے حصہ میں آیا کہ جس یونین کونسل سے ملازمت کا آغاز کیا اپنی ملازمت کے 30 سال مکمل کر کے اسی یونین کونسل سے 1996ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی اب بقیہ زندگی بھی اس گاؤں میں گزار رہے ہیں۔ دوران ملازمت کریش پروگرام کھالہ جات میں ان کی یونین کونسل نے پہلی پوزیشن حاصل کی اسی طرح ریکارڈ کی جانچ پرتال کے سلسلہ میں 98/100 نمبر حاصل کر کے پنجاب بھر میں اول پوزیشن حاصل کی اپنی مدد آپ کے تحت ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے ضلع بہاولنگر میں سب سے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انعامات کے علاوہ انہیں ترقی بھی ملی لیکن انہوں نے سیکریٹری شپ کی ملازمت کو مقدم سمجھ کر ترقی نہ حاصل کی۔ خداوند تعالیٰ نے 2001ء میں فریضہ حج کی سعادت سے نوازا ، ان کا روحانی تعلق جناب سائیں غلام محمد امام جلویؒ سرکار فیصل آباد سے قادری سلسلہ میں دست بیعت ہیں۔

غلام قاسم قاسمی ----- عوامی سماجی رہنما مروٹ

- ☆ پروپرائٹر چوہدری زرعی سروس بارڑ FMC ☆ جنرل سیکریٹری پیسٹی سائیڈ ڈیلر ایسوسی ایشن
- ☆ سیکریٹری نشرواشاعت انجمن آڑھتیان مروٹ ☆ رپورٹر مختلف قومی اخبارات برائے مروٹ
- ☆ جنرل سیکریٹری نیشنل پریس کلب مروٹ ☆ نائب صدر نیشنل پریس کلب فورٹ عباس
- ☆ جائنٹ سیکریٹری ڈسٹرکٹ یونین جرنلسٹ

غلام قاسم قاسمی ولد رحمت علی کا تعلق چک 328/HR غربی سے ہے۔ 1978ء میں پیدا ہوئے ۔ 1982ء میں عباس اینڈ کو کے نام سے غلہ منڈی میں بزنس شروع کیا ان کے والد

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پٹواری تھے۔ بعد ازاں فوج میں ملازم ہو کر پنشن پائی۔ ایف ایس سی میں زیر تعلیم تھے کہ والد کی اچانک وفات کے بعد کاروبار سنبھالا۔ سیاسی طور پر مسلم لیگ سے وابستگی رہی۔ 2002ء میں شاہد انجم ایم پی اے ان کے قریبی عزیز ہیں انہیں ٹکٹ ملنے کی وجہ سے پیپلز پارٹی میں شامل ہوئے، متحرک اور فعال کردار ادا کیا سنیئر ہیڈ ماسٹر خالد اقبال بھی ان کے رشتہ دار ہیں۔ حبیب اللہ ان کے کاروبار میں شراکت دار ہیں۔ ان کا کہنا ہے ہمیں جھوٹ منافقت اور گروپ بندی برادری کے تعصب سے گریز کرنا چاہیے اپنے اپنے شعبہ میں محنت کر کے حسد سے بچنا چاہیے لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑوں کی صورت میں صلح کروائی جائے۔

محمد رمضان چوہدری ------ سابق چیئر مین خدمت کمیٹی فورٹ عباس

محمد رمضان ولد محمد ابراہیم 1956ء میں پیدا ہوئے، ڈپنسری کورس کیا، شہر فرید، فورٹ عباس، بہاولنگر میں پیشہ وارانہ فرائض ادا کیے، ملازمت کو خیر آباد کر کے گڈز ٹرک اڈا قائم کیا، مروٹ کے عوامی سماجی اور اجتماعی بھلائی کے کاموں میں ان کا نام سر فہرست ہے گریڈ اسٹیشن، گرلز ہائی سکول کے قیام میں ان کی کوششوں کا بہت عمل دخل ہے۔ یونین کونسل اور ضلع کونسل کے ممبر رہے، تحصیل خدمت کمیٹی کے چیئر مین کے فرائض بخیر و خوبی سرانجام دیئے۔ اپنے دور میں انہوں نے علاقہ مروٹ کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں پر کروڑوں روپے خرچ کروائے۔ کرپشن سے ان کا دامن صاف ہے۔ یہ خود رشوت لیتے ہیں اور نہ ہی چٹی دلالی کرتے ہیں۔ حق و انصاف کا ساتھ دیتے ہیں۔ پارٹی بازی کے خلاف ہیں اور اسے ظلم و زیادتی کا موجب سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ ہم سب جب تک قرآن مجید سے ہدایت لے کر نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا نہیں ہوتے اس وقت تک مسائل کے گرداب میں پھنسے رہیں گے، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کے لئے ہمیں نبی مکرم ﷺ کی ایک ایک سنت کو زندہ کرنا ہوگا یہ سب کچھ ٹیم ورک کی صورت میں کرنے کے متمنی ہیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صادق فاؤنڈیشن پبلک سکول مروت

مروت شہر میں داخل ہوتے ہوئے برلب سڑک شاندار بورڈ خوبصورت چاردیواری میں دومنزلہ صادق فاؤنڈیشن سکول کی حسین عمارت قلب ونظر کو لبھاتی ہے۔ اس کے پرنسپل محمد رفیق چوہدری ہیں۔ جنہوں نے 1998ء میں اپنے والد گرامی کے نام پر ادارہ قائم کیا۔ مروت جیسے دورافتادہ اور پسماندہ علاقے میں علم کی شمع روشن کرنا اور پھر اسے بجھنے نہ دینا بلکہ اس کی روشنی کو وقت کے ساتھ تیز کر کے آگے بڑھانا واقعی ایک نمایاں کارنامہ ہے۔ سوا ایکڑ میں قائم یہ منفرد تعلیم ادارہ صحرا میں گل وگلزار کی حقیقی صورت ہے۔ سینکڑوں پھول اور پھل دار پودے درسگاہ کی دلکشی میں اضافہ کا موجب ہے۔ آم جامن، فالسہ، امرود، املی، انار، آلوچہ، خوبانی، آلو بخارہ، کنوں، فروٹر، مالٹا، آملہ، لیمن، بکائن، انگور، کیلا، انجیر، سمیت دیگر بہت سی اقسام کے درخت ہیں۔ پھولدار پودوں میں عقیق، دن کا راجہ، چنبیلی، چاندنی، چاندنا، کالی مرچ، فیکس، گل چیں، لیجسٹونیا، ایل ٹونیا، چائنا پام، رائل پام، کنگی پام، بڈ نیل، جھکا بیل، الٹا اشوک، کچنار، کڑھی پتہ، کروندا، بوگن بیل، مروا، مور پنکھ، اروسرو، اور گلاب کے انواع اقسام کے پودے عجب نکھار پیدا کرتے ہیں۔ اس درسگاہ کا نصب العین آج کے بچے کو کل کا ذمہ دار شہری بنانا ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم اول جماعت شروع ہے۔ تعداد طلباء 200 کے قریب ہے ان کیلئے بہتر نصاب ہے، کھیلوں کا فروغ تحریری وتقریری مقابلے بزم ادب کا انعقاد اہم قومی وملی ایام منانا والدین سے رابطہ رکھنا اس ادارہ کی خصوصیات ہیں۔ صادق فاؤنڈیشن پبلک سکول کا مروت میں وجود ایک نعمت سے کم نہیں۔ وفاقی وزیر محمد اعجاز الحق، ضلع ناظم بہادلنگر اکبر وینس، ڈپٹی کمشنر محمد خاں موہل، عبدالرؤف ارشد پرنسپل بوائز کالج فورٹ عباس، حاجی جاوید اقبال تحصیل ناظم، غلام مرتضی ایم پی اے ہارون آباد، شیخ بشیر احمد ڈی او ایلیمنٹری، حاجی محمد یٰسین چیف وائٹ گروپ، ادارے کا وزٹ کر چکے ہیں، انہوں نے اس کی بہتر تعلیمی کارکردگی اور عمدہ انتظام کو سراہا ہے۔ فورٹ عباس تحصیل ہیڈ کوارٹر پر معیاری تعلیمی ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد اختر پرویز ---- سیاسی سماجی رہنما مروٹ!

محمد اختر پرویز ولد ڈاکٹر محمد علی 1961ء میں پیدا ہوئے۔ 1980 میں پنجاب یونیورسٹی سے وکالت کا امتحان پاس کر کے فورٹ عباس میں وکالت کا شعبہ اپنایا۔ بعد ازاں بزنس کی طرف مائل ہوگئے۔ مروٹ غلہ منڈی میں مختلف زرعی کھادوں کے ڈسٹری بیوٹر مقرر ہوئے، این ایف سی، ایف ایف سی، داؤد کارپوریشن اور سونا یوریا کی کھادیں ہول سیل اور پرچون میں فروخت کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر توجہ کاشتکاری پر مرکوز رکھتے ہیں۔ پاک آرمی کنٹریکٹر کے طور پر فوجی حکام کی زمین بھی ٹھیکہ پر لے رکھی ہے۔ سیاسی طور پر 1980ء سے پیپلز پارٹی سے وابستہ ہیں پیپلز پارٹی تحصیل فورٹ عباس کے جنرل سیکریٹری، سرگرم متحرک و فعالی رہنما، بہترین مقرر ہیں۔ پارٹی جلسوں سے خطاب کرتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مروٹ کے علاقے کا اہم مسئلہ نہری پانی کی کمی کا ہے۔ کاشتکار پانی کی قلت کے باعث زراعت کو خیر آباد کہنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ مروٹ کو ٹیکس فری زون قرار دیا جائے، نہر کو کشادہ کر کے اس علاقہ کے حصہ کے پانی کو بحفاظت یہاں تک پہنچایا جائے۔ حضرت سید محمد علی شاہ بخاری آستانہ عالیہ کرمانولہ شریف سے بیعت ہیں۔

حاجی محمد سعید ---- ناظم یونین کونسل 327/HR مروٹ

حاجی محمد سعید ولد حاجی نور محمد کا تعلق چک 340/HR مروٹ سے ہے۔ 1964ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم پائی دوران تعلیم کبڈی کے بہترین کھلاڑی رہے۔ 1984ء میں مدینہ ٹریڈرز کے نام سے غلہ منڈی مروٹ میں بزنس شروع کیا۔ 2000ء میں فورٹ عباس میں مدینہ کاٹن اینڈ آئل انڈسٹری قائم کی۔ 1994ء سے نواز شریف کے سپورٹر میں 1998ء میں حج کی سعادت ملی۔ 2001ء کے انتخابات میں یونین کونسل کے ناظم منتخب ہوئے ان کی یونین کونسل میں 15 گاؤں ہیں صرف چھوٹے چھوٹے ترقیاتی منصوبے ہی مکمل کرا سکے۔ ضلعی حکومت نے بہت تھوڑے فنڈز دیئے۔ وفاقی وزیر اعجاز الحق اور سینیٹر ظفر اقبال نے چند دیہات کو بجلی فراہم کی۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجموعی طور پر اس یونین کونسل سے برادری ازم کی بنیاد پر سوتیلے پن کا سلوک کیا گیا۔ حاجی محمد سعید مدرسہ عربیہ صدیقیہ صادق العلوم کمیٹی کے صدر، پیسٹی سائیڈ ڈیلرز، یونین کے صدر، واٹر ریونیو کمیٹی کے چیئر مین ہیں۔ انہوں نے ضلع اسمبلی میں علاقہ کی مؤثر نمائندگی کی۔ علاقہ میں کھیلوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ فرقہ پرستی برادری ازم کو چھوڑ کر ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ اسی میں ہماری بہتری ہے۔

بشیر احمد جھورڑ ----- ناظم یونین کونسل 319/HR مروٹ

بشیر احمد ولد رحمت علی کا تعلق چک 319/HR سے ہے۔ 1962ء میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی تعلیم سے فراغت کے بعد غلہ منڈی مروٹ میں عوامی کمیشن شاپ قائم کی دس سال آڑھت اور کھاد کے کاروبار سے منسلک رہے۔ ان کے والد تین بار کونسلر بنے۔ یہ خود بھی کونسلر منتخب ہونے کے بعد ناظم بنے۔ انہوں نے اپنے دور میں کوشش کی ہے۔ حلقہ کے تمام گاؤں کو پختہ رابطہ سڑکوں کے ذریعے ملایا۔ انہوں نے مروٹ کو سب تحصیل کا درجہ، گرلز انٹر کالج کا قیام، ون آر اور ون آر مائنز کی تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے منظور کروائے۔ پانی کی کمی کے باعث متاثرہ کاشتکاروں کا نصف آبیانہ اور مالیہ معاف کروایا۔ مروٹ شہر کو ون وے بنانے سیوریج کا اجراء، واٹر سپلائی کی تعمیر، سٹریٹ لائٹ کی فراہمی، پختہ کھالا جات کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے۔ کئی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ ضلع ناظم نے سب سے زیادہ فنڈز اس یونین کونسل کو فراہم کیے۔ ضلع میں ترقیاتی منصوبوں کے لحاظ سے یہ یونین کونسل اول نمبر پر ہے۔ بشیر احمد جھورڑ نے سابقہ سیاسی روایات کو توڑ کر انتقامی کاروائیوں سے گریز کیا۔ بلکہ سیاسی مخالفین کے گھر جا کر ان سے علاقہ کی تعمیر وترقی کے لئے تعاون مانگا۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ برادری ازم کے چکر سے نکلیں۔ جو شخص بھی علاقہ کو تعمیر وترقی سے ہمکنار کرنے کی اہلیت رکھتا ہے اسے کامیاب کریں اور علاقہ کو خوشحالی کی دولت سے مالا مال کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علی احمد چوہدری ---- انکم ٹیکس آفس فورٹ عباس

علی احمد ولد حاجی محمد یٰسین 1974ء میں تحصیل ہارون آباد کے گاؤں R/1/1 میں پیدا ہوئے ہائی سکول ہارون آباد سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ہارون آباد سے سکالرشپ حاصل کی، 1993ء میں بی اے کیا۔ اسلامیہ یونیورسٹی کی تقریبات میں باقاعدگی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ عملی زندگی کا آغاز 1995ء میں محکمہ انکم ٹیکس میں بطور سٹینو، بہاولنگر ساہیوال کے بعد فورٹ عباس میں اپنے پیشہ وارنہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ادبی و تاریخی کتب کا مطالعہ اور اخبار بینی خصوصاً سیاسی کالم پڑھنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ آئندہ زندگی میں سماجی خدمت کے ذریعے معاشرہ کی فلاح و بہبو کا لائحہ عمل رکھتے ہیں۔

ارشاد علی کلو ---- سید افتخار احمد شاہ آفیسران نیشنل بینک مروٹ

قصبہ مروٹ میں 1973ء سے نیشنل بینک میں کام کر رہا ہے۔ ارشاد علی کلو ولد محمد شریف کلو کا تعلق مروٹ کے نواحی گاؤں چک 312/HR سے ہے۔ ایم اے معاشیات کی ڈگری رکھتے ہیں۔ 1996ء سے نیشنل بینک کی مختلف برانچز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 2000ء سے نیشنل بینک مروٹ منیجر کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے۔ 2001ء میں بہاولنگر زون میں ان کی برانچ نے دوتین مرتبہ انعام حاصل کیا۔ مروٹ میں ایک ہی بینک ہے۔ زکوۃ پنشن، یوٹیلٹی بلز، تنخواہیں، سرکاری ادائیگیاں، سٹاف کی کمی کے باوجود احسن طریق سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہرقسم کے تعصبات سے بالاتر ہو کر عوامی خواہشات کے مطابق بہتر سے بہتر سہولتوں کی فراہمی ان کا مشن ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بینک نے ہر قسم کے قرضہ جات کے مارک اپ میں کمی کر دی ہے۔ علاقہ کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قرضہ کی رقوم حاصل کر کے اپنی مرضی کے مطابق کاروبار یا تجارت کو ترقی دیں، اس سے نہ صرف خود انہیں بلکہ علاقہ اور ملک کو ترقی ہوگی۔

سید افتخار احمد شاہ ولد سید اقبال حسین شاہ چک 311/HR کے رہائشی ہیں۔ 1996ء سے نیشنل بینک سے بطور آفیسر وابستہ ہیں۔ مروٹ کے علاقہ سے تعلق ہونے پر انہیں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مروٹ برانچ میں تعینات کیا گیا ہے۔ پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ ہونے کے باوجود ان مقامی آفیسران کی موجودگی سے لوگ نہ صرف خوش ہیں۔ بلکہ بینک کو اپنے گھر سمجھ کر آتے ہیں۔ تعلقات عامہ میں مقامی بینک آفیسران ضلع بھر میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ بینک میں ٹی ٹی سہولت موجود ہے۔ رقم بھجوانے یا منگوانے میں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ گاہکوں کو فوری رقم مل جاتی ہے۔ سید افتخار احمد شاہ کا کہنا ہے۔ علاقہ کے نوجوان حصول تعلیم کیلئے میدان میں آگے بڑھیں۔ علم کے بغیر ترقی ممکن نہیں تعلیم یافتہ لوگ ہی ملک وقوم کو ترقی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ مروٹ کے عوامی سماجی رہنماؤں ناظمین کونسلرز، تاجران نے بینک کے ان دونوں آفیسران کے بہتر رویے اور اچھی کارکردگی کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے مقامی بینک کی تاریخ میں ایک نام اور مقام بنایا ہے۔ یہ آفیسر سروس کو خدمت کے اصولوں کے تحت عین عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔

کرنل سیف اللہ خان بنگش!

کرنل سیف اللہ خان بنگش یکم مارچ 1959ء کو نصرت خیل تحصیل کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد امان اللہ خان نے بھی پاک فوج میں خدمات انجام دیں۔ آپ نے کوہاٹ ہائی سکول سے 1976ء میں میٹرک، کوہاٹ کالج سے انٹرمیڈیٹ اور بعد ازاں پشاور یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے اکنامکس کا امتحان پاس کیا۔ 1982ء کو آپ پاکستان آرمی میں کمیشنڈ آفیسر ہوئے۔ اکتوبر 2000ء تا دسمبر 2002ء تک آپ نے رینجر ہیڈ کوارٹر 19 ونگ فورٹ عباس میں خدمات سرانجام دیں۔ 2000ء میں آپ کا تبادلہ کردیا گیا۔ پاک بھارت کشیدگی کے دوران جب سرحدوں پر دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے موجود تھیں۔ تبادلہ منسوخ کر کے حالات کے معمول پر آنے تک انکی خدمات سے استفادہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔ آپ کے زیر کمانڈ 19 ونگ نے نہ صرف نمایاں ترقی کی بلکہ دلیری و شجاعت اور انتھک محنت کی روایات بھی قائم کیں۔ لانس نائیک محمد مقصود شہید کی شہادت کی پاداش میں دشمن کے کمانڈر سمیت دس افراد کو واصل جہنم کرنے کی ایک عمدہ مثال قائم کی اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی طور پر پاک

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رینجر اور وطن عزیز کا نام روشن کیا۔فورسز کی زریں اقدار کے چہرے کو روشن شفاف رکھا ورادنی خراش تک نہ آنے دی۔فورٹ عباس میں معیاری تعلیمی اداروں رینجرز پبلک سکول کا قیام بھی ان کی کاوش ہے۔

حافظ اشتیاق احمد ...... صحافی مروٹ

حافظ اشیاق احمد ولد محمد نعیم چک نمبر 319/HR مروٹ میں 1969میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم حفظ قرآن میٹرک کے بعد 1987ء میں تجارت کا آغاز کیا۔نیشنل پریس کلب مروٹ کے صدر ،انجمن تاجران مروٹ کے جنرل سیکریٹری بھی ہیں۔صحافت کا آغاز 1999ء ،نوائے وقت ، دی نیشن سے کیا۔سیاسی وابستگی مسلم لیگ ن سے رہی۔اب پیپلز پارٹی میں شامل ہیں ، برائی کے خلاف جہاد اور عوامی سماجی فلاحی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔علاقہ کی تعمیر وترقی کے لئے سرگرم رہتے ہیں۔زرد صحافت کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا۔نیشنل پریس کلبز کا قومی کنونشن اسلام آباد منعقد ہوا۔جس میں وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین نے انہیں خصوصی انعام سے نوازا۔انجمن صحافیاں ضلع بہاولنگر کے نائب صدر ہیں۔

میاں محمد صدیق ...... سینئر ہیڈ ماسٹر

☆ میاں محمد صدیق ولد محمد صادق ☆ تاریخ پیدائش 05-05-1967

☆ چک نمبر 315/HR ☆ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول 319/HR

☆ گریجویشن گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں

☆ اعلیٰ تعلیم! ایم ایس سی ذوالوجی ،ایم فل زوالوجی ، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

☆ چیئر مین سٹوڈنٹ یونین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بیشن (1988-89)

☆ ابتدائی تقرری ، بطور ماہر مضمون ، بیالوجی 24-04-1991 گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ڈونگہ بونگہ ، تقرری بطور سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چک نمبر 340/HR، 28-12-1998،تقرری بطور سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چک 331/HR مورخہ 08-06-2002

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میاں عرفان اللہ سکھیرا ...... ناظم یونین کونسل 311/HR مروٹ

میاں عرفان اللہ ولد میاں امان اللہ سکھیرا چک 307/HR میں 1960 میں پیدا ہوئے۔ ایف اے پاس کرنے کے بعد والد کے ساتھ زمیندارہ میں ہاتھ بٹانے لگے ان کے ماموں میاں نذیر احمد یونین کونسل کے چیئر مین رہے یہ خود بھی دوبار بلا مقابلہ کونسلر منتخب ہوئے، انجمن سماجی بہبود مروٹ کے نائب صدر ہیں۔ مانٹرنگ سیل کی مصالحتی کمیٹی کے رکن رہے ہیں۔ 2002ء کے ضلع حکومتوں کے الیکشن مین بطور ناظم حصہ لیکر 750 ووٹوں کی اکثریت سے مخالف کو شکست دے کر ناظم منتخب ہوئے۔ان کی یونین کونسل 11 چکوک اور 22 چھوٹی اضافی بستیوں پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ کی امداد سے حلقہ میں نالیاں سولنگ پلیاں، نلکے، ڈگیاں، تالاب مویشی، وغیرہ بنوائے ضلعی اور تحصیل گورنمنٹ کی طرف سے ان کی یونین کونسل سے سوتیلی اولاد جیسا سلوک کیا گیا اور یہاں پر ترقیاتی کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ ضلعی نظام بہت اچھا ہے لیکن ضلع ناظم بے پناہ اختیارات کے باعث آمر مطلق بنا رہا ہے۔ فنڈ کی تقسیم میں امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ آئندہ قائم ہونے والی ضلعی حکومتوں میں ناظمین کو ضلعی اسمبلی کے تحت کیا جائے۔ ہاؤس کی منظوری کے بعد فنڈز خرچ کر سکے اور تمام یونین کونسلوں سے مساوی سلوک کرنے کا پابند کیا جائے، میاں عرفان اللہ سکھیرا میاں عبدالستار لالیکا کے رشتہ دار ہے۔ گھریلو تعلق ہے۔ علاقہ کے لوگوں کی خواہش پر آئندہ بھی ان کی نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ اچھے باکردار لوگوں کو منتخب کیا جائے تا کہ ایماندار اور دیانت دار قیادت ملک کی باگ دوڑ سنبھالے میاں عبدالستار لالیکا کی اچانک وفات سے ان کے ساتھیوں علاقہ اور ملک کو نقصان پہنچا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں۔

منظور حسین ..... ڈائریکٹر ورکس اینڈ ایڈمنسٹریشن پبلک ہیلتھ پنجاب

منظور حسین ولد عبدالخالق کا آبائی گاؤں 204/HB الف ہے۔ 1946ء میں پیدا ہوئے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے سول انجینئر کی ڈگری حاصل کی۔ 1972ء میں پبلک

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سروس کمیشن کے ذریعے بطور ایس ڈی تقرری ہوئی۔ 1981ء میں ایگزیکٹو انجینئر رحیم یار خاں 2001ء میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر راولپنڈی بنائے گئے۔ 2002ء میں ڈائریکٹر ورکس اینڈ ایڈمنسٹریشن پبلک ہیلتھ انجینئر پنجاب مقرر ہوئے۔ 1990ء میں تصنیف تالیف کا آغاز کیا "جنت کے موتی" کے عنوان سے چھ جلدیں مکمل کر کے 20 ہزار کی تعداد میں شائع کروائیں اپنے گاؤں میں دینی مدرسہ قائم کر رکھا ہے۔ جہاں 200 بچے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ 2006ء میں ملازمت سے ریٹائر منٹ کے بعد اپنا وقت اور سرمایا دینی تعلیم کی اشاعت کیلئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ معذور بیمار بیوگان، یتیموں، حاجت مندوں کی خدمت ان کا شعار ہے۔ عاجزی کے پیکر ہیں۔ خداوند تعالیٰ کا ان پر خصوصی کرم ہے۔ کہ ایک دور افتادہ پسماندہ جنگلی علاقے کے شخص کو اپنے مخلوق اور دین اسلام کی خدمت پر مامور کر رکھا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس پر اللہ کی رحمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اسے شکر بھی زیادہ ادا کرنا چاہیے۔ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے اس کنبہ کی جتنی بھی خدمت کرو۔ بہتر ہے اس سے اللہ خوش ہوگا اور اپنی رحمتوں کا نزول کرے گا۔

ڈاکٹر راؤ شاہد تسلیم ...... میڈیکل سپرنٹنڈنٹ فورٹ عباس

راؤ شاہد تسلیم کی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں 1990ء میں بطور ڈاکٹر آمد ہوئی پہلے پہل شعبہ حادثات میں ڈیوٹی ادا کی 1991ء تا 1994ء تک انچارج ہسپتال رہے۔ بعد ازاں میڈیکل آفیسر کی ذمہ داری سونپی گئی۔ 2001ء میں انہیں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بنا دیا گیا۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سربراہی قبول کرنے کے بعد انہوں نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ ملک کے دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ کے غریب لوگوں کو آنکھوں کے علاج معالجہ پر خصوصی توجہ دی۔ ذاتی طور پر دلچسپی لے کر تین بڑے فری آئی کیمپس کا انعقاد ان کا دکھ انسانیت کے سلسلہ میں بہت بڑا سماجی کارنامہ ہے۔ پہلا کیمپ اینگرو یوریا اور اسری فاؤنڈیشن کراچی کے تعاون سے دوسرا آئی کیمپ انجمن فلاح مریضاں اور اسلامک ریلیف اسلام آباد کی مدد سے تیسرا آئی کیمپ عبداللہ اینڈ برادرز کراچی اور ویژن انٹرنیشنل لاہور کی معاونت سے منعقد ہوا۔ تینوں فری آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیمپوں میں تقریباً 12 سو افراد کی آنکھوں میں لینز ڈالے گئے ۔نو ہزار افراد نے آنکھوں کا معائنہ کرا کے ادویات حاصل کیں۔ جولائی 2004ء میں فورٹ عباس شہر اور گرد و نواح کے دیہات میں جب ڈائریا کا مرض پھیلا اور ہزاروں کی تعداد میں مریض ہسپتال میں آئے تو اس موقع پر بھی ڈاکٹر راؤ شاہد کی نگرانی اور قیادت میں محکمہ صحت کے عملہ نے دن رات کام کر کے مسیحائی کا فریضہ سرانجام دیا۔اس موقع پر ان کی کاوشوں کی ہر سطح پر تعریف کی گئی ۔ڈاکٹر راؤ کی کوششوں سے قلعہ میر گڑھ، چک 260/HR،ٹھوکر پار اور رینجرز کے تعاون سے سکھیرا پٹرولیم پر فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ جہاں محکمہ صحت کے عملہ نے ہزاروں مریضوں کا چیک اپ کر کے انہیں ادویات فراہم کیں۔تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں آؤٹ ڈور شعبہ میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی ان کی بہتر کارکردگی کا ثبوت ہے۔ 1984ء سے لیکر 1999ء تک مریضوں کی سالانہ تعداد 20 تا 30 ہزار رہی ۔ 2000ء میں مریضوں کی تعداد 40 ہزار، 2001ء میں مریضوں کی تعداد 62 ہزار، 2002ء میں مریضوں کی تعداد 68 ہزار، 2003ء میں مریضوں کی تعداد 70 ہزار 2004ء میں مریضوں کی تعداد بڑھ کر 80 ہزار تک پہنچ گئی ۔ مریضوں کی تعداد بڑھنے کا سبب ادویات کی فراوانی ہے۔ان ڈور مریضوں کی تعداد میں کمی واقع ہونے کی بنیادی وجہ ہسپتال کا شہر سے دور ہونا۔ہسپتال میں سٹاف کالونی کا نہ ہونا ہے۔ لق و دق صحرا میں قائم ہسپتال کو سرسبز شاداب خطہ میں تبدیل کر کے آباد کرنا راؤ صاحب کا ایک اہم قابل تعریف کام ہے۔ سینکڑوں پھول دار، پھل دار پودوں اور درختوں نے ہسپتال کی خوبصورتی میں اضافہ کر رکھا ہے۔ چاروں طرف ہریالی نظر آتی ہے۔ہسپتال میں سٹاف کی کمی کے باوجود موقع پر موجود عملہ سے نظام کو بہتر انداز میں چلانے سے ان کا حسن تدبر نمایاں ہے۔مریضوں کو پوری توجہ کے ساتھ دیکھتے ہیں۔اچھے سلوک کی وجہ سے ہسپتال میں سب سے زیادہ مریض بھی ان کے پاس آتے ہیں ان سے علاج معالجہ کرانے کے بعد ان کی مسیحائی کا تذکرہ کرتے ہیں۔کھیلوں کے فروغ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔کھیلوں کے کلبوں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنا کھیلوں کے فروغ اور صحت مند

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرگرمیوں میں خصوصی معاونت کرتے رہتے ہیں۔ دین اسلام سے خاص لگاؤ ہے۔ مساجد کی تعمیر میں حصہ ڈالنا اور دینی مدارس کے پروان چڑھانے کے نیک عمل میں حصہ لینے سے غافل نہ ہیں۔ بلکہ ان کے زیر نگرانی ایک مدرسہ بھی کام کر رہا ہے۔ عوامی سماجی بھلائی کے کاموں میں شرکت ضرور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر راؤ شاہد انتہائی ملنسار، بااخلاق پر خلوص شخصیت ہیں عوام و خواص میں یکساں ہر دلعزیز و مقبول ہیں۔

عالم علی گجر ایڈووکیٹ!

عالم علی گجر ولد محمد یوسف کا تعلق چک نمبر 231/HR فورٹ عباس سے ہے۔ 1964ء میں پیدائش ہوئی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد پاکستان ایئر فورس میں بھرتی ہوئے دوران ملازمت حصول علم پر توجہ دی۔ ایم اے سوشیالوجی، ایم اے اسلامک کلچر اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ انہوں نے 1997ء میں 18 سال بعد ایسوسی ایٹ انجینئر الیکٹرونکس کے عہدے پر ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد بیرون ملک جانے کی بجائے گھر واپس آکر لوگوں کی خدمت کرنے کو ترجیح دی۔ 1998ء میں پنجاب بار کونسل سے اجازت نامہ حاصل کیا۔ گذشتہ 7 سال سے فورٹ عباس سول کورٹ میں وکالت جاری ہے۔ بار ایسوسی ایشن فورٹ عباس کے جوائنٹ سیکریٹری اور نائب صدر کے عہدہ کی ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ قانون پر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور اس کے چلانے والے درست ہوں تو لوگوں کو انصاف مہیا ہوسکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ قانون پر عمل درآمد کرنے والے اور قانون کے معاونین اپنی اصلاح کریں اور وکالت کا پیشہ انتہائی اہم ہے سائل کی داد رسی کے لئے درست طور پر قانونی رہنمائی کرکے مدد دینا بہت بڑی سماجی خدمت ہے۔ پیغام! اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہمارا فرض ہے اور مخلوق خدا کے لئے ہم جو کچھ کر سکتے ہیں۔ ہمیں کرنا چاہیے۔ مخلوق کی خدمت میں دنیا و آخرت کی کامیابی مضمر ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چوہدری محمد صدیق---- سابق چیئر مین یونین کونسل مروٹ

چوہدری محمد صدیق ولد حاجی جمال دین چک 331/HR ,1950 میں پیدا ہوئے، ایف اے پاس کرنے کے بعد غلہ منڈی کاروبار سے منسلک ہوگئے۔ 1979ء کے الیکشن میں پہلی مرتبہ حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ 1983ء اور 1987ء کے الیکشن میں انہیں بلا مقابلہ کامیابی ملی۔ 1988ء تا 1992 یونین کونسل کے چیئر مین منتخب ہوئے آج کل غلہ منڈی میں پیپسی کولا کی ایجنسی چلا رہے ہیں۔ اپنے دور میں یونین کونسل کے ہر گاؤں میں سکول پختہ ڈگی تعمیر کروائی، چوہدری عبدالغفور اور صوفی ایم بشیر کے فنڈز سے 331/HR میں بنیادی مرکز صحت ڈاک خانہ بوائز ہائی سکول گرلز کیمونٹی ماڈل سکول، واٹر سپلائی، سیورج بنوانے پر پونے دو کروڑ روپے خرچ کرائے مروٹ کے سیاسی سماجی رہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کا پیغام ہے اتحاد اتفاق سے کام کریں۔ سب کو ساتھ لیکر چلنا چاہیے اتحاد و اتفاق میں بہت برکت ہے۔

طاہرہ نازنین ﴿لیڈی کونسلر فورٹ عباس﴾

طاہرہ نازنین زوجہ راؤ قربان علی تحصیل کونسل فورٹ عباس کی 2001 سے ممبر ہیں۔ چک نمبر 274/H.R کی رہائشی ہیں۔ تحصیل کونسل کے ممبر کے طور پر سلائی مشین تقسیم کیں۔ ہینڈ پمپ گاؤں میں سولنگ، سیوریج لگوایا۔ خواتین اور بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنا ان کا مشن ہے۔ تاکہ خواتین ترقی کے میدان میں پیچھے نہ رہیں۔ ضلعی نظام میں جنرل مشرف نے عورتوں کو 33 فیصد نمائندگی دیکر دنیا میں ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اسے آئندہ بھی برقرار رکھنے کے انتظامات کیے جائیں تاکہ خواتین ملکی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کرتی رہیں۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حرف آخر!

کتاب فورٹ عباس ماضی و حال کے آئینہ میں نئے نام ''تاریخ فورٹ عباس'' کئی ترامیم و اضافے کے ساتھ پیش کی جارہی ہے الحمد اللہ میری کتب کے قارئین کرام کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اندرون ملک کے علاوہ تقریبا 15 بیرون ممالک میں بھی کتب پہنچ چکی ہیں۔ قومی و علاقائی اخبارات میں شائع ہونے والے میرے کالمز کے قارئین وسطی پنجاب اور جنوبی پنجاب کے بہت سے شہروں میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد بھی 25 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی شرم و جھجک نہیں اخبارات میں نامہ نگاری کی بجائے کالم نگاری اور میری تصانیف نے مجھے لازوال شہرت بخشی صحافتی اور ادبی سرگرمیوں کے دوران اپنی عزت افزائی کے سینکڑوں واقعات پیش آئے۔ لیکن ان میں چند ایک واقعات ایسے ہیں جو میرے ذہن کے پردہ پر نقش ہو کر رہ گئے۔ جنہیں میں کبھی نہ بھلا سکوں گا۔ یہ اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

1- محمد سعید بٹ 1945ء تا 1956 تک انڈیا میں بھارتی فلمی اداکار رہے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں تیار ہونے والی فلموں، بازی، موتی محل، پتلی، ہیر رانجھا، دیکھو جی اور نرالی دنیا میں ہیرو کا کردار ادا کیا تھا۔ والدین کی خوشنودی کیلئے انہوں نے فلمی دنیا کو خیرباد کہا اور پاکستان میں آکر ڈرائیوری شروع کر دی۔ معمر ہونے کی وجہ سے ڈرائیوری بھی چھوڑ رکھی ہے۔ 1999ء میں فورٹ عباس آئے اپنے قیام کے دوران انہوں نے ایک محلہ لائبریری سے تاریخ فورٹ عباس کی کتاب حاصل کر کے لائبریری سے باہر ایک کرسی پر بیٹھ کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس نان سٹاپ قاری نے ایک ہی نشست میں مکمل کتاب پڑھ لی۔ مطالعہ کے دوران اس قدر محو ہوئے کہ انہیں آندھی آنے کا پتہ نہ چل سکا مطالعہ جب اختتام کو پہنچا تو ان کا چہرہ داڑھی اور جسم پر موجود کپڑے آندھی کی ریت سے بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے راقم کے بارے میں پوچھا اور تلاش کرتے ہوئے یہ مجھ تک پہنچ گئے اور تفصیلی ملاقات کی اور کہنے لگے ملاقات سے تشنگی دور ہوگئی۔ آپ سے ملاقات کو اپنی زندگی کے بہترین لمحات تصور کرتا ہوں۔ یہ جب بھی فورٹ

عباس تشریف لاتے ہیں ۔ بندہ ناچیز سے ضرور ملاقات کرتے ہیں ۔

-2 ایک نوجوان صبح کے وقت میرے پاس آیا اور تاریخ فورٹ عباس کو خرید کرنے کی خواہش ظاہر کی میں نے اسے کتاب فروخت کر دی تو اس نے ایک ہزار روپے کا نوٹ پیش کیا اور کہا کہ میں یہ کتاب -/125 روپے کی بجائے ایک ہزار روپے میں خرید کروں گا۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو وہ نوجوان کہنے لگا آپ نے تاریخ لکھ کر ایک اہم فرض ادا کیا ہے۔ جس کی کوئی قیمت نہیں کاش میرے پاس پندرہ بیس ہزار روپے ہوتے اور میں کتاب کا ایک نسخہ اس بھاری قیمت میں خرید کرتا۔ میرے خلوص کو قبول کرتے ہوئے ایک ہزار روپے رکھ لیں ۔

-3 مہر محمد بخش ساکن پھولڑہ تین مرتبہ چولستان یونین کونسل کے چیئر مین منتخب ہوئے ۔ انہوں نے جب سے تاریخ فورٹ عباس کا مطالعہ کیا وہ اس غیر معمولی کاوش پر میری ملاقاتوں کے اسیر ہو کر رہ گئے۔ جب بھی بستی پھولڑہ سے شہر آتے ، سب سے پہلے میرے ہاں آتے اور مجھے خراج تحسین پیش کیے بغیر نہ جاتے ۔ چند سال علیل رہے علالت کے دوران بھی انہوں نے ملاقاتوں کا سلسلہ ترک نہ کیا۔ ایک دن معمول سے ہٹ کر علی الصبح تشریف لائے اور کہنے لگے میرے بیٹے نے رات کو ڈیڑھ صد روپے مجھے دیئے تھے۔ میں ساری رات سوچ بچار کرتا رہا ہوں کہ میں نے غریب اللہ غازی کی آج تک کوئی خدمت نہ کی ہے۔ میں صبح سب سے پہلے یہ ڈیڑھ صد روپے ان کے نذر کروں گا ۔لہذا میرے اس حقیر نذرانہ کو قبول فرمائیں۔ نذرانہ کی قبولیت سے مجھے بہت مسرت حاصل ہوگی۔ میرے انکار کے باوجود انہوں نے نذرانہ میری جیب میں ڈال دیا۔

-4 تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن نعمت علی جالندھری ساکن 303/HR دائم المریض اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود اپنے بیٹوں کے ہمراہ فورٹ عباس میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے میرے غریب خانے پر آتے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اچھے صحافی مصنف اور ادیب کا وجود ملک و ملت اور علاقے کے لئے باعث رحمت جانتا ہوں ۔ اس لئے میں آپ کے ہاں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حاضری دینا ایک اعزاز سمجھتا ہوں۔تادم مرگ ان سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

کتاب تاریخ فورٹ عباس کی 1997ء میں اشاعت کے بعد بہت سے لوگوں دوست احباب کے تبصرے تجزیے ملے اور تنقید کا سامنا پر کرنا بھی الیکن زیادہ تر زبانی جمع خرچ تھا۔کیبل کے ذریعے ٹی وی پر بھی عوامی آراء طلب کی گئیں۔لیکن تحریری طور پر کسی بھی ساتھی نے اپنے رائے کا اظہار نہیں کیا، اچھا ہوتا کہ لوگ اپنے تاثرات آراء، تجاویز تحریری طور پر بھجواتے تا کہ ان کے مشوروں کی روشنی میں نیا ایڈیشن ترتیب دیا جاتا۔ جب تک فورٹ عباس قائم ہے تاریخ فورٹ عباس بھی موجود رہے گی ۔ حالات اور وقت کی تبدیلی کے ساتھ اس کے آئندہ ایڈیشنوں میں ترامیم و اضافہ ہوتا رہے گا۔عوام الناس سے اپیل ہے کہ وہ تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی قیمتی مشوروں سے راقم کو مطلع فرمائیں۔تا کہ بندہ اسے بہتر سے بہتر انداز میں مرتب کر سکے۔

عدم راسخ ہوں تو دیتے ہیں حوادث بھی خراج
اس سے ہی نشو ونما پاتا ہے ہستی کا خراج

فورٹ عباس کی 77ویں سالگرہ کے موقع پر بندہ بے دام و بے نام کی طرف سے حقیر سا علمی و ادبی تحفہ قبول عام ہو۔

غریب اللہ غازی گولڈ میڈلسٹ ستارہ سماج ستارہ عباسیہ
صحافی مصنف کالم نگار فورٹ عباس ضلع بہاولنگر
فون: 063-2510519

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غریب اللہ غازی کی مطبوعہ کتب